UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232115
UNIVERSAL
LIBRARY

آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده ومرکبهٔ اصطلاحی واستعمال فارسی وامثال ومقولهای عجم ملتزم باسناد
متقدمین ومتاخرین ومعاصرین عجم وبرای هریک لفظ ترجمه بامحاورهٔ
زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان هند

جلد دهم

مؤلفه خان بهادر شمس العلما مولوی احمد عبدالعزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بهادر) وظیفه یاب حیدرآباد
سرکار آصفیه

جمیع حقوق این تالیف وقف عام است پانصد
نسخهای این کتاب که طبع می شود آنرا هم وقف کرده ایم هرکس
اختیار دارد که بپابندی قواعد مندرجهٔ اعلان که آخر کتاب چاپ شده است ازین منتفع شود

سنه ۱۳۳۴ هجری مطابق سنه ۱۹۲۵ع

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز (۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقائے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) میں ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہِ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کروں۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان نمبر ۴۲۵۰ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہیں کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف میں اُن کی یادگار قائم ہونیکا موقع دیا۔

اعانت (۳) میں ہز اکسلنسی وئیسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہوں کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پان سو روپیہ کا آنریرم (صلہ تالیف) عطا کیا جاے۔

(۴) میں اپنے آقاے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہٗ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جاے۔

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات وعدالت وکوتوالی وامور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہوں کہ آپنے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریۂ عملی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر الملک سکۂ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین ومعاونین زبان فارسی کے لئے وقف

کردیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلد شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھ کو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کرسکوں۔ وہو علیٰ کلّ شیٔ قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبدالعزیز نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ کہ نوبت بہ جلد دہم ایں کتاب رسید و سومی حصّہ ایں کتاب باتمام رسید۔ بزمانے کہ آقائے ولی نعمت ما بندگانِ تعالی حضور پرنور نواب آصف جاہ نظام الدولہ نظام الملک والممالک میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی فرمانروائے سلطنت آصفیہ حیدرآباد دکن بخت ما را در عالم پیری جواں کرد و بعطائے عہدہ صدر محاسبت صرف خاص مباہی کشت وظیفہ یابے را بسلک ملازمت باز آورد۔ شک نیست کہ حالا از فرائض عہدہ مذکور فرصت ما تنگ است و تخیلات عالمیاں در جنگ ولیکن تالیف ایں کتاب را نگذاشتیم و ایں کار را باوقات فرصت بمیح گماشتیم۔ شائقین ایں کتاب اندیشہ نکنند کہ ملازمت ما سدّ راہ ایں نہ شود و عشق ما با ایں کار متقاضی آنست کہ عاشق را با معشوقش مادام الحیات از دل نہ رود۔ انشاء اللہ تعالی۔ ہو اللہ المعین۔

خاکسار۔ عزیز جنگ

جان غنچۂ دل ۔ تر ۔ آب چشمۂ پیکان برآمدۂ وسندی
کہ از سلیم و حزیں بمعنی ششم مذکور شد متعلق است
بہمین کہ اشارۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم **مؤلف**
عرض کند کہ از سند مہ آب (برآمدن دانہ از زمین)
پیدا است واز سند ظہوری (برآمدن غنچہ پیدا
بمعنی پیدا شدنش و (برآمدن) درین ہر دو شعر
بمعنی سوم اوست کہ گذشت وسند معنی دیدن
از مخلص کاشی و حزیں بمعنی ششم مذکور شد۔
(اردو) اگنا ۔ بقول امیر ۔ پیدا ہونا ۔ نکلنا
(نباتات کا) (آتش ؎) الجھا ہے دل تو اسکے
گیسوئے پرشکن میں ۔ اگتی ہے جائے سبزہ کنگھی
مرے چمن میں ۔

(۹) برآمدن ۔ بقول موارد بمعنی واقع شدن
چنانکہ (کار دشوار برآمدن) (حزیں ؎)
شرمندۂ عشقیم کہ بے چارہ و تدبیر ۔ آسان کند آں کار
کہ دشوار برآید ۔ (ولہ ؎) شود در ہر نفس
صد نالہ توفیر ۔ متاع درد خوش ارزاں برآید ۔
(ولہ ؎) جوشد بسیل گریہ است ازدل اگر حزیں ۔
باز از تنور گرم تو طوفاں برآمدہ ۔ (ظہوری) ؎
نہ زہرہ نگاہ نہ اندازۂ سخن ۔ بر خوبیش فزودہ کہ
بدخو برآمد است ۔ **مؤلف** عرض کند کہ
(برآمدن کا) اصطلاحی است کہ بجایش می آید
وکلام حزیں متعلق بہمین است و برآمدن درین
اصطلاح مجاز معنی سوم است و معنی لفظی آں
بیرون شدن کار و کنایہ از کار برآری ۔ وروا
شدن کار پس این سند را متعلق بمعنی دوازدہم
دانیم و (برآمدن ازاں) ہم اصطلاحی است کہ
می آید و برآمدن درین اصطلاح بمعنی واقع شدن
است و سند سوم حزیں ہم متعلق از ہمین معنی است
و مجاز معنی سوم کہ طوفان از تنور بیرون شدن
و سرزدن بیان واقعۂ طوفان نوح باشد و سند
ظہوری ہم متعلق بمعنی واقع شدن (اردو)
واقع ہونا ۔

(۱۰) برآمدن ۔ بقول موارد بمعنی شہرہ شدن

(صائب ـه) چون آفتاب از نظر گرم عمر ما ؛ صائب برآمد است برآفاق نام ما ؛ و گوید که صائب نوادر همین شعر را بمعنی بلند شدن و فاش گشتن نگاشته **مؤلف** عرض کند که (برآمدن نام) بمعنی شهرت گرفتن آن متعلق به همین معنی است که می آید و آنرا بمجاز بلند شدن نام هم گفته اند ولیکن این بلندی مجازی است نه حقیقی و فاش گشتن چیز دیگر است و ازین سند تعلق ندارد بمعنی شهره شدن و شهرت گرفتن بهتر از انست که بمعنی مجاز معنی سوم است (اردو) مشهور ہونا۔

(۱۱) برآمدن - بقول موارد بمعنی راست و درست و مستقیم آمدن بر چیزی (صائب ـه) اگرچه از دل سنگین دلبران سازند ؛ بنای توبه بریں بوم برنمی آید ؛ **مؤلف** عرض کند که این معنی هم متعلق است با معنی سوم بر سبیل مجاز که سر کشیدن و بیرون از زمین شدن عمارت بر بنیاد مراد است که بنیاد عمارت داخل زمین می باشد و بالای آن عمارت بیرون می آید پس راست و مستقیم شدن بهترین معنی این ست و مصدر مرکب (برآمدن بناو عمارت) که می آید متعلق ازین معنی (اردو) قائم ہونا۔

(۱۲) برآمدن - بقول موارد بمعنی شدن (صائب ـه) تا دخل نباشد نتوان خرج نمودن ؛ کز بستگی گوش زبان لال برآید ؛ (ظهوری ـه) ظهوری را رسد از چشمه عشق ؛ اگر گوید گدا سلطان برآید ؛ (ولـه ـه) خار و خس کوئی شدم از بخت بهاری ؛ در خاطرم افتاد که گلزار برایم ؛ **مؤلف** عرض کند که سندی از کلام حزین بر معنی نهم گذشت (اردو) ہونا۔

(۱۳) برآمدن - بقول موارد مذکور شدن (ظهوری ـه) هر جا حدیث سنبل آنمو برآمد است ؛ مذکور گشته تا سخنش بو برآمد است ؛ (حافظ ـه) گویند ذکر خیرش در خیل عشقبازان ؛ هر جا که نام حافظ در انجمن برآید ؛ (حزین ـه) زان شمع گلعذاران هر جا سخن برآید ؛ پروانه از چراغان مرغ از چمن برآید ؛ **مؤلف** عرض کند که

(برآمدن حدیث) مصدر مرکب بجایش می آید و سند ظهوری متعلق است بهمان و بجای حدیث استعمال مراد فش یا مماثلش هم ممکن چنانکه (برآمدن نام) از شعر حافظ پیدا است و (برآمدن سخن) از شعر حزین می برآید (اردو) مذکور ہونا۔

(۱۴) برآمدن۔ بقول موارد بمعنی گردیدن (حافظ ۵) بر بوی آنکه در باغ باید گلی چورویت ؎ آید نسیم و هر دم گرد چمن برآید ؎ (ظهوری ۵) یک جلوه کموزون نتوانند بروں برد ؎ صد بار بگرد گل دشمشاد برآیم ؎ مؤلف عرض کند که مصدر مرکب (برآمدن گرد چیزی) و (برآمدن بگرد چیزی) از ین هر دو سند پیدا می شود که بجایش می آید (اردو) پھرنا۔ گردش کرنا۔ طواف کرنا۔

(۱۵) برآمدن۔ بقول موارد بمعنی گذشتن (گلستان سعدی) سالے دو بریں برآمد۔ ہے برنیاید کہ بنی عمان سلطان بنازست برخاستند ؎ مؤلف عرض کند که مجاز معنی سوم است و مصدر مرکب (برآمدن سال و ماه و مدت) و امثال آن متعلق بہمین است که بجایش می آید (اردو) گزرنا

(۱۶) برآمدن۔ بقول موارد بمعنی جدا گردیدن و دور افتادن (ظهوری ۵) برداشتی نقاب ز دیدن برآمدم ؎ در گفتن آمدی ز شنیدن برآمدم ؎ (حزین ۵) دل می رود از سینه و پیکان تو باقی است ؎ رحمت بران یار که از یار برآید ؎ مؤلف عرض کند که مصدر مرکب (برآمدن از چیزی) بمعنی دور افتادن و جدا شدن و محروم شدن بجای خود ثابت می آید که متعلق از همین معنی است و این هم مجاز معنی سوم باشد و معنی بست و هفتم هم من وجه متعلق ازین (اردو) جدا ہونا۔ دور ہونا۔ محروم ہونا۔

(۱۷) برآمدن بقول موارد بمعنی بدر رفتن (صائب ۵) حسن غریب اورا خاصیتی است صائب ؎ کز خاطر غریبان یاد وطن برآید ؎ مؤلف عرض کند که ضرورت نداشت که این معنی را جداگانه

قائم کنیم - سند صائب متعلق بہ معنی سوم است
و من وجہ با معنی شانزدہم ہم تعلق دارد (اردو)
دیکھو تیسرے اور سولھویں معنے۔

(۱۸) برآمدن - بقول موارد بمعنی تواں شدن
(گلستان سعدی ؎) از دست و زباں کہ برآید کز عہدہ
شکرش بدرآید (حافظ ؎) برسرانم کہ گر ز دست
برآید دست بکاری زنم کہ غصہ سرآید (صائب
؎) شراب گر دکدورت نمی بر دول ما چو دانہ
سوختہ باشد چہ از سحاب برآید **مؤلف** عرض
کند کہ مصدر مرکب (برآمدن از دست و زبان)
بمعنی ادا شدن است کہ ذکرش بر معنی بست و چہارم
می آید و سند سعدی و حافظ متعلق بدانست و
سند سوم البتہ متعلق است بہ ایں معنی (اردو)
ہوسکنا

(۱۹) برآمدن - بقول موارد بمعنی اتفاق افتادن
(حافظ شیراز ؎) گفتم غم تو دارم گفتا غمت سرآید
گفتم کہ ماہ من شو گفتا اگر برآید **مؤلف** عرض
کند کہ ایں محاورہ عجم است مرادف (دیدہ خواہد شد)

(اردو) اتفاق ہونا۔

(۲۰) برآمدن - بقول موارد بمعنی گنجیدن (حافظ
شیراز ؎) حکایت شب ہجراں نہ از شکایت
حالست کہ شمہ ز بیانش بصد رسالہ برآید
مؤلف عرض کند کہ مصدر مرکب (برآمدن
چیزی بہ چیزی) بمعنی ظاہر شدن آں بوسیلہ چیزی
است کہ بجایش می آید و از سند بالا ہمیں مصدر
پیدا است و موحدہ درین مصدر مرکب بمعنی و
باشد و ایں معنی بہتر از گنجیدن است کہ در صورت
موحدہ را بمعنی فی گیریم - پس بخیال ما معنی ظاہر شدن
متعلق است بہ معنی سوم ایں (اردو) سمانا۔
ظاہر ہونا۔

(۲۱) برآمدن بقول موارد - بمعنی رفتن و والی یا
(حزین ؎) بخیر ازیں کہ بگیتی جہاں بسر آری
وگرچہ کام دل از دور روزگار برآید (حافظ شیراز
؎) دست از طلب ندارم تا کام من برآید
یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن برآید (سعدی ؎)

امید بستہ برآمد ولی چہ فائدہ زانکہ ؎ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید (طغرا ۵) مراد چرخ بود نامرادی ہمہ عالم ؎ مراد او چو برآید کسی مراد ندارد ؎ مؤلف عرض کند کہ مقصود محقق بالا و امثال مذکورۃ الصدر متقاضی آنست کہ بمعنی رواشدن گیریم چنانکہ (برآمدن کام) و (برآمدن امید و مراد) کہ بجائے خودش می آید (اردو) برآنا۔ بقول آصفیہ حاصل ہونا۔ کامیاب ہونا۔ ہاتھ آنا۔ کام نکلنا۔ کام بننا۔

(۲۲) برآمدن۔ بقول موارد بمعنی بلند شدن (نصیرائے ہمدانی ۵) شکم برآمدہ کلک مرا بسان دوات ؎ کہ شد ز نطفۂ مدحش بمعنی آبستن ؎ مؤلف عرض کند کہ ذکر ایں بمعنی بنجم گذشت وازیں سند مصدر مرکب (برآمدن شکم) پیدا است کہ می آید (اردو) بلند ہونا۔ اونچا ہونا۔ بڑھنا۔

(۲۳) برآمدن۔ بقول موارد بمعنی کوک شدن چوں صحبت برآمدن (رہی نیشاپوری ۵) بخشش مفید آشنائیست مشکل ؎ کہ صحبت بہ پیمانہ کمتر برآید ؎ مؤلف عرض کند کہ ازیں سند مصدر مرکب (برآمدن صحبت) پیدا است کہ بجائے خودش می آید و معنی ایں در ینجا موافق وسازوار شدن (اردو) موافق ہونا۔

(۲۴) برآمدن۔ بہ تحقیق ما بمعنی ادا شدن چنانکہ (از دست و زبان برآمدن چیزی) وسند ایں از سعدی و حافظ شیراز بر معنی ہیجدہم گذشت و ایں ہم مجاز معنی سوم است یعنی کاری یا سخنی از دست و زبان بیرون شدن۔ ادا شدن آنست از دست یا از زبان یعنی (برآمدن چیزی از دست) ادا شدن کاری است و (برآمدن از زبان) کنایہ از بیروں آمدن سخن (اردو) ہونا نکلنا۔ جیسے ہاتھ سے کوئی کام ہونا۔ یا زبان سے بات نکلنا۔

(۲۵) برآمدن۔ بہ تحقیق ما بمعنی قرار یافتن (ظہوری ۵) بقول عشق عمل می کنند زمرۂ خاصان

بعقل گوش ندارم عناد عام برآیم ز(ولہ ۵)
بخواجگی چہ نشینی فلک بفخر ببالد ز کہ از ثوابت
خورشید و مہ غلام برایم ز مخفی مباد کہ ایں را من وجہ
بامعنی دوازدہم متعلق تواں کرد ولیکن معنی قرار
یافتن واضح تر است (اردو) قرار پانا۔

(۲۶) برآمدن۔ بہ تحقیق مابمعنی داخل شدن (۲۵۲۹)
وشریک شدن (ظہوری ۵) غم آنقدر بگرد دلم برنشست
وام خاطر غمگین ز نہ گنجہای طرب ہا بجد وام برایم ز
مخفی مباد کہ مصدر (برآمدن بمد) بمعنی داخل
شدن بمد می آید وایں من وجہ متعلق بمعنی
دوازدہم ہم باشد (اردو) داخل ہونا۔ شریک ہونا۔

(۲۷) برآمدن۔ بہ تحقیق مابمعنی عاجز شدن (۲۵۳۰)
(ظہوری ۵) افتادگاں چو راہ توانند کرد طی ز
درجستجو صبا ز تگاپو برآمد است ز مصدر مرکب
(برآمدن از تگاپو) بجای خودش می آید کہ متعلق
ازہمین است (اردو) عاجز ہونا۔

(۲۸) برآمدن۔ بہ تحقیق مابمعنی کامیاب شدن و ناکام (۲۵۳۱)

وازہمین معنی متعلق است مصدر (برآمدن بکام)
و (برآمدن از نام) کہ می آید (اردو) کامیاب
ہونا۔ ناکام ہونا۔

(۲۹) برآمدن بہ تحقیق مابمعنی نقش شدن (۲۵۳۲)
است چنانکہ بر (برآمدن چیزی بچیزی می آید)
ومن وجہ متعلق است بمعنی سوم و پنجم (اردو)
نقش ہونا۔

برآمدن ازاں (مصدر اصطلاحی) (۲۵۳۳)
ذکر ایں باسند استعمال برمعنی نہم برآمدن مذکور
شد (اردو) ازاں حاصل ہونا۔ سستا ملنا۔

برآمدن از انتقام (مصدر اصطلاحی) (۲۵۳۴)
بمعنی بیرون شدن از حیطۂ انتقام یعنی در
گذشتن از انتقام و درگذر کردن وخیال
انتقام ترک کردن (ظہوری ۵) کشیدہ ام
نہ ز ارباب کیں بہر پناہم ز کہ با وجود تسلط
از انتقام برایم ز (اردو) انتقام سے درگزرنا۔

برآمدن از پیام (مصدر اصطلاحی) بیرون (۲۵۳۵)

شدن از حیطۂ پیام و ناقابل پیام شدن (ظہوری ۵) پیام یار رساں قاصدا بگوشۂ خلوت ۲ سر سخن بکشا تا خود از پیام برآیم ۲ (اردو) ناقابل پیام ہونا۔

برآمدن از تگاپو (مصدر اصطلاحی) بمعنی عاجز شدن از تگاپو سند ایں بر معنی بست و ہفتم از ظہوری گذشت و جا دارد کہ ایں را متعلق کنیم بہ (برآمدن از چیزی) کہ بہ تعمیم می آید (اردو) عاجز ہونا۔

برآمدن از چیزی (مصدر اصطلاحی) (از چیزی برآمدن) بجای خودش مذکور شد و تکمیل آں بر معنی شانزدہم و بست و ہفتم (برآمدن) با اسناد استعمال گذشت (اردو) دیکھو (از چیزی برآمدن) جدا ہونا۔ دور ہونا۔ محروم ہونا۔

برآمدن از خود (مصدر اصطلاحی) (از خود برآمدن) بجای خودش مذکور شد و سندش ہم ہمدرانجا (اردو) دیکھو از خود برآمدن۔

برآمدن از دست و زبان (مصدر اصطلاحی) بحث ایں بر معنی بست و چہارم برآمدن گذشت و سند ایں از کلام سعدی بر معنی ہیجدہم مذکور۔ (اردو) ہاتھ سے کوئی کام ہونا۔ یا زبان سے بات نکلنا۔ ہاتھ اور زبان سے کچھ ہونا۔

برآمدن از عہدہ (مصدر اصطلاحی) متعلق بمعنی ہفتم است و مجاز معنی سوم برآمدن (ظہوری ۵) پی اظہار عجز ای دل مگر شد فرصت جانی ۲ کہ چشم از عہدۂ ناز و تغافل برنمی آید ۲ (اردو) عہدہ برا ہونا۔ بقول آصفیہ فرض ادا کرنا۔ بری الذمہ ہونا۔ اقرار پورا کرنا۔ وعدہ وفا کرنا

برآمدن از عہدہ کاری (مصدر اصطلاحی) ہماں (از عہدۂ کاری برآمدن) کہ گذشت و سند ایں ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (از عہدۂ کاری برآمدن)۔

برآمدن از کام (مصدر اصطلاحی) بمعنی ناکام شدن است و متعلق بہ معنی سوم باشد۔

کہ بیروں شدن از مقصود حاصل نشدن آنست (ظہوری ؎) ز کام من نہ تراود حدیث شکر و شکایت ؎ اگر بکام درآیم وگرنہ کام برآیم ؎ (اردو) مقصد حاصل نہ ہونا۔

برآمدن از لباس (مصدر اصطلاحی) ترک آں کردن و متعلق باشد بامعنی سوم برآمدن (صائب ؎) قبائے صورتی آب و گل نمازی نیست ؎ ازیں لباس برآئید چوں نماز کنید ؎ (اردو) لباس ترک کرنا۔

برآمدن از نام (مصدر اصطلاحی) ناکام شدن از نام متعلق بمعنی بست و ہشتم (برآمدن) باشد (ظہوری ؎) کراست ننگ کہ ناموس در عوض سازم ؎ ہمہ بنام برآیند و من ز نام برآیم ؎ (اردو) نام کی وجہ سے ناکام ہونا۔

(برآمدن امید و مراد استعمال۔ بمعنی روا شدن و روائی یافتن امید و مراد است سندایں از کلام سعدی و طغرا بر معنی بست و یکم

برآمدن گذشت (اردو) امید بر آنا۔ مراد حاصل ہونا۔

برآمدن با چیزی و کسی استعمال۔ ایں ہمان است کہ بر (باکسی برآمدن) مذکور شد و سندش ہم ہمانجا گذشت امّا از کلام سعدی کہ بر معنی ہفتم برآمدن گذشت بمعنی غالب شدن بر کسی پیدا می شود (اردو) دیکھو باکسی برآمدن اور بلحاظ معنی آخر الذکر۔ کسی پر غالب آنا۔

برآمدن بچیزی استعمال۔ بمعنی مقابلہ کردن و غالب آمدن۔ بر چیزی متعلق بمعنی چہارم و ہفتم برآمدن (ظہوری ؎) چہ زحمت می دہی خود را ببرق تیغ خارغم ؎ کہ پندارم غرورت بر نمی آید بابرامم ؎ و سند دیگر از کلام شانی تکلو بر معنی ہفتم مذکور شد (اردو) کسی چیز سے مقابلہ کرنا۔ کسی چیز پر غالب آنا۔

برآمدن بکسی استعمال۔ بمعنی مقاومت کردن بکسی و مقابلہ کردن با او (ظہوری ؎)

از نالہ نسازم مگر امید کاربزاری ؛ آن زور ندارم
کہ باغیار برآیم ؛ (اردو) کسی کا مقابلہ کرنا۔

برآمدن بگرد چیزی استعمال۔ بگرد چیزی گردیدن واطراف آں گشتن سند ایں از کلام حافظ وظہوری برمعنی چہاردہم (برآمدن) گذشت (اردو) کسی چیز کے اطراف پھرنا طواف کرنا۔ (۲۵۴۸)

برآمدن بمد استعمال۔ بمعنی داخل شدن وشریک شدن بدحساب است سندش از کلام ظہوری برمعنی بست وششم برآمدن مذکور شد (اردو) مد میں شریک ہونا جیسے "فلاں رقم مد پیشگی میں شریک ہوئی ہے"۔ (۲۵۴۹)

برآمدن بنا استعمال۔ بقول بہار راست ودرست آمدن آں (صائب ؎) اگرچہ از دل سنگین دلبراں سازند ؛ بنای توبہ ایں بوم برنمی آید ؛ مؤلف عرض کند کہ قائم شدن بنا مراد است ومتعلق بہ معنی سوم (برآمدن) کہ چوں بنا از زمین سر بیرون می کشد۔ قائم می شود وجا دارد کہ بجای لفظ (بنا) عمارت یا مماثل آں را استعمال کنیم (اردو) عمارت کا درست واقع ہونا۔ بنا قائم ہونا۔ (۲۵۴۸)

برآمدن بنام استعمال۔ بمعنی کامیاب شدن بنام ونامور شدن سند ایں از کلام ظہوری بر (برآمدن از نام مذکور شد (اردو) نامور ہونا۔

برآمدن پا بسنگ یا بچیزی استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ غوامض سخن گوید کہ (۱) بمعنی صدمہ رسیدن آں چیز بپا (حافظ ؎) آں کوتر ابسنگدلی کرد رہنمون ؛ ای کاشکے کہ پاش بسنگے برآمدی ؛ و (۲) بمعنی عہدہ برآ شدن نیز (ظہوری نثر) بر چیدن سنگ لفظ درشت کہ پای بیان بآن برنیاید امر کردہ اند" ودر تفسیر آں فرماید ای سنگ لفظی کہ پای بیاں ازاں عہدہ برا نشود الخ وباز فرماید

می تواند که همان معنی اوّل بود و در عبارت تعقید لفظی پس تقدیر عبارت چنین بود که بر سنگ لفظ درشت امر کرده اند تا که پای بیان از ان صدمه نرسد مؤلّف عرض کند که (پا بسنگ برآمدن) سکندری و پا لغزو واقع شدن است و (برآمدن پا بچیزی) را بلحاظ تعمیمش اگرچه متعلّق به این توان کرد ولیکن بخیال ما تخصیص به سنگ یا مماثل آن اولی است مثلاً "پای کسی به صندوقی برآمدن" و مقصود این هم سکندری خوردن است معنی بیان کردهٔ صاحب اند عکس خیال ماست و معنی دوم که پیدا کردهٔ بهار است درین سند ضرورت ندارد که سند دوم هم متعلّق به معنی اوّل بیان کرده ماست - و در اینجا (برآمدن) متعلّق معنی نهم است - (اردو) (۱) پتھر یا کسی چیز سے پاؤں کو صدمہ پہنچنا - ٹھوکر لگنا (۲) دیکھو برآمدن از عہدہ -

برآمدن چیزی از دست و زبان استعمال

بحث این بر معنی بست و چهارم برآمدن گذشت و سندش از کلام سعدی و حافظ بر معنی هیجدهم مذکور گشت و (برآمدن از دست و زبان) که مذکور شد هم متعلّق ازین است (اردو) دیکھو برآمدن از دست و زبان -

برآمدن چیزی بچیزی استعمال - بقول بهار ظاهر و آشکار شدن مؤلّف گوید که نقش چیزے بر چیزے قائم شدن است و (برآمدن) در اینجا بمعنی نقش شدن است که بر معنی بست و نهم مذکور شد و این من وجه متعلّق به معنی سوم و پنجم است که بیرون آمدنست صراحت آن بر معنی بست و نهم کرده ایم مخفی مباد که از سندش کردهٔ بهار (برآمدن چیزے بر چیزے) پیدا می شود عیبی ندارد که موحّده و هم بمعنی (بر) آمده چون بخیه بر اندام برآمدن (میر خسرو ۵) زنهار که آن بند قبا چست بنمایند تا کز ناز کیش بخیه بر اندام برآید (اردو) کسی چیز کا کسی چیز پر ظاہر ہونا - کسی چیز کا نقش کسی چیز پر ہونا -

(۲۵۵۱) **برآمدن حدیث وسخن** استعمال بمعنی مذکور شدن حدیث وسخن است واین متعلق است بمعنی سیزدہم برآمدن وسندش ہمدرانجا مذکور (اردو) کسی بات کا مذکور ہونا۔

(۲۵۵۲) **برآمدن دانہ از زمین** استعمال۔ بمعنی روئیدن دانہ از زمین است وسندش از کلام صائب بمعنی ہشتم برآمدن مذکور شد (اردو) دانہ کا زمین سے اگنا

(۲۵۵۳) **برآمدن درد بدارو** استعمال۔ بمعنی بیروں شدن از علاج ومستغنی شدن ازاں ولاعلاج شدن وبحث ایں بمعنی ہفتم برآمدن مذکور گشت وسند ایں ہم ہمدرانجا۔ (اردو) درد کا علاج کے حد سے باہر ہونا۔ لاعلاج ہونا۔

(۲۵۵۴) **برآمدن دیدہ از غبار** استعمال۔ بحث ایں باسند استعمال بمعنی دوم برآمدن گذشت (اردو) آنکھ کا گرد وغبار سے پاک وصاف ہونا۔

(۲۵۵۵) **برآمدن صحبت** استعمال۔ بمعنی موافق و سازشدن صحبت است سند ایں از کلام الٰہی نیشاپوری بر معنی لبست وسوم برآمدن گذشت (اردو) صحبت کا موافق ہونا۔

(۲۵۵۶) **برآمدن طوفان** استعمال۔ بمعنی حقیقی بیروں شدن طوفان است ومراد از بپا وقائم شدن وواقع شدن طوفان وبحث ایں وسندش از کلام حزین بر معنی نہم برآمدن گذشت (اردو) طوفان آنا۔ طوفان برپا ہونا۔ طوفان واقع ہونا

(۲۵۵۷) **برآمدن شکم** استعمال۔ بمعنی بلند شدن شکم است وسند ایں از کلام نصیرای ہمدانی بر معنی لبست ودوم برآمدن مذکور شد (اردو) پیٹ کا بلند ہونا۔ اونچا ہونا۔ دکن میں (پیٹ نکلنا) کہتے ہیں۔

(۲۵۵۸) **برآمدن غنچہ** استعمال۔ بمعنی پیدا شدن غنچہ وایں متعلق است بمعنی سوم برآمدن بحث ایں بر معنی ہشتم برآمدن مذکور گشت (اردو) غنچہ نکلنا۔ ظاہر ہونا۔ محاورہ میں کلیاں نکل آنا کہتے ہیں

(۲۵۵۹) **برآمدن کام** استعمال۔ بمعنی روا شدن و

وروائی یافتن - کام باشد سندش از کلام حافظ برمعنی بست ویکم برآمدن گذشت (اردو) مقصد کا برآنا - حاصل ہونا۔

برآمدن کار استعمال - بمعنی بیروں شدن کار وکنایہ از کار برآری ورواشدن کار (ظہوری ؎) کار نفس از دعا برآمد ؎ خوش آہ بمدعا برآمد ؎ وسند دیگر از کلام حزیں برمعنی نہم برآمدن گذشت وبحث کامل ایں ہمدرانجا مذکور (اردو) کام نکلنا - بقول آصفیہ - کارگر ہونا - مطلب نکلنا - مقصد حاصل ہونا - (فراقی ؎) صاف دلکو کیا اور داغ جگر کو دھویا ؎ کام کیا کیا نہ مرے دیدۂ تر سے نکلا ؎

برآمدن گرد چیزی استعمال - مرادف برآمدن بگرد چیزی است کہ گذشت وبحث ایں و سندش از کلام حافظ برمعنی چہاردہم برآمدن مذکور شد (اردو) دیکھو برآمدن بگرد چیزے۔

برآمدن نام استعمال - بمعنی مذکور شدن نام است سند ایں از کلام حافظ برمعنی سیزدہم برآمدن مذکور وبحث ایں ہم ہمدرانجا گذشت (اردو) کسی کا ذکر ہونا - کسی کا مذکور ہونا۔

برآمدن نام برآفاق استعمال بمعنی مشہور شدن نام باشد سند ایں از کلام صائب برمعنی دہم برآمدن مذکور گشت - بہار بذیل برآمدن باستناد ہماں شعر گوید کہ برآفاق برآمدن بمعنی شہرۂ آفاق شدن است (اردو) نام کا مشہور ہونا۔

برآمدہ اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی دہلیز وپیشگاہ ایوان دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی ایں بیرون آمدہ واز نیکہ پیشگاہ ایوان از ایوان بیرون می آید آنرا (برآمدہ) نام کردند ودہلیز خانہ را ازیں تعلقے نیست معاصرین عجم باما اتفاق دارند۔ (اردو) برآمدہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر

اوپر کا باہر نکلا ہوا کمرہ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ کمرہ کی تخصیص غیر صحیح ہے بالاخانہ کا جو مسقف حصہ مکان سے باہر نکلا ہوا ہوتا ہے اسکو برآمدہ کہتے ہیں اور وہلیز کا ترجمہ (بالان) کے تیسرے معنے پر گزرا ہے۔

برآن دل اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی براں عزم و براں ارادہ (خواجہ نظامی ص۹) بدارا دو سرہنگ بودند خاص ؛ باخلاص نزدیک و دور از خلاص ؛ بر آندل کہ خونریز دارا کنند ؛ بروکین خود آشکارا کنند ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ارادہ و عزم متعلق بہ دل است کہ در دل پیدا می شود و در اینجا دل را بمعنی عزم و ارادہ گرفتہ اند دیگر ہیچ۔ (اردو) اس ارادہ سے۔ اس قصد سے۔ اس ارادہ پر

برآں سر اصطلاح۔ بقول بہار مرادف براں دل کہ گذشت (میر خسرو ص۹) براں سر شد کہ آرد در برش بر ؛ خورد زان شاخ نازک میوۂ تر ؛ (خواجہ شیراز ص۹) براں سرم کہ ننوشم می وگنہ نکنم ؛ اگر موافق تدبیر من بود تقدیر **مؤلف** عرض کند کہ خیال و ارادہ متعلق بہ دل و دماغ است جزین نیست کہ در اینجا سر را بمعنی خیال و ارادہ گرفتہ اند (اردو) دیکھو براں دل۔ اُس خیال پر اُس ارادہ پر

براں عقل و دانش بباید گریست
کہ دخلش بود نوزدہ خرج بیست

مقولہ۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این را بحق مسرفان استعمال کنند مقصود آنست کہ ہر کہ مخارج خود از مداخل بیشتر دارد ناقابل پسند است (اردو) صاحب محبوب الامثال نے لکھا ہے "اسّی کی آمدنی چوراسی کا خرچ" دکن میں کہتے ہیں "مٹھی بھر کمائے ٹوکرا بھر کھائے" یہ اس شخص کے حق میں مستعمل ہے جو مسرف ہو۔

برآور استعمال۔ بقول بحر و ضمیمۂ برہان و آنند (ا) درخت میوہ دار **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ بمعنی میوہ بجایش

گذشت و آور امر حاضر است از مصدر آوردن که گذشت و این بصفت درخت مستعمل و مجرد از صفت هم مجازا برای درخت بارآور مستعمل (اردو) بارور بقول آنهفیه فارسی - پهلا هوا - پهلدار درخت - (۲) برآور بقول غیاث به همان و مؤید و هفت امر از برآوردن باشد **مؤلف** عرض کند که ضرورت بیان نداشت که بجز مصدر این می آید و این شامل باشد برهمه معانی (برآوردن (اردو) دیکهو برآوردن یه اُس کا امر هے - اس کا ترجمه نکال - اور برآوردن کے تمام معنوں پر شامل هے - (۳) برآور بقول مؤید و شمس و هفت بمعنی میوه بیار **مؤلف** عرض کند که بر بمعنی میوه بجایش گذشت و آور امر حاضر آوردن که گذشت پس این بمعنی حقیقی است (اردو) میوه لا - (۴) برآور - بقول مؤید بیارنده میوه و فرماید که بمعنی امر و فاعل آوردن هم آمده صاحب هفت همزبانش صاحب شمس گوید که آرنده میوه را گویند

مؤلف عرض کند که هماں اسم فاعل ترکیبی است که بر معنی اول گذشت - و فاعل (آوردن) نیست چنانکه صاحب مؤید گفته بلکه فاعلش آرنده باشد بلحاظ معنی حقیقی امر حاضر (برآوردن) است که ذکرش بر معنی دوم مذکور شد و معنی فاعلی حاصل نمی شود الا بترکیب لفظ بر با امر حاضر مصدر آوردن (اردو) میوه لانے والا -

برآورد اصطلاح - بقول بهار (۱) چیزے که پیش از کردن کاری تخمیناً مقرر نمایند چنانچه در ساختن عمارت و کندن حوضها و پر کردن و خالی کردن آنها و جز آں و در نوادر گوید که این مجاز مشهور است (شفیع اثر ۵) نتواں کرد به پیمانه تهی دریا را پهست میزاں برآورد سر شکم نظرے پهست صاحبان بحر و اند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بمعنی لفظی حاصل بالمصدر (برآوردن) و در اصطلاح سیاق فرد) را نامکرده اند که برای کاری بطور اندازه مصارف مرتب کنند

کہ شامل باشد بر مقدار و تعداد اجناس متعلقہ و صفات آں بانرخ ہا۔ (اردو) برآورد۔ بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث۔ فرد تخمینہ۔ فہرست حساب۔ تاہیل (۲) برآورد بمعنی مطلق اندازہ و تخمینہ وایں مجاز بمعنی اول است (ظہوری ؎) نرسید است درین راہ کسی کہ برآورد رسیدن کرد است (اردو) اندازہ۔ بقول امیر۔ مذکر۔ قیاس۔ تخمینہ۔ دیکھو اندازہ۔

(۳) برآورد۔ بقول شمس بنارا گویند و فرہاد کہ در بعض از فرہنگہا بمعنی قلعہ و حصار مرقوم است (حکیم فردوسی ؎) بدرگاہ شاہی فریدون رسید برآورد دیدہ سرا پردہ با برا ندر آوردہ بالای او ژ زمیں کوہ تا کوہ پہنای او ؛ مؤلف عرض کند کہ ایں کنایہ باشد کہ قلعہ و حصار ہم سر بر می آرد پس با معنی حقیقی تعلق دارد (اردو) قلعہ دیکھو اناخوں۔ حصار۔ دیکھو الناگ۔

(۴) برآورد۔ بقول شمس شخصی را گویند کہ پادشاہان و ملوک و بزرگان او را نواختہ و مرتبہ او را بلند ساختہ باشند دیگر کسی از محققین فارسی ذکر ایں نکرد مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و سند استعمال پیش نہ شد۔ مجرد قول صاحب شمس اعتبار نشاید (اردو) وہ شخص جسکو پادشاہوں نے سرفراز کیا ہو۔

برآورد تنخواہ یا مشاہرہ استعمال۔ مرکب اضافی است۔ کنایہ از کاغذی کہ در اصطلاح دکن مطلوبہ نام دارد کہ بعد ختم ماہ برای ادای معاوضہ خدمت بصراحت اسم و عہدہ و مشاہرہ وغیرذلک مرتب می کنند (اردو) برآورد تنخواہ۔ کہہ سکتے ہیں۔ مؤنث۔

برآورد کردن استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ تخمینہ نمودن دیگر کسی از محققین فارسی ذکر ایں نکرد مؤلف عرض کند کہ ماشاء ایں بر معنی دوم (برآورد) کردہ ایم و سند ایں ہم ہمدرانجا مذکور معاصرین عجم بر زبان دارند۔

(۵۴۱۵)

(اردو) اندازہ کرنا۔

برآوردن اصطلاح بقول موارد و بحر بمعنی (۱) برکشیدن و بیروں آوردن (ظہوری ؎) از سینہ گر ترانۂ بلبل برآورم ؎ صد داغ تازہ از جگر گل برآورم ؎ (ولہ ؎) دل را کہ بیک موی زچاہ زنخ آویخت ؎ نتوانش بیک بشۂ زنجیر برآورد ؎ بہار گوید کہ بجمیع معانی متعدی برآمدن است مؤلف عرض کند کہ مصدر آوردن بجایش گذشت و صراحت ماخذش در انجا کردہ ایم۔ بنا علیہ در اینجا تلافی مافات می کنیم کہ آوردن اسم مصدر است تقیض (بردن) و متعدی (آمد) پس فارسیان علامت مصدر دن در آخرش زیادہ کردہ مصدری ساختند و از دو دال مہملہ کہ در یکجا جمع شدند یکی را حذف کردہ (آوردن) کردند پس باصول ما مصدر اصلی است کہ وضع شد با اسم جامد فارسی زبان۔ و کلمہ بر در اینجا بمعنی اوست و معنی لفظی این مصدر مرکب بالا آوردن و کنایہ از چیزی بیروں کشیدن و بیروں آوردن متعدی (برآمدن) و (برآوردہ) حاصل بالمصدر این و (برآور) امر حاضر و (برآورد۔ بفتح واو و رای مہملہ دوم) مضارع این و بقول صاحب بحر کامل التصریف (اردو) نکالنا۔ بقول آصفیہ۔ خارج کرنا۔ باہر کرنا (حیا ؎) مجھے دم دیکے تو سو بار نکال اور بلا ؎ دم آخر میں نہیں ہوتی کہ پھر آ بھی نہ سکوں ؎ (۲) برآوردن۔ بقول موارد بمعنی روا کردن و بقول صاحب انندراج روا کردن کام و حاجت (شیخ شیراز ؎) برآوردن کام امید وا یافتہ از قید بندی شکستن ہزار ؎ (ظہوری ؎) از ترکش تازت چہ نگہ تیر برآورد ؎ پیکانش مراد دل نخچیر برآورد ؎ مؤلف عرض کند کہ مصدر (برآوردن کار و کام و حاجت) متعلق بہ ہمین است کہ در ملحقات می آید و تا آنکہ این را مضاف نہ کنیم بسوی کار یا کام یا حاجت یا امثال آن این معنی حاصل نمی شود

وایں معنی مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) برلانا - بقول آصفیہ - پورا کرنا - انجام کو پہنچانا - **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آرزو کے لئے تو برلانا مستعمل ہے اور امید برلانا - اور پوری کرنا بھی کہہ سکتے اور کام کے لئے نکالنا جیسے کسی کا کام نکالنا - اور (کار برآری) کرنا بھی مستعمل ہے اور (حاجت روا) کرنا بھی کہا جاتا ہے -

(۳) برآوردن - بقول موارد وبحر ونوادر بمعنی بند نمودن درو رخنہ وامثال آں بچیزی یا از چیزے ومسدود نمودن بہار ایں معنی را بتبدیل مصدر (برآوردن بچیزی) آوردہ (صائب ۵) ؎ ساند بوی می خود را بخموران خویش ؎ گو برآ در محتسب باگل در میخانہ را ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ایں ہم متعلق بمعنی اوّل است ومعنی مسدود کردن بترکیب ایں بالفظی پیدا نمی شود چنانکہ (برآوردن در) بمعنی بند کردن آں کہ در را برای مسدود کردنش از جای خود می کشند وبیروں می کنند - (اردو) بند کرنا - دروازے کا -

(۴) برآوردن - بقول موارد بمعنی گردانیدن (ظہوری ۵) ؎ روی ہمہ کاہی و سرشک ہمہ کاہگلوں ؎ عشق تو جہاں را ہمہ یکرنگ برآورد ؎ (موارد ۵) فولاد مرا موم نہ از سستی طالع ؎ کافور مرا بخت سیہ قیر برآورد ؎ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر ایں نکرد **مؤلف** عرض کند کہ گردانیدن وکردن معنی مراد یست وکلمہ بر در اینجا زائد است وآوردن برمعنی نہمش یعنی کردن گذشت (اردو) کرنا - بنانا -

(۵) برآوردن - بقول موارد بمعنی آوردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر ایں نکرد - (ظہوری ۵) ؎ عشق آمد و ناموس مرا رنگ برآورد ؎ بر روی تو گل دوخت نظر رنگ برآورد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مصرع دوم سند اینی است کہ آوردن بمعنی پیدا کردن است وکلمہ بر در اینجا زائد (اردو) لانا - پیدا کرنا -

(۶) برآوردن - بقول موارد بمعنی نهادن (ظهوری ؎) در پایهٔ محنت کشی عشق ظهوری ژ جان سختی فرهاد بپا سنگ برآورد ژ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این معنی نکرد **مؤلف** عرض کند که مصدر مرکب (برآوردن بپا سنگ) بجایش می آید و برآوردن در اینجا قرار دادن است و معنی نهادن هم تواں گرفت (**اردو**) رکھنا قرار دینا -

(۷) برآوردن - بقول موارد و بحر و وارسته بمعنی ظاهر کردن (قدسی ؎) نشست موافق بکسی نقش مرادم ژ باهر که در صلح زدم جنگ برآورد ژ **مؤلف** عرض کند که مصدر مرکب (برآوردن جنگ) متعلق از همین معنی است و جا دارد که بمعنی قائم کردن هم گیریم که می آید و قریب بمعنی ظاهر کردن باشد (**اردو**) ظاہر کرنا قائم کرنا -

(۸) برآوردن - بقول موارد و نوادر بمعنی پرورش کردن و نشو و نما دادن و بقول صاحب بحر پروردن نهال (شانی تکلو ؎) هزار نخل سخن جگر برآورد م ژ امید نیست که یک نو بتم ثمر بخشد ژ (ظهوری ؎) بزرگیهای عشقم تربیت کرد ژ هم از خردی مرا غمگین برآورد ژ **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی اول است مقصودش از پیدا کردن نهال و بیرون آوردنش از زمین باشد بتر کیبش با آب یا خون بمعنی پرورش کردن پیدا می شود (**اردو**) پرورش کرنا - پالنا -

(۹) برآوردن - بقول موارد بمعنی بلند کردن (حزین ؎) نصرت یزک بود علم کاویانیم ژ از نخل آه رایت علیا برآورم (ظهوری ؎) در وادی خود هر که تمام است مریدیم ژ نام عجبی شیخ بتر ویر برآورد ژ صاحب اند هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی اول است بر سبیل مجاز - دیگر هیچ - (**اردو**) بلند کرنا - بقول آصفیه - اونچا کرنا - اونچا اٹھانا -

(۱۰) برآوردن - بقول موارد بمعنی نواختن و بقول نوادر نواختن و پروردن (سلمان ؎) آفتابی تو ورا خورخوان تو مہ است ؎ آسمانی و برآوردۂ رای تو خور است ؎ صاحب بحر فرماید کہ بلند ساختن مرتبہ وجز آں و نواختن و نوازش کردن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی پیدا کردن است کہ بر معنی پنجم گذشت و بر سبیل مجاز نواختن و بلند مرتبہ کردن ہم تواں گرفت (اردو) نوازنا - بقول آصفیہ ممتاز کرنا - سرفراز کرنا - سربلند کرنا - عزت بخشنا

(۱۱) برآوردن - بقول موارد و انند و بہار بمعنی عمارت کردن (نظامی ؎) فرشتہ کنم دیو ہر خانہ را ؎ برآریم از گنج ویرانہ را ؎ **مؤلف** عرض کند کہ معنی آباد کردن است و معنی عمارت کردن از سند نظامی اصلا نمی برآید البتہ از سند ظہوری آنمعنی پیدا می شود کہ بر معنی دوازدہم می آید (اردو) تعمیر کرنا - ہمارے معنوں کے لحاظ سے آباد کرنا -

(۱۲) برآوردن - بقول موارد کشیدن (ظہوری ؎) ترسم کند خراب تمنای راحتش ؎ برگرد دل زداغ حصاری برآورم ؎ و فرماید کہ چوں حصار برآوردن و دیوار برآوردن بہار گوید کہ بمعنی دیوار کشیدن باشد - صاحب انند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ معنی قائم کردن است کہ بر معنی لبست ششم می آید و مراد از تعمیر کردن و انہم مجاز معنی اول است (اردو) کھینچنا - جیسے " دیوار کھینچنا - قائم کرنا تعمیر کرنا

(۱۳) برآوردن - بقول موارد بمعنی کردن - (حزیں ؎) احرام کوی دوست بپاکاں میسر است غسلے بخون دل شفق آسا برآورم ؎ (شیخ شیراز ؎) تظلم برآورد و فریاد خواند ؎ کہ رحمت بر افتاد و شفقت نماند ؎ بہار در نوادر فرماید کہ غسل برآوردن کنایہ از شست و شو دادن تمام بدن ابا شد **مؤلف** عرض کند کہ این معنی بر معنی چہارم ایں گذشت ضرورت ندانست کہ این معنی را جدا قائم کنند

(اردو) دیکھو برآوردن کے چوتھے معنے -

(۱۴) برآوردن - بقول موارد بمعنی ساختن (ظہوری ۵) درکین چرخ نالہ خدنگے کشیدہ است از قامت خمیدہ کمانی برآورم ۱۲ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر ایں نکرد مؤلف عرض کند کہ من وجہ تعلق دارد بامعنی چہارم کہ گذشت وعیبی نیست کہ ایں را جدا قائم کنیم کہ از ساختن کمان - درست کردن کمان مراد است (اردو) بنانا

(۱۵) برآوردن - بقول موارد بمعنی رہانیدن (حزیں ۵) مستی رو ابمعتکف خانقاہ نیست از رہن بادہ دلق ومصلا برآورم ۱۲ مؤلف عرض کند کہ ایں معنی مجاز معنی اول است کہ رہانیدن ہم بیروں کردن چیزی از چیزی است ومصدر (برآوردن دلق ومصلا) بجای خود می آید ومصدر عام (برآوردن چیزی از چیزے) ہم متعلق بہ ہمین معنی است (اردو) چھڑانا - بقول آصفیہ - رہائی کرانا - جدا کرانا -

(۱۶) برآوردن - بقول موارد بمعنی بازداشتن (ظہوری ۵) یاد است کہ مہر تو شکر ریخیت بکام ما در کودکیم وایہ چوازشیر برآوردم ۱۲ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر ایں نکرد مؤلف عرض کند کہ من وجہ متعلق است بامعنی سوم وپانزدہم ولیکن عیبی ندارد کہ ایں معنی را جداگانہ جا دہیم کہ مصدر (برآوردن طفل از شیر) کہ می آید متعلق ازہمین معنی است وانہم مجاز معنی اول است (اردو) چھڑوانا - دیکھو بازداشتن -

(۱۷) برآوردن - بقول موارد بمعنی بالا بردن (حزیں ۵) جان را زچار میخ طبایع کسے رہاند جبریل را بعرش معلی برآورم ۱۲ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر ایں نکرد مؤلف عرض کند کہ ہماں معنی نہم است کہ گذشت وضرورت نداشت ایں را قائم کنیم نمی دانیم کہ صاحب موارد چرا ایں را جداگانہ قائم کرد (اردو) دیکھو برآوردن کے نویں معنے -

(۱۸) برآوردن - بقول موارد بمعنی بسر بردن

(آصفی ۵) در روزگار غم زدہ دیدن سرشک ما ست
طفلی کہ روزگار برآوردہ بی سبب ؛ مؤلف
عرض کند کہ ایں معنی ہم متعلق بہ معنی اوّل است
بسبیل مجاز (اردو) بسر کرنا۔ بقول آصفیہ
گزارنا۔ بھوگنا۔ اوقات گزاری کرنا۔ پورا کرنا۔
نباہنا۔ زندگی کو پورا کرنا۔ انجام کو پہنچانا۔
(۱۹) برآوردن۔ بقول موارد کشیدن چوں
بدار برآوردن (خالص ۵) زمزمۂ بلبل از
حقیقت گل بود ؛ غیرت معشوقیش بدار برآورد ؛
مؤلف عرض کند کہ (کشیدن) بر معنی دوازدہم
گذشت و ایں متعلق بہ ہمان است و فرقی کہ
در مقصود پیدا می شود متعلق است بہ مصدر مرکب
کہ صراحت آں بر (برآوردن بدار) کنیم کہ می آید
(اردو) چڑھانا۔ جیسے سولی پر چڑھانا۔ دار پر
(۲۰) برآوردن۔ بقول موارد بمعنی برداشتن
(سعدی در گلستان۔ نثر) سر برآورد و گفت
(ظہوری ۵) ہر کس کہ سجدہ پیش براہیم شد ثر
از سجدہ سر بفرق فریدوں برآورد ؛ مؤلف عرض
کند کہ من وجہٍ با معنی نہم تعلق دارد عیبی نیست
کہ جداگانہ قائم کنیم (اردو) اٹھانا۔ بقول
آصفیہ۔ اونچا کرنا۔ بلند کرنا۔ کھڑا کرنا۔
(۲۱) برآوردن۔ بقول موارد و بحر بمعنی برکندن
چوں از بن و بیخ برآوردن و از جا برآوردن
مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی اوّل است
(اردو) اکھاڑنا۔ بقول آصفیہ۔ جمانا کے
خلاف۔ اپاڑنا۔ جڑ سے کھودنا۔
(۲۲) برآوردن۔ بقول موارد بمعنی انداختن
(ظہوری ۵) خورشید و مہ شود بنظر ہر چہ آیدم ثر
گاہی کہ سر بجیب تخیل برآورم ؛ مؤلف
عرض کند کہ در ینجا کلمہ بر بمعنی در است و
برآوردن بمعنی درآوردن و مصدر مرکب
(برآوردن سر بجیب) بجای خودش می آید
و ایں را من وجہٍ تعلق است با معنی نوزدہم
و دوازدہم و ششم و فرقی کہ در مصدر مرکب

از صلات پیدا می شود ذکرش در ملحقات می آید

(اردو) ڈالنا۔ جیسے۔ گریبان میں منہ ڈالنا۔

(۲۳) برآوردن۔ بقول موارد بمعنی گرداندن (ظہوری ؎) تا گیرم از شکیب جہان گرد خود شراغ ہر لحظہ دل بگرد دیاری برآورم (مؤلف) عرض کند کہ مقصود موارد در ینجا (دور دادن) است و گرداندن طرز بیانش ایں را با معنی چہارم متحد کند ولیکن نہ چنانست (اردو) پھرانا۔ بقول آصفیہ۔ گشت کرانا۔ گھمانا۔ چکر دینا۔ گردش دینا۔

(۲۴) برآوردن۔ بقول موارد بمعنی ایجاد کردن چوں مضمون برآوردن و صنعت برآوردن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و ایں متعلق است بہ معنی اول بر سبیل مجاز۔ (اردو) ایجاد کرنا دیکھو ایجاد کردن۔

(۲۵) برآوردن۔ بقول موارد بمعنی رویانیدن (ظہوری ؎) برجوی دیدہ بند ظہوری زلال اشک تا از چار باغ بخت مگر گل برآورم (مؤلف) رسعدی در گلستان ع زمیں شورسنبل بر نیارد رسعدی عرض کند کہ از سند ظہوری معنی پیدا کردن می آید کہ بر معنی پنجم گذشت و برای معنی رویانیدن سند سعدی بکار می خورد۔ (اردو) اگانا۔ بقول امیر اگنا کا متعدی (غالب ؎) جوہر تیغ سر چشمۂ دیگر معلوم تا ہوں میں وہ سبزہ کہ زہراب اگاتا ہے مجھے تا۔

(۲۶) برآوردن۔ بقول موارد بمعنی نہادن و قائم کردن (ظہوری ؎) ز موجی جہاں را ببافم بلاس تا ز خشتے بکیواں برآرم اساس تا مؤلف عرض کند کہ ہمین معنی نہادن بر معنی ششم گذشت و در ینجا بہ معنی قائم کردن است و مصدر مرکب (برآوردن اساس) بجایش می آید کہ متعلق بہ ہمین است (اردو) قائم کرنا

(۲۷) برآوردن۔ بقول موارد و بحر ظاہر

و آشکارا کردن (صائب ۵) خط بر آورد ہمان چہرۂ او سادہ نماست ۔ در صفا جوہر آئینہ نہان می باشد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین معنی بر معنی پنجم گذشت و ضرورت نداشت کہ ایں را جداگانہ قائم کنیم نمی دانیم کہ صاحب موارد بچہ خیال قائم کرد ۔ (اردو) دیکھو بر آوردن کے پانچویں معنی ۔

(۲۸) بر آوردن ۔ بقول موارد بمعنی تازہ و شائستہ پیدا و حاصل کردن (طالب آملی ۵) دیدم گل روئی نگہم رنگ بر آورد ۔ دل بر مژہ ام نالہ بآہنگ بر آورد ۔ (صائب ۵) از طوطی من روی سخن رنگ بر آورد ۔ ایں آئینہ را حرف من از زنگ بر آورد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان معنی پنجم است کہ گذشت تکرار واقع شد دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بر آوردن کے پانچویں معنی ۔

(۲۹) بر آوردن ۔ بقول بحر بمعنی تقلید نمودن و بقول نوادر حرف و حکایت کسی را تقلید کردن صاحب برہان بدیل (بر آوردہ) بر تقلید کردن قانع حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد ۔ مشتاق سندی باشیم (اردو) تقلید کرنا ۔

(۳۰) بر آوردن ۔ بقول بحر بمعنی از ہم جدا کردن و سند پیش کردہ اش از کلام ظہوری بر معنی پنجم گذشت کہ بمعنی دور کردن است اگرچہ دور کردن ہم جدا کردن باشد تاہم در معنی شعر مناسب تر است از جدا کردن (اردو) جدا کرنا ۔ دور کرنا

(۳۱) بر آوردن ۔ بقول بحر بمعنی عادت کردن بچیزی **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) کسی چیز کی عادت کرنا ۔

(۳۲) بر آوردن ۔ بقول بحر بمعنی در بر گرفتن دیگر کسی ذکر ایں نکردہ مشتاق سندی باشیم و اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مخفف (بر بر آوردن) است (اردو) آغوش میں لینا (آتش ۵) بھاگتا ہے اپنی آنکھوں سے خیال روے یار ۔ کس طرح آغوش میں لیتا ہی ہالہ ماہ کو

(۳۳) بر آوردن ۔ بقول انند و بہار انتزاع کردن

دیگر کسی از محققین مصادر ذکر ایں نکرد **مؤلف** عرض کند کہ سلب کردن متعلق است بمعنی اولش کہ گذشت کہ سلب کردن چیزی ہم برکشیدن آن است حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد مخفی مبادکہ من وجہ بامعنی سی ام ہم تعلق دارد (اردو) سلب کرنا۔ مٹانا۔ بقول آصفیہ۔ زائل کرنا۔ منسوخ کرنا۔

(۳۴) برآوردن۔ بہ تحقیق ما بمعنی مثمر شدن و ثمر آوردن (حافظ ؎) نہال عیشم از وصلش برآورد ۔۔۔ زنخبت خویش برخوردارم امشب ۔۔۔ **مؤلف** عرض کند کہ کلمہ بر در ینجا بمعنی خود کہ گذشت در مرکب شدہ است با مصدر آوردن (اردو) بار ور ہونا۔ دیکھو بار ور شدن۔

(۳۵) برآوردن۔ بہ تحقیق ما بمعنی رواں کردن و جاری ساختن (ظہوری ؎) چہ سیل شوق برآوردہ موجۂ طوفاں ۔۔۔ نمی توانش بخاشاک صبر پیش گرفت ۔۔۔ **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ بامعنی پنجم تعلق دارد کہ پیدا کردن است و معنی جاری ساختن و رواں کردن۔ مرادی است (اردو) جاری کرنا۔ صاحب آصفیہ نے۔ بہانا پر فرمایا ہے۔ لنڈھانا۔ جاری کرنا۔ رواں کرنا۔

(۳۶) برآوردن بمعنی انداختن تیر و امثال آں و سندش از کلام ظہوری بر معنی دوم برآوردن گذشت **مؤلف** عرض کند کہ سند ظہوری کہ در اینجا گذشت برای ایں معنی مناسب تر است (اردو) چلانا جیسے تیر چلانا۔

برآوردن آہنگ | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بیروں آوردن آہنگ است و تخصیص با آہنگ ندارد بلکہ برائے صدا و نوا و نغمہ و ترانہ و امثال آں ہم سند ایں از ظہوری بر معنی اولش گذشت (برآوردن آہنگ) ہم بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو آہنگ برآوردن۔

برآوردن از جا | استعمال۔ ذکر ایں بر معنی بست و یکم برآوردن گذشت و ایں متعلق است

بہ کسی و چیزی و (از جا برآوردن) کہ بجای خودش گذشت متعلق باشد بہ (برآوردن کسی از جا) و ایں متعلق است بہ چیزی یعنی (از جا برآوردن چیزی) بمعنی بیروں کردن و برکندن آں چیز از جای او ست (اردو) کسی چیز کو اسکی جگہ سے نکالنا۔ اکھیڑنا۔

برآوردن از زنگ استعمال۔ متعلق بمعنی پانزدہم برآوردن است کہ گذشت یعنی زدودن چیزی از زنگ و سند ایں از کلام صائب بر معنی بست و ہشتم گذشت کہ ازاں برآوردن آئینہ از زنگ پیدا ست و (آئینہ از زنگ برآوردن) ہم بجایش گذشت (اردو) زنگ سے صاف و پاک کرنا۔

برآوردن از سینہ استعمال۔ بمعنی بیروں کردن و برکشیدن چیزی از سینہ چنانکہ برآوردن خار یا تیر از سینہ یا جگر یا دل و امثال آں۔ متعلق بمعنی اوّل برآوردن (اردو) سینہ یا دل یا جگر سے کسی چیز کا نکالنا۔

برآوردن از شیر مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بازداشتن از شیر سند ایں از کلام ظہوری بر معنی شانزدہم برآوردن گذشت و ایں مرادف از شیر بازداشتن است کہ بجایش مذکور شد (اردو) دودھ چھڑانا دودھ بڑھانا۔ دیکھو از شیر بازداشتن۔

برآوردن اساس استعمال۔ بمعنی قائم کردن و نہادن اساس باشد سند ایں از ظہوری بر معنی بست و ششم مذکور شد (اردو) بنیاد ڈالنا بقول آصفیہ منور کھنا۔

برآوردن اورنگ مصدر اصطلاحی۔ بمعنی اورنگ و تخت ساختن باشد (ظہوری ؎) شاہاں ہمہ خواہند گدائی چو ظہوری تو از خاک رہ شاہ خود اورنگ برآور دتر و ایں متعلق است بمعنی چہاردہم (برآوردن) (اردو) تخت بنانا۔

برآوردن بپاسنگ مصدر اصطلاحی۔ بمعنی نہادن بپاسنگ باشد سند ایں از کلام ظہوری

برمعنی ششم برآوردن مذکور شد (اردو) پاسنگ میں رکھنا۔

برآوردن بجیب مصدر اصطلاحی۔ بمعنی انداختن بجیب باشد و ایں متعلق است بمعنی دوم بست برآوردن و سند ایں از کلام ظہوری ہمدرانجا مذکور شد۔ و جا دارد کہ ایں را متعلق بہ تعمیم (برآوردن بچیزی) کنیم کہ می آید (اردو) جیب میں ڈالنا۔

برآوردن بچیزی مصدر اصطلاحی۔ بہاآ بذیل برآوردن گوید کہ (برآوردن بچیزی) بمعنی بند نمودن باشد چوں (برآوردن در دورخنہ) و امثال آں و بسند ش ہماں شعر صائب را آورد کہ برمعنی سوم برآوردن گذشت **مؤلف** عرض کند کہ تعمیم ایں متقاضی آنست کہ (برآوردن بجیب) را ہم متعلق بایں کنیم کہ گذشت (اردو) کسی چیز سے بند کرنا۔ کسی چیز میں داخل کرنا۔ رکھنا۔

برآوردن بدار (مصدر اصطلاحی) بدار آ کشیدن کسی را و ایں متعلق باشد بمعنی نوزدہم برآوردن و سندش ہم ہمدرانجا گذشت (اردو) سولی پر چڑھانا۔ دار پر کھینچنا۔

برآوردن بگرد چیزی مصدر اصطلاحی۔ بمعنی گردانیدن در اطراف چیزی است سند ایں از کلام ظہوری برمعنی بست و سوم برآوردن گذشت (اردو) کسی چیز کے اطراف پھرانا۔ گشت کرانا۔ چکر دینا۔ گھمانا۔

برآوردن ترانہ مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ترانہ برکشیدن و ایں متعلق است بمعنی اول برآوردن و سندش ہم ہمدرانجا گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ہماں (برآوردن آہنگ) کہ اشارہ ایں ہم ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو برآوردن آہنگ اور ترانہ کھینچنا بھی کہہ سکتے ہیں۔

برآوردن تظلم مصدر اصطلاحی۔ بمعنی فریاد کردن باشد و ایں متعلق است بمعنی سیزدہم برآوردن و سندش از شیخ شیراز ہمدرانجا گذشت (اردو) فریاد کرنا۔ واویلا کرنا۔ داد چاہنا۔

(۲۵۷۹) **برآوردن تیر** مصدر اصطلاحی - بحث ایں برمعنی سی وششم برآوردن مذکور شد وسندش برمعنی دوم گذشت (اردو) تیر چلانا۔

(۲۵۸۰) **برآوردن تیغ** استعمال بمعنی برکشیدن و بیرون آوردن تیغ باشد متعلق بمعنی اوّل برآوردن (حزیں ؎) خفاشِ جہل عربدہ بنیاد کردہ است ۔ چوں آفتاب تیغ بہ بیجا برآورم ۔ (اردو) تلوار کھینچنا۔ تلوار نکالنا۔

(۲۵۸۱) **برآوردن جنگ** (مصدر اصطلاحی) بمعنی برپاکردن و قائم کردن جنگ باشد وسندایں از کلام قدسی برمعنی ہفتم برآوردن گذشت۔ وایں متعلق است بہ معنی پنجم وہفتم وبست وششم (برآوردن) (اردو) لڑائی قائم کرنا۔ جنگ برپاکرنا

(۲۵۸۲) **برآوردن چاہ بگل و سنگ** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بندکردن چاہ بگل و سنگ وامثال آں (بابا فغانی ؎) عشق آمد و در چاہ فراموشیم انداخت ۔ وانگاہ بسر آں بگل و سنگ برآورد ۔ وایں متعلق است بمعنی سوم برآوردن (اردو) باولی کو مٹی پتھر وغیرہ سے پاٹ دینا۔ بند کرنا۔

(۲۵۸۳) **برآوردن چلہ** مصدر اصطلاحی - بمعنی چلہ بسر بردن وایں متعلق است بمعنی ہشت۔ ہم برآوردن کہ گذشت (باقر کاشی ؎) چلۂ درخم برآرد چلۂ آید سبو ۔ ہمچو می صافی شوانگہ در دل مینا نشین ۔ (اردو) چلہ بسر کرنا۔ چلہ گزارنا۔

(۲۵۸۴) **برآوردن چیزی از چیزی** مصدر اصطلاحی بمعنی رہانیدن چیزی از چیزی است سندایں از (حزیں) برمعنی پانزدہم برآوردن گذشت (اردو) کسی چیز کو کسی چیز سے چھڑوانا۔ رہائی کرانا۔ جدا کرنا۔

(۲۵۸۵) **برآوردن حصار** مصدر اصطلاحی - بمعنی حصار کشیدن باشد وایں متعلق است بمعنی دوازدہم برآوردن وسندش از کلام ظہوری ہمدرانجا مذکور شد (اردو) حصار کھینچنا۔

(۲۵۸۶) **برآوردن خط** مصدر اصطلاحی - بمعنی ظاہر و آشکارا کردن خط باشد ومتعلق است بمعنی بست وہفتم

برآوردن که گذشت وسندش همدرانجا مذکور شد (اردو) خط نکالنا

برآوردن در مصدر اصطلاحی - بمعنی بند نمودن ومسدود ساختن در واین متعلق است بمعنی سوم برآوردن که گذشت (ظهوری ؎) خورد اول دیوانه زتدبیر برآورد گردید خراب در تعمیر برآورد (ولہ ؎) برآورد بیگانه وآشنا در آشنائی بخشت جفا (اردو) دروازہ چنین دینا - بند کرنا -

برآوردن دست دعا مصدر اصطلاحی - بمعنی برداشتن دست دعا باشد واین متعلق است بمعنی بستم برآوردن که گذشت (خواجہ شیراز ؎) محراب ابروان بنما تا سحرگهی دست دعا برآرم ودرگردن آرمت (اردو) دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا -

برآوردن دلق ومصلا مصدر اصطلاحی - بمعنی رہانیدن دلق ومصلا باشد واین متعلق است بمعنی پانزدہم برآوردن که گذشت وسندش همدرانجا مذکور (اردو) دلق ومصلا کا چھڑوانا - رہا کروانا

برآوردن رای مصدر اصطلاحی - بمعنی نواختن رای یعنی رای را فاعل گیریم متعلق بہ بمعنی دہم برآوردن وسندایں همدرانجا گذشت (اردو) رائے کا نوازنا - سرفراز کرنا -

برآوردن رایت استعمال بمعنی بلند کردن رایت باشد متعلق بمعنی نہم برآوردن که مذکور شد وسندش همدرانجا گذشت - مخفی مباد که درینجا خصوصیت رایت نباشد بلکه برای علم وامثال آں هم میتواں استعمال کرد (اردو) جھنڈا بلند کرنا

برآوردن رخنه استعمال بمعنی بند کردن ومسدود ساختن رخنه باشد ومتعلق بمعنی سوم برآوردن که گذشت - از قبیل (برآوردن در) که بجایش مذکور شد (ظهوری ؎) آں به که خرابی نهند پابسرائی گر رخنه تواں از گل تعمیر برآورد (اردو) رخنہ بند کرنا -

برآوردن رنگ استعمال - بمعنی پیدا وحاصل

کردن رنگ باشد و این متعلق است بمعنی نجم
و بست و ہشتم برآوردن و سندش ہما نجا گذشت
(اردو) رنگ لانا۔ بقول آصفیہ رنگ قبول
کرنا۔ رنگ پکڑنا۔ رنگین ہونا۔

(۲۵۹۴) **برآوردن رہ** استعمال بمعنی بند نمودن و
مسدود کردن رہ باشد و این متعلق است
بمعنی سوم برآوردن کہ مذکور گشت از قبیل (برآوردن
در و رخنہ) کہ بجایش مذکور شد (شیخ نظامی ؎)
نمائی بمن مردی اہل روم ۔ رہ کورہ آتش برآری
زموم ۔ (اردو) راستہ بند کرنا۔

(۲۵۹۵) **برآوردن سبزہ** مصدر اصطلاحی بمعنی رویانیدن
سبزہ متعلق بہ بمعنی بست و پنجم (برآوردن) و سند
این از ظہوری و سعدی ہمدر انجا گذشت و تخصیص
با سبزہ نیست بلکہ برائے کل نباتات و ما یتعلق بہا
ہم استعمال تواں کرد چنانکہ برآوردن نخل یا گل
یا غنچہ و غیر ذلک (اردو) سبزہ اگانا۔

(۲۵۹۶) **برآوردن سر** مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن
سر است و متعلق بمعنی بستم (برآوردن) و سندش
از سعدی شیراز ہمدر انجا گذشت از قبیل
(برآوردن رایت و علم) (اردو) سر اٹھانا۔

(۲۵۹۷) **برآوردن بتخصیص تخیل** استعمال بمعنی انداختن
سر بجیب تخیل باشد و کنایہ از سر فرو بردن بہ غور و
تعمق و مراقبہ کردن متعلق بمعنی بست و دوم
برآوردن کہ گذشت و سندش از کلام ظہوری
ہمدر انجا مذکور و اشارۂ این بر (برآوردن
بجیب) ہم مذکور شد کہ خصوصیت سر ندارد
و جا دارد کہ بعوض سر۔ دست و امثال آں را
جا دہیم و ازاں معنی حقیقی پیدا کنیم چنانکہ بر
(برآوردن بجیب) مذکور شد (اردو) گریبان
میں منہ ڈالنا۔ بقول آصفیہ۔ سر جھکا کر تامل
کرنا۔ مراقبے میں جانا۔ گردن جھکا کر غور کرنا (بحر
؎) جب اپنے گریبان میں منہ ڈال کے دیکھا
دل سے نہ زیادہ کوئی دشمن نظر آیا۔

(۲۵۹۸) **برآوردن سیل** استعمال بمعنی رواں کردن

(۲۶۱۱)

واین متعلق است بمعنی هشتم برآوردن وسندش
هم همدرانجا گذشت (اردو) درخت کو پرورش کرنا

برآوردن ننگ مصدر اصطلاحی بمعنی
ننگ وعار دفع کردن وخارج کردن آن باشد
واین متعلق باشد بمعنی اول برآوردن که گذشت
وسندش از کلام ظهوری بمعنی پنجم برآوردن مذکور شد
(اردو) شرم کو دور کرنا۔

(۲۶۱۲)

برآوردن ویرانه مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
آباد کردن ویرانه باشد متعلق بمعنی یازدهم برآوردن
که گذشت وسندش همدرانجا مذکور شد (اردو)
ویرانه کو آباد کرنا۔

(۲۶۱۳)

برآورد وصال بمعنی تخمینه وصال
باشد (ظهوری ؎) صد جهان جان از کجا رام
ظهوری هر زمان ؎ از چه در فکر برآورد وصال
افتاده ام ؎ (اردو) اندازهٔ وصال کہہ سکتے ہیں

برآورده بقول سروری (۱) بمعنی کوشک و
قصر وحصار۔ صاحب رشیدی گوید که بنای بلند وحصار را
خوانند۔ صاحب برهان فرماید که قلعه وحصار را
گویند وبقول صاحب ناصری بمعنی بنای بلند
وحصار وعمارت عالی وبقول صاحب مؤید
حصار برآورده (حکیم فردوسی ؎) بدرگاه
شاه آفریدون رسید ؎ برآورده دید سر ناپدید
ابر اندر آورده بالای او ؎ زمین کوه تا کوه پهنای او
؎ صاحبان جامع وبحر وشمس وانند وسراج
هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بمعنی
حقیقی اسم مفعول مصدر برآوردن است وبر
سبیل مجاز حصاری بلند که تعمیرش کرده باشند
متعلق بمعنی یازدهم (برآوردن) آنانکه این را
بمعنی کوشک وقصر گرفته اند نظر بر تعمیم معنی کرده اند
ولیکن معاصرین عجم این را مخصوص داشته اند
باحصار قلعه که بنای بلندی باشد (اردو)
قلعه کا حصار۔ مذکر۔ بلند عمارت۔ مؤنث۔

(۲) برآورده۔ بقول سروری بمعنی بالا برده
وبالا کرده باشد (سراج الدین راجی ؎) سر شرم

از کسی برآوردہ ؛ تیغ چوں بسزہ اش در و کردہ ؛ دیگر کسی از محققین فارسی ذکر ایں نکردہ **مؤلف** عرض کند کہ ایں متعلق است بہ (بر آوردن سر) بہ معنی نہم (بر آوردن) کہ گذشت نمی دانیم کہ محققین بالاجرا ایں را معنی خاص قرار دادہ اند (اردو) بلند کیا ہوا اُٹھایا ہوا۔

(۳) برآوردہ۔ بقول سروری بمعنی بیرون آوردہ باشد (سراج الدین راجی ۵) خانۂ دید در برآوردہ ؛ عافیت رخت ازاں برآوردہ ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی اسم مفعول (بر آوردن) است محقق اہل زبان ایں را بصورت اسم جامد بیان کردہ و متعلق است بمعنی اوّل برآوردن (اردو) باہر لایا ہوا۔

(۴) برآوردہ۔ بقول سروری مسدود ساختہ و از سند سراج الدین راجی استناد کردہ کہ بمعنی سوم ایں گذشت دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر ایں نکرد **مؤلف** عرض کند کہ محقق اہل زبان بجای آنکہ ایں معنی را بر مصدر (بر آوردن) بیان کند در اینجا نوشت و صراحت نکرد کہ ایں اسم مفعول ہماں مصدر راست کہ ہمین معنی بر معنی سوم گذشت (اردو) بند کیا ہوا۔

(۵) برآوردہ۔ بقول سروری بمعنی گرفتہ صاحب برہان فرماید کہ بمعنی در بر گرفتہ باشد **مؤلف** صاحبان جامع و سراج ہمزبان برہان مؤلف عرض کند کہ ما ہمیں معنی را بر معنی سی و دوم (برآوردن) نوشتہ ایم و حقیقت ماخذ ایں ہم ہمدر انجا مذکور و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ ایں اسم مفعول آں است طرز بیان محقق اہل زبان حقیقت طلباں را بغلط می اندازد کہ بصورت اسم جامد ذکر ایں کردہ (اردو) بغل میں لیا ہوا۔ گود میں لیا ہوا

(۶) برآوردہ۔ بقول برہان بروزن سرایندہ شخصے راگویند کہ امرا و سلاطین او را بلند مرتبہ گردانیدہ باشند صاحب رشیدی فرماید کہ شخصے کہ او را پادشاہان و بزرگان نوازندہ و بلند سازند۔ صاحب ناصری

و جاری ساختن سیل باشد متعلق بمعنی سی و پنجم برآوردن
که گذشت وسندش از کلام ظهوری همدرانجا مذکور
شد (اردو) سیل جاری کرنا۔ رواں کرنا۔

برآوردن صنعت مصدر اصطلاحی۔
بمعنی ایجاد کردن صنعت متعلق بمعنی بست و
چهارم (برآوردن) است حیف است که صاحب
اردو ذکر ایں بر (برآوردن) نکرد وسندی پیش
ساخت (اردو) صنعت ایجاد کرنا۔

برآوردن علم استعمال بمعنی بلند کردن (۲۰۹۹)
علم باشد مرادف (برآوردن رایت) که مذکور شد
(ظهوری ؎) دلت گرد اشکم کشید است نم
زدل آه سوزاں برآرد علم (اردو) دیکھو برآوردن رایت

برآوردن غسل استعمال بمعنی غسل کردن (۲۰۰۰)
باشد متعلق بمعنی سیزدهم برآوردن که مذکور شد
(کمال اسماعیل ؎) نخست غسلی از چشمهٔ حیات برآرد
بزیر هر بن موئی نمی ازاں برساں وسند دیگر از
کلام حزیں همدرانجا گذشت (اردو) غسل کرنا

بقول آصفیه نہانا۔ حمام کرنا۔ اشنان کرنا۔

برآوردن کام استعمال۔ بمعنی روا کردن (۲۰۰۱)
مقصد باشد متعلق به معنی دوم برآوردن که گذشت
وسندش از کلام شیخ شیراز همدرانجا مذکور شد
مؤلف عرض کند که تخصیص کام نباشد بلکه
استعمال مراد فاتش هم نکن چنانکه برآوردن
حاجت و آرزو و امثال آں (اردو) کام
نکالنا۔ حاجت روا کرنا۔ آرزو بر لانا۔

برآوردن کسی را برنگ خویشتن مصدر (۲۰۰۲)
اصطلاحی۔ بمعنی ساختن کسی را برنگ خویش باشد
متعلق بمعنی چهاردهم برآوردن که مذکور شد
(ظهوری ؎) یار را باید برآوردن برنگ خویشتن
نیست چنداں رشک بر اغیار اغیارش نکرد
مخفی مباد که کلمه بر در اینجا زائد است و آوردن
بمعنی حقیقی است (اردو) کسیکو اپنی رنگ پر لانا

برآوردن کف استعمال۔ بمعنی برداشتن (۲۰۰۳)
دست باشد متعلق بمعنی بستم برآوردن که گذشت

از قبیل برآوردن دست) کہ گذشت (تاثیر ۵) ای اجابت کف برآور لب بہ آمین برکشای ؎ اختصاری از دعا در داستان آوردہ ام ؎ (ظہوری ۵) کف در دعا برآر ظہوری کہ در اشک ؎ از بہر شاہد اثر آوردہ گوشوار (اردو) دیکھو برآوردن دست۔

برآوردن کمان استعمال بمعنی ساختن کمان باشد متعلق بمعنی چہار دہم برآوردن کہ گذشت وسندش از کلام ظہوری ہمدرانجا مذکور شد (اردو) کمان بنانا۔

برآوردن گرد از چیزی (مصدر اصطلاحی) کنایہ از خراب و ویران کردن است (ظہوری ۵) برآرم گرد از جیحون اگر آب ؎ کنم در شستن دامان ترخرج ؎ (اردو) گرد اڑانا بقول آصفیہ خاک میں ملانا۔ تباہ کرنا۔ برباد کرنا۔ جیسے ؎ فوج نے شہر کی گرد اڑادی ؎ توپوں نے قلعہ کی گرد اڑادی ؎

برآوردن گل استعمال بمعنی رویانیدن گل باشد وسندایں از کلام ظہوری برمعنی بست و پنجم برآوردن گذشت (اردو) پھول اگانا۔

برآوردن مراد استعمال بمعنی روا کردن مراد وحاجت روا کردن وایں متعلق باشد بمعنی دوم برآوردن کہ مذکور شد وسندش از کلام ظہوری ہمدرانجا گذشت (اردو) مراد بر لانا مقصد بر لانا۔

برآوردن نام مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بلند کردن نام وشہرت گرفتن باشد متعلق بمعنی نہم برآوردن کہ گذشت وسندایں از کلام ظہوری ہمدرانجا مذکور شد (اردو) نام نکالنا۔ بقول آصفیہ شہرت حاصل کرنا۔ مشہور ہونا (داغ ۵) اس پردہ نے تمہارا نام اور بھی نکالا ؎ یہ بھی کوئی حیا ہے جو نام ہو حیا کا ؎

برآوردن نخل و نہال بچیزی مصدر اصطلاحی بمعنی پرورش کردن ونشو ونما دادن نخل بچیزے

(۲۹۱۰)

واین متعلق است بمعنی هشتم برآوردن وسندش هم همدر انجا گذشت (اردو) درخت کو پرورش کرنا

برآوردن ننگ مصدر اصطلاحی بمعنی ننگ وعار دفع کردن وخارج کردن آن باشد واین متعلق باشد بمعنی اول برآوردن که گذشت وسندش از کلام ظهوری برمعنی پنجم برآوردن مذکور شد (اردو) شرم کو دور کرنا۔

(۲۹۱۱)

برآوردن ویرانه مصدر اصطلاحی۔ بمعنی آباد کردن ویرانه باشد متعلق بمعنی یازدهم برآوردن که گذشت وسندش همدر انجا مذکور شد (اردو) ویرانه کو آباد کرنا۔

(۲۹۱۲)

برآورد وصال بمعنی تخمینه وصال باشد (ظهوری ؎) صد جهان جان از کجا رام ظهوری هر زمان ؎ از چه در فکر برآورد وصال افتاده ام ؎ (اردو) اندازۂ وصال کہہ سکتے ہیں

برآورده بقول سروری (۱) بمعنی کوشک و قصر وحصار و بقول رشیدی گوید که بنای بلند وحصار را خوانند۔ صاحب برہان فرماید که قلعه وحصار را گویند وبقول صاحب ناصری بمعنی بنای بلند وحصار وعمارت عالی وبقول صاحب موید حصار برآورده (حکیم فردوسی ؎) بدرگاه شاه آفریدون رسید ؎ برآورده دیدبر نا پدید ؎ بابر اندر آورده بالای او ؎ زمین کوه تا کوه پهنای او ؎ صاحبان جامع وبحر و شمس وانند وسراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی اسم مفعول مصدر برآوردن است وبر سبیل مجاز حصاری بلند که تعمیرش کرده باشند متعلق بمعنی یازدهم (برآوردن) آنانکه این را بمعنی کوشک وقصر گرفته اند نظر بر تعمیم معنی کرده اند ولیکن معاصرین عجم این را مخصوص داشته اند باحصار قلعه که بنای بلند می باشد (اردو) قلعه کا حصار۔ مذکر۔ بلند عمارت۔ مؤنث۔

(۲) برآورده۔ بقول سروری بمعنی بالا برده وبالا کرده باشد (سراج الدین راجی ؎) سر شرم

از کسی برآوردہ ۔ تیغ چوں بسزہ اش درو کردہ ۔ دیگر کسی از محققین فارسی ذکر ایں نکردہ **مؤلف** عرض کند کہ ایں متعلق است بہ (برآوردن سر) بہ معنی نہم (برآوردن) کہ گذشت نمی دانیم کہ محققین بالا چرا ایں را معنی خاص قرار دادہ اند (اردو) بلند کیا ہوا اُٹھایا ہوا۔

(۳) برآوردہ ۔ بقول سروری بمعنی بیرون آوردہ باشد (سراج الدین راجی ۵) خانہ دید در برآوردہ ۔ کہ عافیت درست ازاں برآوردہ ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی اسم مفعول (برآوردن) است محقق اہل زبان ایں را بصورت اسم جامد بیان کردہ و متعلق است بمعنی اول برآوردن (اردو) باہر لایا ہوا۔

(۴) برآوردہ ۔ بقول سروری مسدود ساختہ و از سند سراج الدین راجی استناد کردہ کہ بر معنی سوم ایں گذشت دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر ایں نکرد **مؤلف** عرض کند کہ محقق اہل زبان بجای آنکہ ایں معنی را بر مصدر (برآوردن) بیان کند در ینجا نوشت و صراحت نکرد کہ ایں اسم مفعول ہماں مصدر است کہ ہمین معنی بر معنی سوم گذشت (اردو) بند کیا ہوا۔

(۵) برآوردہ ۔ بقول سروری بمعنی گرفتہ صاحب برہان فرماید کہ بمعنی در برگرفتہ باشد صاحبان جامع و سراج ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمیں معنی را بر معنی سی و دوم (برآوردن) نوشتہ ایم و حقیقت ماخذ ایں ہم ہمدر انجا مذکور و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ ایں اسم مفعول آں است طرز بیان محقق اہل زبان حقیقت طلبان را بغلط می اندازد کہ بصورت اسم جامد ذکر ایں کردہ (اردو) بغل میں لیا ہوا۔ گود میں لیا ہوا

(۶) برآوردہ ۔ بقول برہان بروزن سرایندہ شخصے را گویند کہ امرا و سلاطین او را بلند مرتبہ گردانیدہ باشند صاحب رشیدی فرماید کہ شخصے کہ از ابا دشاہان و بزرگان نوازندہ و بلند سازند۔ صاحب ناصری

گویند کسی که پادشاهان او را تربیت کرده پرورده و بزرگ کرده باشند۔ خان آرزو در سراج آرد که اکسیکه بزرگان او را نوازند و بلند سازند مجاز است نه حقیقت چنانکه صاحب رشیدی گمان برده چه برآوردن بمعنی بالا است چنانکه گذشت (بهار عجم) گویند کنایه باشد از نواخته و پرورده مرادف برکشیده (حکیم فردوسی ۵) چه باد آفریده است این برآورده را چه سازیم درمان خو کرده را (حکیم فرخی ۵) خدایگان جهان خسرو بزرگ اورنگ کو برآورنده نام و فر دبرنده ننگ (صاحب جامع) و بحر و شمس و انند هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که سند حکیم فردوسی بکار این می خورد که اسم مفعول (برآوردن) است بمعنی نهمش و مجازاً بمعنی مستعمل شد اما از سند حکیم فرخی (برآوردن نام) پیداست که بجایش مذکور شد (اردو) وہ شخص جسکو بادشاہ یا کسی امیر نے سرفراز کیا ہو۔

(۷) برآورده بقول برهان بمعنی بنا و اساس و دیوار عمارات را گویند صاحب جامع همزبان برهان مؤلف عرض کند که غیر از معنی اول نیست لیکن فرق میان هر دو همین قدر است که این بمعنی عام است و آن بمعنی خاص و هر دو متعلق بمعنی بازدهم برآوردن (اردو) دیکھو اساس۔

(۸) برآورده۔ بقول برهان بمعنی بچیزے عادت فرموده باشد صاحب جامع همزبان برهان خان آرزو در سراج بحوالهٔ برهان این را آورده مؤلف عرض کند که همان اسم مفعول (برآوردن) است بمعنی سی و یکمش محقق بالا که این را بالشکل اسم جامد آورد خوب نکرد (اردو) خوگر۔ بقول آصفیہ عادی۔ خوگر فتہ۔

(۹) برآورده۔ بقول برهان بمعنی از هم جدا ساخته صاحب جامع همزبان او خان آرزو در سراج بحوالهٔ برهان ذکر این کرده مؤلف عرض کند که جزئیت نیست که اسم مفعول برآوردن است بمعنی سی امش نمی دانیم که محققین بالا چرا این را

مثل اسم جامد قائم کرده اند (اردو) جدا کیا ہوا۔
(۱۰) برآورده۔ بقول برهان بمعنی تقلید کرده چه۔ برآوردن
بمعنی تقلید کردن هم آمده است۔ صاحب جامع همزبان برهان
خان آرزو بحواله برهان ذکر این کرده **مؤلف**
عرض کند که اسم مفعول برآوردن بمعنی بست ونهم
اوست وبس (اردو) تقلید کیا ہوا وہ شخص
جسکی لوگ تقلید کریں (مقلد)

برآویختن صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ
گوید که معروف است **مؤلف** عرض کند که
مرادف معنی اول (آویختن) باشد که بجایش گذشت
وجزین نیست که کلمهٔ بر درین زائد است مقابل
(در آویختن) چنانکه «قندیل را در سقف خانه
برآویخت» یعنی آویزان کرد۔ مخفی مباد که
ما ماخذ آویختن را بجایش ذکر نکرده ایم پس دریغا
تلافی مافات کنیم که آویز بمعنی آویزش بجای خودش
گذشت وآویزه بزیادت های هوز در آخر
از همین اسم جامد آویز مرکب شد پس آویز اسم مصدر
(آویزانیدن) وآویخ بمدل آن اسم مصدر
(آویختن) است که زای هوز بدل شد به خای معجمه
چنانکه فراز وفراخ۔ فارسیان برهمین اسم جامد علامت
مصدر تن زیاده کرده مصدری ساختند۔ دیگر
هیچ (اردو) لٹکانا۔

برآهیختن بقول موارد (ا) بمعنی برکشیدن
باشد صاحب ناصری فرماید که در (آهیختن) گذشته
است تکرار نخواهد در اصل کشیدن است صاحب
برهان فرماید که برکشیدن باشد مطلقا خان آرزو
در سراج گوید که بروزن ندانستن بمعنی کشیدن تیغ
وامثال آن وفرماید که در برهان بمعنی مطلق برکشیدن
آورده وتحقیق اول است چه مرکب است
از بر بمعنی معروف وآهیختن بمعنی کشیدن تیغ وخنجر
وغیره که آختن بحذف ها نیز آمده واین در غیر تیغ
وخنجر وامثال آن مستعمل نمی شود۔ صاحب بحر فرماید
که بمعنی برکشیدن باشد مطلقا (سالم التصریف)
وبقول صاحب رشیدی مرادف (آهیختن) که

گذشت. صاحبان جامع وجهانگیری همزبان برهان (عبد الواسع جبلی ۵) اگر آتش فشاں خنجر برآهختی بکوه اندر شود آتش چو خاکستر زهیبت در دل خارا شود **مؤلف** عرض کند که صراحت ماخذ واشارهٔ این بر (آهیختن) کرده ایم که کلمهٔ بر در اینجا زائد است وصراحت معنی هم همدر اینجا گذشت (اردو) دیکھو آهیختن۔

برآهنجیدن بقول موارد مرادف برآهیختن که گذشت۔ صاحب شمس هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مزید علیه ومخفف (آهنجیدن) است که به تحتانی سوم وپنجم گذشت وما خیال خود همدر اینجا ظاهر کرده ایم اگر (آهنجیدن) را اصل گیریم۔ آن مرکب است از اسم مصدر (آهنج) وتحتانی زائد وعلامت مصدر دن وکلمه بر زائد در آخرش۔ پس تحتانی اول حذف شده (برآهنجیدن) شد۔ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که مجرد قول موارد وشمس کفایت نمی کند (اردو)

دیکھو آهنجیدن۔

برآهنجیدن بقول سروری وبرهان برزن نواسنجیدن بمعنی برکشیدن باشد وطنقا۔ صاحب فرماید که (کامل التصریف) (استاد ابو المویدؒ) چون برآهنجیدن تیغش بدید در تن شیر ژیان شد زهره آب خان آرزو در سراج بدیل برآهیختن فرماید که در جهانگیری برآهنجیدن بنون در ذیل لغات برآهختن آورد ولیکن آن بجیم تازی است بوزن ادا آهنجیدن بمعنی مطلق برکشیدن چنانکه در برهان است۔ صاحبان رشیدی وناصری وانند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مزید علیه آهنجیدن است بمعنی دوش که کلمه بر در اینجا زائد باشد وما صراحت ماخذ ومعانی برآهنجیدن کرده ایم دیگر هیچ (اردو) دیکھو آهنجیدن۔

برآهو سوار بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) جلد وشتاب رفتن و (۲) ارادهٔ بسیار دویدن کردن دیگر کسی از محققین مصادر

ذکر ایں نہ کرد مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست بمشتاق سند استعمال می باشم (اردو) (۱) جلد چلنا (۲) بہت دوڑنے کا ارادہ کرنا۔

برآہو سوار شدن مصدر اصطلاحی بقول بہار (۱) کنایہ از جلد و شتاب رفتن (الا عبداللہ ہاتفی ؎) شدند آں ہزبراں آئین شکار بانداز آہو برآہو سوار (۲) کنایہ از لب یار دیدن کردن و تیز رفتن (محمد قلی سلیم ؎) چوں مست من سوار بعزم شکار شد شیر از پے شکار برآہو سوار شد (مرزا طاہر وحید ؎) ز دست آں نگہ چوں جان تواں برد کہ با آہو ایں شکار افگن سوار است (صاحبان انند و بحر ہمزبان بہار مؤلف عرض کند کہ سند ثانی متعلق ازیں مصدر نیست و برای مجرد (برآہو سوار) است کہ کنایہ از عاجل باشد بای حال خلاف قیاس نیست و مرادف (با آہو سوار بودن) کہ گذشت (اردو) دیکھو با آہو سوار بودن۔

برآہو سوار گشتن مصدر اصطلاحی۔ مرادف برآہو سوار شدن کہ گذشت (میر خسرو ؎) چوں رواں شد شاہ شیر افگن باین شکار از برای شیر کشتن گشت برآہو سوار مؤلف عرض کند کہ گشتن بمعنی شدن آمدہ (اردو) دیکھو برآہو سوار بودن۔

برآہیختن بقول برہان بروزن درآویختن بمعنی برآہختن باشد کہ برکشیدن است مطلقا صاحب بحر ذکر ایں کردہ فرماید کہ سالم التصریف باشد کہ غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موارد از عبدالواسع جبلی سند آوردہ ؎ زور بازو بہ تیغ برنجد پوست از گاو او برآہیخت سراج الدین خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی مطلق برکشیدن نیست بلکہ بمعنی برکشیدن تیغ و خنجر و امثال آں باشد صاحبان جامع و ناصری و جہانگیری و رشیدی و انند ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلف عرض کند کہ کلمہ برزائد است و ایں مزید علیہ ہماں (آہیختن) کہ بجایش در ممدوحہ گذشت در سند بالا برآہیختن است (اردو) دیکھو آہیختن۔

برآهیختن بقول موارد مرادف برآهیختن و برآهختن که بجایش مذکور شد **مؤلف** عرض کند که مزید علیه آهیختن است که گذشت کلمه بر در اینجا زائد - دیگر هیچ و مارای خود بصراحت ماخذ همدر اینجا نوشته هم (اردو) دیکھو آهیختن -

برآهختن بقول برهان بروزن ندانستن مرادف برآهختن باشد که گذشت **مؤلف** عرض کند که مبدل آهختن است به تبدیل های هوز به تحتانی چنانکه شاهگان وشایگان (اردو) دیکھو آهیختن -

برابر بقول ضمیمه برهان بمعنی مساوی باشد صاحب شمس گوید که بمعنی مقابل و مساوی است صاحب انند فرماید که بالفتح (۱) معرف و مقابل و حریف و بدین معنی بالفظ کردن و شدن بصله باستعمل و بالفظ دویدن (۲) کنایه از پیشوا رفتن بود (سلمان ؎) تا زنده ام دعا بتو گویم که بنده را ؎ گفتن دعای جان تو با جان برابر است ؎ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است انحصار مصادر بالاقلت تلاش بهار است که از ملحقات پیدا است و سند معنی دوم بر (برابر دویدن) می آید (اردو) (۱) برابر بقول آصفیه مساوی - نہ کمتی نہ بڑھتی - ہمتا - ہمسر - ہمرتبہ (۲) استقبال دیکھو استقبال

برابر آمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از سند پیش کرده اش بمعنی مقابل شدن مفهوم می شود (عطار نیشاپوری ؎) خوانی کشیده ام ز سخن قاف تا بقاف ؎ هم کاسه کجاست که آید برابرم ؎ (ظهوری ؎) برابر آمدش آئینه از شرم ؎ نگردد آب آهن سخت روئی (اردو) برابر ہونا - بقول آصفیه - ہمسر ہونا - برابری کرنا - بقول آصفیه مقابله کرنا - دیکھو برآمدن کے چوتھے معنے -

برابران استعمال - بقول برهان و مؤید و انند بروزن ثناگران گیاهی است دوائی که آنرا بیونانی سطاریون خوانند برگزندگی عقرب ضماد کنند

نافع باشد۔ صاحب محیط بر (برابران) حوالۂ سطاریون داده و بر سطاریون فرماید کہ بفتح اوّل اسم یونانی است و آنرا قرسطاریون نیز گویند۔ و بفارسی برابران و در اصفہانی گل عقرب و آں نباتی است مابین شجر و گیاہ شبیہ بعشقہ و بر اشجار مجاور خود می پیچد و تنہا و جدا نیز می روید و گل آں شبیہ بہ گل بنفشہ و چند عدد باہم متصل مانند خوشہ و اندرون گلہا زرد و ساق آں سبز مائل بسیاہی و برگ آں مانند برگ بنفشہ و ضخیم۔ مرکّب القوی و رادع اوّام حار و بارد و چوں گل و برگ آں را کوفتہ بر گزیدگی عقرب و زنبور و پتلا و سائر ہوام ضماد نمایند مجرّب است (الخ) (اردو) برابران فارسی میں ایک گھانس کا نام ہے جس کا اردو نام معلوم نہ ہوسکا۔ یونانی میں سطاریون کہتے ہیں اس کا پھول گل بنفشہ کا شبیہ ہوتا ہے۔ حار و بارد۔ دافع اورام ہے۔

برابر بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش بمعنی مساوی بودن معلوم می شود **مؤلف** عرض کند کہ متعلّق است بمعنی اوّل (برابر) کہ گذشت (الٰہی ہمدانی ؎) و اندیشہ و نا اندیشہ برابر نبود ز بافندہ و لافندہ جدا می باشد ز (اردو) برابر ہونا۔ دیکھو برابر آمدن۔

برابر پوئیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت و رنجیدہ و از سند پیش کردہ اش بمعنی یکساں رفتن و قدم برداشتن و دویدن پیدا است **مؤلف** عرض کند کہ متعلّق است بمعنی اوّل (برابر) کہ گذشت (اسدی طوسی ؎) قوی سیر آں بارہ کوہ ہیکل تو برآب و برآتش بپوید برابر ز (اردو) یکساں چلنا۔ دوڑنا۔

برابر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش بمعنی مساوی داشتن مفہوم می شود (اثیر اخسیکتی ؎)

ایکه همچوں خاک را هم زیر پا آوردهٔ ؎ گر مرا او ستے
دہد با جاں برابر دارمت ؎ **مؤلف** عرض کند
که داشتن بمعنی شمردن است - پس این متعدی
برابر بودن باشد (اردو) برابر سمجھنا مساوی سمجھنا

برابر نسبتن استعمال - صاحب آصفی این را
آوردہ واز معنی سکوت ورزیدہ **مؤلف** عرض
کند که از سند پیش کردہ اش بمعنی مساوی پنداشتن
وخیال کردن پیدا است (اثر شیرازی ۵) میسر
نیست بی معشوق یکدم زندگی کردن ؎ ازاں با جانا
برابر عاشقاں دانند جانا نرا ؎ (اردو) برابر جاننا
برابر سمجھنا - مساوی خیال کرنا -

برابر دویدن استعمال - بقول بحر بفتح اول
وثانی استقبال کردن - صاحب انند بحوالهٔ بہار
بذیل برابر گوید که کنایه باشد از پیشوا رفتن - صاحب
غیاث همزبان بحر وصاحب آصفی همزبان انند -
(نظامی گنجوی ۵) زشادی دو منزل برابر دویدند ؎
بفرسنگها فرش دیبا کشید ؎ (**مؤلف** عرض کند که
متعلق است بمعنی دوم (برابر) که گذشت (اردو)
استقبال کرنا - دیکھو استقبال کردن -

برابر رسیدن استعمال - بقول بہار - کنایه از
کمال عروج پایه اوست مرادف (سر برابر سودن)
(معز فطرت ۵) ہر قطرهٔ باراں زعمت دانه اشک
است ؎ تیغ ستم ناز تو برابر رسید است ؎ صاحب
انند هم بحوالهٔ بہار این را آوردہ صاحب بحر این را
(برابر رسیدن چیزی) نوشته و وارسته همزبانش و
فرماید که مرادف (سر بثریا سودن) است که خواهد آمد
مؤلف عرض کند که کلمه بر در اینجا بمعنی علی است
ومعنی لفظی این متقاضی معنی مراد نیست که کنایه باشد
(اردو) کمال عروج حاصل کرنا - بلند مرتبه ہونا
امیر نے (آسمان پر پہنچا دینا) کا ذکر فرمایا ہے
بمعنی سربلند کرنا - عزت دینا جو اسی کا متعدی ہے

برابر سائیدن سر مصدر اصطلاحی بفتح
اول والف سوم است وکلمه بر در اینجا بمعنی علی باشد
کنایه از کمال عروج وبلند مرتبه شدن که سائیدن

سر برابر بلندی را ظاهر می کند (صائب ۵)
مشو ز افتادگی غافل سرت برابر گریساید ؛ که از راه
تنزّل قطرهٔ گوهر می تواند شد ؛ (اردو) بلند مرتبہ
ہونا۔ کمال عروج پر پہنچنا۔

برابر شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں
کردہ از معنی سکوت ورزیدہ **مؤلف** عرض کند کہ
از سند پیش کردہ اش بمعنی مساوی شدن مفہوم
می شود کہ متعلق بمعنی اوّل (برابر) است کہ گذشت
(فروغ کشمیری ۵) چشمهٔ آب بقا هر چند جان بخش
است لیک ؛ کی برابری شود چاه زنخدان ترا ؛
(اردو) برابر ہونا۔

برابر کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از
سند پیش کردہ اش معنی مساوی قرار دادن و مساوی
شمردن و دانستن پیدا است (آصفی شیرازی ۵)
من با آئینه برابر نکنم آن رو را ؛ حیف باشد کہ دراں
دائره بینم اورا ؛ (احمد کرمانی ۵) سایه یزداں

کہ اہل دیں بمقدار خرد ؛ طاعتش با طاعت یزداں
برابر کرده اند ؛ (جمال الدین سلمان ۵) باکمال
خویشتن بینی نمی دانم چرا ؛ هر زماں آئینه را با خود
برابری کند ؛ (اردو) برابر کرنا۔ بقول آصفیہ یکساں کرنا۔

برابر کشیدن | استعمال۔ بقول انند بحوالهٔ
بہار بمعنی برابر وزن کردن چیزی را صاحب غیاث
گوید کہ بمعنی سنجیدن باشد صاحب بحر ہمزبان غیاث
وصاحب آصفی ہمزبان انند **مؤلف** عرض کند
کہ از لفظ کشیدن ہمین معنی پیدا می شود ولیکن کنایه
باشد از مساوی دانستن (صائب ۵) در ترازو
نبود سنگ تماثیل صائب ؛ کعبه و بتکده را ہر کہ
برابر نکشید ؛ (اردو) تولنا برابر وزن کرنا۔ مساوی سمجھنا

برابر گردیدن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
از سند پیش کردہ اش بمعنی مقابل و مساوی شدن
باشد (نظامی ۵) گر به شیر فلکی پنجه زند گاو زمین
دارد آں زہره کہ با شیر برابر گردد (اردو) مقابل

ہونا۔ مساوی ہونا۔

برابر گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ایرا آوردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش مفہوم می شود کہ بمعنی برابر خیال کردن و مساوی دانستن باشد (صیح کاشی ۵) یکدم کہ رفتہ با تو بسر در تمام عمر ز بانعمت دو کون برابر گرفتہ ام ز (اردو) برابر سمجھنا۔ مساوی خیال کرنا

برابر گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش مرادف برابر شدن معلوم می شود کہ بجایش گذشت (کمال اصفہانی ۵) بپرس کز تو چگونہ شکستہ دل برگشت ز مہ چہاردہ چوں بار خت برابر گشت ز (اردو) دیکھو برابر شدن

برابر نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ در سند پیش کردہ اش مرادف برابر کردن باشد کہ گذشت (شفائی اصفہانی ۵) بی زخم تیغ عشق نیابے بقائے خضر ز عمر ابد برابر بسمل نہادہ اند ز (اردو) دیکھو برابر کردن۔

برابری استعمال۔ بقول اند بحوالۂ فرہنگ لغت فارسی است بمعنی مساوات و ہمسری و مقابلت و فرماید کہ برابری کردن مساوات و ہمسری نمودن باکسی باشد **مؤلف** عرض کند کہ یای مصدری بر لفظ (برابر) زیادہ کردہ اند و بس کہ بمعنی ہمسری است (خسرو ۵) گر مہ شود برا و ستارہ شود بری ز باطلعت صنم بکند کی برابری ز (اردو) برابری بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ مساوات یکساں پن۔ ہمسری۔

برات بقول وارستہ (۱) کاغذ تنخواہ و (۲) تنخواہ نیز (صائب ۵) گر دراہ عدم از خویش بر نفشاندہ ہنوز ز تنگ چشمان حوادث برات دادند ز بہار گوید کہ برات بروزن سعادت لغت عربی است بمعنی بیزاری و در فارسی برات بوزن قنات (نوشتۂ تنخواہ) کہ بموجب آں از

خزانہ زر طلب بدست آید و بمعنی تنخواہ مجاز است
و فرماید کہ بالفظ آوردن و برگشتن و دادن و راجع
شدن و زدن و ستدن و شدن و کردن و گرفتن و
نوشتن مستعمل صاحب غیاث گوید کہ برات لفظ فارسی
است بمعنی کاغذ نوشتہ کہ بموجب آں از خزانہ
زر بدست آید۔ صاحب انند و آصفی ہمزبان
بہار (انوری ۵) تا مقطع دوران فلک ابجہان بحر و
ہر روز بتوقیع دگر گونہ برات است (دولہ ۵) بجان و
دل زایوان جالت برات امیر عشق را بر من برات است
و بتحقیق مؤلف (۳) بمعنی پروانہ رستگاری و
ابرانامہ و اینہم مجاز معنی اول است و نسبت ماخذ
عرض می شود کہ برات لغت فارسی نیست چنانکہ
صاحب غیاث گوید بلکہ لغت عرب است بالفتح
و بفتح ہمزہ چہارم بقول محیط المحیط بمعنی رستگاری و
سلامتی و بری شدن از عیب۔ فارسیان کاغذی را
نام کردند کہ برائے ایصال تنخواہ از کتاب مجلد جدا
کنند و بہ یابند و رقم دہند و آں را در محاورہ معاملہ عجم

امتیاز و در عرف دکن اجازت نامہ ہم گویند۔ فارسیان ہمزہ را حذف و تا
مدورہ را در ازی نویسند و این تغریس باشد و باصطلاح سیاق استعمال کردند
برای کاغذی کہ ذکرش بالا گذشت و بمعنی دوم بہ
سبیل مجاز است (اردو) (۱) وہ کاغذ جس کے
ذریعہ سے خزانہ سے رقم مطلوبہ حاصل ہوتی ہے
اور اسکو دکن میں چک اور اجازت نامہ اور برات
کہتے ہیں (۲) تنخواہ بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث
مہینا۔ مشاہرہ۔ طلب۔ درماہہ۔ مواجب۔ ماہانہ
ماہیانہ (۳) پروانہ دیکھو امتیاز کے دوسرے معنے

برات آوردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر ایں کردہ از معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش
(نوشتہ تنخواہ پیش کردن) ظاہر می شود (ظہوری ۵)
چو او کس بہ تحصیل نقد حیات نیاورد ہرگز برات
خوباں برات (اردو) چک پیش کرنا۔ لانا۔
اجازت نامہ پیش کرنا۔ لانا۔ برات لانا۔ پیش کرنا

برات بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ایں را آوردہ از معنی سکوت و ندیدہ و از

سند پیش کشیدہ اش بمعنی (نوشتۂ رستگاری دادن) است متعلّق بمعنی سوم برآت کہ گذشت (مکتبی شیرازی ۵) مارا باماں برات کل بخش ؛ مہراز کف خاتم الرسل بخش ؛ (اردو) پروانہ دینا۔

برات برشاخ آہو مثل۔ بقول برہان وبحر (۱) کنایہ از دروغ گفتن و وعدہ دروغ کردن صاحب ناصری در خیمہ گوید کہ کنایہ از دروغ و وعدہ دروغ و (۲) امر محال چنانکہ گفتہ اند (ع) برات عاشقاں برشاخ آہو ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ بی اضافت کلمہ بر تنخواہ و بر جائیکہ حاصل نداشتہ باشد۔ ہمین شہرت دارد و بعض (برشاخ آہو) بہ اضافت خواندہ اند یعنی چیزیکہ بنا شد و ایں ہرچند فی نفس الامر صحیح است لیکن لفظ برات ابائے صریح دارد ازین چہ بریں تقدیر حمل درست نمی شود و استعمال نیز مساعد آں نیست (انتہی) صاحب اننڈ بحوالۂ برہان ایں را آوردہ فرماید کہ کنایہ از تنخواہ بر جائی کہ حاصل نداشتہ باشد **مؤلف** گوید کہ در استعمال فارسیان ایں مثلی است و بجائے زنند کہ چیزی را بہ لطائف الحیل بر آیندہ کنند و شہرت بالفظ عاشقاں دارد و از کلام ظہوری کہ ذیل می آید برای غیر عاشقان ہم مستعمل و مقصود ازاں تحصیل حاصل است یعنی بی نتیجہ پس برای معنی دوم (بی نتیجہ) بہتر است از (امر محال) فتاں (ظہوری ۵۲) ستانند شیراں برای حیات ؛ بر تو برشاخ آہو برات ؛ (اردو) (۱) برات عاشقاں برشاخ آہو ؛ صاحب محاورات ہند نے فرمایا ہے کہ اردو میں مستعمل ہے یعنی یار وکی وفاداری کے عہد اور قول و قرار میں ٹالم ٹول یعنی اب نہیں پھر (الخ) (۲) بے نتیجہ۔

برات برشاخ آہو ستاندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی بحوالۂ بہار ذکر ایں کردہ فرماید کہ کنایہ باشد از تنخواہ بر جائیکہ حاصل نداشتہ باشد و از ہماں سند ظہوری استناد

کردہ کہ بر (برات برشاخ آہو) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ کار بی کار و بے نتیجہ کردن است کہ برات بر خزانہ حاصل کردن نتیجہ خیز است کہ پول بدست آید واگر کسی برات برشاخ آہو حاصل کند نتیجہ اش ہیچ (اردو) بے نتیجہ کام کرنا۔

برات برشاخ آہو نوشتن مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری در ضمیمہ کنایہ از وعدۂ دروغ باشد چنانکہ مشہور است (ع) برات عاشقاں برشاخ آہوئ **مؤلف** عرض کند کہ بلطائف الحیل وعدہ دروغ کردن است وبس (اردو) جھوٹا وعدہ کرنا۔ ٹالنا۔ ٹالم ٹولی کرنا۔

برات برگردیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی بحوالۂ بہار ذکر ایں کردہ فرماید کہ قبول ناشدن تنخواہ وزر بوصول نیامدن (صائب ؎) برنمی گردد برات قسمت حق خوں مخورئ نیست ممکن باز گرداندن زپستاں شیر راؤ (اردو) چک واپس ہونا۔ اجازت نامہ واپس ہونا۔ برات پر روپیہ نہ ملنا۔ (کسی نقص کی وجہ سے)

برات برگشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر حصول نشدن تنخواہ وزر بوصول نرسیدن وفرماید کہ چنین برات را برات راجع نیز گویند وارستہ ہم ذکر ایں کردہ (صائب ؎) عبث آں جنگجو بر آب و آتش می زند خود رائ برات خط چو حکم آسمانی برنمی گردد **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (برات برگردیدن) است وبس۔ (اردو) دیکھو برات برگردیدن۔

برات بریخ اصطلاح بقول بہار مرادف برات برشاخ آہو بمعنی دوش صاحب انند ہم بحوالۂ بہار ایں را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ بریخ بمعنی اوست وچیزی کہ بر (بریخ) نوشتہ شود باقی نماند ومعدوم شود۔ پس نوشتن برات بر (بریخ) کار بی حاصل وبی نتیجہ باشد وبس (اردو) بے نتیجہ کام۔

برات بریخ نوشتن مصدر اصطلاحی۔

بمقول آصفی بحوالۂ بہار مرادف برات برشاخ آہو ستاندن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ برات (برات برنج) صراحت کافی کردہ ایم وایں مصدر است از ہماں کہ کنایہ باشد از کار بیکار و بی نتیجہ کردن۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) بے فائدہ اور بے حاصل کام کرنا۔

برات بسوی یخ اصطلاح۔ بقول بہار مرادف برات برشاخ آہو و برات برنج کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ برات جاری می شود بسوی خزانہ تا بوسیلۂ آں پول از خزانہ بدست آید پس (برات بسوی یخ) نوشتن کنایہ باشد از کار بی نتیجہ کردن کہ یخ۔ چیزی نمی دہد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو برات برنج۔

برات بسوی یخ نوشتن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی بحوالۂ بہار ذکر ایں کردہ فرماید کہ مرادف برات برشاخ آہو ستاندن کہ گذشت (قیلان بدخشانی ۵) ممکن حوالہ بدوزخ من مشوش راز بسوی یخ چہ نویسی برات آتش راز **مؤلف** عرض کند کہ ازیں سند مصدر (برات نوشتن بمعنی حقیقی او پیدا است واگر (برات آتش بسوی یخ نوشتن) قائم کنیم جا دارد کہ معنی کار بی نتیجہ کردن گیریم کہ چوں برات آتش بسوی یخ بنویسیم یخ آں را سرد کند و حاصلی نشود (اردو) بے فائدہ اور بے نتیجہ کام کرنا۔

برات بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت (آرزو اکبرآبادی ۵) برات من زمی عشق گر بود جائی ز زراں شیر فلک آرزو کباب خورم ز **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و متعلق بمعنی اول برات بر سبیل مجاز یعنی وثیقہ کہ بوسیلۂ آں چیزی حاصل شود (اردو) برات قرار پانا جیسے "اگر شراب برات قرار پائی تو مجھ کو آسمان کی سیر حاصل ہو"

برات دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش بمعنی پروانہ رستگاری دادن پیدا است و متعلق بہ معنی سوم برات است کہ گذشت (خواجہ نظامی ۵) اگر ماہ نو را برائی دہد ز نقص کمالش نجاتی دہد (ظہوری ۵) ثبت در دفتر دیوان قدرت شد نامم ز بر جہاں غم داندوہ برائم داند (اردو) پروانہ دینا۔

برات راجع اصطلاح - صاحب بحر ذکر ایں بر (برات برگشتن) کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است بمعنی برائی کہ واپس کردہ شدہ و بوسیلۂ آں پول بدست نیامدہ (اردو) واپس شدہ چک یا اجازت نامہ جسکی رقم نہ ملی ہو۔

برات راندن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی بحوالۂ بہار ذکر ایں کردہ فرماید کہ کنایہ باشد از دفتر گذراندن (انوری ۵) مگر ہوا بتو اصل حیات شد کہ بقا برات عمر بتوقیع او ہمی راند **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی وثیقہ و پروانہ بکار آوردن است و بس (اردو) پروانہ کام میں لانا۔

برات زدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی بحوالۂ بہار ذکر ایں کردہ از معنی سکوت و رزیدن **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ واگر بدست آید توانیم عرض کرد کہ بمعنی جاری کردن برات است (اردو) برات جاری کرنا۔

برات ستاندن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت و سند ش ہماں پیش کردہ کہ از کلام ظہوری بہ (برات برشاخ آہو گذشت) **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل کردن برات است (اردو) برات حاصل کرنا۔

برات سہیل از زمین دادن مصدر اصطلاحی بقول ناصری (در ضمیمہ) کنایہ از آنست کہ کسی را از مال خودش ممنون و دل خوش کنند (شیخ نظامی ۵) ز ملک من انقطاع من مید ہی ز برات سہیل از

یمن می دهی **مؤلف** عرض کند که محقق زبانداں برزنراکت معنی غور نفرمود۔ ایں کنایہ باشد از کسی را از مال خودش نبخشیدن) یعنی نمایش غلط در احسان (**اردو**) مفت احسان رکھنا۔ ناحق احسان رکھنا

برات شدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش بمعنی ذریعہ رستگاری شدن و وسیلہ رزق قرار یافتن (حافظ شیرازی ؎) روزی ما بین کہ در دیوان عشق ؎ جزوی احمر نشد ما را برات ؎ (**اردو**) نجات کا ذریعہ بننا۔ برات قرار پانا۔

برات عاشقاں بر شاخ آہو | مثل۔ صاحب خزینہ و امثال فارسی ذکر ایں کردہ از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ صراحت ایں بر (برات بر شاخ آہو) کردہ ایم (**اردو**) دیکھو۔ (برات بر شاخ آہو)

برات عیش | استعمال۔ بمعنی مدار عیش و ذریعہ عیش باشد مجاز معنی اوّل برات یعنی وثیقہ و کاغذے کہ بواسطۂ آں نقد عیش حاصل شود۔ و ایں خصوصیت با عشق ندارد (برات رزق) وغیر ذلک ہم بہمیں معنی مستعمل۔ (ظہوری ؎) بہ تحصیل غم در کار دائم ؎ برات عیش در دفتر ندارم ؎ (**اردو**) عیش کا ذریعہ۔ عیش کا وثیقہ۔ مذکر۔ عیش کی برات مؤنث۔

برات کردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از بیان معنی ساکت و سندی پیش نکرد **مؤلف** عرض کند کہ در کلام انوری استعمال ایں یافتہ ایم و ازاں بمعنی برات قرار دادن و دادن است بمعنی اوّل برآت کہ بجایش مذکور شد (انوری ؎) صد عنایت نامۂ گردون عدو برکردہ گیر ؎ چوں ز دیوانت بجاں کردند خصمی را برات ؎ (**اردو**) دیکھو برات دادن۔ برآت قرار دینا

برات کسی بر یخ نوشتن | مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر کنایہ از مایوس و بے نصیب

ساختن صاحب اند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ ایں را
آورده فرماید که کسی را مایوس ساختن (فوقی یزدی)
گفت بر قاضی محمد کرومت اینک برات آخر از
گرمی برات بنده را بریخ نوشت اگر مؤلف عرض
کند که همان (برات بریخ نوشتن) است که گذشت
صراحت کافی همه را بنجا کرده ایم (اردو) دیکھو
برات بریخ نوشتن۔

برات گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر ایں کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
از سند پیش کرده اش بمعنی حاصل کردن برات است
(کلیم همدانی) سر بکیه خدمت فتراک او نکرد کلیم
برات بوسه براں خاک آستاں نگرفت (اردو)
دیکھو برات ستاندن۔

برات نوشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر ایں کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که از سند پیش کرده اش بمعنی کاغذ زر نوشتن است
(زلالی خوانساری) برات زلف برجاں می نویسم
جنون دارم پریشان می نویسم (ظهوری) نازم
بخت خویش که بر عطر کاکلے کلک قضا نوشته
برات مشام من (ولہ) همیشه با ظهوری
دلت بدر د آباد برات ناله نوشتند بر خزانهٔ تو مثل
(اردو) برات لکھنا۔

براتی اصطلاح۔ بقول سروری (را) جا وغیره
که کهنه شده باشد چه ایں قسم چیزها را در وجه برات
دهند۔ صاحب جهانگیری فرماید که جامه وجز آں را
گویند که کهنه و فرسوده و ضائع شده باشد بسبب
آنکه امثال ایں چیزها در وجه برات بمردم می دهند
صاحب ناصری فرماید که بروزن بناتی جامه
کهنه و امثال آں باشد زیرا که امثال ایں چیزها
در وجه برات دهند (خسرو دهلوی گفته)
براتی پوش اندام تو سیم است برادرزادهٔ زلفت
نسیم است و فرماید که ازیں شعر خسرو دهلوی چناں
مفهوم می شود که براتی پوش ملازمانی اند که قابل
آں نیستند که از جامه خانهٔ پادشاه یا حاکم خلعت

خاص پوشند بلکه ایشان را براتی بکسی حواله نمایند
که باندازهٔ پایه او جامه باو دهد یعنی انعام تو در خوبی
بسیم سفید خلعتی می دهد که ولی نعمتے بزرگی دهد چنانکه
نسیم را نیز برادرزاده خوانده نه برادر زلف و نیز
فرماید که براست و قبالہ را بپارسی چک گویند و
صک معرب آنست و شب برات را نیز شب
چک خوانند و چون صاحبان فرهنگ این
لغت را آورده بودند موافقت کردم اگرچه
عربی است - خان آرزو در سراج فرماید که جامه
جز آن که کهنه و فرسوده باشد بسبب آنکه امثال
این چیزها در وجه برات دهند این است در رشیدی
و برهان و بحوالهٔ مجد الدین علی قوسی گوید که براتے
وجه برات و قبا و جامه مستعمل که بخشش دهند
و در ولایت ماژندران و رستمدار این لفظ بهمین
متعارف است که در غیر لباس نیز استعمال می نمایند
چنانکه بعد از طعام خوردن بقیه که بملازمان دهند
آنرا نیز براتی گویند و فرماید که معتمد علیه قول قوسی است

(شرف شنفرده ۵) زنو تازه کن خلعت حسن هر دم را
پس انگه براتی بشمع خور اندازد (وله ۵) یک براتے
زجامه خانه وصل را به تن محرمان راز رسان را صاحبان
رشیدی و برهان و موید و جامع و انند و شمس هم ذکر
این کرده اند مؤلف عرض کند که یای نسبت
بر لفظ برات زیاده کرده اند و بس و معنی لفظی این
منسوب به برات و در اصطلاح جامه را گویند که
بصدقه رستگاری از الزامی و جرمی به مساکین
دهند دیگر ایضاً - طبع آزمائی محققین - طول عمل
است و بس و (براتی پوش) اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی مسکینے که ملبوس صدقه پوشیده (اردو) وہ
لباس جو مساکین کو صدقہ میں ملا ہو - مذکر -
(۲) براتی - بقول جهانگیری و برهان و جامع -
جمعی را گویند که در میزبانی کدخدائی همراه شوی
بخانهٔ عروس برند - صاحب رشیدی فرماید که جمعی
که در سور کدخدائی همراه داماد بخانهٔ عروس روند
خان آرزو در سراج بنقل قول رشیدی فرماید که معنی

جمع مذکور غالباً استعمال هندوستان است و برات
در هندی بهئیت مجموعی مردم همراهی داماد۔ و آرایش
و آتشبازی و دیگر لوازم آنرا گویند و براتی هریک
ازان اشخاص را گویند و همین صحیح است ازینجا
که سند آن نیاورده اند و در اشعار استادان یافت
نشد و الله اعلم (انتهی) صاحب تحقیق اصطلاحات
بحوالهٔ برهان ذکر این کرده فرماید که در هندوستان
هیئت مجموعی همراهیان داماد را که در عروسی بخانهٔ
عروس روند برات و هر واحد این مردم را براتی
گویند پس معنی نسبت براتی درست شد و در فارسی
معنی نسبت مفهوم نمی شود ظاهر اینکه براتی هندی
فارسی نماست مثل خوبکلان و امثال آن بهار گوید
که این معنی در کلام استادان یافته نشد غالباً
استعمال هندوستان ست بلی برات در عرف هند
مجموعی مردم همراهی داماد و آتشبازی و آرایش
و دیگر لوازم آنرا گویند و براتی هر یک ازان شخص را
و هو الحق صاحبان موید و هفت و اند هم ذکر این
کرده اند و دیگر هیچ **مؤلف** عرض کند که ما از
معاصرین عجم تحقیق این معنی کرده ایم که محاورهٔ فارسی
زبان باشد۔ قول صاحب جامع که از اهل زبان
سند را ماند۔ فارسیان نمی گویند "براتیان داماد
می آیند استقبال شان کنید" حقیقت این چنین
است که در اینجا هم یای نسبت در آخر لفظ برات
زیاده کرده اند و منسوب به برات کسانی را نام
کردند که بدست شان وثیقهٔ دعوت است و در
آئین عجم این وثیقه بواسطهٔ مطرق یعنی چوب باریکی که
بران رزکاری کنند و بدست هر یک دعوتی دهند
و همین برات و وثیقهٔ دعوت است که بوسیلهٔ آن
بخانهٔ عروس و داماد۔ دعوتیان را می شناسند
دیگر هیچ (اردو) براتی۔ بقول آصفیه۔ ہندی
اسم مذکر۔ وہ لوگ جو دولھا کے ساتھ عقد
کے دن دلہن کے گھر جاتے ہین۔

براش استعمال۔ بمعنی برنشان قدم و پی باشد
معنی مبادکه آخر لغت عرب است بقول منتخب

بفتحتین بمعنی نشان وبقول منتہی الارب بمعنی نشان قدم فارسیان استعمال ایں باکلمہ بر ترکیب خود کردہ اند (انوری ۵) اومی شد وجاں نعرہ ہمی زد زبرم ؎ کاہستہ تو ناز کن کہ من بر اثرم ؎ (اردو) نقش قدم پر۔ پیچھے۔

بر اثر کسی آمدن استعمال۔ بقول بہار وانند بر سراغ کسی آمدن (عرفی ۵) گل ہم چہ کند باد صبا خواست کہ عرفی ؎ آید سوی کشمیر وگلش بر اثر آید ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بر نقش قدم کسی آمدن (اردو) نقش قدم پر آنا۔ پیچھے آنا۔

بر اثر کسی رفتن استعمال۔ بقول بہار وانند بر سراغ کسی رفتن **مؤلف** عرض کند کہ بر نقش قدم کسی رفتن چیف است کہ سند استعمال ایں پیش نہ شد۔ عیبی نیست کہ موافق قیاس وبر زبان معاصرین عجم مستعمل است (اردو) کسی کے نقش قدم پر جانا۔ پیچھے جانا۔

بر اصیل بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر جیم عربی لغت فارسی است کرفس بستانی را گویند صاحب شمس گوید کہ بمعنی اجوا ایں باشد۔ صاحب محیط بر براہیل حوالہ کرفس دادہ وبر کرفس گوید کہ بہندی آنرا اجمود گویند وذکر کرفس بر آود اسالیون گذشت۔ شان لغت متقاضی آنست کہ لغت عرب باشد حیف است کہ محققین عرب ازیں ساکت وچارہ جز ایں نیست کہ ایں را اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو) دیکھو اکرفس۔

بر احتی نرسید آنکہ محنتے نکشید مثل صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر ایں کردہ اند واز بیان معنی ومحل استعمال ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان ایں مثل را در مذمت کاہل الوجوداں می زنند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "محنت خالی نہیں جاتی" "محنت بار آور ہوتی ہے" "زحمت کا نتیجہ راحت ہے" "جس نے زحمت اٹھائی راحت پائی"

برہ اہیل بقول مؤید بحوالۂ قنیہ (۱) ودیعتی کہ بغیر خیانت باشد و دراں خسارتی نیفتد و (۲) دنیا و (۳) جانب را نیز گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد۔ **مؤلف** عرض کند کہ ما از تحقیق ماخذ ایں قاصر ماندیم و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازیں لغت ساکت۔ عجبی نیست کہ بتحریف کاتبین صورت لغت تبدیل شدہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت کہ اسم جامد است وبس (اردو) (۱) وہ امانت جس میں خیانت نہوئی ہو مؤنث (۲) دنیا دیکھوا چاک (۳) جانب بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ طرف۔ سمت۔ پہلو۔ رخ۔ دسا۔ انگ۔

برادر استعمال۔ بقول برہان و بحر و انند مخفف برادر اندر است کہ پسر پدر باشد از زن دیگر یا پسر مادر از شوہر دیگر۔ صاحب جامع فرماید کہ مخفف برادر اندر کہ از یک پدر و مادر نباشند۔ **مؤلف** عرض کند کہ تعریف اندر بجا پیش گذشت و ایں معنی برادر علاتی و اخیافی است (اردو) سوتیلا بھائی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ بھائی جو ایک ماں یا ایک باپ سے نہو۔

برادت بقول شمس بالضم لغت فارسی است (۱) جامہ مخطط و (۲) ناگواری را گویند و فرماید کہ بدیں معنی بفتحتین نیز آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ کسی از محققین فارسی ذکر ایں نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند عجبی نیست کہ غلطی کتابت واقع شدہ زیرا کہ بمعنی اول بردۃ بضم اول لغت عرب است و بمعنی دوم بردہ بفتح اول ہم لغت عربی است۔ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مفرس باشد بہ تصرف خفیف یعنی الف سوم زائد۔ و معنی دوم مجاز معنی اول کہ جامۂ مخطط بنظر ناگوار باشد (اردو) (۱) وہ کپڑا جس میں دھاریاں ہوں مذکر (۲) ناگواری۔ مؤنث۔

برادر صاحب غیاث گوید کہ بفتح باشد و فرماید کہ اگرچہ بہیچ یکی از کتب لغت لفظ برادر بتصریح بنظر مؤلف نیامدہ کہ بفتح صحیح است یا بکسر لیکن صاحب برہان برلغت (فرادر) بفتح بروزن برادر نوشتہ پس ازیں معلوم شد کہ برادر بفتح است۔ صاحب انند نقل عبارت غیاث کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو صراحت معنی نکردہ اند کہ ترجمہ اخ باشد صاحب سخندان فرماید کہ در سنسکرت اخ را (بہراتر) گویند پس عجبے نیست کہ فارسیان بحذف ہای ہوز وتبدیل دال مہملہ بہ تاے فوقانی۔ مفرس کردہ باشند چنانکہ گیاہ و گیا و زرشت و زردشت (اردو) بھائی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ برادر۔ ماجایا۔ بیرن۔ بیر۔ اخ۔ برادر بھی اردو میں مستعمل ہے۔

برادر اندر اصطلاح۔ بقول سروری پسر مادر را گویند صاحبان بحر وانند فرمایند کہ مرادف برادر باشد کہ بجایش مذکور شد یعنی برادر علاتی یا اخیافی (اردو) دیکھو برادر

برادر پرور اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی کسیکہ بہ برادران و خویشاوندان مہربان باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است دیگر ہیچ (اردو) کنبہ پرور۔ بقول آصفیہ۔ اپنے بال بچوں اور رشتہ داروں کی خبر گیری کرنے والا۔ کٹم کو پالنے والا۔

برادر خواندہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است آنکہ بجاے برادر گرفتہ باشند **مؤلف** عرض کند کہ برادر فرضی است کہ اخلاقاً آنرا بہ برادر موسوم کردہ باشند و فارسیان ایں را بفک اضافت خوانند اگرچہ مرکب توصیفی است (اردو) منہ بولا بھائی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جسے اپنی زبان سے بھائی کہہ لیا ہو۔ برادر خواندہ۔ گپڑی بدل بھائی۔ بنایا ہوا بھائی۔

برادر رضاعی استعمال۔ بقول انند بحوالۂ

فرہنگ فرنگ لغت فارسی است کوکہ را گویند مؤلف عرض کند کہ پسر دایۂ شیر و این مرکب توصیفی است (اردو) کوکہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ انّا کا بیٹا۔ دودھ پلانے والی کا لڑکا۔ برادر رضاعی۔ دودھ شریک بھائی۔ دودھ بھائی۔ (برادر رضاعی) بھی اردو میں مستعمل ہے۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ دودھ شریک بھائی۔

برادر نسبت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون وسکون سین وفتح بای موحدہ لغت فارسی است برادر زن را گویند مؤلف عرض کند کہ ما از زبان معاصرین عجم این را بہ پای نسبت در آخر (برادر نسبتی) شنیدہ ایم کہ مرکب توصیفی باشد و بدون تحتانی مرکب اضافی است (اردو) سالا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بیوی کا بھائی۔ خسر پورہ۔

برادر کہ در بند خویش است نہ برادر خویش است مثل صاحب گلدستہ این را آوردہ از بیان معنی ومحل استعمال سکوت ورزیدہ مؤلف عرض کند کہ مال سعدی شیراز است در گلستان کہ صورت مثل گرفت فارسیان این مثل را بحق برادر خود غرض می زنند (اردو) دکن میں کہتے ہیں خود غرض بھائی معاملہ میں قصائی کا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ وہ بھائی ہو مگر اپنے معاملہ میں مثل قصائی کے بُرا سلوک کرنے اور لڑنے پر آمادہ ہوتا ہے۔

برادندر اصطلاح۔ صاحب سروری بدیل (برادر اندر) فرماید کہ برادندر نیز گویند شش دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ ظاہر اینست کہ بحذف رای مہملہ پنجم والف ششم مخفف (برادر اندر) است وبس (اردو) دیکھو برادر اندر۔

برادہ بقول جہانگیری وضمیمۂ برہان بادال مضموم۔ سونش آہن وفولاد وہر چیز را گویند

صاحب جامع فرماید کہ بروزن کشادہ سونش فلزات کہ بسوہان مالیدن ریزد۔ صاحب مؤید ایں را بحوالۂ قنیہ بذیل لغات فارسی جا دادہ فرماید کہ بالضم سونش ہر چیزی یعنی سریش آہن۔ صاحب شمس ہم ایں را لغت فارسی گفتہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بقول اند بالضم و فتح دال مہملہ لغت عربی است۔ سونش آہن و مانند آں کہ در وقت سوہان کردن بفتید۔ صاحبان منتخب و منتہی الارب و محیط ہم ایں را لغت عرب راگفتہ اند۔ جز ایں نیست کہ فارسیان استعمال ایں بہ ہمین معنی در فارسی کردہ اند و محققین اول الذکر پے بہ حقیقت نبردہ اند

(اردو) بُرادہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر چورہ۔ ریزہ۔ سفوف۔ پوڈر۔ لکڑی یا لوہے وغیرہ کا وہ چورا جو آری یا سوہن سے برامد ہوتا ہے

برار صاحب جہانگیری در ضمیمہ فرماید کہ (ا) باول مفتوح نام طائفہ ایست کم ذات و فرومایہ از جنس کناس کہ در ملک گجرات باشند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ ایں متحقق نہ شد و بوضوح نہ پیوست کہ ایں علم فارسی زبان است و تحقیق ایں بدون علم وجہ تسمیہ دشوار است۔ بہ تحقیق ما (۲) بمعنی موافق و سازدار و رواکہ مصدر مرکب (برار آمدن صحبت) (کہ می آید) سند ایں است و ظاہرا امر حاضر برآوردن بمعنی (موافق شو) مجازا بلحاظ معنی دوم (برآوردن) **(اردو)** (ا) برار ایک قوم کا نام ہے جو ملک گجرات میں سکونت پذیر ہے (۲) موافق۔ سازوار۔

برار آرندہ استعمال۔ بقول شمس بالفتح بمعنی زیبندہ و خوش آیندہ و آراستہ باشد دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا مرکب است از لفظ برآر و اسم فاعل (آوردن) مخفی مباد کہ صاحب شمس ایں را بہ ہمین معنی مرادف (برآرندہ) نوشت و ما تردید قولش ہمدرا نجا کردہ ایم و در ینجا ہمین قدر

کافی است کہ معنی لفظی ایں موافق ورواکنندہ و بمجاز بمعنی زیبندہ وایں معنی بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو آراستہ۔

برار آمدن صحبت مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر موافقت کردن صحبت باشد دیگر کسی از محققین مصادر ذکر ایں نکرد **مؤلف** عرض کند کہ لغت برآر بمعنی دوش بجای خود گذشت واین مصدر مرکب است از ہمان حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد مشتاق سندی باشیم (اردو) صحبت برار ہونا۔ صحبت براری ہونا۔ بقول آصفیہ۔ صحبت کا موافق ہونا۔ دوستی نبہنا (نصیر ۵) دیکھئے کیونکر ہو اس سے ہمدم صحبت برار ؎ ہم تو دیوانہ ہی تھے پر دل بھی سودائی ملا ؎ (عاشق ۵) دلا مضطر ہے تو ہر وقت نالاں ہے مجھے ڈر ہے ؎ تری صحبت براری کیونکہ ہوگی شوخ بدخو سے ؎

برارش بقول شمس بفتح یکم وکسر چہارم لغت فارسی است بمعنی (۱) گذارش و (۲) زیبائی، انیز گویند دیگر کسی از محققین فارسی ذکر ایں نکرد **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو معنی بیان کردہ اش خلاف قیاس۔ ما صراحت معنی دوم برار بجائے خودش کردہ ایم تا آنکہ سند استعمال ایں پیش نہ شود اعتبار را نشاید اگر (برار یدن) بمعنی عرض کردن می بود بمعنی اول حاصل بالمصدرش خیال می کردیم واگر (برار یدن) بمعنی آراستہ شدن مستعمل می شد برارش بمعنی دوم حاصل بالمصدر آن می بود حیف است کہ مصدر (برار یدن) نیامدہ ومحققین مصادر ازین ساکت (اردو) (۱) گزارش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث (لغوی معنی ادا کرنا) بیان۔ اظہار معروض۔ صورت حال۔ عرضداشت التماس۔ درخواست (۲) زیبایش۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ پھبن۔ آرایش۔

زینت - خوشنمائی - سجاوت - دیکھو (ارونڈ)

برارشدن صحبت مصدر اصطلاحی - بقول بہار راست و موافق آمدن صحبت باشد صاحب انند ہمزبان بہار - صاحب بحر فرماید که موافقت کردن صحبت باشد (مرزا معز فطرت ۵) در عالم خیال ترا یار کرده ایم ز صحبت اگر برار شود کار کرده ایم ز **مؤلف** عرض کند که این مصدر را مرکب کرده اند بالفظ برار که گذشت و در اینجا متعلق بمعنی دوم اوست - (اردو) دیکھو برار آمدن صحبت -

برار بقول سروری بفتح با (۱) بمعنی آراسته و نیکو کن (حکیم فرخی ۵) مجلس عشرت بسیج و چهرهٔ معشوق بین ز خانه راش برار و فرش دولت گستران ز گویند که کار مرا برار یعنی نیکو کن صاحب برہان فرماید که بمعنی آراسته کن و نیکو بجا بیاور باشد - خان آرزو در سراج فرماید که بعضے نوشته اند که بمعنی آراسته کن و نیکو بجا آر و این غلط است چه بمعنی آراسته کردن نیست بلکه بمعنی آراسته بودن است (انتہی) صاحب مؤید هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که برار بمعنی خوب و زیبا نمودن و وصل کردن چیز با چیزے می آید پس این امر حاضر ہمان مصدر است انچه خان آرزو از معنی متعدی انکار کند و بمعنی لازم گیرد تصفیهٔ آن از معنی مصدر برایں می شود - تسامح و کم غوری محققین است که این را بصورت اسم جامد آورده اند و ضرورت نداشت که ذکر امر حاضر را بطور مستقل کنند (اردو) آراسته کر -

(۲) برار بقول سروری بمعنی زیبائی و نیکوئی چنانچه مولانا محمد عصار فرماید ۵ ز گوشش حسن را لطف و برازی ز دوشش لطف را حسن و طرازی ز و فرماید که ازین بیت حکیم لامعی جرجانی معنی نیکی و احسان ظاهری شود ۵ کنون که گرگان خالی شد از ملوک و نماند ز ستوده کی

ستایش گاه جود و براز بکسر با بعربی باکسی بجنگ بیرون آمدن باشد و بحتمل که در بیت مرقوم باین معنی باشد۔ صاحب برهان فرماید که بروزن نماز بمعنی براز ندگی و زیبائی و نیکوئی و آراستگی باشد صاحب نوادر بذیل (برازیدن) گوید که برازش زیب و آرایش و براز مثله صاحب رشیدی فرماید که برآز بالفتح زیبائی و آراستگی را گویند و بریں قیاس برازش و برازیدن و می برازد صاحب ناصری فرماید که بمعنی برازنده و زیبائی باشد و براین قیاس برآز یعنے زیبد و برازند و برآزنده یعنی زیبنده و برازاں نیز می آید و برآزش و برآزیدن مصدر این لغت است خان آرزو در سراج فرماید که بمعنی زیبیدن و آراسته بودن باشد چنانکه گویند فلانی جامه براز است یعنی جامه زیب است (شمس فخری ۵) خدایگان جوان بخت شیخ ابو اسحاق را که تخت خسروی از ذات او گرفته براز را صاحبان جامع و جهانگیری و مؤید و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اسم مصدر بزاریدن است بمعنی نیک که می آید و بتحقیق مانند مفرس است از لغت عرب برآز که بقول منتخب بفتح اوّل و دوم زین فراخ و کشاده را گویند و فارسیان بمجاز آنرا بمعنی نیکوئی و آراستگی استعمال کردند و مصدر برازیدن از همین اسم مصدر وضع شد و برآزش حاصل بالمصدرش۔ بعض محققین که بذکر مشتقات مصدر خامه فرسائی کرده اند ضرورت نداشت (اردو) دیکھو آراستگی۔ زیبائی۔ مؤنث۔

(۳) براز۔ بقول سروری و مؤید و جامع و ناصری چوبی باشد که کفشگران در پس قالب نهند از جهت اندام کفش و نجاران نیز در میان چوب دیگر نهند در وقت تنگافتن۔ صاحب برهان فرماید که چوبکی را نیز گویند که کفش گران ما بین کفش و قالب گذارند و درود گران میان شگاف چوب

نہند بوقت شگافتن۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان ذکر ایں کردہ مؤلف عرض کند
کہ براز بفتح اوّل ودوم در لغات عرب بمعنی زمین فراخ وکشادہ باشد چنانکہ بضمن معنی اوّل
ذکر ایں کردہ ایم فارسیان آنرا بر تمیعنی مخصوص مفرّس کردہ اند چوبی را نام کردند کہ جزو قالب
کفش است یعنی قالب وضع شدہ است از دو حصّہ یکی کوچک کہ آنرا براز نام است ودیگری
کلاں کہ قالب نام دارد وبراز در حقیقت معین قالب است کہ برای کشادگی کفش استعمال کنند
اگر وجود براز نباشد قالب را بعد از تیاری کفش ازاں بیرون آوردن دشوار شود از ینجاست
کہ آنرا بالای براز قائم کنند تا قالب بعد خشک شدن کفش بآسانی بیروں آید وپس ازاں براز
را بر می آرند یعنی براز واسطہ ایست میان قالب وکفش کہ کفش را فراخ می دارد ہمچنین است
چوبی کہ در میان شگاف چوب دارند تا شگاف کشادہ باشد ودر تراش مزید برای ارّہ یا آلہ
دیگر بواسطہ فراخے کہ بوجہ براز قائم است آسانی رود ہد (اردو) وہ لکڑی جو جوتی کے
سانچہ کے تحت میں رکھی جاتی ہے یہ بھی سانچہ کا ایک جزو ہے نیز وہ لکڑی جو کسی بڑی لکڑی
کے کاٹنے یا چیرنے کے وقت سہارے کے لئے شگاف میں اس لئے قائم کرتے ہیں کہ شگاف
مل نہ جاے اور ارّہ کے چلنے میں آسانی ہو۔ مؤنث۔

(۴) براز بقول برہان پینہ را نیز گویند کہ برجامہ وغیر آں دوزند وفرماید کہ در عربی بمعنی بیرون
آمدن باشد وفضلہ وغائط را نیز گویند۔ صاحب مؤیّد فرماید کہ پینہ وپارہ را نیز گویند کہ بر
قبا وخرقہ دمیرزائی دوزند صاحب رشیدی فرماید کہ بمعنی پایہ است کہ مرقوم شد خان آرزو
در سراج فرماید کہ رشیدی بمعنی پایہ نیز آوردہ واین تصحیف است بلکہ بمعنی پینہ ورقعہ است کہ

برجامه وغیر آن دوزند ازین است که بمعنی وصل کردن وچسپانیدن نیز آورده صاحب جامع همزبان برهان صاحب برهان برمبنیه گوید که بروزن کینه پارچه که برکفش وجامه وخرقه دوزند **مؤلف** عرض کند که معنی این بزبان عرب بالکسر باکسی بجنگ ازمیان صف بیرون آمدن است فارسیان تفریساً این را بمجاز بمعنی پارهٔ جامه وچرم استعمال کرزند که بالای شگاف جامه و کفش می دوزند که از سطح جامه بیرون می باشد تا موقع شگاف به پیوندد ومعنی غائط را ازین هیچ تعلق نیست (اردو) پیوند بقول آصفیه فارسی - اسم مذکر پارہ - جوڑ - تہگلی چمڑے (۵) براز - بقول برهان ومؤید بمعنی وصل کردن وچسپانیدن هم آمده است خان آرزو در سراج بحوالهٔ برهان ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که این مجاز معنی چهارم است یعنی بمعنی اسم جامد وحاصل بالمصدر که وصل باشد طرز بیان محققین در غلط انداز دکه معنی مصدری بیان کرده اند وبرای مصدر (براز یدن) که بمعنی وصل کردن می آید همین است اسم مصدر - (اردو) وصل - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - پیوستگی - ملاپ - جوڑ - (۶) براز - بقول مؤید که بذیل لغات فارسی آورده بالفتح بمعنی زیبا دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که همان معنی دوم است دیگر هیچ طرز بیان مؤید یا غلطی کتابتش این را در بنجا آورد که زیبائی را زیبا نوشت - بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) زیبا دیکھو اندام -

(۷) براز - بقول مؤید که بذیل لغات فارسی آورده بالکسر سرگین آدمی صاحب غیاث گوید که بکسر اول فضله وغائط یعنی سرگین آدمی وغیره وفرماید که باین معنی بالفتح خطاست

صاحبان اند و منتهی الارب این را بمعنی مذکور لغت عربی گفته اند و دیگر کسی از محققین فرس مؤیّد نیست **مؤلّف** عرض کند که تتبع صاحب مؤیّد است که بذیل لغات فرس نوشت جزین نیست که فارسیان لغت عرب را بمعنی حقیقیش استعمال کرده اند (اردو) براز۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ پیخانہ۔ غلاظت۔ چرک۔ گوہ۔ فضلہ۔ نجاست۔

برازان اصطلاح۔ بقول برہان بکسر اوّل بروزن نگہبان آہن پارۂ درازی را گویند که بر دنبالۂ تیغه کارد و شمشیر و خنجر و امثال آن باشد که بدرون دسته و قبضه فرو کنند۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کرده صاحبان مؤیّد و جامع و انند هم این را آورده اند **مؤلف** عرض کند که بآن کلمه ایست که بترکیب افادۂ معنی فاعلی کند و بمعنی محافظ بر معنی دومش گذشت چنانکه دربان و فیلبان و برآزبان بمعنی حقیقی پیوند دارنده متعلق بمعنی چهارم برآز است و معنی حقیقی متقاضی آن بود که دسته شمشیر و کارد را بدان موسوم کنند که برآز دارد و لیکن فارسیان بمجاز همان پارۂ آهن را نام کردند که بمثابۂ پیوند است و جادارد که این را بمعنی خوبی و نیکوئی دارنده گیریم و مجازاً برسبیل کنایه مراد از پارۂ آهنی که ذریعۂ وصل سلاح بادسته اوست واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ (اردو) وہ لوہے کا ٹکڑا جو ہتیار کے پائین مین لگا رہتا ہے جسکو قبضہ مین داخل کرتے ہیں اور اُسی کے ذریعہ سے ہتیار قبضہ مین قائم رہتا ہے

برازبودن استعمال۔ بقول انند بحوالۂ بهار بمعنی برازگفتن (خواجه نظامی ۵) شکر پاره بانوک دندان برازد شکرخواره را کرد دندان درازد و فرماید که این عبارت از شکنندگی و نزاکت و شرینی مذکور است که آوازش بسیار آهسته بود در زیر دندان و دندان درازکردن

کنایه از حریص گردانیدن بود **مؤلف** عرض کند
که از کلام خواجه نظامی مصدر (براز بودن) اصلا
پیدا نیست بلکه (دندان براز) اسم فاعل ترکیبی است
که (براز یدن) بمعنی وصل کردن می آید و براز
امر حاضرش بمعنی وصل کن و (دندان براز) وصل
کننده دندان باشد یعنی دندان بر سر دندان
کننده و این صفت نوک شکر پاره و شکر پاره
بقول بحر نوعی از حلوا است که بعربی قطاع گویند
ما مشاهده کرده ایم که قند بالای او می چسپد و نوک آن
بلند می باشد و بدون چاویدن در دندان نرم
نه شود پس شاعر گوید که شکر پاره با نوک خود که
(دندان براز) است شکر پاره را دندان در دندان
یعنی حریص می کند این است حقیقت این مصدر
که یک چند بهار قائم کرده است (اردو) آہستہ کہنا

براز دو | بقول سروری - و برهان و شمس (را)
بر وزن طراز دو یعنی زیبد (خلاق المعانی ۵)
می براز دو ترا که سیمبری تو ترک شیرین زبان سیمبری

(فردوسی ۵) براز دترا افسر و تاج و تخت تر
که دادت خداوند فرخنده بخت ۵ صاحب مؤید
فرماید که بالفتح بمعنی زیبد است و یحتمل که بازای
فارسی باشد - صاحب غیاث گوید که بکسر اول
بمعنی می زیبد **مؤلف** عرض کند که وای
بر محققینی که مضارع مصدر براز یدن را که می
آید اسم جامد دانسته اند (اردو) (دیباہی - زیبتا ہے)
(۲) براز د - بقول شمس بفتح باو رای فارسی
بمعنی آیند و رسید باشد **مؤلف** عرض کند
که محقق بے تحقیق که از تحقیق لفظی و معنوی
هر دو قاصر است خدایش به بخشد که حقیقت
جویان مبتدی را تعریفاتش به ترکستان می برد
(اردو) ناقابل ترجمہ -
(۳) براز د - بقول شمس بفتح باو زای فارسی
و بکسر با نیز بمعنی روشن شود **مؤلف** عرض کند
که مضارع مصدر (براز یدن) است که می
آید و معانی آن همه را انجا مذکور شود و مایه معلومات

شمس ابین من الامس - بدون وجود سند استعمال معنی روشن شدن را در مصدر (برازیدن) تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو برازیدن -

(۴) برازد - بقول شمس - نام ولایت نیروز دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) ولایت نیروز کا نام - برازد - مذکر -

برازش بقول برہان (ا) بفتح اول بروزن نوازش بمعنی زیبندگی باشد صاحب نوادر بذیل برازیدن گوید که برازش زیب و آرایش باشد صاحب رشیدی فرماید که براز بالفتح زیبائی و آراستگی و برین قیاس برازش و برازیدن و صاحب مؤید بحوالۂ علمی ذکر این کرده صاحب فرہنگ فدائی فرماید که برازش زیبندگی و شائستگی است بدینگونه که هرگاه کاریرا بکسی دهند که درخور او باشد زیبنده اوست و به ادمی زیبد و هرگاه بکسی دهند که پایۂ او در بلندی فراخور بیش از بزرگی آن کار باشد آن کار با دنی برازد و برازندۂ اوست - صاحبان انند و شمس هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که محققین بالا با این طبع آزمائیها پی بہ حقیقت نبرده اند چرا نمی گویند که حاصل بالمصدر (برازیدن) است ما اشارۂ این بر معنی دوم برآز کرده ایم و حقیقت آنیست که برآز بمعنی نیک اسم مصدر (برازیدن) است و برآرش بمعنی نیکوئی حاصل بالمصدر آنست فارسیان بے خبر از قواعد در محاورۂ خود برآز را هم بمعنی نیکوئی استعمال کردند (اردو) دیکھو برآز کے دوسرے معنے -

(۲) برازش - بقول برہان مانند بمعنی وصل کردن پینه و پاره هم هست بر قبا و خرقه و امثال آن **مؤلف** عرض کند که مقصود برہان از پیوند دوزی است که حاصل بالمصدر (برازیدن) بمعنی وصل کردن) باشد (اردو) پیوند لگانا جوڑ لگانا (حاصل بالمصدر) وصل -

(۳) برازش بقول مؤید و شمس و هفت بالفتح وقیل بضم یکم و کسر چهارم بمعنی گذارش باشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که معاصرین عجم برزبان ندارند خیال ما این است که محققین بالا (برارش) را که بهر دو رای مهمله به همین معنی گذشت به تبدیل رای مهملهٔ دوم به زای هوز در اینجا نقل کرده اند. تبدیل رای مهمله به منقوطه یا بالعکس آن نیامده پس جزین نباشد که غلطی کتابت است (**اردو**) گزارش. التماس. دیکھو (برارش)

برازگفتن | مصدر اصطلاحی. بقول بحر مناجات کردن (جامی ۵) گفت داؤد با خدای برازش کای مبرا از احتیاج و نیاز دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که گفتن چنانکه کسی نشنود و لفظ راز در اینجا با بای مصاحبت است و بس (**اردو**) دعا کرنا. آہستہ دعا مانگنا جو کوئی نہ سن سکے۔

برازنده | بقول سروری (۱) بفتح باو زای معجمه و دال مهمله بمعنی زیبا و خوش آینده و آراسته باشد (سراج الدین راجی ۵) فرازندهٔ رایت خسروی برازندهٔ تاج کیخسروی دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل است از مصدر برازیدن که در محاوره بمعنی زیبا مستعمل و بلحاظ جمله معانی مصدری که می آید اسم فاعل توان گرفت حیف است که محققین بالا این را بشکل اسم جامد ذکر کرده اند (**اردو**) زیبا. دیکھو اندام. (۲) برازنده بقول راهنما بحوالهٔ سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار بمعنی پر رونق آمده صاحب بول چال فرماید که بمعنی پر رونق و موزون باشد **مؤلف** عرض کند که همان اسم فاعل مصدر برازیدن که می آید (**اردو**) رونق دار. دیکھو با جلوه۔

برازنده مزاج | استعمال. بقول وزنامه

که بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار آورده
بمعنی عمده مزاج باشد مؤلف عرض کند که
اسم فاعل مصدر برازیدن ترکیب کرده اند
بالفظ مزاج - اسم فاعل ترکیبی است و بس
(از ۵) نیک مزاج - نیک طبیعت نیک نفس
برازان | بقول سروری - به رای مهمله و
زای معجمه و الف و نون بروزن چراغدان آهن پاره
که [illegible] شمشیر در دست کنند تا آن را سخت
نگاه دارد و (برازبان) نیز گویند صاحب برهان
گوید که بروزن ومعنی برازبان است صاحبان
انندراج جامع همزبان برهان مؤلف عرض کند که
مبدل (برازبان) است که گذشت که موحده
به واو بدل شود چنانکه آب وآو و ما حقیقت ما
اخذش همدر انجا ذکر کرده ایم ومعنی لفظی این
صاحب خوبی (از ۵) دیکهو برازبان -
برازیان | اصطلاح - بقول نوادر مرادف
برازبان وبرازوان که مذکور شد دیگر کسی از
محققین فرس باو نسبت مؤلف عرض کند
که مجرد قول نوادر بدون سند استعمال اعتبار را
نشاید که یان به تحتانی بمعنی بان بموحدهٔ اصلا
نیامده پس ظاهر اجزین نباشد که دست تصرف
کاتبین دراز شد و بر موحده یک نقطه زیاده
کرده اند دیگر هیچ (از ۵) دیکهو برازبان -
برازیدن | بقول موارد ونوادر (۱) زیب و
آرایش دادن صاحب سروری فرماید که بفتح باد
رای مهمله وکسر زای معجمه زیبا نمودن باشد صاحب
بحر فرماید که بروزن تراویدن بمعنی خوب وزیبا
نمودن باشد و فرماید که کامل التصریف است
صاحب رشیدی فرماید که برآز بالفتح زیبائی و
آراستگی وبرین قیاس برازش وبرازیدن وی
برازد صاحبان مؤید وشمس همزبان سروری
وصاحبان برهان وانند همزبان بحر (خفاف ۵)
تا بکی از عجب گرازیدنت ؛ در نظر خویش برازیدنت
؛ خان آرزو در سراج بدیل برآز فرماید که برازیدن

بمعنی زیبیدن و آراسته بودن است نه بمعنی آراستن
کردن و زیبا نمودن چنانکه بعضے نوشته اند **مؤلف**
عرض کند که برآنچه گذشت اسم مصدر این است
که بزیادت تحتانی زائد و علامت مصدر دن
در آخرش مصدرے ساخته اند و برآنش که گذشت
حاصل بالمصدر این است از سند بالا معنی لازم
پیدا است چنانکه ادعای خان آرزو است
ولیکن لازم نمی آید که از معنی متعدی انکار کنیم و از قول صاحب
سروری که صاحبش بان است کار نگیریم و معنی لازم بر معنی دوم
نمی آید (اردو) زیب و آرایش دینا - آراستہ کرنا -
(۲) برازیدن - بقول موارد و نوادر زیب و
آرایش گرفتن خان آرزو در سراج بدیل بر آنچه
ذکر این کرده دیگرے از محققین مصادر ذکر این
نکرد - صاحب فرهنگ فدائی گوید که یک گونه زیبندگی
و شائستگی است بدین گونه که هرگاه کاریرا کسی
دهند که در خور او باشد زیبنده او ست و به
او می زیبد و آن کار با او می برازد و برازنده او ست
مؤلف عرض کند که سندی که بر معنی اوّل مذکور
شد بکار این می خورد (اردو) آراستہ ہونا سنورنا
(۳) برازیدن - بقول موارد و نوادر وصل
کردن و چسپانیدن صاحب برهان فرماید که وصل
کردن چیزے را بچیزے صاحبان مؤیّد و انند
و هفت هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض
کند که اسم مصدر این همان برآنچه بجایش گذشت
(اردو) چسپان کرنا - وصل کرنا - ملانا - جپکانا
(۴) برازیدن - بقول شمس بمعنی فریفتن دیگر
کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد - معاصرین
عجم بر زبان ندارند - سند استعمال پیش نه شد
و از ما خذ برآنچه بجایش گذشت هیچ تعلق ندارد
بدون سند اعتبار را نشاید (اردو) فریب دینا

برا سپ چوبین سوار است | مثل -

صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند
و از بیان معنی و محلّ استعمال ساکت **مؤلف**
عرض کند که فارسیان این مثل را بسحق کسی زنند

که کاری کند که بنیادش قوی نباشد (اردو) دکن مین کہتے ہین "کچی گولیان کھیلتا ہے" "کاٹ کے گھوڑے پر سوار ہے" "کاغذ کے ناؤ پر سوار ہے"

براستا بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح وسکون سین مهمله وتای فوقانی بالف کشیده لغت فارسی است بمعنی رهنمای دانا وهشیار **مؤلف** عرض کند که اگر محققین اهل زبان ذکر این می کردند یا سند استعمال این پیش می شد درخور اعتبار می بود مشتاق سند می باشیم اگر مصدر (براستیدن یا راستیدن) بمعنی رهنمائی وهشیاری کردن می بود این را موافق قیاس می دانستیم اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که اسم جامد است وجا دارد که این را مفرس گیریم از لغت عرب (برس) که بقول منتخب بفتح اول بمعنی رهنمائی آمده وبلحاظ حروف زائد مزید علیه آن وی تواند که معنی لفظی این (صاحب راه) گیریم و کنایه از رهنما - والله اعلم بحقیقة الحال - (اردو) وہ رہنما جو عقلمند اور ہوشیار ہو رہنما بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر - ہادی - رہبر - اگوا -

براش بقول سروری بحواله نسخه (مرزا ۱) به رای مهمله بروزن خراش بمعنی پاشیدن باشد صاحبان برهان وناصری دانند ومؤید وشمس هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج بحواله برهان ذکر این کرده گوید که صحیح بدین معنی ببای فارسی است **مؤلف** عرض کند که اسم مصدر براشیدن است که بمعنی پاشیدن می آید (اسم جامد) فارسی زبان باشد واین مفرس است از لغت سنسکرت (برشا) که بقول صاحب ساطع بمعنی باران آمده فارسیان بزیادت الف سوم وحذف الف پنجم یا بقلب بعض براش کرده بمعنی پاشان استعمال کردند وجا دارد که قلب بعض بارش گیریم که حاصل بالمصدر - باریدن است واز همین اسم مصدر - مصدر براشیدن وضع کردند که می آید وانچه بباے فارسی می آید مبدل این است (اردو) چھڑکا وبقول آصفیہ

ہندی۔ اسم مذکر۔ آبپاشی۔ پانی وغیرہ کا زمین پر چھڑکنا (شاہ نصیر ؎) یہ کس کے واسطے کرتی ہے
چشم تر چھڑکا وہ ہے کہ آینہ کا نہیں چاہتا ہے گھر چھڑکا وہ ہے

(۲) براش۔ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا یعنی فرونشاندن باشد۔ صاحبان برہان و ناصری فرمایند کہ فرونشانیدن باشد۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان این را آوردہ فرماید کہ صحیح بباے فارسی است صاحبان اند و مؤید و شمس ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ این مجاز معنی اول است کہ چون باران بارد گرد فرو نشیند و انچہ بہ ہمین معنی بہ بای فارسی می آید مبدل این۔ اسم مصدر براشیدن کہ بہمین معنی می آید (اردو) بٹھا دینا کا حاصل بالمصدر یا اسم مصدر۔

(۳) براش۔ بقول برہان بفتح اول بروزن و معنی خراش و زخم است۔ صاحبان سروری و رشیدی و جہانگیری فرمایند کہ بمعنی خراش باشد کہ غراش نیز گویند۔ صاحبان ناصری و جامع و سراج و انند ہمزبان شان مؤلف عرض کند کہ ماخذ این برش است کہ حاصل بالمصدر بریدن می آید فارسیان الف زائد بعد رای مہملہ زیادہ کردہ بمعنی خراش استعمال کردند و مصدر (براشیدن) کہ بمعنی خراشیدن می آید از ہمین اسم مصدر وضع شد (اردو) خراش۔ بقول صاحب آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ رگڑ۔ چھیلن۔ زخم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ گھاؤ

ریش (خواجہ وزیر ؎) ہون وہ بیکس مرے لاشہ پہ نہ روئیگا کبھی تن پہ زخم تن بھی نہ مرے حال پہ گر جائیگا

(۴) براش۔ بقول مؤید و شمس بمعنی فشردن باشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان باشد و (براشیدن) مدین معنی نیامدہ (اردو) نچوڑ۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ نچوڑنا کا حاصل بالمصدر۔

(۵) براش - بقول مؤید بمعنی بریدن باشد دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که مزید علیہ بُرش است واگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که اسم جامد باشد نہ اسم مصدر که مصدر براشیدن بمعنی بریدن نیامدہ (اردو) بُرش بقول آصفیہ - فارسی اسم مؤنث باتشدید وبلاتشدید - کاٹ -

(۶) براش - بقول شمس - بمعنی وزیدن نیز آمدہ دیگر کسی از محققین فرس باو نیست مؤلف عرض کند که ماہدون وجود سند استعمال قول شمس را کافی ندانیم (اردو) چلنا - جیسے ہوا چلنا -

براشتر سرفرو کردن مصدر اصطلاحی بقول بہار وانند کنایہ از امری که بغایت آشکارا باشد آنرا پنہان کردن خواستن وفرماید که بمعنی حقیقی ہم محتمل است فتأمل (مولوی معنوی ؎) براشتر نشینی وسر را فرو کنی ؎ درشہری روی که نہ بینند سرما را مؤلف عرض کند که از ین سند - مصدر اصطلاحی (براشتر نشستن وسر فرو کردن) حاصل می شود که کنایہ باشد از ارادہ پنہان کردن امر معروف (اردو) ایسی بات کا پوشیدہ کرنا جو نہایت درجہ مشہور ہو -

براشتر نشستن استعمال - بقول بہار وانند مرادف براشتر سر فرو کردن که گذشت وسند ہم ہمانجا مذکور مؤلف عرض کند که تسامح ہر دو محققین است که از کلام مولوی معنوی که بر مصدر گذشتہ گذشت این مصدر را پیدا کردہ اند - آری میتوان ولیکن بمعنی حقیقی خودش نہ بمعنی اصطلاحی وبمعنی اصطلاحی ہمان یک مصدر حاصل میشود که ذکرش بر مصدر گذشتہ گذشت دیگر ہیچ (اردو) اونٹ پر بیٹھنا -

براشیدن بقول بحر (ا) بروزن ومعنی خراشیدن باشد وفرماید که کامل التصریف است دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد

مؤلف عرض کند کہ از اسم مصدر براش وضع کردہ اند کہ بجای خودش گذشت (اردو) زخمی کرنا۔ بقول آصفیہ۔ جراحت پہنچانا۔ مجروح کرنا۔ چوٹ لگانا۔ (سوراخ کرنا)

(۲) براشیدن۔ بقول بحر وضیمۂ برہان فرونشاندن صاحب مؤید بحوالۂ زفانگویا فرماید کہ بمعنی فرونشاندن باشد۔ صاحبان موارد و اند وہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ براش اسم مصدر این است کہ بجایش گذشت (اردو) بٹھانا۔ جیسے "گرد بٹھانا"۔

(۳) براشیدن۔ بقول بحر بمعنی پاشیدن باشد دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ اسم مصدر این براش بجای خودش مذکور شد (اردو) چھڑکنا۔ دیکھو براش کے پہلے معنے۔

(۴) براشیدن۔ بقول شمس بمعنی زیبا نمودن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ اسم مصدر این براش بمعنی زیبا نیامدہ نمی دانیم کہ صاحب شمس این معنی را ازین مصدر چگونہ پیدا کردند استعمال ندارد معاصرین عجم ازین مسامحت اعتبار را نشاید (اردو) کسی چیز کو خوبصورت اور خوشنما اور خوب ظاہر کرنا

براعت استہلال اصطلاح۔ بقول بحر وضیمۂ برہان صنعتی است در انشا و کلام کہ در ابتدای کلام بلفظے چند آرند کہ دال بر مقصد و مبنی بر مراد باشد صاحب مؤید بدیل لغات فارسی این را جا دادہ فرماید کہ نام صنعتی است کہ در ابتدای کلام اعلام مقصود و مرام باشد صاحب غیاث بدیل براعۃ فرماید کہ براعۃ الاستہلال نزد اہل بدیع عبارتست از انکہ شاعر یا منشی در ابتدای خطبۂ کتاب یا در مطلع قصیدہ الفاظی چند ذکر کند کہ مشعر بر مطلب باشد و بحوالۂ منتخب آرد کہ استہلال بمعنی بانگ کردن کودک بوقت ولادت است ظاہرا وجہ تسمیہ آنست کہ چون بچہ در بانگ کردن مولود بوقت ولادت شناختہ می شود کہ پسر است

یا دختر ہمچنین از صنعت مذکور بدلالت الفاظ متناسبہ در شروع کتاب وقصیدہ دریافتہ می شود
کہ این کتاب وقصیدہ در فلان مضمون وفلان احوال است **مؤلف** عرض کند کہ اصطلاح
عرب است بہ ہمین معنی اصطلاحی وفارسیان استعمال این کردہ اند وآن جزین نہ باشد
کہ در حمد ونعت بصنعت تجنیس الفاظی استعمال کردہ می شود کہ ازان خواننده می داند کہ این
کتاب متعلق بہ فلان فن است چنانکہ غیاث در دیباچۂ خود (وہو ہذا) صراحی لآلی بیان
وصحاح جواہر تبیان حمد محمود لیست کہ دُرِ یکتای قاموس اسم سامیش تاج اسمای ارباب
فرہنگ است ۔ مخفی مباد کہ صراح وصحاح الجوہری وقاموس وتاج ہر چہار نام فرہنگ
ہاست واین ہر چہار الفاظ در حمد غیاث نہ بمعنی اسمای کتب مستعمل شد بلکہ تجنیساً بمعانی
دیگر استعمال یافت وہمین است براعت استہلال (**اردو**) (براعت استہلال) اردو مین
بھی مستعمل ہے صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے۔ اُس صنعت کو کہتے ہین جو
دیباچۂ کتاب اور حمد ونعت مین ایسے الفاظ کا استعمال بصنعت تجنیس کیا جاے جن کے
دوسرے معنون سے یہ بات ظاہر ہو جاے کہ وہ کتاب کس فن مین ہے۔ (مؤلف)

برّاغ بقول برہان وجامع باتشدید ثانی بروزن دبّاغ فصّاد وفصد کننده را گویند خان آرزو در سراج فرماید کہ بتشدید بروزن مبّاغ بمعنی فصد کننده وفصّاد در فصد رای مہملہ در برہان آورده وقوسی بزای معجمہ نوشتہ لیکن صحیح بزای معجمہ است ولفظ عربی است چنانکہ از کنز اللغت معلوم می شود (انتہی کلامہ) مخفی مباد کہ برّاغ بقول منتہی الارب بمعنی نشتر زن آمدہ۔ صاحب محیط ہمزبان او مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتبار صاحب جامع کہ از

اهل زبانست اگر این را به رای مهمله عوض زای هوّز صحیح دانیم - مفرّس باشد بر سبیل تبدیل چنانکه انیران و انیزان - وارونه و بازگونه - (اردو) فصّاد - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر فصد کھولنے والا - رگزن - نشتر زن - جرّاح -

براغالانیدن بقول بحر متعدّی برآغالیدن باشد که می آید و فرماید که کامل التّصریف است دیگر کسی از محقّقین مصادر ذکر این نکرد **مؤلّف** عرض کند که صراحت ماخذ بر لازم این می آید - (اردو) برانگیختہ کروانا -

براغالیدن بقول برهان با لام بروزن سراپادیدن (ا) بمعنی برانگیختن و تحریص کردن باشد شخصی را بر چیزی و کاری صاحب بحر فرماید که کامل التّصریف است و مضارع این براغالد صاحب رشیدی فرماید که بمعنی برانگیختن باشد که بتازی تحریص و اغرا گویند چنانکه در لغت آغالیدن گذشت خان آرزو در سراج فرماید که این مرکّب است از عالم بر انگیختن و کلمه بر در اینجا زائده باشد صاحبان جهانگیری و ناصری و مؤیّد و موارد و تمس و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلّف** عرض کند که صراحت ماخذ بر مصدر (آغالیدن) بجایش متروک شد از اینجاست که ما فی ما فات کنیم که آغال اسم مصدر آن است فارسیان بزیادت تحتانی و علامت مصدر دن مصدری ساخته اند که بجایش گذشت و این مزید علیه آنست دیگر هیچ (اردو) دیکھو آغالیدن و برآغالیدن (۲) براغالیدن - بقول مؤیّد بمعنی دور کردن باشد دیگر کسی از محقّقین مصادر ذکر این نکرد - **مؤلّف** عرض کند که مزید علیه (آغالیدن) بزیادت کلمه بر و اسم این مصدر همان آغال که گذشت ولیکن آغال یا آغار بمعنی دور نیامد و آغالیدن هم بدین معنی نیست ولیکن متعدّی آن (آغالانیدن) که بجایش گذشت بمعنی پیچ دانیدن و حلقه کنانیدن آمده - پس اگر

سند استعمال این معنی بدست آید تو انیم عرض کرد که من وجه مجاز معنی اوّل باشد (اردو) پگڑ لگانا۔ (۳) براغالیدن۔ بقول مؤیّد بمعنی فرستادن۔ دیگر کسی از محقّقین مصادر ذکر این نکرده **مؤلف** عرض کند که غیر ازین نیست که مزید علیه آغالیدن است (که گذشت) بزیادت کلمه بر۔ در اوّلش ولیکن آغالیدن بدین معنی نه گذشت و در آغال هم که اسم مصدر این بجایش مذکور شد این معنی نیست اگر سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد که مجاز معنی اوّل باشد که (برانگیختن) شامل است بر (برانگیخته فرستادن) هم مخفی مباد که این مبدّل (برآغالیدن) باشد که بجایش مذکور شد به تبدیل ممدوده بامقصوره (اردو) بھیجنا۔ بقول آصفیه۔ روا نه کرنا

براغلیدن بقول برهان بروزن جفاکشیدن (۱) مخفّف براغالیدن است که بمعنی تحریض کردن و برانگیختن باشد و بعربی اغرا گویند صاحب بحر فرماید که سالم التّصریف است خان آرزو در سراج فرماید که این مرکّب است از عالم برانگیختن و کلمهٔ بر در اینجا زائد است صاحب مؤیّد فرماید که بالفتح لغتی است در برغلانیدن یعنی تحریص کردن۔ صاحب موارد گوید که بمعنی برانگیختن و تحریص کردن شخصی را بر چیزی یا کاری صاحب غیاث گوید که کسی را بر جنگ تیز کردن **مؤلف** عرض کند که غیر ازین نیست که مخفّف (براغالیدن) باشد بمعنی اوّلش بحذف الف پنجم۔ شامل بر همه معانیش (اردو) دیکھو براغالیدن۔

(۲) براغلیدن۔ بقول مؤیّد بمعنی دور کردن باشد دیگر کسی از محقّقین فرس با او نیست **مؤلف** عرض کند که صراحت کافی بر معنی اوّل این کرده ایم دیگر ہیچ (اردو) دیکھو براغالیدن کے دوسرے معنے۔

(۳) براغلیدن۔ بقول مؤیّد بمعنی فرستادن باشد دیگر کسی از محقّقین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که صراحت کافی بر معنی اوّل این گذشت (اردو) دیکھو براغالیدن

کے تیسرے معنے۔

براغو بقول شمس۔ لغت فارسی است بمعنی مادہ گاو۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ صاحب لغات ترکی این را بہمین معنی لغت ترکی گفتہ۔ جزین نیست کہ فارسیان استعمال این در فارسی ہم کردہ اند وتسامح صاحب شمس است کہ این را لغت فارسی نوشت (**اردو**) گاے بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ مادہ گاو۔ گوا۔ بقرہ۔ دہن جیسے "گاے نہ بچی۔ نیند آئی اچھی۔

براغولاجی بقول شمس لغت فارسی است بمعنی مادہ گاو آبی دیگر کسی از محققین فرس این را نیاورد **مؤلف** عرض کند کہ شک نیست کہ این لغت فارسی نباشد کہ در تحقیق (براغو) گذشت ومحققین ترکی از ین لغت ساکت وجا دارد کہ لغت صحیح (براغولابی) باشد کہ موافق قیاس است تسامح صاحب شمس یا غلطی کاتب بیش نیست کہ تحریف کردہ است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ (**اردو**) آبی گاے۔ مؤنث

برافتاد بقول شمس لغت فارسی است بمعنی ہلاک شد دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (خواجہ شیراز ؎) بس تجربہ کردیم درین دار مکافات ژ باد در دکشان ہر کہ در افتاد برافتاد ژ **مؤلف** عرض کند کہ ماضی مطلق (برافتادن) است کہ می آید۔ ضرورت نداشت کہ مشتقاتش را مثل اسم جامد ذکر کنند (**اردو**) دیکھو برافتادن۔

برافتادن بقول بہار وانند وموارد (۱) دور شدن ونابود گشتن صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف است (ملا عبداللہ ہاتفی ؎) کہ چون رفت آئندہ رد میان ژ برافتاد دار ومدار از میان ژ (باقر کاشی ؎) دو کس را بہم سازگاری نماند ژ محبت برافتاد و یاری نماند ژ (ظہوری ؎) تا از نظرت نظر نیفتد ژ

زان چہرہ نقاب برنیفتد۔ مؤلف عرض کند
کہ حقیقۃً مرادف ومزید علیہ افتادن است
ومجازاً بمعنی دور شدن چنانکہ (برافتادن
دار ومدار) و(برافتادن محبت) و(برافتادن
نقاب) وہمین معنی برمعنی دوازدہم افتادن
ہم مذکور شد (اردو) دور ہونا۔ معدوم ہونا۔
نابود ہونا۔

(۲) برافتادن۔ بقول بحر ستیزہ کردن دیگر
کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف
عرض کند کہ اگرچہ سند استعمال پیش نہ شد ولیکن
معاصرین عجم برزبان دارند واین اثر کلمہ
برآست کہ ایں معنی پیدا شد ومعنی لفظی این
فتادن برکسی کہ کنایہ از ستیزہ کردن است
(اردو) لڑنا۔ بقول آصفیہ۔ جھگڑنا۔ تکرار
کرنا۔ خصومت کرنا (ذوق ؎) شور قلقل یہ کیوں
ہے دختر رز۔ کیا کسی آشنا سے لڑتی ہے

برافتادہ بقول بہار وانند مغلوب وناتوان
راگویند (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) برقع عارض
تو عافیت دلہا بردہ۔ عافیت باربرافتادہ
دور قمر است۔ مؤلف عرض کند کہ ہاے
ہوز کہ افادہ معنی مفعولی کند زیادہ کردہ اند
برماضی مطلق افتادن ومعنی مغلوب بمجاز است
ومعنی حقیقی این از پا فتادہ۔ (اردو) مغلوب
بقول آصفیہ۔ عربی۔ صفت۔ غلبہ کیا گیا۔
عاجز۔ ہارا ہوا۔ زیر مفتوح۔ دبا ہوا۔ (گرا ہوا)

برافراختن بقول موارد بمعنی (۱) نصب
کردن باشد (نظامی ؎) بسیر سپہر انجمن ساختند
تراز وی انجم برافراختند۔ صاحب فرہنگ
فدائی فرماید کہ بمعنی برپا نمودن وبلند کردن
چادر وخیمہ وبنیاد وکاخ است مؤلف
عرض کند کہ (۲) بلند کردن ہم مرادف ومزید علیہ
افراختن است کہ گذشت کلمہ بر کہ در اول
این زائد کردہ اند۔ تاکید معنی کند وبس چنانکہ
(برافراختن علم) (اردو) (۱) کھڑا کرنا دیکھو

ایستادہ دادن (۲) بلند کرنا۔ بقول آصفیہ اونچا کرنا۔ اونچا اٹھانا۔

(الف) برافراختن ترازو استعمال بمعنی نصب کردن ترازو باشد سند این از کلام نظامی بر (برافراختن) مذکور شد **مؤلف** عرض کند کہ خصوصیت ترازو نیست و باید کہ این را .....

(ب) برافراختن چیزی قائم کنیم کہ بمعنی بلند کردن چیزی ہم باشد چنانکہ برافراختن علم و لوا وغیر ذلک (**اردو**) (الف) ترازو قائم کرنا۔ کھڑا کرنا (ب) علم قائم کرنا۔ بلند کرنا۔

برافراشتن بقول انند بمعنی بلند کردن باشد صاحب فرہنگ فدائی فرماید کہ مرادف برافراختن باشد دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ شک نیست کہ این مرادف (برافراختن) است و مزید علیہ (افراشتن) کہ گذشت و کلمہ بر در اول این زائد کہ تائید معنی حقیقی کند۔ (**اردو**) بلند کرنا۔ نصب کرنا۔ دیکھو برافراختن۔

برافروختن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) روشن نمودن و مشتعل ساختن است صاحب فرہنگ فدائی فرماید کہ بمعنی افروختن است کہ روشن کردن آتش و مانند آن باشد و ہر کہ بر سر آن آمدہ آن را روشن تر گردانیدہ (ظہوری) ؎ شمع از شعلہ حسن تو برافروختہ است تر گرد او پرزدہ پروانۂ پروانۂ ما تر **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ افروختن است بزیادت کلمہ بر کہ ہیچ معنی نکند و لازم ہم می آید یعنی روشن شدن (**اردو**) روشن کرنا۔ بقول آصفیہ۔ چمکانا۔ اجاگر کرنا۔ درخشان کرنا۔ روشن ہونا۔ بقول آصفیہ جلنا۔ چمکنا۔

(۲) برافروختن۔ بقول موارد بمعنی آراستہ شدن (نظامی ؎) چو زاد آن گرامی بفال چنین تر برافروخت باغ از نہال چنین تر دیگر کسی از محققین مصادر این را نیاورد **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است و متعدی ہم می آید

چنانکہ (برافروختن چہرہ) و(برافروختن مجلس) بمعنی رونق دادن و آراستہ کردن۔ معاصرین عجم برزبان دارند۔ (اردو) آراستہ ہونا۔ دیکھو (آراستن) (۳) برافروختن۔ بقول فرہنگ خدائی سُرخ شدن رنگ چہرہ است بناگہان از یورش خشم و مانند آن (صائب ۵) رخش زباد گلرنگ چون برافروزد بچشم حلقہ آن زلف آب میگردد دگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است وبس لازم ومتعدی ہر دو آید (اردو) غصہ سے چہرہ کا رنگ سُرخ ہو جانا۔ غصہ سے چہرہ کو لال کرنا۔ سُرخ بنانا۔

برافروختن باغ مصدر اصطلاحی بمعنی آراستہ شدن باغ متعلق بمعنی دوم برافروختن وسندش از کلام نظامی ہمانجا گذشت مؤلف عرض کند کہ بمعنی متعدی ہم استعمال توان کرد کہ افروختن لازم ومتعدی ہر دو آمدہ (اردو) باغ کا آراستہ ہونا۔ آراستہ کرنا۔

برافروختن رخ مصدر اصطلاحی بمعنی سُرخ شدن رنگ رخ باشد و این متعلق بمعنی دوم وسوم برافروختن وسندش ہمانجا از کلام ضائب مذکور گشت مؤلف عرض کند کہ خصوصیت رخ نباشد بلکہ با چہرہ وروی وامثال آن ہم اضافت میتوان ومتعدی ہم۔ چنانکہ (خواجہ حافظ) ماہ من چہرہ برافروخت دلبری داند (اردو) چہرہ کا سُرخ ہونا۔ کرنا۔

برافروختن شمع استعمال۔ بمعنی روشن کردن ومشتعل ساختن شمع باشد و این متعلق است بمعنی اول برافروختن وسندش از کلام ظہوری ہمانجا گذشت مؤلف عرض کند کہ لازم ہم می آید (اردو) شمع روشن کرنا۔ ہونا۔ چراغ جلانا۔ چراغ روشن کرنا۔ بقول آصفیہ۔ دیا بالنا چراغ جلنا۔ بقولہ روشن ہونا۔ دیا بلنا۔

برافروختن موم مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندر نامہ عبارت از گفتن سخن نرم باشد دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ کرد۔ موافق قیاس است کہ کنایہ باشد۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) نرمی سے گفتگو کرنا۔ نرم بات کہنا۔

برافروذ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح الف وسکون فا وضم ر لغت فارسی است بمعنی زیر بالا و سرازیر۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ (سرازیر) مقابل سرابالا بجای خودش می آید کہ بمعنی زیر و بالا است مشتاق سند استعمال باشیم۔ بظاہر کلمۂ بر بمعنی علی است ولفظ فرود و مزید علیہ فرو۔ بمعنی زیر و الف اتصال میان ہر دو (اردو) نیچے اوپر۔ بقول آصفیہ تابع فعل۔ اوپر تلے۔ تلے اوپر۔ ایک پر ایک۔ تہ و بالا

برافزولیدن بقول انند بالفتح وضم زای فارسی (۱) بمعنی برانگیختن بجنگ باشد دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ (افزولیدن) بجای خودش گذشت و کلمۂ بر درین زائد است و بس۔ شامل بر ہمہ معانیش پس مزید علیہ آنست دیگر ہیچ (اردو) دیکھو افزولیدن کے دوسرے معنے۔

(۲) برافزولیدن بقول انند برسرکار آوردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما متعلق است بمعنی اول و مجاز آن کہ افزولیدن ہم بمعنی انگیختن بجنگ و برسرکار آوردن گذشت (اردو) دیکھو افزولیدن کے دوسرے معنے۔

(۳) برافزولیدن بقول انند بمعنی تقاضا نمودن دیگر کسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مرادف و مزید علیہ افزولیدن کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو افزولیدن کے پہلے معنے۔

(۴) برافزولیدن - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی پریشان ساختن باشد دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که مرادف ومزید علیہ ہمان افزولیدن کہ گذشت (**اردو**) دیکھو افزولیدن کے تیسرے معنے۔

(۵) برافزولیدن - بقول انند بمعنی دور کردن ہر چیز باشد خصوصاً گردی کہ بر جامہ نشیند دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ومزید علیہ ہمان افزولیدن چنانکہ بر معنی سوم گذشت (**اردو**) دیکھو افزولیدن کے تیسرے معنے۔

برافش بقول شمس لغت فارسی است (۱) نام سنگے است و (۲) نام عورتی کہ بشومی مثل است محققین فارسی زبان از ین لغت ساکت **مؤلف** عرض کند کہ برافش بہ قاف عوض فالعت عرب است بقول منتخب نام سنگے۔ بتحقیقی صاحب شمس بیش نیست کہ بحذف یک نقطہ قاف را بہ فا بدل کرد و سنگ را سنگ نوشت و معنی دوم نمی دانیم کہ از کجا پیدا کرد۔ باشد کہ در معاصر نیش زنی بدقسمت بدین اسم موسوم باشد۔ بدون سند استعمال۔ اعتبار را نشاید (**اردو**) برافش (۱) ایک پتھر کا نام (۲) ایک عورت کا نام جو بدقسمتی مین ضرب المثل تھی۔

برافشاندن بقول موارد (۱) حرکت دادن چیزی را بطریق معہود و فرماید کہ چون دست برافشاندن و دامن برافشاندن و پر برافشاندن و آستین برافشاندن۔ صاحب بہار عجم معنی برافشاندن را مقید بلفظ دست کردہ واللہ اعلم چہ فہمید (انتہی) (فغانی ۵) مطربا بنواز تا سر وہی بالای من ژ برفشاند دست و بید جان فشانہ ہے من ژ (سعدی ۵) قاضی ارباما نشیند برفشاند دست را ژ محتسب گرمی خورد معذور دار دست را ژ **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ افشاندن است کہ بجایش گذشت۔ کلمہ بر بران زائد

دگر ہیچ۔ مخفی مباد کہ مرکبات این در ملحقات می آید (اردو) دیکھو افشاندن۔

(۲) برافشاندن۔ بقول موارد نثار کردن (صائب ؎) بیادر جلوہ ای سرو روان تا جان برافشانم / بیفشان زلف کافرکیش تا ایمان برافشانم / (حافظ ؎) ہمچو صبحم یک نفس باقی است بی دیدار تو / چہرہ بنما دلبرا تا جان برافشانم چو شمع / (اردو) نثار کرنا بقول آصفیہ۔ نچھاور کرنا۔ بکھیرنا۔ وارنا۔ صدقی کرنا۔ قربان کرنا (زکی ؎) آ تا آشوب گہ حشر ہیں وہ شوخ تو لوگ / فتنے چن چن کے نثار قد رعنا کرتے

برافشاندن آستین مصدر اصطلاحی۔ ہمان کہ بر (آستین برافشاندن) گذشت و اشارۂ این بر معنی اوّل (برافشاندن) مذکور (اردو) دیکھو آستین افشاندن۔

برافشاندن ایمان مصدر اصطلاحی۔ بمعنی نثار کردن ایمان باشد متعلق بمعنی دوم برافشاندن و سندش از صائب ہمدرانجا گذشت و (ایمان افشاندن) ہم بہ ہمین معنی بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو ایمان افشاندن۔

برافشاندن بوسہ مصدر اصطلاحی بمعنی گرفتن و دادن بوسہ باشد من وجہ متعلق بہ معنی ہفتم افشاندن کہ گذشت (ظہوری ؎) بہ سنبل زما بوسہا برفشان / کہ آوردہ از زلف ساقی نشان

مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد و افشاندن بمعنی انداختن بر معنی ہفتمش مذکور شد (اردو) بوسہ دینا۔ بوسہ لینا۔

برافشاندن پر مصدر اصطلاحی۔ مرادف (افشاندن بال) کہ بجایش گذشت۔ معاصرین عجم برزبان دارند اشارۂ این بر معنی اوّل مصدر افشاندن گذشت (اردو) دیکھو افشاندن بال

برافشاندن جان مصدر اصطلاحی بمعنی نثار کردن جان باشد متعلق بمعنی دوم برافشاندن و سندش از کلام صائب و حافظ ہمدرانجا گذشت (اردو) جان نثار کرنا۔

برافشاندن دامن از چیزی مصدر اصطلاحی مراوف (افشاندن دامن از چیزی) که بجایش گذشت واشارهٔ این بمعنی اول (برافشاندن) مذکور شد (اردو) دیکھو (افشاندن دامن از چیزے)

برافشاندن دست مصدر اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ (۱) کنایه از رقص نمودن وسندش از کلام فنائی وسعدی بمعنی اول برافشاندن گذشت **مؤلف** عرض کند که باوجد کردن مخصوص و بامعنی اول افشاندن متعلق و (۲) بزیادت (بر چیزی) مرادف (افشاندن دست بر چیزی) که بجایش گذشت (اردو) (۱) وجد کرنا - بقول آصفیه مست ہونا - خوشی یا ذوق مین جھومنا - اچھلنا - کودنا (۲) دیکھو (افشاندن دست بر چیزی) -

برافگندن بقول ضمیمهٔ برهان بفتح اول (۱) دور کردن - صاحب بحر فرماید که کامل التصریف باشد - صاحب موارد گوید که بمعنی برداشتن است صاحب فرهنگ فدائی تصریح فرماید که آن چنان است که چیزی را بلند کنند یا بسوی زمین افگنند یا اینکه روبه بالا اندازند (مرزا بیدل ۵) هستی ما نیست بیدل غیر اظهار عدم ۔ تا خموشی پرده از رخ برفگند آواز داد ۔ (صائب ۵) معنی بی لفظ را ادراک کردن مشکل است ۔ برمیفگن زینهار از چهرهٔ نازک نقاب ۔ **مؤلف** عرض کند که مزید علیه افگندن است بزیادت کلمهٔ بر بران و متعلق به معنی چهار دهش و کلمهٔ بر تاکید معنی کند (اردو) دور کرنا - جدا کرنا - اٹھانا -

(۲) برافگندن - بقول ضمیمهٔ برهان و بحر بمعنی فرستادن باشد دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که مشتاق سند باشیم که این معنی بر (افگندن) نیامده و با ماخذ هم هیچ تعلق ندارد (اردو) بھیجنا - بقول آصفیه ارسال کرنا - ابلاغ کرنا - روانه کرنا - پٹھانا - پہنچانا -

(۳) برافگندن - بقول موارد بمعنی انداختن باشد

صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی برانداختن باشد (خلاق المعانی کمال اسماعیل ؎) آن روی را بہر کس منمای اللہ اللہ تو یا پردۂ برافگن یا برقعی فرو ہل ۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف معنی اوّل افگندن کہ گذشت و مزید علیہ آن دیگر ہیچ (اردو) دیکھو افگندن کے پہلے معنے

(۴) برافگندن ۔ بقول موارد بمعنی خراب و منہدم کردن صاحب فرہنگ فدائی آرد کہ بمعنی ویران کردن باشد (شیخ عطار ؎) تا بر رخ تو نظر فگندم ز بنیاد وجود بر فگندم ۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف معنی دوازدہم افگندن است کہ گذشت و من وجہ متعلق بمعنی اوّل ہم (اردو) دیکھو افگندن کے پہلے اور بارھویں معنے ۔

(۵) برافگندن ۔ بقول موارد بمعنی موقوف و نابود کردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد (حکیم ثنائی ؎) ہمت تو بر فگند رسم گرفتن چنانکہ دست نگردد دگر رنگ ستان از حنا ۔ مؤلف عرض کند

عرض کند کہ مرادف معنی دوازدہم افگندن کہ گذشت (اردو) دیکھو افگندن کے بارھویں معنے

برافگندن بنیاد استعمال بمعنی خراب و منہدم کردن بنیاد باشد متعلق بمعنی چہارم برافگندن و سندش از شیخ عطار ۔ ہمدر انجا گذشت (اردو) بنیاد کو منہدم کرنا ۔

برافگندن پردہ استعمال بمعنی انداختن پردہ باشد متعلق بمعنی سوم برافگندن کہ گذشت (ظہوری ؎) شمع محفل گو برافگن پردۂ ناموس ناز نیست جاوید ی زپس پروانہ پرور پرورش و سند دیگرش از کلام کمال اسمعیل بر معنی سوم مذکور شد ۔ (اردو) پردہ ڈالنا ۔ پردہ گرانا ۔

برافگندن پردہ از رخ و از عارض وغیرہ مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن پردہ از رخ و عارض باشد متعلق بمعنی اوّل برافگندن ۔ سند برافگندن پردہ از رخ بمعنی اوّل برافگندن گذشت (انوری ؎) جہان افروزی خورشید چندان خوش نمی آید ز برافگن

پردہ از عارض زتاب رشک بگدازش ز (اردو) پردہ چہرہ اور رخسار سے اُٹھانا۔

برافگندن رسم استعمال۔ بمعنی موقوف کردن رسم باشد متعلق بمعنی پنجم برافگندن وسندش از حکیم شنائی ہمانجا گذشت (اردو) رسم کو موقوف کرنا۔ (۲۲۲۶)

برافگندن نقاب استعمال بمعنی برداشتن نقاب باشد واین متعلق است بمعنی اوّل برافگندن (خواجہ شیراز ۵) چوگل نقاب بر افگند و مرغ ہو ہو زد ز منہ ز دست پیالہ چہ میکنی ہی ہی ز (اردو) نقاب اٹھانا۔ (۲۲۲۸)

برافگندن نقاب از چہرہ وروو عذار مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن نقاب باشد متعلق بہ معنی اوّل (برافگندن) (انوری ۵) ای چون دل شب جوانی وراحت تا کی از روی سفیدہ دم برافگند نقاب ز (صائب ۵) کباب نازک دل آتشی ہموار می خواہد ز برافگن از عذار خود نقاب آہستہ آہستہ (اردو) چہرہ وغیرہ سے نقاب اُٹھانا۔ (۲۲۲۸)

براق بقول شمس بالضّم لغت فارسی است بمعنی مرکبی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج بران سوار شدند وقیل بالضم اسپ بہشتی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بران سوار شدہ تا مسجد اقصےٰ رفتہ بودند بوقت معراج واز انجا بپر جبریل تا سدرۃ المنتہیٰ واز انجا برخیزم تا کرسی واز انجا برفرف تا عرش (انوری ۵) باش تا بر براق نطق دہد ز رائض نفس ناطقش را زین ز **مؤلف** عرض کند کہ براق بالضّم بروزن غراب لغت عرب است۔ صاحبان منتہی الارب ومنتخب می فرمایند کہ آن کلانتر از خر وخرد تر از استر بود۔ فارسیان استعمالش در فارسی کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) براق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک مشہور بہشتی (خچر سے چھوٹا۔ گدھے سے بڑا) چوپایہ جسپر شب معراج کو رسول مقبول سوار ہوے۔

براق آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت واز سند پیش کردہ ایش

بمعنی حاضر کردن براق است (ملّا جامی ؎)
پسیج راہ عرشت کردم اینک ۔ براق برق سیر
آوردم اینک ۔ (اردو) براق حاضر کرنا۔ براق لانا

براق برق تاز استعمال۔ بقول ضمیمۂ برہان
و بحر کنایہ از اسپ جلد دوندہ دیگر کسی از محققین
فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب
توصیفی است بمعنی براق تیز رو۔ اگر سند استعمال پیش
شود توانیم عرض کرد کہ براق را بر سبیل مجاز بمعنی
اسپ گرفتہ اند (اردو) تیز رو گھوڑا۔ مذکّر

براق جم اصطلاح۔ بقول برہان و بحر
و ضمیمۂ ناصری و ضمیمۂ جہانگیری و آنند و رشیدی
(۱) کنایہ از بادی است کہ تخت سلیمان علیہ السّلام
را می برد صاحب جامع فرماید کہ کنایہ از بادی
کہ بحضرت سلیمان مسخّر بود (ابو الفرج ؎) ای باد
ہوای براق جم ۔ ای قاصد روم ای رسول چین ۔
مؤلف عرض کند کہ جم بقول برہان بفتح اوّل
و سکون ثانی بمعنی پادشاہ بزرگ باشد و نام سلیمان
علیہ السّلام و جمشید ہم ولیکن در جائیکہ با نگین
و وحش و طیر و دیو و پری گفتہ می شود مراد از
سلیمان علیہ السّلام است و در جائی کہ با جام
و پیالہ مذکور می گردد مراد از جمشید و آنجا کہ با
آئینہ و سد نام بردہ می شود اسکندر مراد باشد
(انتہی) پس براق جم مرکّب اضافی است بمعنی
براق سلیمان (اردو) براق جم فارسیون نے
اُس ہوا کا نام رکھّا ہے جو سلیمان علیہ السّلام
کی مسخّر تھی۔
(۲) براق جم۔ بقول ضمیمۂ ناصری کنایہ از اسپ
صاحب شمس گوید کہ بمعنی اسپ جم باشد دیگر
کسی از اہل لغت ذکر این نکرد **مؤلف** عرض
کند کہ بمجاز باشد (اردو) جمشید کا گھوڑا۔ مذکّر

براق چہارم فلک اصطلاح۔ بقول
ضمیمۂ برہان و بحر و آنند و ہفت (۱) کنایہ از
آفتاب است **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب
اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے

(۲) براق چہارم فلک۔ بقول ضیمۂ برہان و بحر کنایہ از فلک ہفتم ہم گفتہ اند صاحب مؤید بحوالۂ ادات فرماید کہ ای آسمان ہفتم و فرماید کہ در اصطلاحات و قفنیہ ہم بدین معنی آوردہ اند لیکن اگر آفتاب امی گفتی روا بودی **مؤلف** گوید کہ معنی حقیقی ہیچ تعلق باکنایہ ندارد و محققین (الف)

سند استعمال ہم پیش نکردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند۔ موافق قیاس نیست و غیر از تسامح نباشد (اردو) ساتوان آسمان مذکر۔

براق در لگام کشیدن استعمال بمعنی محکوم کردن براق (ابوبکر حجاج غزنوی ۵) سپیدہ دم چو خط نور بر ظلام کشند ز براق خسرو سیارہ در لگام کشند (اردو) براق کو لگام دینا۔

براکوہ بقول برہان و جامع و جہانگیری و رشیدی و ناصری و سراج و شمس و انند بفتح اوّل و ضم کاف و سکون واو و ہا نام کوہے است کہ مابین مشرق و جنوب قصبہ روش واقع است از ولایت فرغانہ نزدیک باندجان (حکیم نزاری قہستانی) (از جہانگیری ۵) وقت برچیدن گوزآ ببراکوہ رود ز بہ کش باز پسین درّہ رود در کونش ز **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این متحقق نشد کہ لفظ برا بچہ معنی بر کوہ زیادہ کردہ اند و جا دارد کہ الف زائد باشد و بر کوہ بمعنی بالای کوہ باشد و نظر بر بلندی این کوہ بدین نام موسوم شدہ (اردو) براکوہ فارسی بین ایک پہاڑ کا نام ہے جو قصبۂ روس کے جنوب و مشرق کے درمیان واقع ہے۔ اسم مذکر۔

براماسیدان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی منقوخ گشتن مانند خمیر و عجین دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بزیادت کلمۂ بر مزید علیہ

آماسیدن است و بس (اردو) دیکھو آماسیدن۔

براماہیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرادف براماسیدن کہ گذشت دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ اگر

سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد کہ مبدّل (براماسیدن) است کہ سین مہملہ بہ ہای ہوّز بدل شود چنانکہ خروس و خروہ و راس و راہ (اردو) دیکھو براماسیدن۔

براماہیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرادف براماسیدن و براماہیدن است کہ گذشت و دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد کہ بحذف الف مخفّف (براماہیدن) است و بس (اردو) دیکھو براماسیدن۔

برّان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضّم و تشدید را لغت فارسی است بمعنی تیز و بُرّندہ صاحب نوادر بذیل بریدن ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی قطع کنندہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم حال است از مصدر بریدن کہ می آید ضرورت نداشت کہ محقق اوّل الذّکر این را بطور اسم جامد بیان کند (اردو) تیز۔ بقول آصفیہ۔ نقیض کند۔ دھاردار۔ نوکدار۔ باڑھ دار کاٹنے والا۔ برّان۔ برندہ۔

براندا ختن بقول موارد و نوادر (۱) خراب کردن و منہدم ساختن (ملّا نظیری نیشاپوری ؎) دل آنکہ ست کہ سرگشتۂ رویت باشد ۔ خانمانہا زشکر خندہ براندا ختۂ (مولانا لسانی ؎) باز از چشم ترم خانہ براندا خت فراق ۔ آتشی دادن خونین جگر اندا خت فراق ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مجرّد (براندا ختن) مزید علیہ اندا ختن است بزیادت کلمۂ بر بر مصدر اندا ختن و (براندا ختن خانہ) کہ می آید از ہمین است (اردو) خراب کرنا۔ منہدم کرنا۔

(۲) براندا ختن۔ بقول موارد موقوف و نابود کردن (نظامی ؎) چو بشکست از ہیر بدپشت رائی ۔ براندا خت آئین زشت رائی (حزین ؎) دل نامہربانت کینہ عاشق چرا دارد ۔ اگر رسم وفا

عیب است از عالم براندازم ۔ مؤلف عرض کند کہ ہمان مزید علیہ انداختن چنانکہ بمعنی اول مذکور شد و (براندا ختن آئین و رسم) کہ در ملحقات می آید متعلق بہمین (اردو) موقوف کرنا۔ مٹانا۔

(۳) براندا ختن۔ بقول نوادر و موارد سگالیدن واندیشیدن (شیخ نظامی گنجوی ؎) حسابی کہ خاقان براندا ختی ۔ بفرمان او کارا و ساختی ۔ (ولہ ؎) یکی چارہ باید براندا ختن ۔ بتزویر مردم خوری ساختن ۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی بعمل آوردن و تجویز کردن است و (براندا ختن حساب و چارہ) کہ می آید متعلق بہمین (اردو) عمل مین لانا۔ تجویز کرنا۔

(۴) براندا ختن۔ بقول موارد بمعنی برداشتن صاحب فرہنگ فدائی فرماید کہ بمعنی برداشتن یا بلند کردن باشد (ظہوری ؎) نسیم نجت کو تا پردہ از روئے براندازد ۔ دل مژگان پرستم سینہ بر خنجر اندازد ۔ مؤلف عرض کند کہ مراد از دور کردن

ہم و مصدر (براندا ختن پردہ از رو) کہ می آید متعلق بہمین (اردو) اٹھانا۔ ہٹانا۔ دور کرنا۔

(۵) براندا ختن۔ بقول موارد غارت کردن۔ (نظامی ؎) ہمان ملک بردہ براندا ختند ۔ یکے شہر پر گنج پرداختند ۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی اول کہ گذشت و ضرورت نداشت کہ این را بمعنی غارت کردن قائم کنند و (براندا ختن ملک) کہ می آید از قبیل (براندا ختن خانہ) باشد و بس (اردو) دیکھو براندا ختن کے پہلے معنے۔

(۶) براندا ختن۔ بقول موارد بمعنی بند کردن و باز داشتن و بحوالۂ بہار فرماید کہ کنایہ از ماندہ کردن (خواجہ نظامی ؎) ہمان شیر دل دم براندا ختش ۔ شکاری زبون بود بشناختش ۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مجاز بمعنی دوم است کہ گذشت و مصدر (براندا ختن دم) کہ می آید متعلق است بہمین (اردو)

بند کرنا۔ روکنا۔

(۷) براندا ختن۔ بقول فدائی دور افگندن چیزے است از جاے خودش۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی چہارم است چنانکہ ما اشارۂ آن کردہ ایم (اردو) دیکھو براندا ختن کے چوتھے معنے۔

(۸) براندا ختن۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی برافگندن و فروافگندن باشد دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ ہمین است بمعنی حقیقی انداختن کہ مرادف افگندن است وکلمہ بر ہیچ معنی نہ کند وسند این از عرفی بر معنی دوازدہم این می آید (اردو) پھینکدینا۔ ڈالدینا۔

(۹) براندا ختن۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی پریشان و پراگندہ کردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال می باشیم و مجاز معنی ہشتم باشد (اردو) پراگندہ کرنا۔ پریشان کرنا۔

(۱۰) براندا ختن۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی شکست دادن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ معنی مراد یست یعنی اگر کسی کسی را بر زمین براندا خت گویا شکست داد و او را مغلوب کرد۔ (اردو) شکست دینا۔ مغلوب کرنا۔

(۱۱) براندا ختن۔ بہ تحقیق ما۔ بمعنی ریختن چون خون براندا ختن (عرفی ۵) خندۂ جام جم بگریاند تا گریۂ شیشہ خون براندازد (اردو) خون بہانا۔

(۱۲) براندا ختن بہ تحقیق ما بمعنی ترک کردن و جا دارد کہ متعلق کنیم بمعنی چہارم کہ دور کردن است (عرفی ۵) عشق گوتا خرد براندازد عود شوقی بجمر اندازد (اردو) ترک کرنا۔ دور کرنا۔ دیکھو چوتھے معنے۔

(۱۳) براندا ختن بہ تحقیق ما۔ بمعنی بیرون آوردن وظاہر کردن باشد (انوری ۵) ہر شراری کہ براندا خت دل از روے دہن بر فلک دیدم رخشان شدہ

انجم کردار ۔ (خاقانی ۵) گر کسی شب غراب وار از حلق ۔ بیضۂ آتشین برانداز د ۔ (اردو) نکالنا۔ ظاہر کرنا۔

برانداختن آئین (۲۴۳۲) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی موقوف کردن آئین باشد متعلق بمعنی دوم برانداختن و سندش از کلام نظامی ہمدرانجا گذشت و (آئین برانداختن) بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو آئین برانداختن۔

برانداختن اشک (۲۴۳۳) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ریختن اشک باشد متعلق بمعنی یازدہم برانداختن کہ گذشت و ہمین است (اشک برانداختن) کہ بجایش مذکور شد (ظہوری ۵) چوں ظہوری در آرزوی نثار ۔ اشک رشک گہر برانداز د ۔ (اردو) آنسو بہانا۔ اشک ٹپکانا۔ دیکھو اشک برانداختن۔

برانداختن بال و پر (۲۴۳۴) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برافگندن و فرو ریختن بال و پر باشد متعلق بمعنی ہشتم برانداختن کہ گذشت و جا دارد کہ این را بمعنی یازدہم متعلق کنیم۔ مرادف (بال و پر انداختن) کہ بجایش مذکور شد۔ (ظہوری ۵) اوج پرواز شان اگر کمال ۔ نرسد بال و پر برانداز د ۔ (اردو) دیکھو بال و پر انداختن۔

برانداختن بنیاد (۲۴۳۵) مصدر اصطلاحی بمعنی خراب کردن و منہدم ساختن بنیاد باشد متعلق بمعنی اوّل برانداختن کہ گذشت (حافظ ۵) اگر غم لشکر انگیزد کہ خون عاشقان ریزد ۔ من و ساقی بہم سازیم و بنیادش برانداز یم ۔ (اردو) بنیاد منہدم کرنا۔ خراب کرنا۔

برانداختن بیضہ (۲۴۳۶) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بیضہ نہادن متعلق است بمعنی سیزدہم برانداختن و سند این از خاقانی ہمدرانجا گذشت (اردو) انڈا دینا۔

برانداختن پردہ (۲۴۳۷) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برداشتن پردہ باشد متعلق بمعنی چہارم برانداختن

که مذکور شد (میر خسرو ۵) پرده براندازکه چون لاشوم ؛ پرده کشای ورا لاشوم ؛ سند دوم از ظهوری برمعنی چهارم گذشت (اردو) پرده اٹھانا

براندا ختن چاره مصدر اصطلاحی۔ بمعنی اندیشیدن و تجویز کردن چاره کار باشد متعلق بمعنی سوم براندا ختن که گذشت و سندش از کلام نظامی همدرانجا گذشت (اردو) چاره کا سوچنا۔ تجویز کرنا

براندا ختن حساب مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بعمل آوردن حساب باشد متعلق بمعنی سوم براندا ختن و سندش از کلام نظامی گنجوی همدرانجا مذکور شد (اردو) حساب کرنا۔

براندا ختن خانمان مصدر اصطلاحی بمعنی خراب کردن و منهدم ساختن خانمان باشد متعلق بمعنی اول براندا ختن و سندش از کلام نظیری نیشاپوری همدرانجا گذشت (اردو) خانمان خراب کرنا۔ برباد کرنا۔

براندا ختن خانه مصدر اصطلاحی۔ بمعنی خراب کردن و منهدم ساختن خانه باشد مرادف (براندا ختن خانمان) متعلق بمعنی اول براندا ختن و سندش از مولانا لسانی همدرانجا مذکور شد (اردو) گھر برباد کرنا

براندا ختن خرد مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ترک کردن خرد باشد سند این از عرفی برمعنی دوازدهم براندا ختن گذشت (اردو) عقل کھودینا عقل سے ہاتھ دھونا۔

براندا ختن خون مصدر اصطلاحی بمعنی ریختن خون باشد متعلق بمعنی یازدهم براندا ختن (ظهوری ۵) کوه را چون بلاله بطراز ند ؛ خون دل تا کمر براندا ز ند ؛ و سند دیگر از عرفی شیرازی همانجا گذشت (اردو) خون بہانا۔

براندا ختن دم مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بند کردن دم و کنایه از موقع سخن ندادن مراد از عاجز کردن است متعلق بمعنی ششم براندا ختن و سندش از خواجه نظامی همدرانجا گذشت (اردو) دم بند کرنا۔ بقول آصفیه۔ خاموش کرنا۔ منه بند کرنا

خوف کے مارے بات نہ نکلنے دینا۔

برانداختن رای (۲۴۳۰) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قائم کردن رای باشد متعلق بہ معنی سوم برانداختن بسبیل مجاز (شیخ نظامی ؎) برانداز رائی کہ یاری دہد ز ازین وحشتم رستگاری دہد (اردو) رائے قایم کرنا

برانداختن رسم (۲۴۳۱) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی موقوف کردن وبند کردن رسم باشد متعلق بمعنی دوم برانداختن ومرادف (برانداختن آئین) (حافظ ؎) وگر رسم فنا خواہی کہ از عالم براندازی ز بیفشان تا خرد ریزد ہزاران جان زہر مویت ز (عرفی ؎) سر بسر شکوہ ستم گردد ز رسم شرم از جہان براندازد ز (اردو) رسم موقوف کرنا دیکھو برانداختن آئین۔

برانداختن سر (۲۴۳۲) مصدر اصطلاحی متعلق بمعنی چہارم (برانداختن) کہ گذشت (ظہوری ؎) از سرزوق سر بجای کلاہ ز درنشاط خبر براندازند ز (اردو) سر گرانا۔ سر اُچھالنا۔

برانداختن شرار (۲۴۳۳) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بیرون آوردن وظاہر کردن شرار باشد۔ سند این بر معنی سیزدہم (برانداختن) مذکور شد (اردو) چنگاریاں جھاڑنا۔

برانداختن کلہ (۲۴۳۴) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بلند کردن کلاہ در ہوا و بوجد آمدن متعلق بمعنی چہارم برانداختن (خاقانی ؎) دل بسودای تو سر اندازد ز سر ز عشقت کلہ براندازد ز (اردو) وجد کرنا۔ ٹوپی اُچھالنا۔

برانداختن ملک (۲۴۳۵) مصدر اصطلاحی بمعنی برباد کردن ملک باشد متعلق بمعنی پنجم برانداختن کہ گذشت وسندش از کلام نظامی ہمدر انجا مذکور شد از قبیل (برانداختن خانمان وخانہ) (اردو) ملک برباد کرنا۔

برانداختن نظر (۲۴۳۶) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برافگندن نظر باشد وکنایہ از دیدن متعلق بمعنی ہشتم برانداختن کہ گذشت (ظہوری ؎) عاشقان

چون نظر برانداز ندہ پا فشارند و سر برانداز ندہ (اردو) نظر ڈالنا۔ بقول آصفیہ۔ سرسری طور سے دیکھنا۔ نگاہ کرنا۔ دیکھنا۔

برانداختن نقاب مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برداشتن نقاب باشد متعلق بمعنی چہارم برانداختن کہ گذشت (ہمان برانداختن پردہ) کہ مذکور شد (ظہوری ؎) دیدہا بر خویش دوزم چون برانداز د نقاب ہ در تماشا گاہ او دیدند حیران نوی ہ (اردو) نقاب اُلٹنا۔ نقاب اُٹھانا۔ (دیکھو (از رخ نقاب کشیدن)) (۳۹۵۴)

برانداختن نیشتر اصطلاح۔ بمعنی نیشتر زدن و متعلق بمعنی ہشتم (برانداختن) (ظہوری ؎) حسرت غمزہ چون خورند فرد ہ بنفس نیشتر برانداز ند (اردو) نشتر چبھونا۔ نشتر دینا۔ نشتر لگانا۔ بقول آصفیہ نشتر مارنا۔ فصد کھولنا۔ (داغ ؎) ظالم تری نگہ نے کیا کام ہی تمام ہ نشتر چبھوتے ہین تو رگ جان کو چھو کر (۳۹۵۵)

برانداز اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند کنایہ از خرچ کہ مقابل دخل است (خواجہ نظامی ؎) برانداز ہ کن برانداز خویش ہ کہ باشد میانہ نہ اندک نہ بیش (اردو) خرچ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر نقیض آمد۔ اٹھاؤ۔ گت

برانداف بقول برہان و ناصری و انند بضم اوّل و سکون نون و دال بنقطہ بالف کشیدہ و بفای زدہ رودہای انسان و حیوانات دیگر را گویند و بقول جہانگیری بفتح ثانی و بقول جامع بروزن سخن باف۔ صاحب شمس گوید کہ در سکندری این لفظ را بمعنی مذکور در کاف آوردہ۔ غان آرزو در سراج فرماید کہ بر وزن گل اندام باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بخیال ما بضم بای فارسی و سکون ثانی و فتح الف و سکون نون صحیح است کہ اصل این (پُرانداز) باشد بہ زای ہوز در آخرش۔ فارسیان بقاعدۂ خود بای فارسی را بموحدہ و زای ہوز را بہ فا بدل کردہ (برانداف) کردند چنانکہ اسپ و اسب۔ زغند و فغند و اگر بکاف عربی آخر ہم گیریم ہمان مبدل

کہ زاے ہوز بکاف ہم بدل شود چنانکہ مزیدن ومکیدن و (بُراندا ختن) بقول برہان بمعنی پرہیز کردن یعنی خوردن پُرہیز کردن از معدہ آمدہ وتبرکی آنرا (اوخشی) گویند وآن دلیل ہضم شدن طعمہ باشد پس (براندا) حاصل بالمصدرش ومجازاً بمعنی روده ہا مستعمل شد (اردو) آنتین بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ رودہا۔ انتڑیاں۔

بران دل استعمال۔ بقول بہار وبحر وانند بمعنی بران عزم وبران ارادہ باشد (نظامی ؎)

بران دل کہ خون ریز وا رانکنند ؎ بروکین خود آشکارا کنند ؎ (میر خسرو ؎) بران دل شدکہ آرد در برش ؎ خورد زان شاخ نازک میوۂ تر ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین استعمال بالف ممدودۂ سوم بجایش گذشت (اردو) دیکھو بر آن دل۔

براندن بورغ استعمال بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نام شہری است کہ آنرا برانڈن برگ گویند **مؤلف** عرض کند کہ مفرس (بیڈن برگ) است واین مستقر صوبہ ایست در جرمن دیگر ہیچ (اردو) بیڈن برگ ایک شہر کا نام ہے جو جرمن مین واقع ہے۔ مذکر۔

بران سر استعمال بقول بہار وانند وبحر وغیاث بمعنی بران عزم وبران ارادہ مرادف بران دل کہ گذشت (خواجہ شیراز ؎) بران سرم کہ ننوشم می وگنہ نکنم ؎ اگر موافق تدبیر من بود تقدیر ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین اصطلاح با ممدودہ گذشت وتعریف آن ہمدر انجا کردہ ایم از کثرت استعمال ممدودہ بہ مقصورہ بدل شد (اردو) دیکھو بر آن سر۔

بران عقل ودانش بباید گریست مثل این **کہ آمد بود نوزدہ خرج بیست** ہمانست کہ با الف ممدودہ گذشت۔ ممدودہ از کثرت استعمال بدل شد بہ الف مقصورہ دیگر ہیچ (اردو)

دیکھو (بر آن عقل و دانش بباید گریست)

برانغار (اصطلاح) بقول انند بحوالۂ فرہنگ قرنگ بضم بای موحدہ لغت ترکی است بمعنی فوج جانب دست راست کہ بعربی آنرا میمنہ گویند۔ صاحب غیاث بر بر نغار بحوالۂ لغات ترکی فرماید کہ بضمتین و غین معجمہ و رای مہملہ بترکی نام فوجی کہ بروز جنگ جانب دست راست بادشاہ استادہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان استعمال این کردہ اند و بس (اردو) میمنہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ فوج کا وہ حصہ جو لڑائی میں بادشاہ یا سپہ سالار کے داہنی ہاتھ پر ہو۔ داہنی بازو کی فوج۔

برانگشت پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر (۱) یاد داشتن۔ بہار گوید کہ چیہ ہر چیز کہ برانگشت پیچیدہ می شود۔ ہر وقت در نظر می باشد گویا خویشتن را یاد می دہد (میرزا صائب ۵) آن ستمگر از نگاہ دور رنجیدن نداشت ز این گناہ سہل بر انگشت پیچیدن نداشت ز صاحب انند ہمزبان بہار **مؤلف** عرض کند کہ رسم قدیم است کہ چون خواہند کہ چیزی را یاد دارند رشتہ را بر انگشت می پیچند یا گرہ بر رومال دستی زنند و متقدمین عجم زخم بر انگشت ہم میزدند بلکہ لیمور اسوراخ زدہ بر زخم انگشت می پوشیدند تا بوسیلۂ آن چیزی کہ در خیال است از ان غفلت نہ شود و معاصرین روشن خیال آنرا با قلم سرما بر آستین می نویسند یا در کتاب کوچک یادداشت کہ در جیب می باشد۔ بای حالی مرادف (رشتہ بانگشت بستن و پیچیدن) است کہ می آید و این مخفف آن باشد (اردو) دکن میں کہتے ہیں (پلو میں گرہ دینا) یعنی کسی بات کو یاد رکھنا۔ بھول نہ جانا۔ صاحب آصفیہ نے صرف (گرہ دینا) پر لکھا ہے۔ یاد رکھنا۔

(۲) برانگشت پیچیدن۔ بقول وارستہ و بحر مشہور کردن (سنجر کاشی ۵) تا اشک مرا غیر بر انگشت

نه پیچید ز شهباز خدامی طلبم ماتم خویشان ز بهار
ہمین سند را برای معنی اوّل آورده و ازین معنی
سکوت ورزیده صاحب انند ہمزبان بہار **مؤلف**
عرض کند که مجاز معنی اوّل است مقصود از (ہمیشه
پیش نظر داشتن و نظر گاشتن بر چیزی) نه مشهور
کردن چنانکه محققین متقدّم الذکر خیال کرده اند۔
(اردو) ہمیشہ پیش نظر رکھنا۔ دکن مین کہتے ہین
آنکھ لگاے رہنا (تاکنا۔ بقول آصفیہ چھپکر دیکھنا

برانگیختن بقول بحر (۱) تحریص کردن و
فرماید که کامل التّصریف است و مضارع این
برانگیزد صاحب انند گوید که بمعنی برآغالیدن
باشد (ظہوری ۵) زن کمانخانه ابروست قضا
صید افگن ز خوش برانگیخته ترک قدر انداز تراز
مؤلّف عرض کند که مزید علیه انگیختن است
بمعنی شانزدہش وبس که کله بر در اوّل این
زائد کرده اند۔ ہیچ معنی نکند۔ و مضارع این
(برانگیخد) بود۔ خای معجمه به زای ہوّز بدل شد

چنانکه فراخ و فراز۔ مرادف برآغالیدن (اردو)
برانگیختہ کرنا۔ بقول آصفیہ۔ اکسانا۔ بھڑکانا۔
ابھارنا۔ اغوا دینا۔ بہکانا۔
(۲) برانگیختن۔ بقول بحر فرستادن شخصی را بر کاری
و چیزی **مؤلّف** عرض کند که حیف است که
سند استعمال پیش نه شد و بصورت وجود سند
توانیم عرض کرد که مجاز معنی اوّل است که آماده
کردن برای کاری و فرستادن شخصے به کاری ہر دو
قریب بمعنی یکدیگر است و متعلّق بمعنی یازدہم
انگیختن بزیادت کله بر بران (اردو) کسی
شخص کو کسی کام کے لئے بھیجنا۔
(۳) برانگیختن۔ بقول بحر دور کردن (ظہوری ۵)
سزد ز جذب محبّت که دلربا یانرا ز بروز حشر ز آغوش
ما برانگیزند ز **مؤلّف** عرض کند که اگرچه اینمعنی
برمعنی پانزدہم انگیختن ہم مذکور شد ولیکن سندے
که پیش شده متعلّق است بمعنی برخیزانیدن اندرینصورت
مرادف معنی دوازدہم انگیختن باشد که گذشت (اردو)

دور کرنا بقول آصفیہ۔ الگ کرنا۔ الگ کرنا۔ جدا کرنا۔ خارج کرنا۔ ہٹانا (رشک ؎) جو شکوہ دل نالان حضور کرتے ہین ٭ ہم اس فساد کو پہلو سے دور کرتے ہین ٭ اور بلحاظ معنے آخرہ اُٹھانا۔

(۴) برانگیختن۔ بقول بحر دور شدن (ظہوری ؎) برانگیز از راہ شبگیر گردی ٭ کہ بر جبہۂ صبح منزل نشیند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بلند کردن است کہ برمعنی ششم می آید واگر کشان کشان بسوی معنی بحر بریم۔ بمعنی دور کردن باشد نہ دور شدن (اردو) بلند کرنا۔ دیکھو (برانگیختن کے چھٹے معنے:

(۵) برانگیختن۔ بقول بحر پیدا کردن (ظہوری ؎) ای قطرہ پی آب برانگیز سحابی ٭ از گریہ پرشور کہ عمان گلہ دارد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق باشد بمعنی اوّل یا دوم انگیختن کہ بجایش گذشت (اردو) پیدا کرنا۔ بقول آصفیہ ظاہر کرنا۔ موجود کرنا۔

(۶) برانگیختن۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بلند کردن۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ معنی اوّل انگیختن کہ بجایش مذکور شد وکلمۂ بر تائید معنی کند (اردو) بلند کرنا۔ دیکھو انگیختن کے پہلے معنے

(۷) برانگیختن۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی برکشیدن باشد۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ انگیختن بمعنی پنجمش کہ گذشت (اردو) کھینچنا دیکھو انگیختن کے پانچوین معنے

برانگیختن از آغوش (مصدر اصطلاحی) بمعنی خیزاندن از آغوش باشد متعلق بمعنی سوم برانگیختن وسندش از کلام ظہوری ہمدرانجا گذشت (اردو) آغوش سے اُٹھانا۔ پہلو سے اُٹھانا

برانگیختن از چیزی (مصدر اصطلاحی) بمعنی بلند کردن از چیزی باشد متعلق بمعنی ششم برانگیختن وسندش از کلام ظہوری ہمدرانجا مذکور شد (اردو)

کسی چیز سے دور ہونا۔ دور کرنا۔

برانگیختن از راہ مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بلند کردن از راہ باشد و این مصدر خاص است از مصدر عام (برانگیختن از چیزی) کہ گذشت (اردو) کسی چیز سے بلند کرنا۔ اُٹھانا۔

برانگیختن سحاب مصدر اصطلاحی۔ بمعنی پیدا کردن سحاب باشد متعلق بمعنی پنجم یا ششم برانگیختن و سندش از کلام ظہوری ہمدر انجا گذشت (اردو) ابر پیدا کرنا۔ ظاہر کرنا۔

(الف) برانگیختن گرد از جوئبار
(ب) برانگیختن گرد از چیزی (مصادر اصطلاحی (الف) کنایہ باشد از کار عجیب و ناممکن کردن و برباد کردن و (ب) بمعنی خیزاندن و بلند کردن بمعنی حقیقی متعلق بہ معانی سوم و ششم برانگیختن۔ مرادف (برآوردن گرد از چیزی) کہ گذشت (ظہوری ؎) بگاہ گریہ گرد از جوئبار رگ برانگیزم ز خوش آن کز گریہ گاہ خود جگر افسردہ می آید ز مخفی مبادکہ در کلام ظہوری مصدر (ب) بمعنی حقیقی است و مصدر (الف) بمعنی مجازی کہ کنایہ باشد و تخصیص جوئبار اصلا نباشد در (الف) کہ با آب و چشمہ ورود و امثال آن ہم استعمال توان کرد (اردو) (الف) عجیب اور ناممکن کام کرنا (برباد کرنا (ب) کسی چیز سے دھول اُڑانا۔ گرد اُڑانا۔

برانگیزانیدن بقول بحر متعدی برانگیختن باشد و فرماید کہ کامل التصریف است مؤلف عرض کند کہ فارسیان بقاعدہ خود انگیزیدن را کہ لازم و متعدی بیک مفعول است متعدی بدو مفعول کردہ اند و بزیادت کلمہ بر مزید علیہ انگیزانیدن است کہ بجائے خود ش گذشت (اردو) دیکھو برانگیختن اور یہ تمام معانی میں اُس کا متعدی ہے۔ دیکھو انگیزانیدن۔

برانگیزیدن بقول بحر۔ مرادف برانگیختن باشد و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این برانگیزد مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ

انگیزیدن باشد کہ بجای خودش گذشت کلہ بر در اولش زیادہ کردہ اند و بس و مرادف	برانگیختن بہمہ معانیش (اردو) دیکھو برانگیختن کے کل معنے۔

برانہ بقول سروری و برہان و جامع و سراج بفتح اول و نون بروزن زمانہ نام شہری و مدینہ ایست (حکیم عنصری ؎) سپہ کشید چہ از تازی و چہ از بلغار ز چہ از برانہ چہ از بابکند و از فاراب **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ وجہ تسمیۂ این معلوم نہ شد و تعریف مزید این شہر ہم بدست نیامد۔ (اردو) برانہ فارسی مین ایک شہر کا نام ہے۔ مذکر۔

برانی بالفتح و کسر نون۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است (۱) بمعنی ظرف گلین یا آوند چینی کہ دران گلہا و شکر و شیرینی و ادویہ نگہدارند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما مرکب است از لفظ پر و الف و نون زائد یعنی پران بالضم مزید علیہ پر۔ تحتانی آخرہ برای نسبت یعنی چیزی کہ منسوب بہ پری است کاسہ و ظرفی باشد۔ بای فارسی را بعربی بدل کردند چنانکہ تپ و تب۔ فارسیان ناواقف از حقیقت ماخذ در محاورۂ خود این را بالفتح اول استعمال کردند اسم جامد فارسی زبان است (اردو) وہ چینی یا مٹی کا برتن جس مین شکر اور شیرینی وغیرہ رکھتے ہین۔

(۲) برانی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اول و تشدید ثانی بمعنی قطع و برش باشد کہ یای مصدری بر لفظ بران زیادہ کردہ اند (ظہوری ؎) نماند در دم شمشیر غمزہ بّرانی ز جگر شگافی مژگان دشنہ ساز گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ہم او بر لفظ بران کہ بالضم و تشدید گذشت بمعنی تیز و برندہ نوشتہ و ما ہمدر انجا حقیقتش بیان کردہ ایم پس جزین نباشد کہ یای مصدری

در آخرش زیاده کرده بمعنی حاصل بالمصدر یعنی بُرش استعمال کرده اند و مجازاً بمعنی تیزی - مخفی مباد که بُرّان اسم حال است از مصدر بریدن و فارسیان بزیادت یای مصدری بر اسم حال بمعنی حاصل بالمصدرش استعمال کردند و این قاعدهٔ جدید بنظر آمد برای حاصل بالمصدر - ورای قواعد مروّجه که صراحتش بر لفظ (آموی) گذشت و بر لفظ (حاصل بالمصدر) می آید و این قاعدهٔ جدید که درین لفظ بنظر آمد از قبیل (ارزانی) است که بجایش گذشت که آن هم ورای قواعد متداولهٔ حاصل بالمصدر بود (اردو) بُرش - بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - بالتشدید - کاٹ - تیزی -

برانیدن | بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالضم لغت فارسی است بمعنی بوسه دادن دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که جزین نیست که اسم مصدر این بر آن لغت سنسکرت است که بقول ساطع بفتح اوّل بمعنی محبوب و معشوق آمده و فارسیان بای فارسی را به بای عربی بدل کردند چنانکه اسپ و اسب و بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن مصدری ساختند که در محاورهٔ عجم بالضم بمعنی بوسه دادن مستعمل شد و این کنایه باشد (اردو) بوسه دینا - دیکھوا دا کردن بوسه -

براو | بقول برهان بفتح اوّل و سکون آخر که واو باشد طائفه را گویند از جنس کنّاس و سرگین کش صاحب جامع فرماید که طائفه از کنّاس و سرگین کش را گویند - خان آرزو در سراج فرماید که طائفه که کناسی و سرگین کشی کنند صاحبان ناصری دانند و هفت هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مخفف (برآور) است بحذف رای مهمله - و معنی حقیقی این بیرون کننده و مراد از صاف و پاک کننده که سرگین و خاشاک را دور کند دیگر هیچ و جا دارد که این را مخفف (برازر) گیریم که واو نسبت بر لفظ

برآز زیادہ شد چنانکہ ہنر و وپس ازان زای آخر حذف شدہ برآ و باقی ماند و برآز بمعنی سرگین برمعنی ہفتمش مذکور شد واللہ اعلم۔ (اردو) خاکروب بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ جاروب کش مہتر۔ کناس۔ بھنگی۔ حلال خور۔

براوج آمدن اصطلاح۔ بمعنی بلند مرتبہ گردیدن وعروج حاصل کردن باشد (انوری ؎) ہر کہ سر بر خاک ایوانت نہد از روی قدر تا پایش از تحت الثری براوج کیوان آمدہ است (اردو) بلند مرتبہ ہونا۔ عروج حاصل کرنا۔

براہ بقول سروری بہ رای ہملہ بروزن مباح (۱) زیب ونیکوئی را گویند صاحب برہان گوید کہ بروزن پگاہ بمعنی خوبی ونیکوئی وآراستگی باشد صاحب ناصری فرماید کہ بروزن نماز بمعنی برازندگی یعنی زیبندگی ونیکوئی وآراستگی است صاحب رشیدی فرماید کہ بالفتح مرادف برآز باشد کہ گذشت بمعنی زیبائی وآراستگی وفرماید کہ برین قیاس برازش وبرازیدن ومی برازدی آید صاحب جامع فرماید کہ بروزن نگاہ خوبی وآراستگی را گویند خان آرزو در سراج فرماید کہ بالفتح مرادف برآز باشد بمعنی زیبیدن وآراستہ بودن وفرماید کہ قوسی براہ را بالضم تحقیق کردہ صاحبان انند وشمس ہم ذکر این کردہ اند (حکیم عنصری ؎) کار زرگر بزر شود بہراہ ؎ زر بزرگر سپار و کار بخواہ (حکیم سنائی ؎) لاجرم کرد عروسی بہ مدیحت جلوہ تا کہ بہ از حور بہشت است گہ حسن وبراہ ؎ (امیر اللہ بن اخسیکتی ؎) مجلس شاہ بدیدم نہ بران ساز و نسق ؎ صدر درگاہ بدیدم نہ بران فرز وبراہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بتاز بہ ہمین معنی برمعنی دوش گذشت زای ہوز آخرہ بدل شد بہ ہای ہوز چنانکہ کوزپشت وکوہ پشت۔ (اردو) دیکھو برازکے دوسرے معنے۔

(۲) براہ۔ بقول برہان وجامع بمعنی خوب ونیکو وآراستہ (حکیم اسدی طوسی ؎) بدان گونہ

سالار زار و تباہ ؎ ہی شد رہی پیشیش آمد براہ ؎
(فردوسی ع) نہ رویش نکوہی و نہ رایش براہ ؎
صاحبان ناصری و جہانگیری و انند و شمس ہم ذکر این
کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل ہمان برآز
کہ بمعنی شتافتن مذکور شد (اردو) دیکھو برآز کے
چھٹے معنے۔

(۳) براہ۔ بقول برہان برازش و برازیدن را
ہم گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد
مؤلف عرض کند کہ جزین نباشد کہ این را
مبدل برآز بمعنی (رویش۔ اسم مصدر برازیدن)
گیریم کہ ذکرش ہمدرانجا گذشت و (برازش)
حاصل بالمصدر برازیدن است پس براہ
مبدل برآز را مرادف برآزش گفتن بعید از
باریک بینی و بی اعتنائی نسبت بقواعد فارسی است
(اردو) دیکھو برآز کے دوسرے معنے۔

(۴) براہ۔ بہ تحقیق مخفف (بر راہ) است
یعنی بر سبیل و این استعمال بمعنی حقیقی است و سند این
در لمعات می آید (اردو) راہ پر۔ راستہ پر۔

براہ آوردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
بر جادۂ مستقیم قائم کردن و درست کردن باشد۔
(ظہوری ؎) خواہمش از وفا براہ آور و گر نہ بخت
عاشق کہ بیوفاست حریف (اردو) راہ پر لانا۔
بقول آصفیہ۔ اصلاح کرنا۔ درستی پر لانا۔ نیک
بنانا (قلق ؎) لاے خدا ہی اس بت ظالم کو
راہ پر ؎ چھائی ہوی ہے بے اثری روے آہ پر ؎

براہ استادن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار
(۱) بمعنی انتظار کشیدن باشد (سالک قزوینی
؎) کبک از حسرت رفتار قیامت زا پیش ؎ بسکہ
استادہ برہ رخنۂ خون بر پا پیش ؎ صاحب انند
نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ سند پیش شدہ
برای (برہ ایستادن) باشد عیبی ندارد کہ برہ
مخفف براہ است و بس و (۲) بمعنی حقیقی او ست
(اردو) (۱) انتظار کرنا۔ بقول امیر۔ منتظر ہونا۔
راستہ دیکھنا۔ راہ تکنا (آتش ؎) خود چلو نگا

یار سے لینے جواب خط شوق ؎ اور مین کرتا ہون
دودن نامہ بر کا انتظار ؎ (۲) راستہ پر کھڑا رہنا۔

براہ افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار (۱) قریب بانجام رسیدن و روبراہ آمدن
کار صاحب اند گوید کہ قریب بانجام رسیدن
و روبرو آمدن و روبراہ آمدن کار باشد صاحب
بحر فرماید کہ (۲) بمعنی روان شدن است (تاثیر)
بی سرانجامی من خوب براہ افتادہ است ؎ ہمچو زمن
خانۂ ما را در و دیواری نیست ؎ **مؤلف** عرض
کند کہ ہر دو معنی کنایہ باشد و محققین بالا در معنی
اوّل تسامح کردہ اند کہ کار را ازین ہیچ تعلق نیست
اگر مضاف کنیم بکسی معنی این رو براہ آمدن و درست
شدن کسی است و اگر مضاف کنیم بسوی چیزی
اندران صورت معنی بیان کردہ محققین بالا درست
می شود و لیکن معنی رو برو آمدن و بانجام رسیدن
قابل نظر است و نادرست۔ فتأمّل (اردو)
(۱) راہ پر آنا۔ بقول آصفیہ۔ سیدھے راستہ پر آنا۔
درست ہونا۔ اصلاح پذیر ہونا (۲) جانا۔ روانہ ہونا

براہ افتادن اختلاط (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار (۱) درگیر و مناسب افتادن اختلاط
(۲) بمعنی انتظار کشیدن (ظہوری ؎) راہ
گرداند ز ہر جا بیندم مخلص ز دور ؎ اختلاط من
چنین با او براہ افتادہ است ؎ (ولہ ؎) براہ
افتاد خوش سودای کاکل ؎ جدا از حسرت ہر مو
بمیرم (عبداللطیف خان تنہا ؎) تا بفکر جلوہ
آن آہو نگاہ افتادہ است ؎ چشم نرگس را کہ
می بینم براہ افتادہ است ؎ و فرماید کہ پیش تخصیص
صاحب مصطلحات کہ تنہا بالفظ اختلاط
آوردہ صحیح نباشد صاحب اند ہمزبان بہار
مؤلف عرض کند کہ ما بر (براہ افتادن)
صراحت کردہ ایم و اینہمہ متعلق بہ (براہ افتادن
چیزی) است کہ ذکرش ہمدر انجا گذشت و
معنی دوم حاصل (براہ افتادن چشم) است
نہ مجرد (براہ افتادن) (اردو) (۱) اختلاط کا

موافق ہونا۔ مناسب ہونا۔ درست ہونا۔ (۲) دیکھو براہ استادن کے پہلے معنے۔

براہ افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بیدار کردن و راہ نمودن (صائب ۵) رگ خوابست از افسردگیہا رشتہ را تنگم ز بہوئی این گران خوابان غفلت را براہ افگن ز صاحب اند ہمزبان بہار **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (براہ آوردن) است کہ گذشت و بمجاز این معنی پیدا شد (اردو) بیدار کرنا (راہ پر لانا) دیکھو براہ آوردن۔

براہام بقول جامع و سروری و ناصری و برہان بفتح اوّل ہمان (ابراہیم) **مؤلف** عرض کند کہ مخفف و مبدل (ابراہیم) باشد کہ الف اوّل حذف شد و تحتانی بدل شد بالف و عجبی نیست کہ اصل لغت عبرانی ہمین باشد و عربان بزیادت الف و صلی در اوّل و امالۂ الف دوم بہ تحتانی (ابراہیم) کردہ باشند واللہ اعلم و مخفف این براہم ہم می آید و تعریف مزید این ہمدر انجا کنیم (اردو) دیکھو براہم۔

براہ انداختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بیدار کردن و راہ نمودن مرادف براہ افگندن کہ گذشت (صائب ۵) بال و پر شد شوق من سنگِ نشان خفتہ را ز من براہ انداختم این کاروانِ خفتہ را ز صاحب اند ہمزبان بہار **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد (بس) (اردو) دیکھو براہ افگندن۔

براہ او فتادن مصدر اصطلاحی بمعنی رہ راست گرفتن و براہ آمدن است ہمان (براہ افتادن) کہ گذشت و او بعد الف زائد است (بس) (صائب ۵) روشنگر وجود براہ او فتادن است ز در جوئبار سبزی آب از ستادنست ز (اردو) دیکھو براہ افتادن۔

براہ یا بای کوہی رفتن مصدر اصطلاحی بقول

کنایہ از لواطت و اغلام کردن دیگر کسی از محققین معاصر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ (بابائے کوہی) بمعنی لفظی کسی کہ در دامن کوہ ہا بسر برد و از آبادی کار ندارد۔ سوقیان و لوطیان عجم بطریق ہزل آلہ تناسل را گفتہ اند و از کوہ۔ سیرین ارادہ کردہ اند پس از معنی حقیقی این مصدر اصطلاحی۔ ہمان کنایہ پیدا کردہ اند کہ ذکرش بالا گذشت (اردو) اغلام کرنا۔ کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے اغلام کا ذکر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی غلام کی سواری لینا۔ اصطلاحی۔ لونڈونکی سواری کسنا۔ لڑکون کے ساتھ بدفعل کرنا۔ لواطت لونڈے بازی (لواطت کرنا بھی کہہ سکتے ہیں)۔

براہ بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول واسطہ وبہار و بحر و انند بسر بردن (سلیم ۵) دور و عمر کہ خواہ و نخواہ می گذرد چنانکہ می بری آنرا براہ می گذرد **مؤلف** عرض کند کہ گذاردن ہم در این معنی پیدا می شود بر سبیل کنایہ (اردو) لے جانا۔ (دکن مین بمعنی بسر کرنا مستعمل ہے۔ صاحب آصفیہ نے دیئے جانا) پر اس معنے کو ترک کیا ہے لیکن صاحبان زبان کے زبان پر ہے۔ بسر کرنا۔ بقول آصفیہ گزارنا۔ بھوگنا۔ اوقات گزاری کرنا

براہ داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول انند بحوالۂ بہار کنایہ از ترصد و انتظار در دو چیزی داشتن گوید کہ این در بیت خواجہ نظامی واقع است لیکن اکثر بدین معنی چشم براہ داشتن مستعمل می شود نہ تنہا براہ داشتن **مؤلف** عرض کند کہ سینہ زوری و کد کاوش محقق است از قبیل ایجاد بندہ کہ از (چشم براہ داشتن) چشم را حذف کردہ مجرد (براہ داشتن) بدینمعنی قائم کرد و حوالۂ کلام نظامی داد و نقل کلام نکرد تا ما این را تسلیم نہ کنیم تا آنکہ سند استعمال نہ بینیم (اردو) دیکھو براہ استادن کے پہلے معنے۔

براہ سپردن (مصدر اصطلاحی) بقول خان آرزو در چراغ (را) سفری کردن۔ صاحب بحر فرماید کہ سفر

کردن یعنی کسی را مسافر گردانیدن است (قدسی ۹)
کسی کرمنع تو از راه خانه باکرد ۔ چو چشم منتظر آنش سپرده ایم برراه
مؤلف عرض کند کہ از ہر ۳ معنی حقیقی (۳) کنایہ پیدا میشود
یعنی سپردن براہ عالم بقای بدرقہ گرگ و جلت وسند بالا
متعلق بمعنی دوم ہست نہ اول ۔ بہار نسبت این
گوید کہ نفرین و دعای بد کردن مثلاً سیدی بکسی
گوید کہ ترا براہ جد خود سپردم ای باطن جدم ترا
خواہد زد و نیز گویند براہ اجاغ سپردند و اجاغ
بمعنی دودمان است (محسن تاثیر ۹) بی تو دشمن
شرم گر ہمہ چشم باشد ۔ کہ خدا باز رخش گشتہ سپردم
برہانش ۔ صاحب انند نقل نگار بہار (اردو)
(۱) مسافر بنا دینا ۔ چلا دینا (دکن مین کہتے ہین)
سواڑی بڑھانا) (۲) مرنے کی بد دعا کرنا ۔ موت
کے لئے کوسنا ۔

(۳) براہ سپردن ۔ بقول بہار در دعای نیک
و آفرین نیز مستعمل گویند براہ جد سپردمت ای جدمن
احراین حسنہ خواہد داد لیکن ازین بیت راقم بمعنی
کار نیک کردن و دعای خوب گفتن مستفاد می شود و
درین صورت از اضداد خواہد بود ۔ و فرماید کہ این
از اہل زبان بتحقیق پیوستہ (راقم ۹) پیوستہ خیر خواہی
دشمن طریق ماست ۔ بی راہ رو براہ سپردن
طریق ماست ۔ صاحب انند ہمزبانش **مؤلف**
عرض کند کہ (خدا حافظ گفتن) است وبس (اردو)
(خدا حافظ کہنا) صاحب آصفیہ نے صرف
(خدا حافظ) کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے ایک
کلمۂ دعا ہے جو رخصت ہوتے وقت ایک
دوسرے کو کہتا ہے ۔

براہم | بقول ہفت بکسر اول و رای مہملہ
بالف کشیدہ و کسرہای مدورہ و سکون میم ہمان
ابراہیم است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این
نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مخفف ابراہیم الف
اول و تحتانی را فارسیان حذف کردہ اند وبس
ابراہیم لغت عربی نیست بلکہ عبرانی است و براہم
بکسر اول و چہارم مفرس توان گفت (اردو)

ابراہیم بقول امیر ایک پیغمبر کا نام ہے جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین تھے ان کا لقب خلیل اللہ تھا سب سے پہلے ابراہیم آپ ہی کا نام ہوا جس کے معنے این (مہربان باپ) آپ کے باپ کا نام آزر تھا۔ آپ کے بدن سے مشک کی بو آتی تھی۔ درندے آپ سے باتین کرتے تھے۔ نمرود کے ڈر سے آپنے مدت تک ایک غار مین پرورش پائی۔ سولہا برس کی عمر مین نمرود نے آپ کو آگ کی ڈھیر مین ڈالدیا تمام آگ گلزار ہوگئی۔ خانۂ کعبہ کو جسکی حضرت آدم نے بناڈالی تھی اور طوفان نوح مین معدوم ہوگیا تھا آپنے از سر نو تعمیر کیا۔

براہیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر ہا (۱) بمعنی فرستادن و (۲) سفر کردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ اسم مصدر این همان (براہ) است کہ بمعنی براہ گذشت۔ فارسیان بقاعدۂ خود بزیادت یاے معروف وعلامت مصدر دآن (در آخرش) مصدری ساختند کہ باصول متقدمین فارسی جعلی است و باصول ما کہ بر (اسم مصدر) بیان کردہ ایم مصدر اصلی چہ اسم مصدر این لغت زبان فارسی است معنی لفظی این براہ بودن و گذاشتن و آمدن از فرستادن و سفر کردن۔ طالب سند استعمال می باشد

(اردو) (۱) بھیجنا۔ بقول آصفیہ۔ ارسال کرنا ابلاغ کرنا۔ روانہ کرنا۔ پہنچانا۔ (۲) سفر کرنا بقول آصفیہ۔ سیاحت کرنا۔ مسافرت کرنا۔ روانہ ہونا۔ کوچ کرنا۔ (غافل ۵) کاروان گل سفر شاید چمن سے کرگیا ؎ آج جو نالان ہے تو مثل جرس اے عندلیب ؎۔

براہیم صاحب مؤید نبدیل لغات فارسی فرمایدکہ همان ابراہیم کہ در فصل الف گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مخفف ابراہیم وحقیقت این بر (براہم) نوشتہ ایم۔ (اردو) دیکھو براہیم

برای بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی بہر وجہت **مؤلف** عرض کند

که مرکب از موحده و لفظ رای مخفی مبادکه رآی بقول منتخب لغت عربی است بمعنی تدبیر فارسیان بزیادت موحده در اقوالش این را استعمال کرده اند بمعنی متذکره بالا (اردو) واسطے بقول آصفیه لئے۔ از بهر جیسے "خدا کے واسطے"!

برای آتش برون آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر جاگرم ناکرده رفتن و این مبالغه است از زود برگشتن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که مرادف (آمدن بآتش گرفتن) حیف است که بهارند استعمال این پیش نکرد خلاف قیاس نیست واسته ذکر (برای آتش برون آمده) می کند که ماضی مطلق همین است (عزت فیروز آبادی ۹) شوخی که مباح داندم خون خوردن ز آمد چو پس از هزار عذر آوردن ز بنشست زانی ودلم با خود برد ز گویا آمد برای آتش برون ز (اردو) آگ لینے آنا۔ دیکھو (آمدن بآتش گرفتن)

برای آتش گرفتن آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر مرادف (برای آتش برون آمدن) که گذشت دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) دیکھو (آمدن بآتش گرفتن)

برای العین اصطلاح۔ بقول صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی مقابل چشم در روبرو باشد **مؤلف** عرض کند که معنی حقیقی این بچشم خود دیگر هیچ گویند که "برای العین مشاهده کردم" یعنی بچشم خود دیدم حقیقت این است که (رای العین) بقول انند لغت عرب است بضم تحتانی اول بمعنی (دیدن بچشم) وصاحب غیاث هم ذکر این کرده وبخیال بمعنی حاصل بالمصدر است یعنی مشاهدهٔ چشم۔ فارسیان بزیادت موحده که افاده معنی معیت کند استعمال این کرده اند بمعنی (مشاهدهٔ خود) (اردو) آنکھون کے سامنے۔ روبرو۔ ہماری تحقیق

کے لحاظ سے (اپنی آنکھ سے)

برای خویش بودن استعمال۔ بقول خان آرزو در چراغ۔ خود مطلب و تنہا منتفع شدن در کاری و بقول بحر۔ خود مطلب بودن و تنہا منتفع شدن از چیزے۔ بہار گوید کہ خود مطلب بودن و تنہا منتفع شدن در کاری۔ صاحب انند ہمزبان بہار (ظہوری) ؎ الطاف نیست این ہمہ بودن برای خویش سود است سود با تو شریک زیان ما مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (اردو) خود مطلب ہونا۔ خود غرض ہونا۔ ذاتی نفع حاصل کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (خود غرضی) اور (خود مطلبی) کا ذکر فرمایا ہے۔

برای خویشتن استعمال۔ بمعنی خود مطلب و خود غرض باشد (خواجہ شیراز ؎) چورای عشق زدی با تو گفتم ای بلبل مکن کہ این گل خود رو برای خویشتن است مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی برای خود و برای خود و کنایہ از خود غرض (اردو) خود غرض۔ بقول آصفیہ خود مراد۔ خود کام۔ خود مطلبیا۔ وہ شخص جو اپنی غرض پر تو محبت اور آشنائی کا دم بھرے اور دوسرے کے مطلب پر بے پروائی و بے اعتنائی ظاہر کرے۔ اکل کھرا۔

برای سان دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما۔ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار شمارہ لشکر و دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ سان لغت فارسی است بمعنی مطلق سلاح جنگ کہ می آید۔ رسم است کہ چون نوبت بجنگ رسد تقسیم اسلحہ بر لشکر کنند و بوسیلہ آن شمارہ لشکر می گیرند پس (سان دادن) بمعنی حقیقی خودش بمعنی سلاح دادن است و کنایہ از شمارہ لشکر گرفتن۔ صاحب روزنامہ این مصدر را با لفظ (برای) استعمال کردہ محقق کم سواد در انتخاب مصدر لفظ (برای) را داخل مصدر کردہ دیگر ہیچ (اردو) جائزہ

لشکر کے لئے۔

برای صرف شب چیره استعمال۔ بقول رہنما برای طعام شب **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم طعام شب را شبچره گویند و فارسیان قدیم نقل و میوهٔ خشک را که مردم در هنگام شب نشینی خورند و این مرکب در حقیقت برای چاشت شب جیدانات بود که در محاوره برای انسانات هم مستعمل شد چنانکه بجایش می آید۔ کم سوادی صاحب رهنماست که لغت (شب چره) را در ردیف شین معجمه نوشت و الفاظ (برای صرف) را در اول این نقل کرد که داخل محاوره نباشد۔ (اردو) رات کے کھانے کے لئے۔

برای فلان را استعمال۔ بهار گوید که مزید علیه برای فلان باشد صاحب اند همزبان بهار (خسروی) بیجرم اگرچه ریختن خون بود گناه تو خون من بریز برای ثواب را (انوری) هر آن مثال که توقیع تو بران نبود ز زمانه طی نکند

جز برای حتی را **مؤلف** عرض کند که معاصرین ما باستناد همین قسم استعمال دم محاوره دانی می زنند و در استعمال خود هم این قسم حروف زائد آرند و معاصرین عجم استعمال قدمای عجم را ترک اولی دانند و بر فارسی دانان هند که عمل بران کنند ریش خندی (اردو) فلان کے لئے۔

برای ماسر خری بهم رسید (مثل) صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف (از کجا این سر خر پیدا شد) به تبدیل بعض الفاظ ولیکن ما این را از زبان معاصرین عجم نشنیدیم (اردو) دیکھو (از کجا این سر خر پیدا شد)

برای مصلحت کون خر را می بوسند (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از بیان معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید که فارسیان چون بضرورت برای کردن کاری غیر مطبوع مجبور می شوند این مثل را می زنند معاصرین عجم در اول این (عیبی ندارد) زیاده کنند (اردو)

ضرورت کے وقت گدھے کو باپ کہتے ہین ۔ صاحب مجبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے ۔

برای نہادن چہ سنگ و چہ زر مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی و مجبوب الامثال ذکر این کردہ اند و از بیان معنی و محل استعمال ساکت

مؤلف عرض کند کہ این مصرع از مال سعدی شیراز است کہ صورت مثل گرفت و فارسیان بحق بخیلان زنند (اردو) دکن مین اسی فارسی مثل کا استعمال بخیلون کے حق مین ہوتا ہے ۔

برایہ بقول ضمیمہ برہان ترجمہ علت باشد صاحب موارد فرماید کہ بمعنی سبب **مؤلف** عرض کند کہ ہای نسبت بر لفظ برای زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) سبب ۔ دیکھو (ب) کے نوین معنے (علت ۔ بقول آصفیہ ۔ وجہ ۔ سبب ۔ باعث ۔ کارن ۔)

برایی بقول ضمیمہ برہان مرادف برایہ است کہ ترجمہ علت باشد **مؤلف** عرض کند کہ جز این نباشد کہ یای مصدری یا نسبت در آخر لفظ برای زیادہ کردہ اند و بس (اردو) دیکھو برایہ ۔

برباد اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی نیست و نابود دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بلحاظ معنی لفظی موافق قیاس است کہ (برہوا کردن چیزی) تباہ و نابود کردن آن باشد و استعمال این با مصادر متعددہ کہ می شود در ملحقات می آید (اردو) برباد ۔ بقول آصفیہ فارسی ۔ تباہ ۔ ویران ۔ اوجڑ ۔ کھویا ہوا ۔ خراب ۔ غارت ۔ تلف ۔ ضائع ۔

برباد بودن مصدر اصطلاحی بمعنی تباہ بودن است (انوری ۵) بودہ برباد خواجہ بیگہ و گاہ ۔ ز جام ساقیست پر شراب چو رنگ (اردو) تباہ رہنا ۔

برباد پای نشستن مصدر اصطلاحی بمعنی

مستعجل بودن است (صائب ؎) برباد پای وعده خلافی نشسته ؛ چندین هزار خانه بسیلاب داده ؛ (اردو) جلد بازی کرنا۔ عجلت کرنا۔

برباد دادن (مصدر اصطلاحی) بقول بهار و انند (۱) کنایه از نیست و نابود کردن صاحب بحر گوید که بمعنی نابود گردانیدن باشد (خواجه شیراز ؎) زلف برباد مده تا ندهی بر بادم ؛ تا نازنبیاد مکن تا نکنی بنیادم ؛ (صائب ؎) چو پسته زرد و سر خویش می دهد برباد ؛ کسی که رخنه لب را نمی کند مسدود ؛ (خاقانی ؎) زلفش اندر دور خسنش بسکه کجبازی نمود ؛ دود مان خویشتن را عاقبت برباد داد ؛ **مؤلف** عرض کند که دادن در اینجا بمعنی کردن است و معنی (برباد) بجایش مذکور شد (اردو) برباد کرنا۔ دیکھو (ربادبرادن)

(۲) برباد دادن۔ بقول بهار و انند پریشان کردن (صائب ؎) چون غنچه داشتم دل جمعی درین چمن ؛ برباد داد یک نفس بی غمانه ام ؛ **مؤلف** عرض کند که چیزی که در هوا نهند شش پریشان می شود در هوا چنانکه زلف وغیر ذالک و این کنایه باشد (اردو) بکھیرنا۔ بقول آصفیہ منتشر کرنا۔ پراگندہ کرنا۔

(۳) برباد دادن۔ بقول بحر۔ در هوا کشادن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد ؛ **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است (ظهوری ؎) دانه دل را چو کاه تن غمش برباد داد ؛ تا به بیند کشت زار خویشتن دهقان کجاست (ولہ ؎) برباد دهیم خاک خود را ؛ بر خاطرش ار زما غبار است ؛ (اردو) ہوا میں اڑانا۔

(۴) برباد دادن۔ بقول بحر ضایع کردن۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد (انوری ؎) دادم بامید روزگاری برباد ؛ نابوده زروزگار خود روزی شاد ؛ **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اول است که گذشت (اردو) برباد

کرنا - بقول آصفیه - ضائع کرنا - کھونا - اُڑانا - (دیکھو بباد بردادن)

برباد دادن خرمن مصدر اصطلاحی - بقول ضمیمۂ برہان و بحر (۱) معروف است و (۲) کنایہ از مستہلک ساختن و ضائع کردن عیش و (۳) عمر تلف گردانیدن و دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ تباہ و ضائع کردن خرمن است و بس متعلق بمعنی اوّل و چہارم (برباد دادن) و تا آنکہ این را مضاف بہ عیش یا عمر نکنیم معنی دوم و سوم اصلا پیدا نمی شود - محققین بالاغور نفرمودہ اند و بدون سند استعمال - معنی دوم و سوم را تسلیم نہ کنیم (۱) خرمن برباد کرنا (۲) عیش برباد کرنا (۳) عمر برباد کرنا -

برباد رفتن مصدر اصطلاحی - بقول بہار و انند لازم (برباد دادن) کہ گذشت **مؤلف** گوید کہ حقیقت معانی این - بر متعدی این گذشت و این ہم کنایہ باشد بمعنی عام فقط (صائب) گرچہ از بیداد خسرو زین جہان فرہاد رفت ۵ دولت او ہم بانداک فرصتی برباد رفت (ولہ) رگ جانہا بدم تیغ عدم پیوست است ۵ زود برباد رود ہرچہ بدم پیوستہ است ۵ (ظہوری) بیم است کہ برباد رود خاک ظہوری ۵ ساقی بمن آتش چہ شوی عالم آب است (ولہ) رفتہ در طوفانِ غم برباد اسباب نفس ۵ آری آری ظاہر است از آہ بی پایان ما ۵ صاحبان بحر و ضمیمۂ برہان و (مؤید بحوالۂ قنیہ) ذکر معنی مطلق کردہ اند (**اردو**) نیست و نابود ہونا - پریشان ہونا - بکھیرا جانا - ہوا میں پریشان ہونا - ضائع ہونا -

برباد کردن مصدر اصطلاحی - بقول بہار متعدی برباد رفتن کہ گذشت - صاحب انند فرماید کہ متعدی برباد شدن است (مخلص کاشی) ۵ چراغ برق روشن ورنہ می مردم بہ رسوائی ۵ اگر این خرمن ہمیغز را برباد می کردم ۵ (انوری)

خاک پای تو مرا از تشنس سودای مراد برزنی آب و همه اندوه برباد کنی ۔ مؤلف عرض کند که شامل است بر همه معانی برباد دادن بکثیرت متعدی (اردو) برباد کرنا ۔ دیکھو برباد دادن ۔

برباد کردن خلق را خرمن مصدر اصطلاحی بقول مؤیدای عیش خلق را مستهلک گردانیدن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که خرمن را استعاره کرده اند به عیش ۔ معاصرین عجم برزبان ندارند ولیکن خلاف قیاس نیست (اردو) مخلوق کے عیش کو تلف کرنا ضائع کرنا

برباد نشستن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی برباد سوار شدن چنانکه تخت سلیمان علیه السلام وغبار وغیر ذلک که کنایه باشد از پریدن (انوری ے) تو سلیمان و بزیر تو فرس تخت رواں تخت از معجزه برباد نشسته چو غبار صاحبان هفت و مؤیدا این را بمعنی (۲) سوار شدن بر اسپ گفته اند و بسند آن فقره آورده اند "بر باد نشینند هژبران" بخیال مؤلف ضرورت نداشت که فقره بالا بطور اصطلاح قائم کنند حقیقت همین قدر است که باد بمعنی اسپ مستعمل است چنانکه بر معنی یازدهمش گذشت و این مرکب آن ست و بس (اردو) (۱) ہوا پر اڑنا (۲) گھوڑے پر سوار ہونا

(الف) برباد نهادن معصدر اصطلاحی ۔ بقول بهار و بحر و انند مرادف بر آب نهادن که گذشت (میرزا بیدل ے) بیدل مکن آرام تمنا که در ایجاد برباد نهادند چو پرواز بنایم تر مؤلف عرض کند که .....

(ب) برباد نهادن بنا یا برباد نهادن چیزے کنایه باشد از بی ثبات و ناپائدار کردن آنرا چنانکه بر آب نهادن جهان) با ی حال مجرد (الف) بدون اضافت چیزی نیست (اردو) (الف) ہوا پر قائم کرنا ۔ رکھنا یعنی ناپائدار کرنا ۔ دیکھو بر آب نہادن (ب) کسی چیز کی بنا ناپائدار قائم کرنا ۔

(۲۹۲)

بربادہ بہانہ اصطلاح - بقول شمس بالفتح ای حجرۂ دیگر سازند **مؤلف** عرض کند کہ لفظاً و معنیً غلط است نتیجہ کم التفاتی محقق و دست تصرف کاتبین این را بدین ہیئت قائم کرد کہ قیاس را دران دخلی نیست - خدایش بیامرزد کہ خدمت زبان فارسی خوب ادا کرد (اردو) نا قابل ترجمہ -

بربار بقول برہان و جہانگیری با بای ابجد بروزن سردار (ا) بمعنی بالاخانہ و حجرۂ باشد کہ بر بالای حجرۂ دیگر سازند صاحب سروری فرماید کہ حجرۂ بالای حجرۂ دیگر را گویند و برّوار نیز گویندش و بقول ناصری و مؤیّد بمعنی بالا خانہ باشد کہ بر بالا خانہ سازند صاحب جامع فرماید کہ بالاخانہ معروف صاحبان شمس دانند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بار در ینجا بمعنی بست و ششم اوست کہ گذشت یعنی حصار و فصیل و چیزی کہ بالای حصار و فصیل است دو منزلہ و بالا خانہ باشد و بس ہمین است ماخذ این (اردو) دیکھو بالا خانہ -

(۲) بربار - بقول سروری بحوالۂ تحفہ بروزن و معنی خروار باشد یعنی خانہ تابستانی دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ برای موسم گرما خانہ ہا بر مقام بلند تعمیر کنند کہ شب بسیار ہوادار و خنک می باشد - مجاز معنی اوّل است و بس (اردو) وہ مکان جس مین موسم گرما بسر کرین - تابستانی مکان - ٹیلہ یا پہاڑی پر بنایا ہوا مکان - مذکر -

(۳) بربار - بقول ناصری بمعنی گل ناچیدہ زیرا کہ (گل بربار) یعنی گل ناچیدہ است آ (حکیم فرخی ؎) اے از در دیدار بدیدہ آی و بدیدہ آرائی آن روی کزان نور ستاند گل بربار ؎ (و ہم او گفتہ ؎) فریٔ آن فریبندہ زلفین مشکین ؎ فریٔ آن فروزندہ رخسار دلبر ؎ یکی چون بنفشہ فروکردہ بر گل ؎ دگر چون گل نافروکردہ از بر

و فرماید کہ این لغت در برہان و فرہنگ ہا نیست دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ (گل بربار) گلی را توان گفت کہ بعد پیدا شدن بار برگ ہای گل ریختہ نہ شود و قائم باشد و این بر بعض ثمرہا دیدہ ایم و در اینجا مجرد (بربار) چیزی نیست غیر از معنی لفظی کہ ترجمہ آن (علی ثمر) باشد کم التفاتی محقق صاحب زبانست کہ ایجاد بندہ کردہ و بہ معنی پی نبردہ واز سند دومش (گل نا فروکردہ از) پیدا می شود کہ مرادف (گل بربار) است و بس اگر مجرد (بربار)، این قسم گلے نام کردہ باشند برای آن سند دیگر باید و تا بنظر نیاید اینمعنی را تسلیم نہ کنیم و قسامح محقق اہل زبان دانیم (اردو) وہ پھول کا حصہ جو پھل آنے کے بعد قائم رہے اور نہ جھڑا ہو۔ مذکر۔

بربارن اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول وسکون رای مہملہ لغت فارسی است بمعنی مزرعی کہ بہنگام باران کاشتہ شود دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ ہمان زمین کہ آنرا در ہند زمین خریف نام است بدون آبرسانی روئندہ یعنی مخفف (بر باران رویندہ) مشتاق سند استعمال باشیم کہ ہر دو محقق بالا از اہل زبان نیند (اردو) خریف کی زمین جس کی کاشت صرف برساتی پانی سے ہوتی ہے۔ مؤنث۔

بربار داشتن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بار آور کردن است (انوری ۵) بی رونقی کار من اندر غم عشقت ز کار لیست کہ جز ہجر تو بر بار ندارد ز (اردو) بار آور کرنا۔ بار لانا۔

بربارہ اصطلاح۔ بقول سروری بفتح باو رای دوم (ا) حجرہ بر بالای حجرۂ دیگر باشد و فرماید کہ برواره بوا و نیز گویند۔ صاحب برہان فرماید کہ بروزن ہر کارہ بمعنی بر بار است یعنی حجرۂ بالای حجرۂ دیگر۔ صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی بالا خانہ

خان آرزو در سراج آورده که حجره بالائین را گویند که بالاخانه باشد و فرماید که بعضے بر آبار بجذف ها نیز بهمین معنی آورده اند و این مرکب است از بر و بارہ و تحقیق آن در بارہ گذشت صاحبان جامع و جهانگیری و مؤید و انند و شمس هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که محققین بالا پے بحقیقت نبرده اند معنی لفظی این چیزے که بر حصار است یعنی بر بمعنی علی و بارہ بمعنی اولش که حصار و دیوار بلند است - پس (بر بارہ) کنایہ باشد از بالاخانه وجا دارد که بارہ را درین اصطلاح - مبدل بالا گیریم که لام به رای مهمله بدل شود چنانکه چنال و چنار (اردو) دیکھو برار کے پہلے معنے۔

(۲) بر بارہ - بقول برہان راہی را نیز گویند غیر راہ متعارف خانه که از انجا نیز آمد و شد کنند صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامه فرماید مراد باختہ بمعنی نخست و برباختہ گوید که راہی که در غیر در برای در آمدن در خانه بود و نیز گذار چهار پهلو و بحوالۂ ادات آرد که معنی آن راہ مطلق باشد صاحب انند هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که (بر بارہ) مبدل (بر بالا) که لام بدل شد به رای مهمله چنانکه آلوند و آروند و معنی لفظی این بر بلندی و کنایہ از راہی که در ای راہ خانه از بالاخانه هم بیرون خانه رود و همین قدر است اتفاق همه معاصرین عجم و تحقیق قیاسی هم پس محققین بالا تعمیمی که در معنی پیدا کرده اند اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مجاز باشد و بس (اردو) دیکھو باختہ کے پہلے معنے۔

(۳) بر بارہ - صاحب ناصری بحوالۂ جهانگیری گوید که بر بار و بر بارہ در فرهنگها مرقوم گشته که نام صنفی از مردمان است و در عربی اسم ولایتی است بمغرب که مردم آنجا سبز چرده اند هنا بربر را گفته اند و آن ولایتی است معروف

ازا فریقیه و خوبان آنجا بلاحت مثل و پلنگان آنجا بشجاعت مشهور انوری گفته ؎ دشمنا ترا پایه دادن پیش من دانی که چیست ؎ جمع کردن موش دشتی با پلنگ بربری ؎ و اهالی اُرپ مردمان وحشی صحرائی بی ادب و تربیت را بربری گویند (انتهی کلامه) صاحب انند نقل بنگارنا صری مخفی مباد که در نسخ موجودهٔ جهانگیری بمعنی مذکور یافته نشد **مؤلف** عرض کند که (بربره) و (بربری) به های نسبت و یای نسبت بمعنی منسوب به بربر است و (بربارہ) بزیادت الف مزید علیه آن که در محاوره مستعمل شد (**اردو**) بربارہ فارسی بین ایک افریقی قوم کا نام ہے اور وہ غالباً بربر کی رہنے والی ہے مؤنث۔

بربا شک (اصطلاح) - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح و فتح شین معجمه بزبان لاطن رستنی است **مؤلف** عرض کند که صاحب محیط ذکر این نکرد حیف است که نام این در السنهٔ غیر معلوم نه شد قیاس را درین دخلی نیست و سرمایهٔ لغات لاطینی نداریم که تعریف مزید کنیم (**اردو**) لاطینی زبان مین بربا شک ایک قسم ہے پودے کی جس کی حقیقت معلوم نہ ہو سکی۔

بربالای پاردم گوزیدن (مصدر اصطلاحی) (را) بقول برهان ضمیمهٔ سروری و بحر و انندکنایه از لاف و گزاف زدن در کاری۔ خان آرزو در سراج فرماید که بمعنی لاف و گزاف بیجا زدن باشد مخفی مباد که (پاردم) بقول برهان بضم دال وسکون میم رانکی را گویند و آن چرمی باشد پهن که بر پس پالان چارواداران دوزند و بر پس ران چارواندازند و فرماید که بعضی بمعنی چرمی گویند که بر پس زین اسپ بندند و بر زیر دم اسپ اندازند و این اصح است (انتهی)

صاحب غیاث گوید کہ پاردم بمعنی دمچی زین است مؤلف عرض کند کہ بمعنی متذکرہ بالا کنایہ ایست وبس (اردو) گپ مارنا بقول آصفیہ۔ جھوٹ بولنا۔ شیخی بگھارنا۔ لے پر کی اڑانا (ڈینگ مارنا) بقول آصفیہ شیخی بگھارنا اترانا۔ تعلّی کرنا۔ دون کی لینا۔

(۲) بر بالای پاردم گوزیدن۔ بقول برہان وضیمہ سروری وبحر وانند کاری وہمّی پیش گرفتن کہ زیادہ بر قدرت او دست مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد کہ کسی کہ بیش از حوصلۂ خود کاری گیرد گویند کہ از خوف گوزمی زند (اردو) حوصلے سے زیادہ کام کا ارادہ کرنا۔

بر بالای کسی کار افتادن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی واقع شدن بر ذمّہ کسی کاری کہ مشکل باشد (انوری ۵) مرا افتاد بر بالای او کار تر نہ بر بالای من کاری بیفتاد تر (اردو) مشکل کام گلے پڑنا۔

بر بالای ہم ریختن استعمال بمعنی بر کدیگر افتادن باشد (صائب ۵) در گلوی شمع اشک از تنگی جا شد گرہ تر بسکہ در بزم تو بر بالای ہم پروانہ ریخت (اردو) ایک دوسرے پر گرنا۔

بربت صاحب ناصری بحوالۂ برہان گوید کہ سازیست مشہور و عود است یا طنبور و در اغلب لغات بہمین املاست و فرماید کہ بلی بفتح ہر دو با سازیست و شبیہ بسینۂ مرغابی۔ کاسہ وار۔ وبت۔ پارسی بتای قرشت و بطا معرّب آن و بربط را کہ ہر دو با مفتوح است عربان مکسور کردہ اند۔ صاحب انند نقل نگار ناصری مؤلف عرض کند کہ بت بہ موحّدہ و فوقانی بر معنی ستومش مذکور شد کہ بزبان فارسی مرغابی را نام است و این ساز را از ہیئت (بربت) گفتند کہ در پائینش کاسۂ بشکل بط سازند بجای دمش چوب درازی کہ بالای آن تارہای ساز می باشد و معنی لفظی این (بالای بط)

دیگر پیچ و بر بط بہ طا ی مہملہ بقول منتخب معرّب (اردو) بربت - فارسی مین ایک ساز کا نام ہے مثل ستار کے جس کا کاسۂ زیرین بط سے مشابہ ہوتا ہے اُس کا معرّب (بربط) صاحب آصفیہ نے اس کو ترک فرمایا ہے۔ اردو مین بربط کہہ سکتے ہین۔

بربد بقول سروری ورشیدی و برہان و جہانگیری و ناصری و جامع و شمس و انند بہ با ی اوّل و دوم تازی بروزن فرقد (۱) نام ولایت سیستان باشد و (۲) مخفّف باربد است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بضمّ با ی دوم و بفتح آن علی اختلاف المذہبین مخفّف باربد مطرب مصاحب پرویز و نام ولایت سیستان و فرماید کہ غالب کہ بنام مطرب مذکور بسبب حکومت یا تعمیر شہرت گرفتہ باشد **مؤلّف** عرض کند کہ اگر کار از قیاس گرفتن است چرا نگوئیم کہ باربد از ولادت در ہمین شہر موسوم بہ باربد شد واللہ اعلم بالصّواب۔ وجہ تسمیۂ این بمعنی اوّل پیچ برنگ شود (اردو) (۱) ولایت سیستان کا نام فارسی مین بربد ہے (۲) دیکھو باربد۔

بربر بقول برہان بروزن صرصر (۱) نام صنفی از مردمان است و (۲) ہرزہ گوئی و پُرگوئی و (۳) لجاجت و (۴) بعربی نام ولایتی است در مغرب کہ مردم آنجا سبز چہرہ می باشند۔ صاحب مؤیّد بذکر ہمہ معانی فرماید کہ بمعنی چہارم ہم لغت فارسی است۔ صاحب رشیدی گوید کہ نوعی از مردمان از قسم حبش و بقول بعض ولایتی است بمغرب کہ مردم آن سیہ چردہ باشند۔ صاحب جہانگیری بر معنی اوّل و چہارم قانع و نسبت معنی چہارم تصریح فرماید کہ عربی است۔ صاحب جامع ذکر معنی اوّل و چہارم کردہ نسبت معنی دوم گوید کہ ہرزہ گوئی و بدگوئی است۔ صاحب غیاث نسبت معنی چہارم صراحت کند کہ بفتح ہر دو با ی موحدہ مُکبست بجانب

حبشه که مردم آنجا سبزه رنگ باشند و به ترکی بکسر هر دو بای موحده بمعنی یک یک. صاحب سوا اسمعیل آورده که به یونانی بربرس گروهی را نام است که بمغرب افریقیه آباد است بغایت سنگدل و وحشی و جمع آن برابره صاحب انند این را بمعنی اوّل هم عربی داند و فرماید که این قوم از اولاد قیس غیلان است میان حبش و زنگ ساکن و چون احدی از ایشان بر زن غیر کفو عاشق شود زنهٔ آن کس بعوض کابینش بریده باوی ازدواج دهند و بقول صاحب منتخب و منتهی الارب لغت عربی است نام گروهی است در مغرب زمین و نام گروهی دیگر است در حبش **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل شک نیست که لغت عرب است و بمعنی دوّم مفرّس (بڑبڑ به رای هندی) که لغت سنسکرت باشد که بقول ساطع بمعنی هرزه گوئی است و مصدر سنسکرت (بڑبڑانا) ازین وضع شد و (بڑبڑیا) بیهوده گو را ازین لغت گفته اند پس جز این نیست که فارسیان به تبدیل رای هندی به مهمله مفرّس کردند به معنی دوم و آنچه بعض محققین در تعریف معنی دوم پُرگوئی نوشته اند تسامح شان است یا غلطی کتابت که هرزه گوئی عیب است و پرگوئی وصف و نسبت معنی سوم عرض می شود که مجاز معنی دوم است و بس که لجاجت هم قریب هرزه گوئی است و بمعنی چهارم بسیار شهرت دارد که نام شهری از مقبوضات فرنگستان است صاحب فرهنگ آصفیه این را بدیمعنی لغت عرب گفته می فرماید که اهل این شهر سیاه فام می باشند. صاحب غیاث این را بدیمعنی لغت ترکی گفته و لیکن صاحبان کنز و لغات ترکی ازینمعنی ساکت خیال ما این است که همان قوم که ذکرش بر معنی اوّل گذشت ازین شهری باشند که بربر نام دارد و محققین عرب بمعنی اوّل این را لغت عرب گفتند و بمعنی چارم ترک کردند

وجا دارد کہ لغت فارسی باشد چنانکہ بعض محققین گفتہ اند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ مخفی مبادکہ شہری موسوم بہ بربر در جغرافیۂ انگلیسی واقع است در افریقہ (اردو) (۱) بربر فارسی اور عربی مین ایک قوم کا نام ہے مؤنث (۲) ہرزہ گوئی کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے ہرزہ گو کا ذکر کیا ہے فارسی۔ اسم مذکر۔ بیہودہ گو۔ یاوہ گو۔ (مؤنث) (۳) لجاجت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث عاجزی۔ منت۔ چاپلوسی (۴) بربر حبش مین ایک ملک ہی جہان کے لوگ سبزہ رنگ ہین۔ مذکر

بربرتہ بقول شمس بفتح ہر دو بالغت فارسی است نام ولاتیست از زنگبار و گویند آنجا را نیز بربر می گویند دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ حقیقت این شہر بمعنی چہارم بربر گذشت بدون سند استعمال این لغت را تسلیم نہ کنیم کہ تحقیق صاحب شمس پایہ ندارد (اردو) دیکھو بربر کے چوتھے معنے۔

بربروت کسی تیزیدن (مصدر اصطلاحی) بقول انند بحوالۂ بہار بحقارت دیدن کسی را مرادف (بربروت کسی گوزیدن) کہ می آید۔ مخفی مبادکہ تیزیدن بقول بحر بمعنی تیز زدن و گوز کردن آمدہ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد۔ طالب سند استعمال باشیم۔ موافق قیاس است و کنایۂ (اردو) حقارت کی نظر سے دیکھنا۔ بقول آصفیہ دوسرے کو ذلیل و خوار سمجھکر کم توجہی کرنا۔ خاطر مین نہ لانا۔ ذلیل سمجھنا۔

بربروت کسی گوزیدن (مصدر اصطلاحی) بقول انند مرادف بربروت کسی تیزیدن کہ گذشت (شاعر) چو دختر بادہ از جام ہوس زد گذشتش از سر کیر پدر قدر و گر جایش بود در زیر شوہر کہ گوزد بربروت کیر شوہر **مولف** عرض کند کہ کنایہ ایست و بس (اردو) دیکھو بربروت کسے تیزیدن۔

بربروشان بقول رشیدی و ناصری و انند بفتح هر دو با و ضمّ رای دوم امّت پیغمبران را گویند خان آرزو در سراج فرماید که بهای فارسی بفتح هر دو با و بو زن پرده پوشان بمعنی مطلق امّت از هر پیغمبری **مؤلّف** عرض کند که الف و نون جمع در آخر (بربروش) است و بس و (بربروش) بمعنی پیغمبر نیامده و (پربروش) بهای فارسی هم بدین معنی نیست و لیکن (بروشان - به بای موحّده - بدون کلمه بر - بمعنی امت پیغمبری از هر جنس) می آید و آن مبدّل (بروسان) باشد که به سین مهمله به همین معنی می آید) چنانکه کشتی و کستی و صراحت ماخذش همدر انجا کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که بزیادت کلمه بر مزید علیه آنست نمیدانیم که خان آرزو این لغت را به بای فارسی از کجا پیدا کرد (دقیقی ه) شفیع باش برشه مرا بدین دلّت ؎ چو مصطفی بر دادار بر بروشانرا ؎ (شمس فخری ه) اگر دعوی کند رایش نبوّت ؎ شود خورشید و ماهش بربروشان ؎ (**اردو**) امّت بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنّث - وہ گروہ جو کسی پیغمبر کا پیرو ہو -

بربری بقول محیط که بذیل جلق آورده اسم فارسی بزکوچک است که بزرگ نشود شیر آن لطیف تر از شیر نوعد یگر بز باشد **مؤلّف** عرض کند که بقول ساطع لغت هندی است مؤنّث بُز بربر که کلان می باشد بخیال ما عجبی نیست که از نسل ملک بربر باشد که بزیادت بای نسبت بربری گفتند اندرین صورت لغت فارسی زبان گیریم بترکیب فارسی و بر بز و ماده هر دو شامل و من وجه معنی بلندی هم ازین لفظ پیدا است فتامّل (**اردو**) بربری - بقول آصفیہ اردو - اسم مؤنّث - ایک قسم کی چتکبری بکری بصورت اور بڑی بکری (شاید اوّل مین

ملک بربر واقع افریقہ سے یہ بکری آئی ہو۔

بربست اصطلاح - بقول برہان ومؤید وناصری وجامع وبحر باسین بے نقطہ بروزن سست (۱) بمعنی طرز وروش وقاعدہ وقانون ودستور ورسم راگویند خان آرزو در سراج بحوالہ برہان ذکر این کردہ صاحبان بہار وانند وہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ حاصل بالمصدر مصدر بربستن است کہ می آید یا مخفف (بربستہ) وبلحاظ معنی لفظی این مجازاً معنی منضبط پیدا می شود وبمجاز مجاز بمعنی روش وقاعدہ مستعمل شد دیگر ہیچ - قول صاحب جامع کہ از اہل زبان است سندی را ماند۔ (اردو) قاعدہ بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - دستور - رسم - رواج - چال - ریت - آئین - قانون - ضابطہ (نسیم دہلوی ۵) آل کار جہان فانی کبھی نہیں ایک قاعدے پر ہے جو چار دن ہے وفور راحت تو بعد اس کے غم والم ہے ؎

(۲) بربست - بقول ناصری بمعنی نحو است کہ علمی است معروف وبخش بمعنی صرف است - صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ مجاز ہمان معنی اوّل کہ گذشت یعنی چیزی را کہ اہل زبان منضبط کردہ اند مراد از قاعدۂ نحو باشد وتخصیص این باعلم نحو - محاورہ ایست وبس۔ (اردو) نحو - بقول آصفیہ عربی - اسم مؤنث جملون کا علم - وہ علم جس سے کلمون کی ترکیب آئے - ویاکرن - وہ علم جس سے اجزاے کلام کو صحیح صحیح جوڑنا - کھولنا انکا باہمی تعلق - واسطہ یعنی لگا ومعلوم ہو۔

بربستر او فتادن (مصدر اصطلاحی) کنایہ از صاحب فراش شدن - بوجہ بیماری (انوری ۹) مرگ ازبرای دادن دارو طبیب شدہ بیمار ہیبت تو چو بستر او فتادہ (اردو) فریش ہونا دکن مین مستعمل ہے - صاحب فراش ہونا کہہ سکتے ہین یعنی بیماری کی وجہ سے بستر سے اُٹھ نہ سکنا۔

(ذوق ؎) اُٹھے جہان ہی سے جو بستر سے وہ اُٹھی تو
تیرا مریض عشق جو صاحب فراش ہے ۔ صاحب آصفیہ
نے صرف (صاحب فراش) کا ذکر فرمایا ہے یعنی وہ
بیمار جو بستر سے نہ اُٹھ سکے ۔

بربست رخت اصطلاح ۔ بقول مؤید و ہفت
ای سفر کرد و کوچ نمود **مؤلف** عرض کند کہ مصدر
اصطلاحی (بربستن رخت) می آید و این ماضی مطلق
آنست ۔ کم غوری محققین بالاست کہ این را برنگ
مقولہ آوردہ اند و بے بحقیقت نبردہ **(اردو)**
دیکھو بربستن رخت) یہ اس کا ماضی مطلق ہے ۔

بربستر فتادن مصدر اصطلاحی ۔ مرادف
بربستر افتادن کہ گذشت (انوری ؎) جو بربستر
فتادم مشتری گفت کہ یارب این عطارد را چہ
افتاد کہ مخفی مبادکہ افتادن ۔ اصل است و
فتادن مخففش و (او فتادن) مزید علیہ آن
(اردو) دیکھو بربستر او فتادن ۔

بربستگان اصطلاح ۔ بقول برہان بروزن
سربستگان جمع (بربست) است یعنی قاعدہا و
قانون ہا ۔ ور وشہا خان آرزو در سراج بحوالہ
برہان ذکر این کردہ فرماید کہ این خطاست چرا کہ
بکاف والف و نون وقتی جمع کنند کہ در آخر
کلمہ ہای مختفی باشد و حال آنکہ بربست را بروزن
سرمست گفتہ و نیز الف و نون در غیر ذی حیات
خلاف قیاس است پس سماعی باشد و برائے آن سند
ضرور ۔ صاحب سفرنگ در شرح (فقرہ شصت و چہل
نامہ شت و خشور زرتشت) آوردہ (وہو ہذا) پس
ایشان را گزیز نیست از بربستگان و بر نہادان
کہ ہمہ بران ہمداستان باشند" و فرماید کہ بر
بستگان بفتحہ با را بسجد و سکون رای مہملہ و کاف
فارسی بمعنی قوانین و ضوابط است و مفرد آن
بربستہ مؤلف عرض کند کہ بیچارہ خان آرزو کہ
طالب سند است نمی داند کہ (بربستگان) بقاعدہ
کہ او ذکرش کرد جمع (بربستہ) باشد و (بربستہ) از
مصدر (بربستن) ماضی مطلق اوست بزیادت

ہای ہوز در آخرش کہ افادۂ معنی مفعولی کند و بلحاظ قواعد فارسی معنی این پابندان قواعد و مراسم و قوانین است و بلحاظ سند و سایر جا دارد کہ بر سبیل مجاز بمعنی قواعد ہم گیریم۔ صاحب برہان کہ بمعنی قواعد و قوانین آورد و جزین نیست کہ بر قواعد و قوانین فارسی زبان غور نکرد۔ فتأمل (اردو) قواعد بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ قاعدہ کی جمع۔ دستور۔ قاعدے۔ ضوابط۔ رسوم۔ ریت رواج۔ قوانین بقولہ عربی۔ اسم مذکر۔ قانون کی جمع۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے پابندان قواعد۔ و قانون۔ قاعدہ دانان۔

بربستن بقول نوادر و موارد و بہار و انند (۱) حاصل کردن چیزے۔ صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف است امّا صیغۂ اسم فاعل نیامدہ (میر خسرو) کسی کہ دست بفتراک دولت تو زند ۔ ہزار آرزو از روزگار بربندد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مضارع این (بربسد) ولیکن در محاورۂ فارسی (بربندد) مستعمل و (بربندد) در حقیقت مضارع (بربندیدن) و مزید علیہ (بندیدن) است بزیادت کلمہ بر کہ می آید مقنّنین فارسی کہ از ماخذ بے خبر اند می فرمایند و تصنیف قاعدہ کردہ اند چنانکہ (صاحب تحقیق القوانین) آوردہ "واگر ما قبل آخر ماضی سین غیر منقوطہ و حرف پیشینش غیر الف بود در مضارع آن سین بہ نون مفتوح مبدل گردد چنانکہ بند و پیوندد و زیادت دال ساکن بلفظ بندد و پیوندد بعد نقل فتح نون بر حرف آخرش برای دفع التباس خطست (الخ) و بعض مقنّنین معاصری فرمایند کہ سین بہ دال و نون بدل می شود و ہمین بسند و بندد را بسند خود شان می آورند۔ ما می گوئیم کہ ضرورت تصنیف این قاعدہ در (بندد) باقی نماند و حقیقت ماخذ این چنانکہ عرض کردہ ایم بہتر از انست کہ قاعدہ ایجاد کنند کہ در اینجا ضرورت ندارد۔ (اردو) کسی چیز کو حاصل کرنا۔

(۲) بربستن - بقول نوادر وموارد وبہار وانند بمعنی فائدہ برداشتن (خواجہ جمال الدین سلمان ؎)

من چہ بربستہ ام از لولوی لالای سخن ☆ کاش چون لالہ دہان سخنم بودی لال ☆ (ولہ ؎) باآنکہ درمیان تودل بست عالمی ☆ کس زان میان بغیر کمر ہیچ بر نہ بست **مؤلف** عرض کند کہ متعلق ومجاز معنی اوّل است وبس (**اردو**) فائدہ اٹھانا - دیکھو از پہلوی کسے چیزی دیدن -

(۳) بربستن - بقول موارد بند کردن چون دکان بربستن (طالب آملی ؎) دکان بربند عیسیٰ کاندرین عہد ☆ مسیحائی کم از بیماری نیست ☆ **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی است (**اردو**) بند کرنا - بقول آصفیہ - مقفّل کرنا -

(۴) بربستن - بقول موارد بمعنی برداشتن چون رخت بربستن وسندش پیش نکرد و دیگر کسی از محقّقین مصادر ہم ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و (بربستن رخت) متعلق از ہمین کہ کنایہ از آمادۂ سفر شدن وتہیّۂ سفر کردن است وروانہ شدن ہم - محقّق مذکور - غور نکرد - رسم است کہ چون تہیّۂ سفر کنند - رخت وسامان را بربری بندند ودرست کنند (**اردو**) اٹھانا باندھنا -

(۵) بربستن - بقول بحر - منجمد شدن دیگر کسی از محقّقین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بستن لازم ومتعدّی ہر دو آمدہ مرادف بستہ شدن وبندیدن وبربستن مزید علیہ آن (**اردو**) منجمد ہونا - بقول آصفیہ - جمنا - بستہ ہونا -

(۶) بربستن - بقول بحر نیفزودن از انچہ ہست دیگر کسی از محقّقین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محقّق از (بحال خود بودن) است - طرز بیانش درست نیست حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد مشتاق سند می باشیم (**اردو**) اپنے حال پر رہنا -

(۷) بربستن - بقول بحر نشو و نما نکردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ ہمان معنی ششم است وبس وتعمیم بیان کردۂ ما کہ ذکرش ہمدر انجا کردہ ایم برینہم شامل (اردو) نشو و نما نکرنا۔ (دیکھو بربستن کے چھٹے معنے۔)

(۸) بربستن - بہ تحقیق ما - بمعنی متعلق کردن (انوری ۵) بر دامن کسوت بہیمت ز بربستہ قضا خواص مردم ز (اردو) متعلق کرنا۔

(۹) بربستن - بہ تحقیق ما - بمعنی حقیقی بستن کہ لازم ومتعدی ہر دو آید چنانکہ (بربستن میان) و (بربستن چیزی) کہ اشارۂ این بر معنی چہارم کردہ ایم (ظہوری ۵) چرخ در کین ظہوری خوش میان بربستہ است ز با دستدرہ مجنت بی محابا می روم ز (انوری ۵) بربست دست او کہ نہال امید خلق ز در بوستان دل زنش برگ و بار یافت ز (اردو) باندھنا۔ جیسے کمر باندھنا بندھنا۔ جیسے منصوبہ بندھنا۔

(۱۰) بربستن - بہ تحقیق ما - بمعنی پوشیدن چون قبا بربستن (انوری ۵) آصف ملک سلیمان دوم خیمہ بزد ز ہین چو ہزہر کلہے برنہ و بربند قبای ز (اردو) پہننا۔ بقول آصفیہ - پوشیدن کا ترجمہ جامہ زیب تن کرنا۔ کپڑا ابدن مین ڈالنا۔

بربستن آرزو از کسی مصدر اصطلاحی بمعنی حاصل کردن آرزو باشد از کسی متعلق بمعنی اوّل بربستن وسندش از امیر خسرو ہمدر انجا مذکور (اردو) مقصد حاصل کرنا۔

بربستن ازار استعمال بمعنی لنگ بستن متعلق بمعنی نہم بربستن کہ گذشت (انوری ۵) رفت و بربست ازاری و بجیحون در جست ز وندران جست بیکدم بگذشت او بشناہ ز (اردو) تہبند باندھنا لنگ باندھنا۔

بربستن از چیزی مصدر اصطلاحی بمعنی متمتع شدن وفائدہ برداشتن از چیزے متعلق بمعنی

و دم بربستن وسندش از کلام سلمان ہما سنجا گذشت (اردو) کسی چیز سے فائدہ حاصل کرنا متمتع ہونا بہرہ مند ہونا۔

بربستن بر چیزی مصدر اصطلاحی بمعنی متعلق کردن است۔ متعلق بہ معنی ہشتم (بربستن) وسندش از انوری ہمدرانجا مذکور شد (اردو) متعلق کرنا۔

بربستن دروازہ استعمال بمعنی بند شدن و بند کردن در باشد واگر مضاف کنیم بچیزی بمعنی مسدود شدن و کردن در بواسطۂ آن چیز (والہ ہروی ؎) بربستہ زیاد خود پسندان ترا در رو دل بخشت نسیان تر و این متعلق باشد بمعنی سوم بربستن کہ گذشت (اردو) دروازہ بند ہونا۔ بند کرنا چننا۔

بربستن دست استعمال بمعنی بستہ شدن دست است و کنایہ باشد از عاجز شدن متعلق بمعنی نہم بربستن کہ گذشت وسندش ہمدرانجا مذکور (اردو) ہاتھ بندھنا۔ باندھے جانا۔ عاجز ہونا۔

بربستن دکان استعمال بمعنی بند کردن دکان باشد متعلق بمعنی سوم بربستن کہ گذشت وسندش از کلام طالب آملی ہمدرانجا مذکور شد (اردو) دوکان بند کرنا۔

بربستن دہان استعمال بمعنی بند کردن دہان باشد و کنایہ از ساکت گردانیدن و خاموش کردن متعلق بمعنی سوم بربستن کہ مذکور شد (امیر خسرو ؎) اول از زر دہانش بربستند تر بعد از ان مہر از لبش بشکستند تر (اردو) منہ بند کرنا۔ بقول آصفیہ۔ بولنے سے روکنا۔ زبان بند کرنا۔ خاموش کرنا (فغانی ؎) مرا لہجہ غزل خوانی کا کردے بند منہ اُن کا تر سنین گر عندلیبان چمن یہ زیر و بم میرا تر

بربستن دیدہ از خود استعمال۔ کنایہ از ترک خودی کردن و بدرجہ فنا فی اللہ رسیدن متعلق

بمعنی سوم بربستن کہ گذشت (عرفی ۵) ز خود گر دیدہ بربندی چگویم کام جان بینی ز ہمان کز اشتیاق دیدنش زادی ہمان بینی (اردو) اپنی خودی کو ترک کرنا۔ اپنی انانیت سے آنکھ بند کرنا۔

بربستن رخت مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از تہیہ سفر کردن و روانہ شدن ہم چنانکہ "رخت از دنیا بربست" یعنی روانہ شد از دنیا مرادف (بربستن محمل) کہ می آید۔ (اردو) اسباب باندھنا (دکن میں کہتے ہیں۔ باندھا بوندھی کرنا۔ آمادۂ سفر ہونا۔ روانہ ہونا)۔

بربستن قبا مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از پوشیدن قبا کہ چون قبا بپوشند بند قبا بر می بندند و از ہمین عادت این مصدر بدین معنی مستعمل شد و سند این از انوری بر معنی دوم (بربستن) گذشت (اردو) قبا پہننا۔

بربستن محمل مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بستن محمل باشد بر شتر و کنایہ از آمادۂ سفر و روانہ شدن بسفر متعلق بمعنی نہم بربستن کہ گذشت (خواجہ شیراز ۵) مرا در منزل جانان چہ امن و عیش چون ہر دم جرس فریاد می دارد کہ بربندید محملہا (اردو) محمل باندھنا۔ آمادۂ سفر ہونا۔ سفر پر روانہ ہونا۔

بربستن میان استعمال۔ بمعنی بستن میان باشد و کنایہ از آمادہ و مستعد بودن بر کاری متعلق بمعنی نہم بربستن کہ گذشت و سندش از ظہوری ہمدرا نجا ند کور شد۔ مخفی مباد کہ خصوصیت میان نباشد۔ جا دارد کہ مضاف کنیم بسوی کمر ہم (اردو) کمر باندھنا۔ کسی کام پر کمر باندھنا۔ صاحب آصفیہ نے کمر باندھنا کا ذکر فرمایا ہے بمعنی مستعد ہونا آمادہ ہونا۔ کسی کام کے سرانجام کو تیار رہونا۔ (جرأت ۵) کمر تو قتل پر کس کے بت خونخوار باندھے ہے ز کبھی خنجر کو تکتا ہے کبھی تلوار باندھی ہے ز

بربستہ بقول برہان و ناصری و جہانگیری و سروری بروزن برجستہ (ا) نقیض برستہ است و آن چیزی را گویند کہ روح نباتی در وی اثر

نکند ونشو ونما نتواند کرد وزیادہ از انچہ ہست نتواند شد مانند بعضی از جمادات کہ سنگ وکلوخ وامثال آن باشد صاحب جامع فرماید کہ جمادات وہر انچہ نشو ونما نکند ومنجمد باشد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ جماد را گویند کہ نشو ونما نکند و این در اصل عام است کہ در خاص شہرت گرفتہ (شاعری ع) بربستہ دگر باشد وبر رستہ دگر۔ صاحبان رشیدی وموید وبحر وبہار وانند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مقابل بررستہ وبمعنی حقیقی بستہ شدہ وکنایہ از نشو ونما منقود شدہ وبہ حالتی باقی ماندہ حاصل مصدر است کہ (بربستہ) ماضی مطلق مصدر (بربستن) است کہ ہای مختفی کہ افادہ معنی مفعولی کند در آخرش زیادہ کردہ اند وبعض مقننین این را صفت مشبہ گفتہ اند ودر ینجا استعمال این بمعنی مجاز است وبس (اردو) جماد۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ غیر ذی روح اشیا۔ بیجان چیز ین۔ جیسے دہات۔ پتھر۔ پہاڑ۔ زمین۔ وغیرہ وہ چیز جسے نشو ونما نہو۔ (ٹھٹرا ہوا ٹھٹرنا کے مصدر سے)

(۲) بربستہ۔ بقول ناصری بمعنی سخن موزون وشعر مقفّای منظوم را نیز گویند برخلاف سخن بخش کہ ناموزون وبی قافیہ است وبعربی نثر ومنثور خوانند۔ صاحب انند نقل نگارش دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مضمونی را گویند کہ آنرا در شعر بستہ باشند۔ معاصرین عجم تصدیق این کنند طرز بیان صاحب ناصری بہ تعریف غلط اصل مقصود را دور کردہ ونقل نگارش را عقل نباشد اگر سند استعمال پیش شود یا مجرد قول ناصری را کافی دانیم مجاز معنی بیان کردہ ما باشد (اردو) شعر۔ مذکر اور وہ مضمون جو شعر مین باندھا جاے۔ مذکر۔

بربط بقول برہان وجامع بفتح اوّل وسکون ثانی کہ طای حطّی باشد نام سازیست مشہور وبعضی

گویند بربط ساز عود است و آن طنبور مانندے باشد کاسه بزرگ و دسته کوتاه. صاحب شمس گوید که بالفتح نام سازیست که تارهای ابریشمی بندند و بتازیش عود گویند. صاحب انند بحوالهٔ بهار فرماید که نام سازیست معروف که مثل طنبور باشد مگر کاسهٔ بزرگ و دستهٔ کوتاه دارد و بحوالهٔ رساله معربات که از صاحب رشیدی است می آورد که بربط معرب بربت است یعنی سینهٔ بط که شبیه باشد بسینهٔ بط و پنجه از تشبیهات اوست. صاحب سوا السبیل می فرماید که بیونانی بربتان عود است مشهور (کمال اسماعیل ؎) اگر زپنجهٔ بربط مصاحبم طلبم ز زپنجه چنگ برون آورد چو شیر ژیان ز (انوری ؎) نهیب رزم تو گسست جوشن بهرام ز شکوه بزم تو بشکست بربط ناهید ز صاحبان منتخب و منتهی الارب گویند که سازی است معروف که آنرا عود نیز گویند معرب. بربط بکسر را یعنی سینه بط زیرا که شبیه است بدان **مؤلف** عرض کند که ما بر در بربت (که بتای فوقانی گذشت صراحت کافی کرده ایم و در اینجا از بیان سوا السبیل اینقدر معلوم شد که بربت که گذشت مخفف همان بربتان یونانی باشد و بربط بتای مهمله معرب آن وجا دارد که یونانیان از لغت فارسی بربت بربتان وضع کرده باشند (اردو) دیکھو بربت.

بربط سرای (اصطلاح) بقول بهار مانند لغت فارسی است بمعنی بربط نواز (سعدی ؎) چون در آواز آمد آن بربط سرای کتخدا را گفتم از بهر خدای ز **مؤلف** عرض کند که تحتانی آخر زائد است و (بربط سرا) اسم فاعل ترکیبی است و این مجاز است که سرودن را بمعنی نواختن گرفته اند که در پرده سرود خوان است (اردو) بربط نواز. بربط بجانیوالا.

بربطی اصطلاح. بمعنی بربط نواز که یای نسبت بر آخر بربط زیاده کرده اند دیگر هیچ

(انوری ص) زهره گر در مجلس بزمش نباشد بربطی تا درمیان اختران چون زاد فی الطنبور باد (اردو) بربط سرای۔

بربلند اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی (۱) بسیار بلند و نیز (۲) بالاخانہ را گویند در ممالک مشرقی۔ دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو معنی موافق قیاس است ولیکن مجرد قول انند و صاحب فرہنگ فرنگ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ ہر دو از اہل زبان نیند (اردو) (۱) بہت بلند (۲) دیکھو بالاخانہ

بربلندین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی (۱) موہای مرغولہ سر کہ بالای پیشانی برآمدہ باشد و (۲) بمعنی آرایش کہ بالای سر باشد دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این چیزی کہ منسوب بہ بلند است و برسبیل مجاز ہر دو معنی متذکرۂ بالا توان گرفت ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ ہر دو محققین بالا صاحب زبان نیند (اردو) (۱) پیشانی کے بال جو پیچیدہ ہوں۔ کاکل۔ مذکر۔ (۲) وہ آرایش اور زینت جو دروازے کی بلندی پر کی جاے۔ مؤنث۔

بربناگوش زدن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند و بحر (۱) کنایہ از تپانچہ زدن (۲) آگاہ گردانیدن (خواجہ نظامی ص) دگر بارہ خون در جگر جوش زد ز قضا را قدر بر بناگوش زد۔ **مؤلف** عرض کند کہ در سیلے زدن ضرب قریب بناگوش رسد ہمین است وجہ کنایہ معنی دوم مجاز کہ چون کسی در خواب غفلت باشد فارسیان بیدارش کنند بہ سیلی (اردو) (۱) طمانچہ مارنا (۲) خبردار کرنا۔

بربند اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری بروزن سربند (۱) سینہ بند طفلان و پستان بند

زنان راگویند چہ بر بمعنی پستان ہم آمدہ است وآنرا بعربی لبیبہ خوانند صاحب سروری فرماید کہ آنرا بازرنگ ہم گفتہ اند۔ صاحب رشیدی بر سینہ بند زنان قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی فرماید کہ تخصیص رشیدی بہ سینہ بند زنان خطاست۔ صاحبان جہانگیری وجامع وشمس وبحر وانند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ آنانکہ ذکر ہر دو معنی کردہ اند پی بہ حقیقت نبردہ اند چرا نمی گویند کہ بربند مرادف سینہ بند است وبس۔ موقع استعمال این اکثر پیدا می شود برای طفلان برای حفاظت سینہ وبرای زنان برای پستان واگر مردان جوان بیمار یا ضعیف را ضرورت حفاظت سینہ پیش آید استعمالش کنند۔ فتاؔل (اردو) سینہ بند۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ انگیا۔ وہ کپڑا جو بچوں کی رال ٹپکنے کے سبب کپڑے بچانے کے لئے سینہ تک باندھ دیتے ہین **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ دکن مین (سینہ بند) عام ہے۔ اُس کپڑے کو کہتے ہین جو حفاظت سینہ کے لئے استعمال کرتے ہین۔ اکثر بچون کے لئے اور جس کا استعمال عورتین کرتی ہین اس کی شکل ہندو دکن مین مخصوص ہے جسکو انگیا یا چولی کہتے ہیں اور عام طور پر سینہ بند کی ضرورت بعض وقت بیمارون یا ضعیفون کو بھی ہوتی ہے۔ سینہ کی حفاظت کے لئے۔

(۲) بربند۔ بقول بحر وانند بمعنی شخصے کہ در کارے مہارت تمام داشتہ باشد می گویند کہ فلانی در ین کار بند است دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند این معنی را تسلیم نہ کنیم کہ ہر دو محقق بالا از اہل زبان نبند۔ واگر سند استعمال بدست آید تو انیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) ماہر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ استاد۔ حاذق۔ استادکار۔ کامل فن۔ تجربہ کار۔

بربنگاہ زدن (مصدر اصطلاحی) بمعنی تاخت و

تاراج کردن جای رخت وکالا باشد (ظهوری)
غیرت عشق تو بر بنگاه زد ۔ فکر سر سودای سامان
بر طرف ۔ **مؤلف** عرض کند که بنگاه بمعنی
منزل ومکان وجای نقد وجنس می آید۔ پس معنی
تاخت وتاراج کردن از مصدر زدن پیدا شد۔
(اردو) سامان واسباب کو لوٹنا۔ تاراج کرنا

بربودن بقول بحر۔ بالکسر بمعنی بردن باشد
وفرماید که کامل التصریف است ومضارع این
برباید **مؤلف** عرض کند که اصل این ربودن
که بهمین معنی می آید وموحدهٔ مکسور زائد وفارسیان
بسکون رای مهمله می خوانند (اردو) لیجانا۔

بربوز اصطلاح۔ خان آرزو در سراج
بحوالهٔ برهان وجهانگیری فرماید که بروزن زردو
بمعنی (۱) پیرامون دهان چرندگان و (۲) منقار
مرغان باشد ونیز فرماید که غالباً تصحیف است
صحیح بدپوز بهمین معنی است چنانکه گذشت و
بدپوس بسین مهمله مبدل آن **مؤلف** عرض کند
که تعمیم معنی اول بر سبیل مجاز است ومعنی دوم
حقیقی است ودر اینجا پوز که به بای فارسی است
مبدل (بوز به بای عربی) چنانکه تپ وتب
وبر مبدل بد که دال مهمله به رای مهمله بدل شود
چنانکه باددان وباردان۔ و (بتپوز) و (بدپوز)
به همین معنی بجایش مذکور شد۔ وصراحت کامل
ماخذ بر (بتپوز) کرده ایم که به فوقانی دوم و
بای فارسی سوم گذشت۔ خان آرزو ذوق
تحقیق ندارد از اینجاست که اکثر بر تصحیف می
سپارد (اردو) دیکھو بتپوز۔

بربوس اصطلاح۔ خان آرزو در سراج
بحوالهٔ برهان وجهانگیری ذکر این کند (۱) بروزن
افسوس مبدل بربوز باشد ونیز فرماید که غالباً
تصحیف است وصحیح بدپوس است صاحب
شمس هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند
که حقیقت این بر اصطلاح گذشته گذشت
ودر اینجا همین قدر کافی است که زای هوز بدل شد

به سین مہملہ چنانکہ آیاز وایاس دیگر ہیچ خیال خان آرزو

نسبت تصحیف بکم التقاتی اوست (اردو) دیکھو بہ پہوز۔

بربوسیوس بقول برہان وانند سین اوّل بکسور وتحتانی بواو رسیدہ وبسین دوم زدہ بلغت یونانی نوعی از لبلاب وعشقہ است ورنگ آن مانند رنگ زعفران باشد وبر درختہا پیچد۔ صاحب محیط ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ ذکر این بر (ارینج) گذشت (اردو) دیکھو ارینج

بربون اصطلاح۔ بقول مؤید بالضم لغت فارسی است (۱) حریر نازک ودیبای تنک صاحب ہفت فرماید کہ باین معنی بفتح اوّل وسکون رای مہملہ وضمّ مؤحّدہ تحتانی بواو رسیدہ ونون زدہ باشد۔ صاحب شمس فرماید کہ (۲) بفتح باو کسر بای مجہول وواو مفتوح قوباکہ دآدنیز گویند۔ **مؤلف** عرض کند کہ۔ نسبت معنی اوّل اگر سند استعمال پیش شود واسم جامد فارسی زبان مسلّم شود تا نیم عرض کردکہ بر بمعنی سینہ وبغل چنانکہ گذشت وبون بمعنی حصّہ می آید۔ پس حصّہ سینہ در ملبوس۔ حریر نازک است ودیبای تنک۔ اندرینصورت باید کہ بالفتح گیریم واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ونسبت معنی دوم ہمین قدر کافی است کہ قول مجرّد محقّق بی تحقیق بدون سند استعمال اعتبار را نشاید۔ معاصرین عجم از ہر دو معنی ساکت (اردو) (۱) حریر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ریشمی کپڑا (۲) دیکھو ادرفن۔

بربی بدل چگونہ گزیند کسی بدل مثل صاحب خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ اند واز بیان معنی ومحلّ استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بوصف کسی وچیزے زنند کہ درکمال خوبی باشد (اردو) وہ اپنی مثال آپ ہے" جس کا مقصد یہ ہے "لاثانی ہے۔ عدیم البدل ہے"

بربید باورنگ اصطلاح۔ بقول وارستہ وبجز ظہور امر ممتنع الوقوع۔ صاحب انند وبہار ذکر

مصدر (بربید با درنگ بودن) بهمین معنی کرده اند واستناد همه محققین ازهمین یک سند است (حیاتی گیلانی ۵) با آب وهوای اعتدالش مژ بربید همیشه با درنگ است **مؤلف** عرض کند که برای امر ناممکن ومتنع الوقوع اصطلاحی قرار داده اند که وجود با درنگ یعنی خیار بر درخت بید از ناممکنات است (اردو) ناممکن کام - ہوا مین گرہ - ہوا مین گرہ دینا - بقول آصفیہ ناممکن کام کا ارادہ کرنا

بر پا استعمال - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ با لفتح و بای فارسی با الف کشیده لغت فارسی است بمعنی قائم واستاده ونصب کرده شده **مؤلف** گوید که بمعنی حقیقی است ترجمۂ (علی رجل) وحاصل آن قیام واستادگی است اگرچه چیزے راکه بر پاے بیان کنند که پای ندارد چنانکه (فتنه بر پاست) وخیمه بر پا شد) استعمال این با مصادر فارسی زبان در ملحقات می آید (ظهوری ۵) بزور غم طناب آرام ستون هم مژ زآهم خیمۂ افلاک بر پاست مژ (اردو) بر پا - بقول آصفیہ - فارسی - قائم ٹہرا ہوا - برقرار - (الف) **بر پا چه رید** مقوله - بقول بہار وانند یعنی خیلے ترسید و فرمایند که ترجمۂ محاورۂ ہند است (ملا طغرا در ہجو پوربی بنشر) چون نظرش بر غنیم افتاد بر پا چه رید" مرادف بشلوار رید که می آید **مؤلف** عرض کند که پاچه حصۂ شلوار را گویند که لباس یک پاے وجزو شلوار است (که بجایش می آید) عادت است که خیلی ترسناک شود در پاچۂ شلوار و در شلوار برآز می کند ازهمین عادت این کنایه شد بمعنی اول الذکر واین درحقیقت ماضی مطلق مصدر .....

(ب) در پاچه ریدن است - محققین ہند نژاد مصدر را ترک کرده ماضی مطلقش را بصورت مقولۂ ذکر کرده اند - تسامح شان باشد وبس (اردو) (ب) پاجامہ مین ہگ لینا - اس کا لفظی ترجمہ ہے - دکن میں بمعنی (بیحد خوف زدہ ہونا) مستعمل ہے (پیشاب خطا ہونا) بقول آصفیہ ڈر کے مارے کانپنا اور (گھبرانا) بقولہ خوف کے مارے

بیخانہ پھر دینا۔ خوف سے بیخانہ نکل جانا۔ نہایت خائف وہیبت زدہ ہونا۔ (الف) اس کا ماضی ہے۔

بر پا داشتن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قائم داشتن و نصب کردن۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر فقرہ "برپا داشتہ بودند" کردہ فرماید ای نصب کردہ بودند **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این بر (برپا) بیان کردہ ایم (اردو) برپا کرنا۔ بقول آصفیہ۔ کھڑا کرنا۔ اٹھانا۔ وکن میں (نصب کرنا) بھی مستعمل ہے۔ جیسے خیمہ نصب کرنا۔

بر پاشدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) برخاستن و (۲) قائم شدن۔ بہار این را بابرپا کردن ذکر کردہ فرمایدکہ بمعنی نصب کردن و برانگیختن باشد صاحب اند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ بہار و نقل نگارش ہر دو در لازم و متعدی فرق نہ کردہ اند این لازم است و (برپا کردن) کہ بجایش می آید متعدی آن (اردو) برپا ہونا۔ بقول آصفیہ (۱) کھڑا ہونا۔ اٹھنا۔ (۲) بلند ہونا معنی دوم کا ترجمہ قائم ہونا بھی ہوسکتا ہے۔

بر پاکردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و اند بمعنی (۱) نصب کردن و (۲) برانگیختن۔ صاحب بحر نسبت معنی اوّل فرماید کہ بمعنی قائم نمودن باشد و گوید کہ (۳) ایجاد کردن ہم (سید حسین خلص) جان خود را خواہم از رشک حنا بر خاک ریخت تا بیروم کز دست خوبان فتنۂ برپا کنم! **مؤلف** عرض کند کہ برای معنی سوم طالب سند استعمال باشیم کہ از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ہم این را ترک کردہ اند (اردو) (۱) نصب کرنا۔ قائم کرنا۔ (۲) دیکھو برانگیختن (۳) دیکھو ایجاد کردن۔

بر پانچہ ریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر خیلی تر سیدن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ (برپاچہ ریدن۔ بہ تحتانی پنجم) مزید علیہ ہمان (برپاچہ ریدن) کہ گذشت تحتانی زائدہ بر لفظ پا زیادہ کردہ اند و بس۔ صاحب بحر

کہ بجای تحتانی پنجم نون را نقل کرد۔ غیر از تسامح یا غلطی کتابت نباشد کہ (پانچہ بہ نون سوم) در فارسی زبان بمعنی (پاچہ یا پایچہ) نیامدہ و سند استعمال ہم پیش نہ شد (اردو) دیکھو بر پاچہ ریدن۔

بر پای افتادن مصدر اصلاحی۔ بقول بحر عجز و الحاح کردن و عذر تقصیر نمودن و دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ عادت است کہ کسی کہ از مخاطب عاجز شود بطلب رحمش بر پای او سر خود می نہد از ہمین عادت۔ این مصدر اصطلاحی قائم شد (اردو) پاؤں پر گرنا۔ پاؤں پر سر رکھنا۔ بقول آصفیہ۔ نہایت عجز کرنا۔ دکن مین اسی کا استعمال۔ بمعنی۔ خطا کی معافی چاہنا۔ عفو قصور چاہنا ہے۔

بر پای جستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و اند بمعنی بزور پا بر جستن۔ صاحب بحر فرماید کہ بمعنی بزور جستن باشد (شیخ شیراز ۵) ولی ہمچنان بر دو عادا شت دست کہ شہ سر بر آورد و بر پای جست یا **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دفعۃً برخاستن و ایستادن بارادہ رفتن باشد و بس (اردو) اٹھ کھڑا ہونا۔ بقول امیر "چلنے پر مستعد اور تیار ہونا جیسے مجھے کیا دیر آپکا ارشاد پا یا اٹھ کھڑا ہوا"

بر پایچہ ریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول غیاث بحوالۂ وارستہ مرادف بر (پاچہ ریدن) کہ گذشت دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (بر پاچہ ریدن) بیان کردہ ایم کہ بہ نون سوم گذشت (اردو) دیکھو بر پاچہ ریدن۔

بر پای خاک زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان و جہانگیری و بہار و بحر و اند بمعنی ذلیل و خوار گردانیدن **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ خلاف قیاس نیست۔ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) ذلیل کرنا۔ دیکھو اہانت کردن۔

بر پای داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر

بمعنی قائم و ثابت قدم داشتن صاحب ضیمهٔ برهان فرماید که کنایه باشد از قائم و ثابت قدم بودن. صاحب مؤید ذکر امر حاضر این کرده مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست. کنایه باشد و این همان است که بدون تحتانی پنجم زائده گذشت (اردو) دیکھو (برپا داشتن)

برپای کردن مصدر اصطلاحی. بمعنی ثابت و قائم کردن و این بزیادت تحتانی پنجم همانست که بجایش گذشت (انوری) خورشید روزگی دو سه پیش از وزارتت برپای کرد نوبتی در جوار ملک (اردو) قائم کرنا۔

برپای کسی افتادن مصدر اصطلاحی. بقول بهار کنایه از نهایت عجز و الحاح کردن و فرماید که درین بیت مرزا صائب که بردست و پا افتادن واقع شده بنا بر تغلیب است والّا تنها بردست افتادن معنی ندارد (صائب) بفریاد کس از خواب صبوحی برنمی خیزد مگر بردست و پای آن پری رو آفتاب افتد صاحب انند نقل نگار بهار مؤلف عرض کند که حقیقت این بر (بر پای افتادن) گذشت (اردو) دیکھو برپای افتادن

برپای نشستن مصدر اصطلاحی۔ کنایه از عاجز آمدن و از تکاپو باز آمدن (انوری) برپای نشستم آخر الامر چو نانکه گمان همگنان است (اردو) تھک کر بیٹھنا۔ عاجز آنا۔ (سالک دہلوی) جب تھک کے تری راہ مین بیٹھے تو کھلا حال جو کھوے ہوے ہین وہی کچھ پاے ہوے ہین

برپروشان استعمال بقول برهان با بای فارسی بروزن پرده پوشان مطلق امّت را گویند از هر پیغمبری که باشد صاحب سروری بحوالهٔ تحفه فرماید که بفتح بای تازی و فارسی و سکون رای مهله اوّل و ضمّ دوم است و از همان ابیات شمس فخری و استاد دقیقی استناد فرماید که

بر (بر بروشان) گذشت و فرماید که در نسخهٔ وفائی پرستان آمده بفتح بای فارسی و واو و سین مهمله و نون مشدد و نیز فرماید که در فرهنگ بروستان بضمین معجمه و سین مهمله بروزن عروسان نیز بمعنی امت نوشته و بیت استاد دقیقی را باین طریق آورده (ع) بر داوار مر بروشان را؛ امّا در تحفه و معیار جمالی و نسخهٔ وفائی چنانکه مرقوم شد آمده (انتهی کلام) صاحب جامع فرماید که بروزن پرده پوشان مطلق امت هر پیغمبر و بجای میم فا نیز آمده. صاحبان هفت و موارد هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر (بر بروشان) بیان کرده ایم که بهر دو موحده گذشت و با عتبار محققین صاحب زبان توانیم عرض کرد که موحدهٔ دوم که در اصل لغت است در پنجابه بای فارسی بدل شد **(اردو)** دیکھو بر بروشان۔

بر پریدن استعمال (۱) مزید علیه پریدن باشد بهمه معانیش و (۲) بمعنی دور شدن و (۳) بلند شدن (ظهوری ؎) خوش آن مرغ کز آشیان پر نپرّد؛ زبرت اگر خونفشان بر نپرّد؛ کجا شمع کوبد در پای کوبی؛ که پروانه دستک زنان بر نپرّد؛ (وله ؎) نفس را بپرواز افگند حرفت؛ چرا قصه از داستان بر نپرّد؛ کهن ژندهٔ خویش را می پرانم؛ نوی ز اطلس و پرنیان بر نپرّد؛ (وله ؎) کند شعله های درونی کبابش؛ بیان نفس گر فغان بر نپرّد؛ **(اردو)** (۱) دیکھو پریدن (۲) دور ہونا۔ دیکھو برانگیختن کے چوتھے معنے (۳) بلند ہونا۔

برپشت بستن چیزی مصدر اصطلاحی۔ متحمل چیزی شدن و پروای آن نکردن (ظهوری ؎) برپشت بسته چنبر بازوی صبر و طاقت؛ زلف تو ذوق دارد بر گوشمال مردم؛ **(اردو)** متحمل ہونا۔ پروا نکرنا۔

برپشت خوابیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار و انند (۱) معروف و (۲) آرام خواب

کردن وآرسته فرماید که مرادف بپشت خوابیدن باشد که گذشت صاحب بحر برمعنی دوم قانع (اسدی فراهانی ؎) بشتاب بسوی نجف ایدل بشتاب ۔ دریاب این فوز را بزودی دریاب ۔ چون خواب نجف عبادت یزدان است ۔ خود را بنجف رسان وبربپشت بخواب ۔ **مؤلف** عرض کند که بحث کامل این برد (بپشت خوابیدن) کرده ایم وشک نیست که چون بربپشت دراز کشند همه اعضا راحت یابد ولیکن بحالت نوم ۔ خواب بپشت را آرام بخش ندانند که خوابهای متوحش رود پس درینجا مقصود از محض دراز کشیدن بربپشت است کنایه از راحت گرفتن نه به آرام خواب کردن ۔ صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار بربپشت خوابیده را بمعنی حقیقیش آورده (اردو (۱) چت سونا ۔ پیٹھ کے بل سونا دیکھو (بپشت خوابیدن) (۲) آرام لینا ۔

بربپشم زدن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارسته به بای عجمی سوم کنایه از حقیر وساقط الاعتبار دانستن وفرماید که اینجا پشم بمعنی موی خایه باشد ۔ بهار گوید که از حقیر واز پایه اعتبار ساقط دانستن وفرماید که اینجا پشم بمعنی موی عانه است صاحب بحر همزبان وارسته وصاحب اند نقل نگار بهار (مخلص کاشی ؎) صوفی نیم کز سر کشی بر سر گذارم تاج را ۔ زور کمان وحدتم بر پشم زد حلاج را ۔ **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم که از سوقیانند این را بر زبان دارند (اردو) پشم پر مارنا ۔ بقول آصفیه کچھ چیز نہ سمجھنا ۔ خاطرین نه لانا ۔

بربپوز | بقول جهانگیری بمعنی پوز است یعنی پیرامون دهن وآن را بتفوز نیز خوانند ۔ صاحب ناصری فرماید که بروزن زردوز بزای معجمه در آخر پیرامون دهان چرندگان ومنقار پرندگان را گویند وبرپوس نیز گویندش ۔ صاحب موید فرماید که بفتح بای دوم که سوم است فارسی همان بتفوز مذکور بر آوردن دهان ومنقار

مرغان باشد صاحبان جامع وانند وشمس هم ذکر
این کرده اند **مؤلف** عرض کند که حقیقت آن
برتپوز که به فوقانی دوم بجایش گذشت ودرینجا
همین قدر کافی است که فوقانی بدل شد به دال
مهمله چنانکه زرتشت وزردشت (اردو)
دیکھو بتپوز۔

برپوژ بقول برهان مرادف برپوز که
گذشت دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد
ودر نسخهٔ قدیم برهان برای هوز آورده **مؤلف**
عرض کند که اگر زای فارسی آخره را تسلیم کنیم
جزین نیست که مبدل (برپوز) است که برای
عربی گذشت چنانکه آزیر۔ وآژیر دیگر هیچ
(اردو) دیکھو بتپوز۔

برپوس بقول برهان وجهانگیری ومجمع
مرادف برپوز که گذشت صاحب ناصری
بدیل برپوز ذکر این کرده حکیم سنائی در صفت
جمع کوران گوید که دست بر اعضای فیل مالیده

هر یک آنرا بچیزے تعبیر نموده اند (۵) آنکه را بد
زپیل ملموسش تر دست وپای سطبر وبرپوسش تر
گفت شکلی چنانکه مضبوط است تر راست همچون
عمود ومحروط است **مؤلف** عرض کند که
مبدل برپوز که زای هوز آخره بدل شد به سین
مهمله چنانکه آیاز وایاس (اردو) دیکھو بتپوز

برپون بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ
بفتح اول وضم ثالث لغت فارسی است خارش
را گویند دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این
نکرد **مؤلف** عرض کند که پون بمعنی نمد زین
می آید وچون این را مرکب کردند با کلمهٔ بر
قلب اضافت شد بمعنی حقیقی نمد بغل وکنایه
از خارش که از کثرت خراشیدن اکثر حصهٔ جسم
بالائی (بوجه لباس) زیاده تر متاثر شده مثل
نمد کلفت می گردد۔ طالب سند استعمال می باشیم
که مجرد قول محققین هند نژاد کافی نیست بعض
عجم بر زبان ندارند (اردو) خارش دیکھو انروب

برپهن اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث لغت فارسی است بمعنی (۱) تخت و (۲) خرفه را نیز گویند دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد و ذکر خرفه مع خواصش بر بخلهٔ مذکور شد **مؤلف** عرض کند که چیزی که سینه و بر او پهن می باشد تخت است و این کنایه باشد اندرینصورت باید که های هوّز را هم مفتوح گیریم و اگر های هوّز را ساکن و مخلوط الملفظ خوانیم یعنی بروزن زن - جزین نباشد که کلمهٔ برمرکب شد با پهن که لغت سنسکرت است و بقول ساطع کفچهٔ مار و معنی لفظی این چیزی که بر بلندی آن کفچه مار است و کنایه از تخت شاهی و بمجاز مطلق تخت هم و فارسیان به تصرّف در تلفظ مفرّس کردند - مخفی مباد که راجگان سلف تخت شاهی را بشکلی می ساختند که بر بالای سر چتری بشکل کفچهٔ مار می بود اگرچه شاهان عجم این را ترک کردند ولیکن در اسمش اشارهٔ آن باقی ماند وجه تسمیهٔ این بمعنی دوم متحقّق نه شد جزین نیست که اسم جامد دانیم - صاحب محیط هم این را ترک کرد (**اردو**) (۱) تخت (۲) دیکھو بخلهٔ -

برپیچیدن بقول بحر - (۱) بمعنی پژمرده شدن و (۲) درهم پیچیده شدن و فرماید که کامل التصریف است و مضارع این برپیچد و به تحقیق با (۳) بمعنی پیچ و تاب خوردن و غضبناک شدن (ظهوری)

ای شیخ دمدمت زنار بر پیچ اگر خواهی از ردای تو تاری برآورم **مؤلف** عرض کند که مزید علیه پیچیدن است بزیادت کلمهٔ بر بران (**اردو**) (۱) پژمردہ ہونا (۲) لپیٹا جانا (۳) پیچ و تاب کھانا - دیکھو بتاب رفتن -

برپیچیده اصطلاح - بقول ضمیمهٔ برهان بروزن سرپیچیده بمعنی (۱) پژمرده و (۲) درهم پیچیده شده - صاحب مؤیّد نسبت معنی دوم فرماید که بمعنی درهم شده و صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ ذکر این کرده فرماید

کہ بمعنی درہم کشیدہ و تاب دادہ صاحب ہفت ہمزبان مؤید مؤلف عرض کند کہ ماضی مطلق (برپیچیدن) کہ گذشت شامل بر ہر سہ معانیش ہای زائدہ کہ افادہ معنی مفعولی کند در آخرش زیادہ کردہ اند۔ اسم جامد نیست کہ ذکرش جداگانہ کنند۔ کم التفاتی صاحبان تحقیق است کہ بر قواعد فارسی زبان اعتنائی کنند (اردو) دیکھو برپیچیدن یہ اس کا ماضی مطلق ہے بمعنی مفعولی (۱) پژمردہ لپٹا ہوا (۲) پیچ و تاب کھایا ہوا۔

برپیختین بقول نوادر بمعنی (۱) پیچیدن باشد صاحب بحر بند کر این معنی فرماید کہ (۲) بمعنی تاب خوردن۔ کہ مجاز معنی اوّل است و فرماید کہ کامل ومضارع این بر پیزد۔ صاحب نوادر برای معنی اوّل از قاضی رکن الدین قمی استناد کردہ امّا ازان نہ استعمال برپیختن ظاہر می شود نہ معنی مذکور الصدر بلکہ ازان استعمال پیختن پیدا است کہ بقول بحر بمعنی پرویزن کردن آمدہ پس استناد

نوادر من حیث اللفظ والمعنی ہرد و غلط (وہوا ہذا ۵) جز آب دو دیدہ می نشوید ۔ گردی کہ زمانہ بر رخم پیخت ۔ مؤلف عرض کند کہ اسم مصدر این بیچ بود بہ بای فارسی و تحتانی و جیم فارسی پس جیم فارسی بدل شد بعربی چنانکہ کاج و کلج و پس ازان جیم عربی بدل شد بہ خای معجمہ چنانکہ اسفاناج و اسفاناخ و فارسیان بزیادت علامت مصدر تن مصدری ساختند۔ کہ پیختن شد و بزیادت کلمۂ بر بران (برپیختن) مزید علیہ آنست (اردو) (۱) لپٹنا۔ بقول آصفیہ۔ پیچیدن یا نوردیدن کا ترجمہ۔ طے کرنا۔ موڑنا۔ باندھنا کسنا (آتش ۵) قتل پر میرے اُٹھایا ہے جو بیڑا تو نے ۔ خوب کس کر کمر اے ترک جفا کار لپیٹ ۔ (۲) لپٹنا۔ بقول آصفیہ پیچیدہ ہونا۔ لف ہونا حیا ۵) چارہ گر نے جو مرے سینہ سے کھینچا پیکان ۔ لخت دل ساتھ نکل آئے لپٹ کر لاکھوں ۔

برپیختہ بقول برہان و انند و ہفت بابای فارسی

بروزن انگیخته بمعنی پیچیده و تاب خورده - باشد - خان آرزو در سراج فرماید که بمعنی پیچیده و تاب داده و هم او فرماید که این ظاهرا تحریف (بر پیخته بهای هوز - بجای بای فارسی) است چنانچه بیاید مؤلف عرض کند که کم التفاتی محققین است که نظر بر مصدر گذشته نه کردند و این ماضی مطلق آنست بزیادت های زائده در آخرش دیگر هیچ که افاده معنی مفعولی کند و صراحت ماخذش همدرانجا کرده ایم که ازان تردید خیال خان آرزو نسبت تحریف می شود (اردو) (۱) پیچیده بقول آصفیه لپٹا ہوا (تاب کھایا ہوا)

برپی غلط رفتن استعمال - بمعنی (۱) راه گم کردن که معنی حقیقی است و (۲) کنایه باشد از (از راستی برگشتن) و بر اصول غلط کار کردن (ظهوری ۵) خود را مبادا گم کنم برپی غلط تا کی روم تا از دست می افتم بدر و مغز جان کیستی تا (اردو) (۱) گمراه ہونا - بقول آصفیه - راسته بھول جانا - بھٹکنا - بہکنا - بی راہ ہونا (۲) غلط اصول پر کام کرنا -

برتابد مقوله - بقول مؤید و هفت - ای طاقت آرد و تحمل کند - دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید که این مضارع برتابیدن است که بمعنی تحمل کردن و طاقت آوردن می آید محققین بالا غور نکرده اند که مشتقش را برنگ مقوله نقل کرده اند (اردو) دیکھو برتابیدن یہ اوس کا مضارع ہے اور اس کے تمام معانی پر بشامل

برتابه انداختن مصدر اصطلاحی - (۱) بمعنی بریان ساختن است و (۲) کنایه از مبتلاے سوز و گداز کردن (ظهوری ۵) ولی را کعبه در صحراے خود برتابه انداز تا که در تاب تمنا ماهی زمزم نمی گردد تخفی مبادا که تابه بقول برهان بروزن لابه ظرفی باشد پهن که دران کوکو و خاگینه و ماهی بریان کنند و نان هم بر بالای آن پزند (اردو) (۱) توے پر بھوننا (۲) مبتلاے سوز و گداز کرنا -

برتابہ فتادن مصدر اصطلاحی بمعنی (۱) بریان شدن برتابہ لازم مصدر گذشتہ و (۲) کنایہ از مبتلای سوز و گداز شدن (ظہوری ۵) فتد بکوی تو برتابہ ماہی خورشید ز رشک سایہ کہ در پای بام می افتد (اردو) بھونا جانا (۲) مبتلای سوز و گداز ہونا۔

برتابیدن بقول بحر بمعنی (۱) تاب و طاقت داشتن و تحمل کردن و (۲) گردانیدن باشد و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این برتابد۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد (ظہوری ۵) برنتابد عشق بالادست تقدیم ہوس می برم خود را ز بزم وصل ممنون می برم ز ظالمی خرد تابد و برنیابد ترا کہ تاب خرد برنتابد ترا مؤلف عرض کند کہ اسم مصدر این تابست کہ بمعنی طاقت و پیچ ہر دو می آید و کلمہ ہر دو را بقول مقننین فارسی مصدر جعلی و باصول ما کہ بر (اسم مصدر) گذشت مصدر اصلی کہ تاب اسم جامد فارسی زبان است (اردو) (۱) تاب و طاقت رکھنا متحمل ہونا (۲) پھیرنا۔ بقول آصفیہ گھمانا۔ پھرانا۔ چکر دینا۔ واپس کرنا۔ لوٹانا۔ موڑنا۔

برتاختن بقول شمس لغت فارسی است بمعنی سوار شدن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ تاختن بمعنی دویدن بجای خودش می آید و بر بمعنی بالا پس معنی حقیقی این بالا دویدن و کنایہ از سوار شدن اگرچہ ما من وجہ صراحت ماخذ کردہ ایم ولیکن بدون سند استعمال۔ مجرد قول صاحب شمس را تسلیم نہ کنیم کہ محقق بی تحقیق است و از اہل زبان نیست (اردو) سوار ہونا۔ بقول آصفیہ چڑھنا اوپر بیٹھنا۔

برتارک زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی (۱) استوار کردن چیزی را بر سر چون گل و کلدستہ و شاخ گل و تاج و افسر و پر و مسواک و مانند آن و فرماید کہ بعضی کنایہ از (۲) بیخود شدن

و(۳)، در اندیشہ فرو رفتن نیز نوشتہ اند در نورالدین ظہوری ؎) از خار رہگذار سگت دست احترام ؛ برتارک ملک زدہ گلہای افتخار ؛ صاحبان بحر و اند ہمزبان بہار **مؤلف** عرض کند کہ از کلام ظہوری (برتارک زدن چیزی) بمعنی قائم کردنش بر سر پیدا می شود ولیکن ما بمقابلۂ تعمیم تخصیص گل را پسند می کنیم یعنی (برتارک زدن گل) کنایہ باشد از قائم کردن گل در دستار و معنی دوم و سوم را بدون سند استعمال تسلیم نتوانیم کرد کہ موافق قیاس نیست و استعمالش از نظر ما نگذشت و مجرد قول ہر سہ محققین ہند نژاد کفایت نمی کند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) سر پر لگانا (۲)، بیخود ہونا (۳) فکر کرنا۔ بقول آصفیہ۔ تامل کرنا۔ سوچنا۔ بچارنا خیال کرنا۔ غور کرنا۔ (فکر میں پڑنا بھی کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

برتارک سر نہادن مصدر اصطلاحی بقول بہار کنایہ از کمال تعظیم (عرفی شیرازی ؎) زان دل شوریدہ را برتارک سر می نہم ؛ کاشیان مرغ مجنون شد دل شیدای من ؛ **مؤلف** عرض کند کہ چیزی را بر سر نہادن علامت کمال تعظیم اوست و از ہمین رسم این مصدر قائم شد (اردو) سر پر رکھنا۔ بقول آصفیہ تعظیماً کسی چیز کو اٹھا کر سر پر رکھنا نہایت تعظیم و تکریم کرنا۔ مقدس جاننا (جرأت ؎) ہاتھ جرأت کے جو کل سنگ در یار لگا ؛ کبھی چھاتی سے لگایا کبھی سر پر رکھا ؛

برتازیانہ اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است یعنی اشارت کہ سوار تازیانہ کند **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ استعمال این حالت تازیانہ را ظاہر کند چنانکہ "او برتازیانہ می رود" یعنی تازیانہ زنان می رود اگرچہ من وجہ موافق قیاس است ولیکن بدون سند استعمال قول صاحب شمس اعتبار را نشاید معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین زبان

فارسی از ین ساکت (اردو) کوڑا لگاتا ہوا۔	جیسے "وہ کوڑا لگاتا ہوا گزر گیا۔

برتاس بقول سروری و جہانگیری و رشیدی بفتح با و سکون را ی مہملہ و بعد از را تا ی قرشت

(۱) نام یکی از مبارزان حصار ناصری فرماید کہ بقول شیخ نظامی در قصہ اسکندروس نام پہلوانی بودہ است صاحب برہان فرماید کہ بہمہ معانی با طا ی حطی ہم بنظر آمدہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بروزن کرپاس باشد و نیز فرماید کہ این لفظ پارسی نیست و غالب کہ ترکی باشد صاحبان مؤید و شمس و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ محققین ترکی زبان از ین ساکت و وجہ تسمیہ این متحقق نہ شد و اجمال تعریف ترک این را بر ذکرش تفوق داشت و استعمال این با طا ی حطی چنانکہ صاحب برہان آوردہ تصرف عربان باشد بطور تعریب (اردو) برتاس فارسی مین ایک پہلوان کا نام ہے۔ اسم مذکر۔

(۲) برتاس۔ بقول سروری و رشیدی و جہانگیری و مؤید شہریست در حدود روس و بعضی نام ولایت ترکستان گفتہ اند کہ روباہ آنجا پوستین خوب دارد و فرماید کہ برطاس بطا ی حطی ہم آمدہ صاحب مؤید فرماید کہ در انجا پوستین خوب می باشد و آن از پوست روباہ انجاست صاحب ناصری گوید کہ نام شہرے بودہ از ترکستان و بتصرف روس آمدہ۔ خان آرزو در سراج بحوالہ قوسی می نویسد کہ نام شہری در ولایت روس و ترکستان است و بحوالہ رشیدی فرماید کہ ولایتی است در حدود روس کہ مردم آنجا پوست پوشند و برطاس بطا ی مہملہ معرب آن و تحقیق آنست کہ حدود روم و روس و ترکستان بہم پیوستہ است۔ پس ہمہ صحیح باشد لیکن این لفظ پارسی نیست و غالب کہ ترکی باشد۔ صاحبان برہان و جامع و انند و شمس ہم ذکر این کردہ اند حکیم سوزنی

ه) ای شیر فلک روبه برتاسی تو ز جمشید فلک غلام تخاسی تو ز **مؤلف** عرض کند که محققین لغات ترکی ازین لغت ساکت و وجه تسمیهٔ این متحقق نشد که چیست (و پرتاش) به بای فارسی و شین معجمه هم به همین معنی می آید و آن مبدل این باشد یا این مبدل آن که بای عربی به فارسی و سین مهمله بشین بدل شود و بالعکس این هم. و بدین وجه که این ولایت در ترکستان متحقق است. قیاس مقتضی همین است که لغت ترکی باشد (اردو) برتاس. مذکر. ایک شهر کا نام ہے جو حدود روس مین واقع ہے اور بقول بعض ترکستان مین۔

(۳) برتاس. بقول سروری پوست روباه آن ولایت را نیز گویند که برمعنی دوم گذشت صاحب برهان فرماید که پوستین آنجا را نیز. صاحب ناصری بذکر معنی دوم گوید که ارباب لغت نوشته اند که از پوست روباه آنجا پوستین کنند ازین قرار خز و سنجاب و سمور خواهد بود. صاحبان رشیدی و سراج و شمس و انند همزبان برهان (محمد عصار. صاحب مهر و مشتری ه) زدوران مشک بیداند تنغم ز زده بر جاها برتاس و قاقم ز **مؤلف** عرض کند که در معنی دوم روبه برتاسی که گذشت ازان متحقق است که معنی دوم اصل است و معنی اول و سوم و چهارم و پنجم همه مجاز آن که بدون کلهٔ نسبت مستعمل شد (اردو) برتاس کی لومڑی کی کھال اور پوستین کو بھی برتاس کہتے ہین جو اُس مقام کی لومڑی کی کھال سے بنایا جاتا ہے۔ مذکر۔

(۴) برتاس. بقول سروری و رشیدی و شمس بمردم ولایت برتاس نیز اطلاق کنند. خان آرزو در سراج فرماید که صاحب قاموس برطاس را بضم نام گروهی نوشته که بلاد ایشان ببلاد روم پیوسته است (شیخ نظامی گنجوی ه) بحز زانیان راست آراسته ز چپ بود برتاس برخاسته

مؤلف عرض کند کہ برمعنی سوم صراحت کردہ ایم است کہ مردم برتاس را بدون کلمۂ نسبت مجازاً برتاس نام شد۔ (اردو) ولایت برتاس کے باشندون کو بھی برتاس کہا گیا ہے۔

(۵) برتاس۔ بقول رشیدی و شمس ردہ آن ولایت را نیز گویند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ ہمان کہ صراحتش برمعنی سوم کردہ ایم (اردو) ولایت برتاس کی لومڑی کو بھی برتاس کہتے ہین۔ مؤلف۔

برتاسی بقول اند۔ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر سین مہملہ بلغت فارسی است نوعی از صوف کہ از ولایت برتاس می آرند دیگر کسی از محققین فارسی با او نیست **مؤلف** عرض کند کہ یای نسبت بر لفظ برتاس زیادہ کردہ اند وبس وحقیقت برتاس بجایش مذکور شد (اردو) برتاسی فارسی مین ایک قسم کے صوف کو کہتے ہین جو ولایت برتاس مین بنتا ہی مذکر

برتاش بقول شمس بالفتح مرادف برتاس باشد بہر ہیچ معانیش دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدل برتاس است کہ سین مہملہ بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ کشتی و کشتی مخفی مباد کہ برتاش بہ ہای فارسی و شین معجمہ بہ معنی دوم برتاس بجای خودش می آید۔ (اردو) دیکھو برتاس۔

برتاشک بقول سروری و برہان و جہانگیری بشین معجمہ و کاف بروزن فرداشب گیاہی است کہ آنرا بوی مادران گویند و بعربی شویلا خوانند صاحب ناصری فرماید کہ برتاسک نیز بہان معنی است و آن (برنجاسب) است کہ مذکور خواہد شد صاحب رشیدی گوید کہ گیاہی است کہ گل زرد دارد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ در برہان برتاسک بزیادت راو

سین مهمله نیز بهمین معنی آورده درین صورت مخفف و مبدل آن باشد صاحب محیط ذکر برتاشک نکرد البته (برتراسک) را آورده حواله (برنجاسف) داده و ذکر برنجاسف مع خواص او بر (ارطیسا) گذشت **مؤلف** عرض کند که شیرازیان این را (برتراسک) نامند که می آید و این مبدل آنست و بس که رای مهمله چهارم حذف شد چنانکه باهار و باها و شین معجمه بدل شد به سین مهمله چنانکه کشتی و کستی (اردو) دیکھو ارطیسا۔

برتافتن بقول بهار و نوادر و موارد دانند (۱) بمعنی برداشتن باشد۔ صاحب بحر فرماید که کامل التصریف است و مضارع این برتابد صاحب موارد این را بمعنی توان برداشتن آورده که غیر از متحمل شدن نباشد و همان برداشتن است مراد از برداشت کردن (طالب آملی ۵) از آن مقتفا سر کردم این غزل طالب ؎ که دوش قافیه ام برنتافت بار ردیف **مؤلف** عرض کند که تافتن بدین معنی نیامده ولیکن (تابیدن) بمعنی تاب و طاقت آوردن می آید پس محاوره فارسیان درین (مصدر اصطلاحی) موافق قیاس است زیرا که اسم مصدر (تافتن) هم لفظ تاب است که بمعنی طاقت می آید و صراحت کاملش بر (برتابیدن) گذشت و در ینجا بهمین قدر کافی است که کلمه بر در ینجا زائد است۔ حاصل اینست که بمعنی متحمل شدن باشد (اردو) دیکھو برتابیدن۔

(۲) برتافتن۔ بقول موارد و نوادر و بحر و بهار و انند بمعنی پذیرفتن باشد (خواجه جمال الدین سلمان ۵) دل زغوغای می و سودای عشق آمد بتنگ ؎ بود ملکی مختصر حکم دو سلطان برنتافت ؎ **مؤلف** عرض کند که سند بالا متعلق است بمعنی سوم که می آید انچه محققین بالا معنی تازه پیدا کرده اند برمعنی شعر غور نفرموده اند (اردو) قبول کرنا اور بلحاظ ہمارے خیال کے دیکھو برتافتن کے

تیسرے معنے)

(۳) برتافتن۔ بقول موارد متحمل شدن و بخیال ما متعلق بمعنی اوّل است بر سبیل مجاز (ظہوری)

ے) زدود و داغ دل پیچیدہ عطری در دماغ جانم
صداغ نکہت نسرین و ریحان برنمی تابد

مؤلف عرض کند کہ ضرورت نداشت کہ برداشتن و متحمل شدن را فرق قائم کنیم و باصول ما اولی آنست کہ این را متعلق بہ مصدر (برتابیدن) کنیم (اردو) دیکھو برتافتن کے پہلے معنے۔

(۴) برتافتن۔ بقول موارد و نوادر بمعنی باز گردانیدن چنانکہ برتافتن دیدہ و امثال آن (اردو) پھیرنا۔ بقول آصفیہ موڑنا۔ رخ بدلنا۔ پھرانا۔

(۵) برتافتن۔ بقول موارد بمعنی تاب دادن چون برتافتن زلف (نظامی گنجوی)

ے دران پردہ کز راستی یافتم
سخن را سر زلف برتافتم

و فرماید کہ شارح سکندرنامہ درین بیت برتافتن را بمعنی آراستن نوشتہ صاحب بحر فرماید کہ بمعنی تابیدن باشد صاحب نوادر ہمزبان موارد و صاحب فرہنگ فدائی گوید کہ بعربی انعطاف یا منعطف ساختن را گویند مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ تافتن است و بس کہ معنی تاب دادن دران باشد (اردو) موڑنا بقول آصفیہ۔ بل دینا۔ پیچدار بنانا۔ خم دینا۔ جیسے گوکھرو موڑنا۔

(۶) برتافتن۔ بقول بحر در ہم پیچیدہ شدن پایہا در وقت رفتار و دوندگی بسبب خوف و ہیبت و یا ماندگی و ضعف دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ اگر این را مضاف کنیم بسوی پا البتہ در انوقت این معنی حاصل می شود و بموافقت قیاس و از مجرد (برتافتن) معنی پیدا کردہ صاحب بحر معتبر ندانیم تا آنکہ سند استعمال پیش نہ شود (اردو) چلنے کے وقت پاؤں کا ایک دوسری سے

مل جانا۔ ضعف یا خوف یا تکان سے۔ صاحب آصفیہ نے (پاؤں ڈگنا) کا ذکر فرمایا ہے۔ بمعنی پاؤں لڑکھڑانا۔ قدم اکھڑنا۔ ہمّت ٹوٹنا۔

برتافتن افسانۂ کسی مصدر اصطلاحی۔ (۲۹۹۸)

قبول کردن افسانۂ کسی را باشد متعلّق بمعنی دوم (برتافتن) کہ گذشت وخصوصیّت افسانہ نیست برای سخن تعمیماً ہم استعمال توان کرد (ظہوری ؎) رفتہ در خواب آرزوی سرفرازی فارغم ؎ گوش ما افسانہ فرّ فریدون برنتافت ؎ (اردو) افسانہ قبول کرنا۔

برتافتن افغان مصدر اصطلاحی بمعنی (۲۹۹۹)

متحمّل شدن افغان باشد متعلّق بمعنی سوم برتافتن کہ گذشت (ظہوری ؎) پی زند اینان آرزو چاہ ذقن داری ؎ اگر زلف پریشان جوش افغان برنمی تابد ؎ مخفی مبادکہ دریں جا ہم خصوصیت افغان نیست و باصول ما تعلّق بامصدر برتافتن ہم ندارد کہ مصدر برتابیدن برای این اولی است و این داخل است در تعمیم مصدر (برتافتن چیزی) کہ می آید۔ (اردو) فغان کا متحمّل ہونا۔

برتافتن بار مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن (۳۰۰۰)

بار باشد متعلّق بمعنی اوّل وسوم برتافتن کہ مذکور شد (ظہوری ؎) جامۂ گلگوں بدوش خویش خوش شیرین کشید ؎ نیست باری را کہ از بس بار گلگون برنتافت ؎ (ولہ ؎) برنتابد تارک عاشق بجز داغ جنون ؎ بار مرغ وآشیانش فرق مجنون برنتافت ؎ و این داخل است در تعمیم (برتافتن چیزی) کہ می آید۔ (اردو) بار اٹھا سکنا۔ بار کا متحمّل ہونا۔

برتافتن تہدید مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۳۰۰۱)

متحمّل تہدید شدن متعلّق بمعنی سوم برتافتن کہ گذشت (ظہوری ؎) جہد کن تا کشدش شحنۂ غیرت بدار ؎ دل شب گرد کہ تہدید عسس برتابد ؎ و باصول ما اولی است کہ متعلّق بمصدر (برتابیدن) کنیم و این داخل است

درتعمیم (برتافتن چیزی) کہ می آید (اردو) دھمکی کا متحمل ہونا۔ دھمکی کی برداشت کرنا۔

برتافتن چیزی مصدر اصطلاحی۔ بمعنی متحمل شدن چیزی است ومصادر خاص کہ ہمدریں جا گذشت وی آید داخل ہمین تعمیم است ولیس (اردو) کسی چیز کا متحمل ہونا۔

برتافتن حکم مصدر اصطلاحی۔ بمعنی متحمل شدن حکم متعلق بمعنی سوم برتافتن کہ مذکور شد وسندش از خواجہ سلمان ہمدرا نجا گذشت واینہم داخل است درتعمیم (برتافتن چیزے) کہ گذشت (اردو) حکم کی برداشت کرنا۔

برتافتن درمان را مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از قبول کردن درمان متعلق بمعنی دوم برتافتن کہ گذشت (ظہوری ؎) برنتابد جگر درد کشان درمان را ژ نہ پسند دسر شوریدہ سران سامان را ژ باصول ما اولی باشد کہ امصدر (برتابیدن) این را متعلق کنیم وخصوصیت درمان ہم نباشد بلکہ برای مرض وامثال آن ہم استعمال توان کرد (اردو) دوا قبول کرنا۔

برتافتن دیدہ از چیزی وبرتافتن روی ہردو مصادر اصطلاحی۔ بمعنی بازگردانیدن دیدہ وروی از چیزی ومجازاً بمعنی کنارہ کش شدن پس متعلق بمعنی چہارم برتافتن باشد کہ گذشت (حزین ؎) برتاب حزین از دو جہان دیدۂ دل را ژ عشق است درین دائرہ در کار دگر ہیچ ژ (ظہوری ؎) چند داغ تو روی برتابد ژ تا بکی سینہ بہ پیچ وتاب خورد ژ وباصول ما متعلق بہ مصدر (برتابیدن) ہم توان کرد واولی ہمان است کہ امر حاضر (برتاب) و مضارع (برتابد) حقیقۃً متعلق است بہ ہمان (اردو) آنکھ (یا آنکھیں) پھیر لینا۔ یا پھیرنا۔ بقول امیر۔ توجہ اٹھا لینا۔ کنارہ کرنا (ناسخ ؎) پھیرے آنکھیں مژہ سے نیش عقرب کی طرف ژ کا کل پیچان کے بدلے مار

پیچان دیکھئے ۔ (منہ پھیر لینا) بقول آصفیہ۔ روگردان ہونا۔ منہ موڑ لینا۔ روگردانی کر لینا۔

(خ) (الف) **برتافتن زمام** مصدر اصطلاحی بمعنی بازگردانیدن زمام باشد متعلق بمعنی چہارم برتافتن کہ مذکور شد و .....

(ب) **برتافتن زمام اختیار** بمعنی بی اختیار شدن است کہ از ہمین سند پیدا می شود و باصول ما اولی تر است کہ این را متعلق بہ مصدر (برتابیدن) کنیم (انوری ۵) چرخ برتابد عنان اختیار ۔ ہر کجا عزم تو برتابد زمام ۔ (اردو) الف۔ باگ موڑنا۔ دیکھو بازپیچیدن عنان (ب) بے اختیار ہونا۔

(م) **برتافتن زلف** استعمال بمعنی تابیدن و تاب دادن زلف باشد سند این بر معنی پنجم برتافتن از نظامی گذشت کہ متعلق بہ ہمان معنی است (اردو) زلف کو مروڑنا۔ بل دینا۔

برتافتن زور مستی مصدر اصطلاحی بمعنی متحمل زور مستی شدن متعلق بمعنی سوم برتافتن کہ مذکور شد (ظہوری ۵) بروائے عیش۔ زور مستی غم برنمی تابی ۔ حریف بادۂ این بزم غم پیمانہ میساز ۔ و این داخل است در تعمیم (برتافتن چیزی) کہ گذشت (اردو) زور مستی کا متحمل ہونا۔ مستی کو برداشت کرنا۔

برتافتن صداع مصدر اصطلاحی بمعنی متحمل درد سر شدن متعلق بمعنی سوم برتافتن کہ گذشت و سندش ہم ہمانجا مذکور و اینہم داخل تعمیم (برتافتن چیزے) است (اردو) درد سر کا متحمل ہونا۔ برداشت کرنا۔

برتافتن عنان استعمال بمعنی بازگردانیدن عنان باشد و مرادف (برتافتن زمام) متعلق بمعنی چہارم برتافتن کہ گذشت و سندش از کلام انوری بر (برتافتن زمام) مذکور شد (اردو) دیکھو برتافتن زمام۔

حرف م ۔ خ کے لحاظ سے مقدم و موخر ہے۔

برتافتن کیف مصدر اصطلاحی بمعنی متحمل کیف شدن متعلق بمعنی سوم برتافتن کہ گذشت (باقر کاشی ؎) یکطرف جام شراب و یکطرف روی نگار ہر ظرف ما کیف دو بالا برتابد بیش ازین ہر بخیال ما این متعلق است بہ مصدر (برتابیدن) کہ بجایش گذشت۔ مخفی مباد کہ کیف بالفتح بقول غیاث بمعنی نشہ و مستی و چیزیکہ نشہ و بیہوشی آرد (اردو) مستی کا متحمل ہونا۔ مستی کی برداشت کرنا۔

برتافتن نام مصدر اصطلاحی۔ بمعنی متحمل نام شدن متعلق بمعنی سوم برتافتن است کہ مذکور شد و داخل تعمیم (برتافتن چیزے) و اولی آنست کہ متعلق دانیم بہ برتابیدن۔ (ظہوری ؎) خدا بر سینہ چاکیہای شوق ما ببخشاید ہر کہ گوش صبر و طاقت نام ہجران

برنمی تابد ہر (اردو) کسی نام کے سننے کی طاقت رکھنا۔ متحمل ہونا۔

برتخت نشاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) معروف **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش از معنی حقیقی باشد و (۲) کنایہ باشد از پادشاہ قرار دادن و بر زبان معاصرین عجم مستعمل (اردو) (۱) تخت پر بٹھانا۔ بمعنی حقیقی اور (۲) بقول آصفیہ تخت نشین کرنا۔ عنان حکومت سپرد کرنا۔ بادشاہ بنانا۔

برتخت نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) معروف **مؤلف** عرض کند کہ (۲) کنایہ از لازم مصدر گذشتہ۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (۱) و (۲) تخت پر بیٹھنا۔ مصدر گذشتہ کالازم و نون معنون مین۔ (۱) حقیقی اور (۲) مجازی۔

برتر بقول ضمیمۂ برہان (۱) ترجمہ علت است صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کند و فرماید کہ بفتح اول و ثالث بمعنی (۲) بلند تر و اعلی باشد صاحب فرہنگ فدائی بمعنی بالاتر

وافزونتر نوشته (انوری ؎) ایا بتابش وبخشش ز آفتاب فزون ٭ ویا برفعت وهمت ز آسمان برتر ٭ (وله ؎) قدرش از قدر آسمان برتر ٭ علمش از راز اختران آگاه **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل را طالب سند استعمال باشیم که از نظر ما نگذشت **(اردو)** (۱) علّت بقول آصفیه عربی - اسم مؤنث - وجه - سبب - باعث - کارن (۲) برتر - بقول آصفیه (فارسی صفت) زیادہ بلند - نہایت عمدہ - بزرگتر -

برتر آمدن استعمال - بمعنی بالاتر وبلندتر شدن متعلق بمعنی دوم برتر که گذشت (انوری ؎) کس نیست که بر بساط عشقت ٭ از صف نعال برتر آید ٭ (ظہوری ؎) ایام گو بطاقت بی طاقتان نباز ٭ با کثرت جفا بوفا برتر آمدیم ٭ **مؤلف** عرض کند که آمدن بمعنی شدن هم آمده چنانکه بر معنی هفتم آمدن مذکور شد **(اردو)** برتر ہونا - برتر ثابت ہونا - فائق ہونا -

برتر ازوزدن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته وبهار وانند وبجز امتحان کردن وقدر چیزی دریافتن باشد (مخلص کاشی ؎) تاکه سنجد بر متاع حسن او صد سال وماه ٭ آسمان خورشید وه را برتر ازو می زند ٭ **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این برتر ازو نهادن ومعنی متداوله بالاکنایه باشد که وزن کردن - امتحان کردن است **(اردو)** امتحان کرنا - بقول امیر جانچنا - آزمانا (داغ ؎) امتحان کر کے ترا صاف پشیمان ہوئے ٭ ہم نے جانا تھا کہ غیروں سے بھی کینا ہوگا ٭ -

برتراسک بقول برہان بفتح فوقانی وسین بی نقطه بروزن سرتراشک مرادف برتاشک است که بجایش مذکور شد صاحب جامع فرماید که گیاه بوی مادران را گویند - صاحب محیط ذیل برتاشک فرماید که بفارسی بو مادران وبشیرازی برتراسک گویند وذکر افعال وخواصش برار طمیسا

گذشت **مؤلف** عرض کند که اسم جامد و اصل برتاشک که اشارهٔ این همه را بآنچه مذکور شد لغت فارسی زبان است در محاورهٔ شیراز (اردو) دیکھو ارطیسا۔

برتراشیدن استعمال۔ مزید علیه و مرادف تراشیدن باشد بهمه معانیش (ظهوری ۵) گریه از حسرت تماشایت ؎ برتراشید دیده ها ز حباب ؎ جزین نیست که کلهٔ برد دریچه زائد است و بس۔ (اردو) دیکھو تراشیدن۔ (۲۶۱۳)

برتراشیدن چشم مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۱) ایجاد کردن چشم است و پیدا کردن آن (۲) صاف و پاک کردن آن از گرد و غبار و امراض چشم یعنی قدح کردن و آب چشم دور کردن (ظهوری ۵) ز شوق دیدنت از بسکه برتراشم چشم ؎ فضای گریه بهم سر بسر حباب شده ؎ (اردو) (۱) آنکھ بنانا۔ بقول امیر آنکھ پیدا کرنا (۲) آنکھ بنانا۔ بقولہ آنکھ کا پانی نکالنا پہلی (۲۶۱۴)

یا جالا کاٹنا۔

برتراویدن استعمال۔ مرادف و مزید علیه تراویدن باشد شامل بر همه معانیش بزیادت کله بر بر ان (ظهوری ۵) این ناله ام از کام و زبان بر نتراود ؎ کز درد تو بر هم نفشارد جگرم را ؎ (اردو) دیکھو تراویدن۔ (۲۶۱۵)

برترکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بلند مرتبه ساختن باشد متعلق بمعنی دوم برترکه گذشت (انوری ۵) برترنه کشد قدر ترا دست وزارت ؎ افزون نکند سعی ثمر ساحت یم را ؎ (اردو) بلند مرتبہ کرنا (۲۶۱۶)

برترنشستن استعمال (۱) بالاتر نشستن از همه و (۲) بلند مرتبه و رفیع المنزلة شدن (ظهوری ۵) در کوی ابراهیم شه بنگر ظهوری قدر خود ؎ برترنشین از آستان کیستی ؎ (اردو) (۱) بلندی پر بیٹھنا (۲) بلند مرتبہ ہونا۔ (۲۶۱۷)

برتروبرخشک حکم جاری شدن مصدر اصطلاحی بمعنی برتمام روی زمین جاری شدن حکم (۲۶۱۸)

(ظهوری ؎) جاری شده است برتر و برخشک حکم من تر چشم محیط خون و دلم کان آتش است تر (اردو) خشکی اور تری پر حاکم ہونا۔ تمام روے زمین پر حکم جاری ہونا۔

برتری بقول فرہنگ فدائی بمعنی بالائی و افزونی باشد **مؤلف** عرض کند کہ جزین نیست کہ یای مصدری بر لفظ برتر زیادہ کردہ اند سند این در لغات می آید (اردو) برتری بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ عمدگی فضیلت بڑپن۔

برتری جستن استعمال۔ بمعنی طلب بلندی مرتبہ کردن (ظہوری ؎) برتری از مدحت شاہی ظہوری جستہ است تر کاسمان از درگہ قدرش فروتن بگذرد تر (اردو) برتری چاہنا برتری طلب کرنا۔

برترین بفتح اول و ثالث بمعنی بالاتر و بلند مرتبہ تر باشد جزین نیست کہ یا و نون نسبت بر لفظ برتر زیادہ کردہ اند (انوری ؎) کمترین آستان درگہ تست تر برترین بام گنبد اخضر تر (نظامی ؎) توئی برترین دانش آموز پاک تر زدانش قلم راندہ بر لوح خاک تر (اردو) اعلیٰ تر۔ زیادہ بلند مرتبہ۔ کہہ سکتے ہیں۔

برتری نخستینی استعمال۔ بقول فرہنگ فدائی بمعنی رجحان تقدم باشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی فضیلت در تقدم لے از بلند تر ان بدرجۂ اول بودن یعنی فوقیت و تقدم از ہمہ دیگر ہیچ۔ مخفی مباد کہ تحتانی در نخستینی برائے معنی مصدری است (اردو) تقدم مین فضیلت۔ یعنی برتر ون پر فوقیت۔

برترین سپہر اصطلاح۔ بقول سفرنگ و ساتیر۔ فلک ہشتم را گویند کہ فلک ثوابت باشد **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت (سپہر برترین) و این کنایہ باشد (اردو) فلک ثوابت

کہہ سکتے ہین۔ مذکر یعنی آٹھوان آسمان جس پر ثوابت ہین **برتقدیر** استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی بالفرض و بشرط۔ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند ولیکن طرز بیان محقق بالا درست نباشد گویند کہ (بر تقدیر رفتنش اینچنین باید کرد) یعنی بحالت رفتنش یا بصورت رفتنش (اردو) بحالت یا بصورت کہہ سکتے ہین۔

برتکان بقول غیاث بالفتح و تای فوقانی مفتوح و کاف عربی بمعنی گلیم باشد صاحب انند بحوالۂ غیاث ذکر این کردہ دیگر کسی از محققین فارسی این را نیاورد **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ این اسم جامد فارسی زبان باشد یا مفرس از لغت سنسکرت تکان (بمعنی تعب) و کلمۂ بر در اوّلش زیادہ کردہ اند۔ رسم است کہ چون انسانی را تعب رو دہد و آب آب شود۔ گلیم بالای جسم کنند تا ہوای سرد نقصان نہ بخشد پس جا دارد کہ فارسیان گلیم را (برتکان) نام نہادند یعنی چیزی کہ بحالت تکان بر جسم کردہ میشود و اللہ اعلم (اردو) کمبل۔ بقول آصفیہ (سنسکرت) اسم مذکر۔ بھیڑ کے بالون کا بنا ہوا کپڑا جو بارش اور سردی سے محفوظ رہنے کے واسطے غریب غربا کام مین لاتے ہین

برتل بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث لغت فارسی است بمعنی ہیبت ناک و ہولناک دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود جزین نباشد کہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) ہیبتناک۔ بقول آصفیہ۔ خوفناک۔ دہشتناک۔ پرخطر۔ بھیانک۔ ڈراونا۔ مہیب۔

برتلہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ضم ثالث و فتح لام لغت فارسی است

بمعنی (۱) عطا و بخشش و (۲) قسمی از کلاه تاتاری است که آنرا از بید دستار بندند و بمعنی (۳) هار گل باشد. صاحب فرهنگ فدائی نسبت معنی اوّل فرماید که پیشکش و بخشش بسیار بزرگ نامور را گویند و از معنی دوم و سوم ساکت **مؤلف** عرض کند که برای معنی اوّل قول صاحب فدائی که از معاصرین اهل زبان است سندی را ماند و اگر سند استعمال معنی دوم و سوم هم بدست آید تو انیم عرض کرد که اسم جامد فارسی زبان است معاصرین عجم بر زبان ندارند و جا دارد که بمعنی سوم اینرا مفرّس پرتلا دانیم که لغت سنسکرت است و صاحب ساطع این را لغت هندی گوید که بمعنی حمائل و دوال شمشیر آمده پس فارسیان بای فارسی را بموحده بدل کردند چنانکه تپ و تب و الف آخر را به های هوز چنانکه یاسا و یاسه و استعمال کردند بمعنی سوم پس اندرینصورت مفرّس باشد (**اردو**) (۱) دیکھو بخشش (۲) برتله فارسی مین ایک قسم کی ٹوپی کو کہتے ہین جس کو تاتاری لوگ دستار کے نیچے پہنتے ہین مؤنث (۳) پھول کا ہار۔ اسم مذکر۔ صاحب آصفیہ نے ہار کا ذکر فرمایا ہے فارسی۔ اسم مذکر۔ پھولون یا موتیون کی مالا۔

برتمیدن بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح بای تازی لغت فارسی است بمعنی (۱) بتخاله پیدا شدن برلب و (۲) درد پیدا گشتن در مثانه از غایت حرارت و (۳) انباشتن بنیه و جز آن در جوال و (۴) برتاختن و حمله بردن و (۵) غلطان افتادن و (۶) فروافگندن و (۷) فربه شدن و (۸) جوش دادن گوشت را۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرده **مؤلف** عرض کند که تم بقول برهان بفتح اوّل و سکون ثانی آفتی است که در چشم پیدا شود مانند پرده و آنرا بعربی غشاوه گویند و تم در سنسکرت بقول ساطع ظلمت و آتش مزاجی

ومصدر تمتما بمعنی سرخ شدن چہرہ وگرم شدن از ہمین اسم مصدر است وتمتماہٹ حاصل بالمصدر پس اگر سند استعمال تمیدن پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم این مصدر ہمان تم است کہ لغت سنسکرت است کہ فارسیان بزیادت تحتانی وعلامت مصدر ون مصدری ساختند کہ باصول ومقننین فارسی زبان جعلی است ومعنی اول استعمال کردند کہ حقیقی است ودیگر ہمہ معانی مجاز آن وکلمہ بربران زائد باشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین مصادر عجم ازین مصدر ساکت تا آنکہ سند استعمال ہر یک معنی بنظر نیاید اعتبار را نشاید (اردو) (۱) بتخالہ پیدا ہونا بتخالہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ چھالے جو بخار کے بعد ہونٹوں پر ہو جاتے ہین۔ آبلۂ تپ۔ (۲) غایت حرارت سے مثانہ مین درد پیدا ہونا (۳) روئی وغیرہ کو تھیلے مین بھرنا (۴) حملہ کرنا (۵) لڑکنا۔ غلطان ہونا۔ (۶) گرانا (۷) فربہ ہونا۔ موٹا ہونا (۸) گوشت کو جوش دینا۔ اُبالنا۔

برتن بقول سروری ورشیدی وسراج وشمس وانندہ بہ رای مہملہ وتای قرشت بر وزن گردن بمعنی گردن کش ومتکبر وسرکش باشد ضد فروتن (فخر الدین گرگانی ؎) زن مسکین فروتن مرد برتن ؎ گمان سرکشی آہختہ برزن ؎ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بلند تن وبدین وجہ کہ متکبر ہمیشہ سر خود را بلند دارد او را بدین اسم موسوم کردند از قبیل سرکش وگردن کش است وبس۔ اسم فاعل ترکیبی وجا دارد کہ درین اصطلاح تن را امر حاضر تیندن یا تنودن گیریم کہ بمعنی کشیدن می آید پس کسی کہ خود را بالا می کشد متکبر است (اردو) سرکش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ باغی نافرمان متمرد۔

برتنگ بقول سروری وبرہان بہ رای مہملہ

وتای قرشت بروزن فرسنگ (۱) تنگ دوم باشد از دو تنگ اسپ که در زیر گردن بندند و زبرتنگ نیز گویند صاحبان جامع وناصری و رشیدی وجہانگیری گویند که بروزن خرچنگ بالا تنگ را گویند از دو تنگ زین و تنگ زیرین را زیرتنگ نامند۔ صاحب رشیدی صراحت مزید کند که چیزے اطفال را در گہوارہ وزین را برپشت اسپان و باربشت رابدان محکم کنند۔ مؤلف عرض کند که این برمعنی دوم می آید خان آرزو در سراج بحوالۂ جہانگیری فرماید که مخفف (زبرتنگ) است که بہمین معنی آمدہ وبحوالۂ رشیدی آرد که بمعنی بالاتنگ باشد وفرماید برین تقدیر احتیاج بتجویز تخفیف نباشد۔ صاحبان انند وشمس ہم ذکر این کردہ اند (شرف شفردہ ؎) بگران تراخم فلک زین است ؎ طوقش قمر و مجرہ برتنگ است ؎ (خاقانی ؎) اخضر که چوگند ناست ازرنگ ؎ مانند گند ناست

برتنگ (اردو) بالاتنگ دکن مین مستعمل ہے نواڑ یا چمڑے کے اُس بندھن کا نام ہے جو گھوڑے کے زین پر کستے ہین۔ زیرتنگ کا ضد جو گھوڑے کی گردن کی جانب سامنے کے دونون پاؤن کے درمیان باندھا جاتا ہے جسکو زیربند اور پیش بند بھی کہتے ہین (مذکر)

(۲) برتنگ۔ بقول سروری نوار مانندی باشد که ازکرباس وغیرہ برکودک پیچند صاحب برہان فرماید که نوار مانندی راگویند که ازکرپاس وغیرہ دوزند وبر گہوارۂ اطفال نصب کنند۔ خان آرزو در سراج فرماید که نوار مانندی که طفلان رابدان در گہوارہ بندند (عطار ؎) چو طفلان دست ازبرتنگ بکشاد ؎ جلیل از چہرہ شبرنگ بکشاد ؎ (رکن الدین ؎) زدو دمان جلال تو آسمان طفلی است ؎ فگند دایۂ صنعش زگہکشان برتنگ ؎

(اردو) وہ نواڑ یا چمڑے کا فیتہ جو بچون کے گہوارہ پر باندھا جاتا ہے تاکہ گہوارے کے جھولنے

مین بچہ گر نہ پڑے۔

(۳) برتنگ۔ بقول برہان وجامع نوعی از پارچہ کم عرض ہم ہست خان آرزو در سراج فرماید کہ بعضی بمعنی مذکور نوشتہ اند لیکن این تخصیص از خصوصیت مقام ناشی شدہ **مؤلف** گوید کہ طرز بیان محققین بالا در غلط انداز دو ما از معاصرین عجم تحقیق کردہ ایم کہ ہر پارچہ بسیار کم عرض را فارسیان برتنگ نامند کہ بر بمعنی پہنا بر معنی پیچش گذشت (اردو) ہر وہ کپڑا جو بہت کم عرض ہو جسکو دکن مین چیری کہتے ہین۔

(۴) برتنگ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی پہنائی نیز آمدہ چہ بر بمعنی پہنا ست دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال بدست آید تو نیم عرض کرد کہ کلمہ بر زائد باشد و تنگ مجازاً بمعنی پہنائی کہ بمقابلہ درازی کم است و توجیہ خان آرزو برای معنی سوم باشد حیف است کہ از غور کار نگرفت

(اردو) پہنائی۔ بقول آصفیہ (اردو) اسم مؤنث چوڑائی۔

برتنی بقول برہان وجامع ومؤید وانند و سراج بروزن گردنی (۱) بمعنی غرور و تکبر و تجبر باشد صاحب سروری بذکر این فرماید کہ لیکن ازین بیت فردوسی (۲) بمعنی نیرو و قوت ظاہر می شود **مؤلف** گوید کہ سندی کہ می آید متقاضی معنی (استغنا) ست نہ نیرو و قوت و استغنا مجاز غرور و تکبر است و جزین نیست کہ یای نسبت بر (برتن) زیادہ کردہ اند کہ بمعنی مغرور و متکبر گذشت (فردوسی ؎) چو از شیر آمد سوی خورد نی شد از نان واز گوشت با برتنی (اردو) (۱) غرور۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر (لغوی معنی فریفتگی) اصطلاحی عُجب۔ تکبر۔ گھمنڈ۔ فخر۔ ناز۔ تبختر۔ دماغ (۲) استغنا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ بے پروائی۔ لا ابالی۔ غنی پن۔

برتنیدن بمعنی تنیدن باشد و مزید علیہ

آن که کلمهٔ بر زائد است بمعنی بافتن (ظهوری ؎)
چرخ گردان رشتهای روز و شب برمی تند از حیف

آزادی بدام از ماه و سال افتاده ام (اردو) مثنا بقول آصفیه کپڑا یا کوئی اور چیز تانا - بانا کر کے تیار کرنا -

برتو بقول مؤید بحوالهٔ قنیه واوات با لفتح بمعنی جامهٔ باریک باشد و فرماید که در زفانگو یا با های فارسی آورده دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که پرتو بمعنی سایه به بای فارسی می آید که جسمی نازک تر است فارسیان استعارةً جامهٔ باریک را برتو گفتند و بای فارسی بدل شده به مؤحده چنانکه تپ و تب دیگر هیچ (اردو) باریک کپڑا - اسم مذکر -

برتواتر بودن چیزی مصدر اصطلاحی بمعنی علی الاتصال و پی در پی بودن چیزی باشد (انوری ؎) ز چرخت باد عمرت در تزاید ز بخشت باد عزّے بر تواتر ؛ (اردو) کسی چیز کا پے در پے ہونا - مسلسل ہونا - علی الاتصال ہونا -

(۲۲۷)

برتوم بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرهنگ بالکسر و ضم ثالث لغت فارسی است بمعنی خرما که تمام خشک گردیده باشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که و به تسمیه متحقق نشد اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد که اسم جامد فارسی قدیم باشد و جا دارد که اصل این (پرتوم) به بای فارسی باشد که مبدّل شده به مؤحده و میم افاده معنی تخصیص کند چنانکه دوم و سوم پس معنی لفظی این چیزی که مخصوص باشد به فروغ و عکس و شعاع - خرمای خشک است و این تخصیص محاوره باشد و بس (اردو) چھوارا بقول آصفیه ایک قسم کی سوکھی کھجور -

برته بقول سروری بفتح اوّل و ثالث بروزن پرده نام مبارزیست تورانی - صاحبان برهان و جامع فرمایند که بروزن شرطه نام پسر نوابه که مبارزی بود از ایرانیان - خان آرزو در سراج

فرماید که بفتح و فوقانی مفتوح نام یکی از پهلوانان ایران و گوید که بعضے بروزن شرطه نوشته اند صاحبان جهانگیری ورشیدی ومؤیّد وشمس وانند هم ذکر این کرده اند **مؤلّف** عرض کند که وجه تسمیهٔ معلوم نشد (**اردو**) برتہ فارسی مین ایک ایرانی پہلوان کا نام ہے جو نوآبہ کا لڑکا تھا

برتهیدن بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث لغت فارسی است بمعنی (۱) برزمین فروافگندن و (۲) معدوم کردن و (۳) زیروزبرکردن و (۴) محونمودن و (۵) فراهم آوردن صاحب فرهنگ فدائی فرماید که (۶) بمعنی برخاک فروافتادن و (۷) سرنگون شدن و (۸) ویران گشتن هر کاخ یا بنیادی است که بتازی انهدام گویند و (۹) سرنگون کردن و (۱۰) ویران و پائمال و باخاک یکسان نمودن جای و ذکر معنی سوم هم کند دیگر کسی از محقّقین مصادر ذکر این نکرد **مؤلّف** عرض کند که درین مصدر کلمهٔ بر زائد است و تهیدن مرکّب باشد از تهٔ و یای معروف و علامت مصدر دن مخفی مباد که تهٔ بقول برهان بمعنی زیر و پائین می آید - پس معنی حقیقی این بزیر افگندن و معنی اوّل تا چارم ونیز معنی نهم و دهم مجاز آن و معنی ششم لازم معنی اوّل و معنی هفتم وهشتم مجاز معنی ششم وجا دارد که ماخذ معانی در چهارم وهشتم و دهم لفظ تهی را گیریم ولیکن معنی پنجم ازین ماخذ تعلّق ندارد و جا دارد که تهی را مخفّف تهیه گیریم که بزیادت علامت مصدر دن در آخر وکلمهٔ بر در اوّل مصدری وضع وبمعنی پنجم استعمالش کردند پس بماخذ اوّل مصدر اصلی است که اسم مصدرش هم لغت فارسی زبانست وبماخذ آخره مصدر جعلی که از لغت عرب مرکّب شد چنانکه بحث اصلی وجعلی بر (اسم مصدر) گذشت - حیف است که سند استعمال پیش نه شد محقّقین مصادر ومعاصرین عجم ازین ساکت (**اردو**) (۱) زمین پر گرانا

(۲) معدوم کرنا۔ بقول آصفیہ۔ ناپید کرنا۔ فنا کرنا نیست و نابود کرنا (۳) زیر و زبر کرنا۔ بقول آصفیہ تہ و بالا کرنا۔ اُلٹ پُلٹ کرنا۔ (معروف ے) حسن نے کاوش مژگان سے بیک چشم زدن ژ کردیا جسکو یہان زیر و زبر و وہ مین ہون ژ (۴) مٹانا۔ بقول آصفیہ۔ محو کرنا۔ زائل کرنا۔ برآوردن کے تینتیسویں (۳۳) معنے (۵) فراہم کرنا۔ بقول آصفیہ اکھٹا کرنا۔ جمع کرنا۔ بٹوانا۔ (۶) زمین پر گرنا۔ (۷) سرنگون ہونا۔ (۸) ویران ہونا۔ بقول آصفیہ۔ اجڑنا۔ تباہ و برباد ہونا۔ خراب ہونا۔ (زکی ے) گھر جو ویران ہوا اپنا تعجب کیا ہے ژ نالۂ درد سے تو شہر اُجڑ جاتے ہین ژ (۹) سرنگون کرنا۔ اوندھا کرنا۔ (۱۰) ویران کرنا۔ بقول آصفیہ اُجاڑنا۔ برباد کرنا۔ پامال کرنا منہدم کرنا۔ مسمار کرنا۔ ڈھانا۔ (زکی ے) جائین زندان سے کہان اے وحشت خانہ خراب ژ کر چکے تھے پہلے ہی رو رو کے ویران گھر کو ہم ژ۔

برتیبا بقول ضمیمۂ جہانگیری و برہان و انند با دل مفتوح بثانی زدہ و تای مکسورہ و یای معروف بزبان ژند و پاژند پرستوک را گویند و آن پرندہ ایست معروف صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ در فرہنگہا نیست صاحب محیط بر پرستوک حوالۂ خطّاف دادہ و بر خطّاف فرماید کہ بضمّ اوّل و تشدید طاء مہملہ و الف و خا و بعربی ابابیل و عصفور الجنۃ و بیونانی شالیطون و خالیدوس و بترکی قرلانقوخ و بفارسی پرستوک و فرسنگہ و بابوانہ و بسنجری بہ سنگ و بہندی سیالی و کنہیا و بیت دیوری نامند و آن طائری است مشہور جثّۂ آن کوچک سیاہ و منقار آن مائل بزردی و شکم آن سفید و مالوف خانہا و مساجد و مقابر و آن از طیور مستانسہ بمعمورہ است و خانۂ خود در سقفہا و جاہای بلند کہ رسیدن

ہرکسی بسوی آن متشکل باشد مہیّا سازد واز امر عجب آن اینست کہ احدی از مردم آن را بخورد ن چیزے وجماع کردن باو ۂ آن ندیدہ وآن را اعدای بسیار از طیور شکاری است ودر آشیانۂ خود سرگین خود نمی اندازد وہرگاہ آواز رعدی شنود اکثر می میرد بالجملہ گوشت آن گرم وخشک در اوّل سوم وخاکستر آن سرد وخشک وسرگین آن در گرمی وخشکی شدید وچون خاکستر آن با عسل در حنک بمالند خناق وجمیع امراض حلق را نفع کند ومنافع بسیار دارد (الخ)

مؤلّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است وبر (افسرگر) ذکر این بالاجمال گذشت۔ جادار وکہ مفرّس باشد ومرکّب از کلمۂ بر بمعنی علی وتیبا لغت ترکی بمعنی پشتہ بای فارسی بعربی بدل شد ومعنی لفظی این چیزے کہ بر پشتہ باشد کہ این جانور جاہای بلند را برائے آشیانۂ خود پسند کند واللہ اعلم۔ (**اردو**) ابابیل۔ بقول امیر۔ عربی۔ اسم مؤنّث (پرستوک۔ فارسی) ایک چھوٹا سا پرندہ سیاہ رنگ جس کے سینہ کے پر سفید ہوتے ہین۔ (نصیر ۵) ہین باہر موی مینی شیخ کے یون مخزنیون سے ہے کہ جیسے آشیان سے سر نکالے ہین ابابیلین ہے۔

برتیبا بقول ہفت بفتح اوّل وسکون رای مہملہ وکسر مثناۃ فوقانی بمثناۃ تحتانی رسیدہ وشین منقوطہ بالف کشیدہ بزبان ژند وپاژند پرستوک را گویند مرادف برتیبا کہ گذشت

مؤلّف عرض کند کہ صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم ودر اینجا ہمین قدر کافی است کہ موحّدہ بدل شد بہ فوقانی چنانکہ بتکوب وبتکوت وفوقانی پنجم بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ رخت ورخش۔ مخفی مبادکہ قیاس غالب ما این است کہ صاحب ہفت بہ نقل لغت سکندری خورد دیگر کسی از محقّقین فرس با او نیست بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (**اردو**) دیکھو برتیبا۔

برتر یا رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر کمال اعتلای درجہ حاصل نمودن دیگر کسی نکرد این مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (آسمان پر سر پہنچنا) بقول امیر سر فراز ہونا۔ دیکھو (از افلاک گذشتن)۔

برج بقول برہان و ناصری و انند بفتح اوّل ثانی و سکون جیم (ا) رستنی باشد کہ آنرا (اگر ترکی) گویند صاحب جامع فرماید کہ رستنی کہ آنرا بترکی (اگر) و بعربی (وج) گویند و فرماید کہ (۲) برج بضم بروزن کنج در عربی برج آسمان و قلعہ کہ معروف است صاحب منتخب گوید کہ برج بالضم پارہ و کوشک و یکی از دوازدہ بخش فلک ثوابت و بروج و ابراج جمع آن فارسیان بترکیب خود استعمال این کردہ اند صاحب محیط بر برج حوالۂ وج دادہ و بر (و ج) فرماید کہ بفارسی برج خوانند و ذکر افعال و خواصش برآدوی گذشت مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتماد صاحب ناصری معنی اوّل را تسلیم کنیم و اشارۂ این بر (را دوی) گذشت کہ اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم لغت عرب است کہ استعمال این در ملحقات می آید بقاعدۂ فارسی (اردو) (ا) دیکھو (ا دوی (۲) برج۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ دیکھو بخش کے تیسرے معنے۔

برج آبی اصطلاح۔ بقول مؤیّد و بحر و شمس و انند و غیاث سہ برج اند عقرب حوت۔ سرطان مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و این ہر سہ برج را بدین اسم مرکب خواندہ اند کہ تعلق با آب دارد۔ (اردو) فارسی مین (برج آبی) تین برجون کو کہتے ہین۔ یعنی عقرب۔ حوت۔ سرطان۔ مذکر۔

برج آتشی اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث حمل و اسد و قوس را گویند مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و کنایہ از ین ہر سہ

برج که تعلق با آتش دارد (اردو) فارسی مین (برج آتشی) تین برجون کو کہتے ہین - (۱) حمل - (۲) قوس (۳) اسد - مذکر -

برج آذری اصطلاح - بقول ضمیمهٔ برہان و مؤید و بحر و شمس مرادف برج آتشی است که ازان حمل و اسد و قوس مراد باشد **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی است که آذر بمعنی آتش گذشت یای نسبت در آخر آوست و بس (اردو) دیکھو برج آتشی -

برجا اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ بہار بالفتح لغت فارسی است بمعنی ثابت و برقرار و فرماید که بالفظ داشتن و ماندن مستعمل - صاحب فرہنگ فدائی گوید که بمعنی ساکن و غیر منقول ضد جنبنده **مؤلف** عرض کند که چیزی که برجای اوست برقرار و ثابت و قائم باشد (اردو) برقرار بقول آصفیه - قائم - بحال -

برجا داشتن استعمال بمعنی ثابت و برقرار و قائم داشتن (نظامی گنجوی) ؎ علمهاے پیشینه برپای داشت ؛ همان رسم دیرینه برجای داشت (اردو) برقرار رکھنا - قائم رکھنا - بحال رکھنا - جاے پر رکھنا -

برجاس صاحب برہان گوید که بضم اول و سکون ثانی و جیم بالف کشیده و بسین بی نقطه زده آماجگاه و نشانهٔ تیر را گویند و فرماید که عرب آنرا که در ہوا نشانهٔ تیر کرده باشند (برجاس) گویند و آنرا که در زمین نشانه کنند (ہدف) خوانند صاحب مؤید این را بذیل لغات عربی آورده فرماید که بالضم نشانهٔ تیر که بلند برنیزه یا بر چوبی کنند و بحوالهٔ قنیه گوید که بمعنی نشانهٔ آہنی که در ہوا باشد و بذیل لغات فارسی هم ذکر این کرده با برہان متفق و صاحب انند فرماید که لغت عرب است و صاحب سوار السبیل گوید که لغت فارسی است اما عربان نشانه را

گویند که برای تیر و تفنگ برنیزه یا چوبی در هوا قائم کنند و نشانه را که بر زمین قائم کنند هدف نام است. صاحبان منتهی الارب و صراح و محیط المحیط هم ذکر این کرده اند ولیکن هیچ تصریح نکردند که فارسی الاصل است یا عربی الاصل **مؤلف** عرض کند که شک نیست که لغت عرب است و فارسیان بمعنی مطلق نشانه استعمال این کرده اند و بس اندرین صورت مفرس توانیم گفت محققین فرس بر استعمال شعرا غور نکرده اند (انوری ؎) جرم بر جیس اگر غمی دهدت ور جرم بر جاس ناوک غم بادت (سعدی شیرازی ؎) کسان مرور راه خدا بوده اند ترا که بر جاس تیر بلا بوده اندت (اردو) نشانه. بقول آصفیه. فارسی اسم مذکر. نشان کا مزید علیه. ہدف.

برجاسب بقول رشیدی و ناصری و جامع و اند بضم اول بروزن و معنی لهراسپ نام مبارزی است تورانی که با پیران ویسه بجنگ گودرز آمده بود **مؤلف** عرض کند که اصل این (برجاسپ) به الف پنجم و بای فارسی) است و (ارجاسپ) هم به همین معنی گذشت و صراحت ماخذ که چگونه لفظ اسپ درین داخل شد همدرانجا کرده ایم و اشارهٔ این همدرانجا مذکور و درینجا همین قدر کافی است که لفظ (برجا) بمعنی خود است و بر لفظ اسپ زیاده شده و وجه تسمیهٔ این جزین نباشد و معنی لفظی این قائم بر اسپ. بای فارسی بدل شد به عربی چنانکه تپ و تب. و الف اسپ حذف شد (اردو) دیکھو ارجاسپ.

برجاسپ بقول برهان و جهانگیری و سراج و مؤید و شمس مرادف برجاسب که گذشت **مؤلف** عرض کند که حقیقت این همدرانجا ذکر کرده ایم. (اردو) دیکھو برجاسب.

برجاف بقول ناصری (بحوالهٔ برهان و جهانگیری) بضم اول و سکون ثانی نام غله ایست

کہ آنرا ملک وجلبان گویند صاحب انند فرماید کہ در برہان باین معنی بجیم فارسی ہم آمدہ مخفی مباد
کہ صاحبان برہان وجہانگیری بمعنی مذکور (برچاف بجیم فارسی) نوشتہ اند نہ بجیم عربی۔ صاحب
محیط ذکر برجاف نکردہ و برجلبان حوالۂ خلر دادہ و برخلر فرماید کہ بضم خای معجمہ وفتح لام مشدد
وسکون رای مہملہ وبقول بعض بہ زای معجمہ۔ غلۂ کہ آنرا جلبان نیز گویند و بفارسی مشو ومشنک
دیوانہ وبہندی مٹر کابلی و بتیانہ نامند وبعض می نویسند کہ جلبان دانۂ زرعی است شبیہ
بعدس۔ آنرا بشیرازی طومشو وخلر وخرقی گویند وگیلانی گفتہ کہ آن از جنوب ماکولہ است
شاخہای آن مربع طویل منبسط بر روی زمین وابن سمجون نوشتہ کہ آن دانہ ایست سرخ وسبز
وآنرا خام وپختہ می خورند وآن در شام کثیر الوجود است وبعض گویند کہ از علوف دواب
است سرد در اول سوم وخشک در آخر دوم وآشامیدن طبیخ اقسام آن باعسل جہت
سرفہ وتصفیہ ریہ و درد سینہ وتلیین خشونت سینہ واخراج اخلاط فاسدہ و دفع فضلات
غلیظہ از معدہ وامعا وادرار نمودن شیر وبول وحیض۔ نافع۔ وضماد آن مقوی اعضا و
رافع کلف وباعسل جہت تحلیل اورام مفید (ومنافع بسیار دارد) **مؤلف** عرض کند کہ
اسم جامد فارسی زبان باشد وبس وذکر این بر (اردنس) ہم گذشتہ وبدین وجہ کہ اختلاف
خفیف در اقوال است ما در اینجا صراحت مزید کردیم (**اردو**) مٹر کابلی۔ بقول جامع الادویہ
ایک غلہ کا نام ہے جسکو فارسی مین جلبان اور عربی مین خلر کہتے ہین دوسرے درجہ مین گرم و
خشک ہے اکثر اعضا کے آماس کو دفع کرتا ہے اور فساد بلغم کو دفع کرتا ہے اور سدے کھولتا ہے
اور پیشاب لاتا ہے اور ریاح پیدا کرتا ہے۔

(۲۷۲۴)

برجا ماندن استعمال (۱) بمعنی ساکن شدن وکنایه از بیحس و حرکت شدن و حیران ماندن و (۲) قائم شدن (ظهوری ۵) درتماشای آن خرام بجاست ؎ گر بگویند چرخ برجا ماند ؎ (صائب ۵) از جوانی داغها بر سینهٔ ما مانده است ؎ نقش پای چند ازین طاؤس برجا مانده است ؎ (اردو) (۱) کھڑا ہونا۔ ساکن ہونا بی حس و حرکت ہونا حیران ہونا۔ (۲) قائم ہونا۔

برجامه اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی جامهٔ نفیس وقیمتی دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد و مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که کلمهٔ بر را در اینجا بمعنی فائق گرفته اند و فی نفسه بمعنی فوق است و این قاعده فارسیان است که مصدر را گاهی بمعنی فاعل گیرند چون دار فنا بمعنی دار فانی۔ با بی حالِ قلب اضافت (جامهٔ بر) است (جا دارد که برجامه را بمعنی جامهٔ بالا قلب اضافت گیریم که بر بمعنی بالا آمده و کنایه از جامهٔ نفیس وقیمتی که آنرا بالای دیگر ملبوس می پوشند۔ (اردو) نفیس اور قیمتی کپڑا۔ مذکر۔

برجان قدم نهادن مصدر اصطلاحی۔ بقول برهان و (جهانگیری۔ در ضمیمه) وجامع و سراج و بحر کنایه از ترک چاره و علاج کردن و بر هلاک راضی شدن باشد۔ صاحبان رشیدی وانند و بهار فرمایند که کنایه از ترک جان گفتن و بمرگ خود راضی بودن **مؤلف** عرض کند که مشتاق سند استعمال باشیم و قول محققین اول الذکر را بهتر از آخر الذکر دانیم که صاحب جامع از اهل زبان است و این مرادف بالارادہ دست از جان شستن است (اردو) معالجہ کو ترک کرنا اور اپنی ہلاکت پر راضی ہونا۔ جان پر کھیلنا۔ بہتر ترجمہ ہے۔ بقول آصفیہ جان کو جوکھوں میں ڈالنا اپنے تئیں محل ہلاکت میں مبتلا کرنا۔

برجان قدم نهم مقوله۔ بقول شمس۔

ای ترک چاره کنم و برهلاک خود راضی باشم۔ صاحب موهیه فرماید یعنی ترک جان کنم و برهلاک خود کوشم دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد۔ **مؤلف** عرض کند که مضارع مصدر گذشته باشد دیگر هیچ آنانکه این را برنگ مقوله ذکر کرده اند اتباع سندی کرده باشند۔ وغور بر مصدرش نکردند (اردو) اپنی ہلاکت پر راضی ہوجاؤں۔ جان پر کھیلوں۔

برج اولیا اصطلاح۔ بقول وارسته نام برجی است از بروج قلعه هرات و فرماید که از کتب تواریخ معلوم شد صاحب برهان همزبانش **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است و جادارد که برین برج کاهے هزیمت نه شده باشد بر اثر دعای اولیای وقت که اکثر سلاطین سلف طالب و معتقد آن می بودند واللہ اعلم۔ (شفیع اثر) از که جوید نوش دارو ی شفا زیرا که نیست از این دوا در طبلهٔ عطار برج اولیا (اردو) برج اولیا فارسی مین قلعه هرات کے ایک برج کا نام ہے مذکر

برجای بقول بهار و انند بمعنی ثابت و برقرار (مرادف برجا) که گذشت و فرمایند که بالفظ داشتن و ماندن مستعمل **مؤلف** عرض کند که جز این نباشد که تحتانی زائده در آخر این است (اردو) دیکھو برجا

برجای بودن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ثابت و برقرار و ساکن و قائم بودن (انوری) آفتاب فلک آرای چو برجای بود ۔ جای دارد که جهان را ز چراغ آید عار ۔ (اردو) برقرار رہنا۔ ساکن رہنا۔ قائم رہنا۔

برجای خود بودن استعمال۔ بقول بحر مناسب بودن چیزے یا کاری دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که این کنایه باشد چنانکه معاصرین عجم گویند "خیال او برجای خود بود" یعنی مناسب و درست است موافق قیاس باشد (اردو) درست ہونا ہونا۔ مناسب ہونا۔ بجا ہونا۔

برجای خویش بودن مصدر اصطلاحی۔

(۲۷۵)

بقول بحر مرادف (برجای خود بودن) کہ گذشت دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کافی ہمدر اینجا کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو برجای خود بودن۔

برجای خویش نشستن استعمال بمعنی حقیقی است یعنی علی محلہ بودن (ظہوری ؎) برون نشست زدل جان بحکم طنازان ز نیاز آمدہ برجای خویش بہ نشستند (اردو) اپنی جای پر بیٹھنا۔ علی محلہ ہونا۔

برجای سر دشدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی مُردن باشد دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست زیرا کہ جسم مردہ سرد می شود و این کنایہ ایست (اردو) مرنا۔ بقول آصفیہ (فعل لازم) فوت ہونا۔ دنیا سے گزرنا۔ دم نکلنا وفات پانا۔ گزرنا۔ چل بسنا۔ جان دینا۔ انتقال کرنا (میر مجروح ؎) وہی درد فرقت وہی انتظار بھلا مر کے کیا چین پائینگے ہم ز

برجای فتادن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی از پای در آمدن و عاجز شدن و افتادن (ظہوری ؎) برجای فتد کوہ ز سنگینی در دم ز طاقت کری چون نشود بار گران است (اردو) عاجز ہونا گر پڑنا۔

برجای ماندن مصدر اصطلاحی۔ مرادف برجا ماندن کہ گذشت۔ جزین نیست کہ ستحتانی پنجم در ہنجا زائد است (ظہوری ؎) خواستم مقطع رقم سازم قلم برجای ماند ز رفتہ نام خویش از یاد م ببین احوال چیست ز (اردو) دیکھو برجا ماندن۔

برج بادی (اصطلاح) بقول مؤید و شمس و بحر و آنند و غیاث ؎ برج را گویند یعنی جوزا۔ میزان۔ دلو۔ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل برج آبی و آتشی است کہ گذشت۔ مرکب توصیفی (اردو) فارسی مین برج بادی۔ جوزا۔ میزان دلو۔ کو کہتے ہین۔ مذکر۔

برج ثریا اصطلاح - بقول سروری و برہان وجہانگیری و ناصری - در ضمیمہ) و شمس و بحر و انند (۱) کنایہ از دہان معشوق و خوبان و صاحب حسنان و (۲) برج ثور را نیز گویند خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل فرماید کہ کنایہ از دہان معشوق باشد بسبب کثرت دندان صاحبان مؤید و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و ثریا لغت عرب است نام منزلی از منازل قمر (کذا فی المنتخب) صاحب غیاث برثریا گوید کہ بمعنی پروین و آن شش ستارہ باشد متصل ہمدیگر و آن منزل سوم است از منازل قمر در اصل لغت تصغیر ثروی صیغہ مؤنث افعل التفضیل مشتق از ثرا بمعنی کثرت و چون در ستارگان مذکور قدری کثرت است. لہذا بدین اسم مسمی گشت (الخ) پس نظر بکثرت دندان بہ تشبیہ ستارگان دہن یار را برج ثریا گفتند و این استعارہ باشد نہ کنایہ و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ برج ثور خانہ ثریا است از اینجا

کہ ثور را برج ثریا گفتند بمعنی خانہ ثریا (خاقانی) ۲ آخر تو آسمان شکنی یا گہر شکن ثر از درج در و برج ثریا چہ خواستی ثر (اردو) (۱) دہان معشوق مذکر - (۲) ثور - بقول آصفیہ آسمان کا دوسرا برج جو بشکل گاو ہے - مذکر -

برج چہل سالہ اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ - لغت فارسی است (۱) کنایہ از آدم علیہ السلام - صاحب شمس بذکر معنی مذکور فرماید کہ (۲) ملک و (۳) عقل را نیز گویند مخفی مبادکہ صاحب انند بذیل آدم این را مرادف آن نوشتہ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ طالب سند استعمال باشیم کہ محققین بالا از اہل زبان نیند و ما در کلام فارسی نہ دیدیم و از معاصرین عجم نہ شنیدیم و وجہ کنایہ جزین نباشد کہ برج چہل سالہ کہ مرکب توصیفی است بدینوجہ آدم علیہ السلام را گفتند کہ خمیر خاکش تا چہل سال شد - انچہ

صاحب شمس ذکر معنی دوم کردہ وجہ کنایہ آن متحقق نمی شود البتہ نسبت معنی سوم توان گفت کہ عقل انسان در چہل سال کامل می شود۔ پس برج چہل سال عقل را ہم توان گفت ولیکن از برای معنی دوم وسوم طالب سند باشیم کہ مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) (۱) دیکھو آدم (۲) فرشتہ۔ دیکھو امشاسپند کے پہلے معنے (۳) عقل دیکھو اس۔

برج خاکستر اصطلاح۔ بقول رخان آرزو در چراغ نام برجی است از بروج قلعہ ہرات وفرماید کہ از مطلع السعدین وغیرہ بثبوت رسیدہ صاحب بحر ہمزبان او دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است ووجہ تسمیہ چنین نباشد کہ تعمیرش از آہک خاکستر رنگ شدہ کہ فی زماننا در انگلیسی زبان (سمنت) نام دارد یا سنگ خاکستری رنگ بہ تعمیرش استعمال کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) برج خاکستر فارسی میں قلعہ ہرات کے ایک برج کا نام ہے۔ اسم مذکر۔

برج خاکستری اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ وارستہ مرادف برج اولیا کہ بجایش مذکور شد دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ ہمان برج خاکستر کہ گذشت آن مرکب اضافی بود واین مرکب توصیفی وتعریفش ہمانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو برج خاکستر و برج اولیا۔

برج خاکی اصطلاح۔ بقول مؤید وبحر و شمس وانند وغیاث لغت فارسی است یعنی ثور و سنبلہ وجدی را گویند مؤلف عرض کند کہ از قبیل برج آبی وآتشی وبادی کہ گذشت مرکب توصیفی است وبس (اردو) برج خاکی فارسی زبان مین ثور وسنبلہ اور جدی کو کہتے ہین۔ اسم مذکر۔

برج خوشہ اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان ومؤید وبحر برج سنبلہ را گویند مؤلف عرض کند کہ سنبلہ لغت عربست بقول منتخب بمعنی خوشہ

وسنابل جمع۔ ازینجاست کہ برج سنبلہ را فارسیان بترکیب اضافی برج خوشہ گفتند۔ (اردو) سنبلہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ آسمان کے چھٹے برج یعنی کنیا۔ اس کا نام جو ایک لڑکی کی صورت پر واقع ہے جس کا دامن نیچے کو لٹکا ہوا سر شمال و مغرب کی طرف اور پاؤن جنوب و مشرق کی جانب ہین بایان ہاتھ کولے کی طرف جھکا ہوا اور سیدھا ہاتھ کندھے کی جانب اٹھا ہوا ہے چونکہ اس ہاتھ مین گیہون کی بالی بھی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔

برج در انداختن (مصدر اصطلاحی) بقول رشیدی و شمس بی حجاب ملاقات کردن و درآمدن دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و مولف عرض کند کہ صاحب سروری در ضمیمہ خود ذکر مضارع این کند و باستناد ہمین یک قولش (کہ صاحب زبان است) این مصدر اصطلاحی اعتبار را شاید۔ مخفی مبادکہ چون برج انداختہ شود حائلی باقی نماند و چیزے کہ در پس آنست صاف بنظر آید و بی حجاب شود پس از ہمین واقعات اصلی این محاورہ قائم شد بر سبیل کنایہ دیگر ہیچ

(اردو) بی حجاب ملاقات کرنا۔ بی حجاب آنا۔

برج دریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و جامع و بحر و انند کنایہ از بیحجاب درآمدن باشد مولف عرض کند کہ اگرچہ سند استعمال پیش نہ شد ولیکن باستناد قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست این مصدر اصطلاحی را تسلیم کنیم کہ از قبیل و مرادف (برج در انداختن) است کہ گذشت (اردو) دیکھو برج در انداختن

برج زہرمار اصطلاح۔ بقول وارستہ (۱) بمعنی کفچۂ مار باشد (اشرف ۵) نیست جز زہر ندامت حاصلی اورا مگر طالع خصمت چو عقرب بود برج زہرمار ۶ و (۲) بکنایہ شخص ترش روی غضب آلود را گویند و فرماید کہ لیکن استعمال آن بدین معنی بالفاظ تشبیہ مانند چون و ہمچو

وامثال آن واقع شود و اشرف ؎) چو برج زهرمار از خشم گشته پژ چو افعی سینه مال از وی گذ رو له ؎) همچو برج زهرمار آمد به پیشم مدعی پژ چون کبوتر خانه از طعنش مشبک ساختم پژ خان آزرو در چراغ فرماید که بضم بای موحده وسکون رای مهمله وجیم تازی با اضافت بسوی (زهرمار) کنایه از شخص بسیار زخمه رو وترش رو باشد واز معنی اوّل سکوت ورزیده صاحبان بحر وانند همزبان وارسته **مؤلف** عرض کند که (زهرمار) مرکب اضافی است بمعنی ستم مار واضافت این مرکب بسوی برج بمعنی برج بلندی که زهرمار دارد وکنایه از کفچه مار استعمال این بمعنی دوم از اسناد متذکره بالا ثابت نیست ومحققین صاحب زبان ذکر این نکرده اند واگر طالع را با برج زهرمار تشبیه دهند یا روی کسی یا کسی را مثل برج زهرمار گوئیم مراد از مذمت اوست وبس چنانکه در امثال بالا گذشت وضرورت ندارد که بدون سند استعمال معنی دوم قائم کنیم محققین بالا غور نفرموده اند

(اردو) (۱) کفچہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر سانپ کا پھن - جیسے کفچۂ مار (۲) ترش رو بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - ناخوش - ناراض - بیدماغ - نک چڑھا - مکدر - منغض - غصیلا - بھی کہہ سکتے ہین -

برجستن بقول موارد خیز کردن که بعربی وثوب گویند وفرماید که این مزید علیه جستن است که می آید وبر (جستن) فرماید که (۱) بمعنی خیز کردن و (۲) گریختن و (۳) درخشیدن و (۴) پریدن و (۵) رها شدن و (۶) بر آمدن باشد پس بر جستن هم شامل باشد بر همه معانیش (انوری ؎) ژاله خورشید شعله بار داگر پژ برجهد برق خاطرش بغام پژ صاحب اند هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که سندی که پیش شد مصدر (برجهیدن) راست که می آید وکلمه بر در هر دو زائد ومصدر (جستن) اصل است و (جهیدن)

مبتدل کن مخفی مباد که اسم مصدر (جستن) جست است
که معنی حقیقی آن گریز باشد کذا فی البرهان - فارسیان
علامت مصدر (تن) در آخرش زیاده کردند
واز دو تای فوقانی مجتمعه یکی را حذف کرده جستن
ساختند واسم مصدر (جهیدن) چه که اصلش جست
است که مخفف جست باشد به حذف فوقانی آخره
فارسیان سین مهمله را به های هوز بدل کردند چنانکه
خروس و خروه و بزیادت یای مکسور وعلامت
مصدر دن مصدری ساختند که باصول مقننین
فرس جعلی است و باصول ما که بر (اسم مصدر)
گذشت اصلی که اسم مصدر - مال فارسی زبان است
بحث کامل معانی این بجای خودش می آید در اینجا
همین قدر کافی است که مزید علیه جستن است -
(اردو) دیکھو جستن یہ اُس کا مزید علیہ ہے -

برجسته بقول بهار و انند و بحر بفتح اول و ثالث
لغت فارسی است بمعنی (۱) نهایت خوب و پسندیده
و بلند و برکشیده چون شعله برجسته و مصرع برجسته
و معنی برجسته وجز آن (تاثیر ۵) کلک تاثیر
همان معنی برجسته که بست ؎ لب کشودند ملائک همه
در تحسینش ؎ (وله ۵) از حسرت آن قامت
برجسته الفهاست ؎ خطها که کشند از پس مردن
بمزارم ؎ (منیر ۵) قدی چون شعله برجسته سرکش ؎
بلند از یاد او در سینه آتش ؎ (صائب ۵)
گل از نشو و نما گر اینچنین برجسته خواهد شد ؎ رگ
ابر بهاران رشته گلدسته خواهد شد (وله ۵)
مباش منکر آب روان گفتارم ؎ که سرو مصرع
برجسته یک گواه من است ؎ و (۲) بقول
صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه
قاچار بلند کرده شده بعمل دست وغیره صاحب
بول چال همزبان او **مؤلف** عرض کند که
های زائده که افاده معنی اسم مفعول کند بر ماضی
مطلق برجستن زیاده کرده اند وبس واین
معنی مراد ایست که در اینجا مذکور شد که از معنی
حقیقی (گریز کرده شده) پیدا است وتعلق دارد

بامعانی مجاز مصدر۔ دیگر ہیچ (اردو) (۱) پسندیدہ جیسے شعر پسندیدہ یا مصرع پسندیدہ۔ بلند۔ عالی جیسے شعلہ بلند یا معنی بلند وغیرہ (۲) ابھار (۳)

برج سوم اصطلاح۔ بقول ہفت قلزم اوّل وسکون رای مہملہ وکسر جیم جوزا را نامند دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد و مؤلف عرض کند کہ در شمار منجمین آغاز برج ہا از برج حمل است و سوم آن جوزا۔ از بنجاست کہ فارسیان برج سوم جوزا را گفتہ اند۔ (اردو) جوزا۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ دو پیکر۔ تیسرے آسمانی برج کا نام جو دو ننگے پشت سے جڑوان لڑکون کی شکل کا ہے۔ متہن راس۔

برج سیتہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی برج شہر باشد صاحب بول چال تصریح فرماید کہ سیتہ مفرس سٹی باشد کہ لفظ انگلیسی زبان است بمعنی شہر پس معاصرین فرس ستمانی سوم زیادہ کردند چنانکہ بست وبیست وتای ہندی را بفوقانی بدل کردند وبای آخر را بہای ہوز تبدیل۔ چنانکہ ۔ وینده وروہنده وفربی وفربہ۔

برج سیم اصطلاح۔ (اردو) شہر کا برج جو فصیل شہر پر ہو۔ اسم مذکر بقول ضمیمۂ برہان و شمس وبحر مرادف برج سوم کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ سیم مبدل سوم است بہ تبدیل واو بہ ستمانی چنانکہ انگور وانگیر ولیکن محققین محتاط این را نمی پسندند کہ (سیم) مخفف (سی ام) است نہ مبدل (سوم)۔ مجرد قول ہر سہ محققین را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم۔ (اردو) دیکھو برج سوم۔

برج شرف اصطلاح۔ برجی کہ سیارہ را در ان شرف حاصل شود چنانکہ شرف آفتاب در برج حمل است وشرف ماہ در برج ثور وشرف زہرہ در حوت وشرف مریخ در جدی وشرف مشتری در سرطان وزحل در

(اردو)

میزان پس حمل برج شرف آفتاب باشد و ثور برج شرف ماه وهکذا (انوری ے) بوقت آنکه ببرج شرف رسد خورشید ز بگاه آنکه بصحرا کشد صبا لشکر ز (اردو) برج شرف کہہ سکتے ہین یعنی وہ برج جس مین کسی سیارہ کو شرف حاصل ہو۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے۔

برجفا داشتن (مصدر اصطلاحی) بمعنی آمادۂ ظلم کردن و مستعد ستم ساختن و عامل برستم داشتن (ظہوری ے) کار و بار وفا نیست که دہد ز خویش را گر نہ برجفا داری ز (اردو) ظلم پر آمادہ کرنا۔ (۲۴۳۱)

برجفا زدن (مصدر اصطلاحی) آمادۂ ظلم کردن کسی را (ظہوری ے) برجفا زن و وفا بکار مبر ز در و داری دو ابکار مبر ز مخفی مباد که درین شعر (خود را) محذوف است (اردو) دیکھو برجفا داشتن۔ (۲۴۳۲)

برج قید اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان (۱) نام برجی است از حصار دربند و بقول بحر (۲) برجی که در خانہ سازند صاحب مؤید ذکر ہر دو معنی کردہ بہار بذکر معنی اوّل فرماید که (۳) بکالۂ عنصر دانش برجی که دران قید کنند صاحب اند ہمزبان بہار و صاحب شمس ہمزبان مؤید **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است بمعنی سوم و معنی اوّل به مجاز و برج مقیّد باشد و بمعنی دوم ہم مجاز است که داخل خانہ واقع (اردو) (۱) محصور برج مذکر (۲) وہ برج جو مکان مین بنائین (۳) وہ برج جس مین کسی کو قید کرین۔

برج کبوتر استعمال۔ بقول خان آرزو در چراغ بر جیکه برای ماندن کبوتران سازند و آراسته و بہار فرمایند که در ایران رسم است که عمارت بلندی چشمہ چشمہ در صحرا سازند و آن خاصّه برای کبوتران است موسوم ببرج کبوتر

چون پیخال کبوتران بکار رنگریزان آید محصول برج کبوتر در سرکار شاہی ضبط شود (شفیع اثر ۵) عدو کند ز خدنگ تو قلعہ را خالی ۔ بدان صفت کہ ببرج کبوتر افتد مار ۔ (تاثیر ۵) شد فلک خالی ز پیکان از گزند روزگار ۔ گوئی این برج کبوتر مار پیدا کردہ است ۔ صاحب بحر ہمزبان خان آرزو و صاحب انند ہمزبان بہار **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است وبس (اردو) برج کبوتر فارسی مین اس بلند ستون خانہ دار کو کہتے ہین جو صحرا وغیرہ مین کبوترون کے رہنے کے لئے بنایا جاے۔

برج کبوتر خانہ استعمال۔ بقول (خان آرزو در چراغ) و وارستہ و بہار و انند و بحر مرادف برج کبوتر کہ گذشت (اشرف ۵) ز جوش فکر مرغ نامہ آور ۔ مرا برج کبوتر خانہ شد سر ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است یعنی برجی کہ دران خانہ کبوتر است و جا دارد کہ اسم فاعل ترکیبی گیریم بمعنی برج۔ خانہ کبوتر دارندہ (اردو) دیکھو برج کبوتر۔

برج کمان اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ (۱) بمعنی خانہ کمان و (۲) برج قوس را نیز گویند و فرماید کہ دوم مشہور است۔ اول چنانکہ وحید گوید ۵ ز ہالہ ماہ برخ پرد ہا کشد ز حجاب ۔ چو روی یار ز برج کمان شود پیدا ۔ صاحبان بحر دانند و بہار ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است وبس (اردو) (۱) خانہ کمان۔ کمان کے لئے کہہ سکتے ہین۔ لفظ کمان (قسی قربان) پر گزرا ہے (۲) قوس۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث آسمان کے نوین برج کا نام جو بشکل کمان مانا گیا ہے۔ دہن راس۔

برج کوکنار اصطلاح۔ بقول بہار و انند و بحر غوزہ کوکنار را گویند (کلیم ۵) برگ

وقارش زیب افلاک ؛ زبے سنگی چو برج کوکنا
است ؛ (ملا طاہر ۵)، بسکہ زہد خشک
در زاہد چو افیون کار کرد ؛ بر مزار او
سبز دگنبد ز برج کوکنار ؛ مخفی مباد کہ
کوکنار بر وزن ہوشیار بقول برہان غلاف
وغوزۂ خشخاش را گویند و بعربی رمّان
السعال۔ خوانند۔ خان آرزو در سراج فرماید
کہ مرکّب است از کوک بمعنی سرفہ و نار کہ
ترجمۂ رمّان است و این بسرفہ مفید مؤلّف
عرض کند کہ مرکّب اضافی است و کنایہ کہ
غوزہ را برج گفتند و برج کوکنار بسبیل
تشبیہ کوکنار باشد و بس (اردو) ڈوڈا
بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ پوست کوکنار مسلّم۔
(دکن مین خشخاش کا بونڈا کہتے ہین)

بر جلا زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ (۱) معروف و (۲) از حجاب برآمدن
و بی پردہ شدن و فرماید کہ جلا با لفتح۔ بمعنی
از وطن بیرون رفتن و کار آشکارا کردن باشد
بہار و صاحبان انند و بحر ہم ذکر این کردہ
اند (سنجر کاشی ۵) تا بر یم خون دشمن خویش تیز
ہمچو شمشیر بر جلا زدہ ایم ؛ مؤلّف عرض کند
کہ مقصود وارستہ از معنی اوّل۔ جلا وطن کردن
است و معنی دوم مجاز آن بر سبیل کنایہ۔
(اردو) (۱) جلاوطن کرنا۔ (۲) بی پردہ ہونا
ظاہر ہونا۔ پردہ سے نکل آنا۔

بر جلال زدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار خشمناک شدن (نعمت خان عالی
در محاصرۂ حیدرآباد۔ وقتیکہ بادشاہ بر (جلال
مخاطب بسر راہ خان) خشم نمودہ بود (نوشتہ)
بر در جلال زدند و رشیش گرفتہ کشیدند مؤلّف
عرض کند کہ این است مایۂ تحقیق محقّق و نقل
نگارش (انند) ذکر ماضی مطلق ہمین مصدر
مرکّب کردہ گوید کہ (کہ از روی بی پروائی
غصّہ ناک و بی تامّل در تفکّر بشدت در آمد)

وسندشان ہمین نثر نعمت خان عالی است کہ ازان مصدر (بر در زدن) پیدا است ولفظ جلال درین نثر علم (بسر راہ خان) است کہ امیری بود پس مصدری کہ قائم کردہ اند چیزی نیست

(اردو) غضبناک ہونا۔ بقول آصفیہ غصہ ہونا۔ نہایت افروختہ ہونا۔ خفا ہونا۔ بھڑکنا۔ جوش مین آنا۔ آگ بگولا ہونا۔ (بلحاظ ہماری تحقیق کے ناقابل ترجمہ)۔

برجم بقول شمس لغت فارسی است بمعنی موی بُن دم مادہ گاو و بُز کوہی دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ برچم بہ ردو باو جیم فارسی بقول صاحب کنز لغت ترکی است بمعنی (طرہ شعر) و در فارسی زبان ہم مستعمل کہ بجای خودش می آید اگر سند استعمال این بدست آید توانیم عرض کرد کہ مبدل و مفرس است چنانکہ تپ و تب و کاچ و کاج (اردو) مادہ گاو کے دم کے بال۔ مذکر۔

برجنون زدن خودرا مصدر اصلاحی۔ بمعنی جنون اختیار نمودن و خودرا مجنون ساختن (صائب ؎) صبح آدینہ وطفلان ہمہ یکجا جمعند تا برجنون میزنم امروز کہ بازاری ہست تا **مؤلف** عرض کند کہ خودرا محذوف است در مصرع دوم (اردو) جنون اختیار کرنا۔ مجنون بننا۔

بسند شان ہمین نثر نعمت خان عالی است کہ ازان مصدر (بر در زدن) پیدا است ولفظ جلال درین نثر علم (بسر راہ خان) است کہ امیری بود پس مصدری کہ قائم کردہ اند چیزی نیست

بمعنی شریک و انباز و از حلیہ لفظ ہیچ تصریح نکرد و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ہم ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ جور بالضم بواو معروف در محاورہ معاصرین عجم طریق و وضع و آئین و گونہ مستعمل گویند کہ "اینجور حیلہ بازی نکن" صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این بمعنی نقل کردہ پس کلمہ بر بمعنی حقیقی اوست یعنی علی و معنی لفظی

برجور اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است

این (بر طریق) وکنایہ از شریک است بمجاز۔ مجرد قول صاحب شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) شریک۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ رفیق۔ دوست۔ ساتھ رہنے والا۔ ہمراہی (شاہ نصیر دہلوی ؎) دل مین رکھون نہ کیون ترے ابرو کا مین خیال ؎ آتا ہی کام وقت پر ای دلربا شریک ؎ طرز پر

برجوشیدگی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بالفتح وضمّ جیم چیچک و آبلہ را گویند دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلّف** عرض کند کہ طالب سند باشیم کہ استعمال این بدین معنی از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن موافق قیاس است یعنی چیزی کہ مبنی بر جوشش خونست چیچک و آبلہ باشد۔ (اردو) چیچک بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث۔ سیتلا۔ ٹھنڈی ماتا۔

برجوشیدن استعمال مزید علیہ جوشیدن باشد شامل بر ہمہ معانیش جز این نیست کہ کلمۂ بر در اینجا زائد است (ظہوری ؎) برنجوشد تا باشک از سینہ گوہرہای غم تر دمیدم بر دیدۂ تر آستین افشردہ ایم (اردو) دیکھو جوشیدن۔

برجہانیدن استعمال بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی برخیزانیدن دیگر کسی از محقّقین مصادر ذکر این نکرد **مؤلّف** عرض کند کہ جز این نیست کہ مزید علیہ جہانیدن است کہ بجایش می آید بزیادتی کلمۂ بر بران (اردو) دیکھو جہانیدن۔

برج ہلال اصطلاح۔ بقول برہان و (خیمۂ ناصری) و مؤیّد و شمس و بحر و انند و ہفت بکسر جیم و ہای ہوّز کنایہ از برج سرطان باشد باعتبار اینکہ خانہ ماہ است۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان ذکر این کند و بحوالۂ

قوسی فرماید کہ این غلط محض است چہ برج ہلال همان است کہ ہلال در این برج باشد و ماہ دیگر است و ہلال دیگر **مؤلف** عرض کند کہ از ہلال بسبیل مجاز ماہ گرفتن عیبے ندارد پس وجہ تسمیہ بنیہ محققین بالا درست است قول ناصری کہ از اہل زبان است اعتبار را شاید۔ (اردو) سرطان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ آسمان کے چوتھے برج کا نام جسے ہندی مین کرک راس کہتے ہین۔ اور یہ زمانہ قمر خیال کیا جاتا ہے چونکہ اسکی صورت خرچنگ سے مشابہ ہے لہذا اس نام سے موسوم ہوا۔

برجہیدن استعمال۔ بقول موارد مرادف برجستن کہ گذشت دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ جہیدن کہ بجای خودش می آید بزیادت کلمہ بر بران (اردو) دیکھو جہیدن۔

برجیس بقول برہان و جامع و جہانگیری با دل مکسور بثانی زدہ و جیم مکسور و یای معروف بروزن ادریس یکی از نامہای ستارۂ مشتری باشد و با اوّل و ثالث ہر دو فارسی ہم آمدہ صاحب رشیدی فرماید کہ بالفتح ستارہ مشتری را گویند و بالکسر معرب آن است چنانکہ حریری در درۃ الخواص بآن تصریح کردہ صاحب ناصری فرماید کہ بالفتح نام مشتری باشد اعراب فتح آنرا کسرہ کردہ برجیس کردہ اند و صاحب غیاث فرماید کہ ستارۂ مشتری کہ بر فلک ششم تابد و سعد است و آنرا قاضی فلک گویند و خانۂ او قوس و حوت است و فرماید کہ این معرب برجیس است کہ بالفتح باشد چرا کہ وزن فعلیل بالفتح در کلام عرب نیامدہ خان آرزو در سراج گوید کہ بروزن ادریس و بعضے گویند کہ بالفتح فارسی است و بکسر معرب آن۔ صاحب سفرنگ در شرح (فقرہ ہشتم و ساتیر نامۂ شت و خشور سیامک) آوردہ

ای شگرف بزرگ ستودہ برجیس سپہر" فرماید کہ برجیس بکسر بای ابجد وسکون رای مہملہ وکسر جیم مشتری راگویند کہ اورا ہرمز دہم گویند وبرسپہر ششم است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم یعنی زند وپاژند است ولبس وماخذ این جزین نباشد کہ دراصل برجبیس بود بہ بای فارسی بمعنی پُر رونق وپُر زینت کہ جبیس بمعنی زینت می آید (خواجہ نظامی ؎)

چو برجیس در جنگ ہر بدگمان ؎ کمان دارم وبرندارم کمان ؎ (مختاری ؎) خواندہ نظم وصال رابرجیس ؎ گشتہ تیر فراق رابرجاس ؎ (صاحب ناصری ؎) چوعطارد قرین کیوانش ؎ جرم برجیس بادیش برجاس ؎ (انوری ؎) جرم برجیس اگرغمی دہدت ؎ چرم برجاس ناوک غم باد ؎ (**اردو**) دیکھو ارمرکے تیسرے معنے۔

برجیستن بقول نوادر لغتی است در برجستن مزید علیہ جستن کہ بیاید دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ قول نوادر بدون سند استعمال اعتبار را نشاید اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ مزید علیہ (برجستن) است بزیادت تحتانی چنانکہ استادن وایستادن (**اردو**) دیکھو برجستن۔

برجیستن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ (چار میخ) در محاورۂ فارسی زبان تعذیبے است کہ بجایش می آید کہ دو دست ودو پای را برچار میخ بندند پس معنی لفظی این برچار میخ بستن است (تعذیب بچار میخ۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) چومیخا کرنا۔ بقول آصفیہ۔ چت یا اوندھا ڈالکر چارون ہاتھ پاؤن میخون سے باندھکر سزا دینا۔ چار میخ کردن کا ترجمہ۔

برچار میخ زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب بحر فرماید کہ تعذیب وشکنجہ باشد بطریق معہود

برچار میخ کشیدن مصدر اصطلاحی - بقول خان آرزو در چراغ مرادف (برچار میخ زدن) که گذشت صاحب بحر همزبان او (اشرف ه) اصل قانون شریعت را حساب شرع او می کشد آهنگ را بر چار میخ چار تار می مؤلف عرض کند که این کنایه نیست بلکه بمعنی حقیقی است و بمعنی مجرد تعذیب مجاز آن (اردو) دیکهو برچار میخ زدن -

برچاف بقول برهان بضم اول وسکون ثانی و جیم فارسی بالف کشیده و بفای زده نام غله ایست که آنرا بعربی ملک و جلبان گویند صاحبان جهانگیری و سروری و رشیدی و سراج هم تصریح فرمایند که بجیم فارسی است مخفی مبادکه ذکر افعال و خواصش بقول محیط بر (برجاف) گذشت که بجیم تازی بجایش مذکور شد در اینجا همین قدر کافی است که جیم عربی بدل شد به جیم فارسی چنانکه کاج و کاج مخفی مبادکه در ترکی زبان بقول کنز (برچاق) به قاف عوض فا بمعنی باقله آمده جا دارد که فارسیان قاف را بفا بدل کردند خلاف قیاس (اردو) دیکهو برجاف -

برچخ بقول برهان و جامع با جیم فارسی بروزن برزخ بمعنی زوبین است و آن نیزه باشد نه کوتاه و نه دراز رشیدی گوید که بفتح با و جیم فارسی و در آخر خا نیزه کوچک که اغلب مردم هندوستان دارند و برچه گویند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان و رشیدی فرماید که قول رشیدی من حیث القیاس اقوی ست بهار گوید که بضم اول و جیم فارسی پیش از خای معجمه نیزه کوچک که اغلب مردم هندوستان دارند - صاحب انند همزبان بهار و صاحبان ناصری و هفت همزبان برهان (خاقانی ه) از خنجر دورویه سه کشور گرفتنش تو و زبرچخ سه پایه دو سلطان شکستنش تو مؤلف عرض کند که (برچها) بقول ساطع لغت

سنسکرت است۔ مذکر بمعنی نیزہ و حربہ و برچھی مؤنث آن۔ فارسیان ہای ہوز را حذف کردند والف آخر را بہ خای معجمہ بدل ساختہ (برچخ) کردند چنانکہ استہ و خستہ دیگر ہیچ۔ (اردو) برچھی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ایک چھوٹا بھالا جس کا پھل چھوٹا ہوتا ہے۔

برچد صاحب فرہنگ رشیدی بدیل برچدن فرماید کہ مخفف برچیدن باشد و برین قیاس برچہ۔ خان آرزو در چراغ گوید کہ برچد بکسر جیم فارسی مخفف برچید باشد و برین قیاس برچیدن **مؤلف** عرض کند کہ بحث کامل بر مصدر این کنیم بیان یکی از مشتقاتش ضروری نداشت در اینجا ہمین قدر کافی است کہ بہ کسر جیم فارسی ماضی مطلق آنست (عمعق بخاری ۵)

ہوای قیرگون برچد نقاب قیرگون از رخ ژ
سپہر ساج گون بنہاد تاج عاج گون بر سر ژ

(اردو) دیکھو برچیدن یہ اُس کا ماضی مطلق ہے۔ اور اس کے تمام معنوں پر شامل۔

برچدن بقول برہان و جہانگیری و جامع و ناصری و نوادر و شمس بفتح اول و کسر سوم مخفف برچیدن۔ صاحب رشیدی فرماید کہ برین قیاس برچد صاحب انند گوید کہ مخفف برچیدن و آنرا برچدہ نیز گویند کہ مخفف برچیدہ است و بقول صاحب بحر بکسر جیم فارسی مخفف برچیدن و فرماید کہ از مشتقات این غیر ماضی نیامدہ و بقول صاحب موارد مضارع این برچند (حکیم سنائی ۵) آن کبک مرقع سلب برچدہ دامن ژ از غالیہ غل ساختہ از بہر نشان را ژ **مؤلف** عرض کند کہ اصل این چیدن کہ بجای خودش می آید و مزید علیہ آن بزیادت کلمۂ بر (برچیدن) و مخفف این بہ حذف تحتانی (برچدن) و (برچدہ) بہ کسر جیم فارسی۔ ماضی مطلق این بزیادت ہای ہوز در آخر کہ افادہ معنی مفعولی کند و (برچند)

مضارع (برچیدن) است که حقیقت آن همدر انجا بیان کنیم و صراحت ماخذ هم همانجا اولی (اردو) دیکھو برچیدن۔

برچشم آستین کشیدن مصدر اصطلاحی بمعنی تسلی دادن باشد (صائب) نیست غیر از آه غمخواری دل تنگ مرا ۔ رشته گاهی آستین برچشم سوزن می کشد ۔ (اردو) آنسو پوچھنا بقول امیر تسکین و دلاسا دینا (نسیم) روشن کیا دیدۂ پدر کو ۔ مادر کے بھی چل کے آنسو پوچھو ۔ (دیکھو اشک از رخسار چیدن)

برچشم گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند و غیاث کنایه از قبول کردن مؤلف عرض کند که لفظ گفتن را درین اصطلاح داخل کردن تسامح محققین است (چشم و بچشم مقوله ایست که فارسیان با قبال حکم کسی گویند ترجمه (بالرأس والعین) اگر سند استعمال بدست آید (برچشم) هم مرادف آن ولیکن معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو بچشم۔

برچق بقول بهار و انند بضم اوّل و جیم فارسی مرادف برچخ که گذشت (وحید) ۔ زپرواز هرگز نه بیند ملال ۔ زبرچق مدامش کشود است بال ۔ دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که بدل برچخ است و بس که خای معجمه بدل شده به قاف چنانکه برخ و برق و چخماخ و چقماق صراحت ماخذ برچخ) کرده ایم (اردو) دیکھو برچخ۔

برچوب بستن مصدر اصطلاحی۔ بهار گوید که در پیشگاه عدالت چوب بلندی نصب کنند و عاصیان را بدان بسته چوب و تازیانه می زنند چنانچه در هندوستان در صحن چبوترہ کوتوالی نیز همین عمل کنند (مصنف فطرت) ۔ شادکرد از باده جان مردم غمناک را ۔ جور گردون بسته بر چوب تلافی تاک را ۔ صاحبان انند و بجر همزبان بهار **مؤلف** عرض کند که این

کنایہ باشد از تازیانہ زدن دیگر ہیچ (اردو) کوڑے مارنا۔

بر چہار میخ کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ بہار مرادف (بر چار میخ کشیدن) کہ گذشت و بسندش ہمان شعر اشرف آوردہ کہ در انجا مذکور شد **مؤلف** عرض کند کہ ہای ہوّز در لفظ چہار۔ اصل است و چار مخفّفش پس این اصل است و آنکہ گذشت مخفّف این بحذف ہا (اردو) دیکھو بر چار میخ کشیدن۔

بر چہرۂ کسی خندیدن مصدر اصطلاحی بمعنی استخفاف و استہزا کردنش (انوری ۵) آن چہرہ کہ ہر کہ وصف آن نشنید است ؎ بر چہرۂ آفتاب و مہ خندید است (اردو) ہنسی کرنا۔ بقول آصفیہ رسوائی کرنا۔ بدنامی کرنا۔ تضحیک کرنا۔ فضیحتی کرنا۔ (داغ ۵) ہماری میّت پہ تم جو آنا تو چار آنسو بہا کے جانا ؎ ذرا رہے پاس آبرو بھی کہیں ہماری ہنسی نہ کرنا ؎

بر چیدن بقول موارد و نوادر (ا) فراہم آوردن و حاصل کردن صاحب بحر فرماید کہ کامل التّصریف است و مضارع این بر چیند (میر مغیث محوی ۵) چو درویشان دلم ہر صبح گردد بر در دلہا ؎ کہ از ہر جا ملالی بہر قوت شام بر چیند ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ (چیدن) است کہ کلمۂ بر زائد باشد بران و صراحت معنیش ہمانجا کنیم و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ ماخذ (چیدن) اسم جامد چین است کہ شکنجے را گویند کہ بر جسم انسان بلند و ظاہر شدہ باشد۔ نون آخر را حذف کردہ در آخرش علامت مصدر دن آوردند و مجازاً بمعنی دانہ یا چیزے از زمین بر داشتن و انتخاب کردن وغیر ذلک استعمال کردند کہ بجایش می آید (اردو) دیکھو چیدن۔

(۲) برچیدن - بقول موارد و نوادر و بحر برداشتن چنانکہ برچیدن دکان بمعنی برداشتن دکان کہ مراد از بند کردن آن است - رسم است کہ چون دکان بکشایند ہمہ سامانش را بہ آئین قائم کنند و چون بردارند سامان را فراہم آوردہ در صندوقی گذارند مجاز معنی اوّل است (صائب ؎) چار بازار عناصر پر مکرّر گشتہ است ۔ وقت آن آمد کہ برچینند این بازار را ۔ (اردو) اُٹھانا - بقول آصفیہ - برخاست کرنا - موقوف کرنا - چھوڑنا - بند کرنا -

(۳) برچیدن - بقول موارد و نوادر و بہار و انند بمعنی دور کردن باشد چون برچیدن بلا و رعشہ و سند این ہر دو در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز مجاز باشد یعنی مجاز معنی دوم (اردو) دور کرنا - دیکھو برانگیختن کے تیسرے معنے -

(۴) برچیدن - بقول موارد بمعنی در نوردیدن چون بساط ۔ برچیدن **مؤلف** عرض کند کہ متعلّق بمعنی دوم است و بس (دانش ؎) بذوق آشتی از دوستان رنجیدنی دارد ۔ بساط دوستداری چیدن و برچیدنی دارد ۔ (اردو) لپیٹنا - بقول آصفیہ - پیچیدن یا نوردیدن کا ترجمہ - طے کرنا - موڑنا - باندھنا - کسنا -

(۵) برچیدن - بقول بحر بمعنی انتخاب کردن و برگزیدن باشد چنانکہ برچیدن شکست **مؤلف** عرض کند کہ متعلّق بمعنی اوّل است و بس (ظہوری ؎) عہد خوبان با درستی بستہ عہد ۔ خاطرم برچیدہ از عالم شکست ۔ (اردو) انتخاب کرنا - دیکھو انتخاب کردن -

(۶) برچیدن - بقول بحر بمعنی برہم گذاشتن چیزہا و آراستن **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) جما کر رکھنا - آراستہ کرنا -

برچیدن امید مصدر اصطلاحی۔ کنایۃ از منقطع ساختن امید باشد مجاز معنی سوم برچیدن کہ گذشت و خصوصیت امید نباشد بلکہ با مماثل آن مضاف توان کرد چنانکہ (برچیدن آرزو و مراد) (ظہوری ۵) امید خندہ برچین از لب خشک مۂ کہ مہر گریہ بر چشم تر افتد مۂ (اردو) امید منقطع کرنا۔ (۲۴۳۷)

برچیدن بازار مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن بازار است متعلق بمعنی دوم برچیدن کہ مذکور شد و سندش ہمدر انجا گذشت۔ مخفی مباد کہ خصوصیت بازار نیست جادار دکہ مضاف کنیم بسوی دکان ہم (اردو) بازار اٹھا دینا۔ بازار بند کرنا۔ (۲۴۳۸)

برچیدن بخیہ مصدر اصطلاحی بمعنی دور کردن بخیہ باشد (ظہوری ۵) منم دردانۂ پاشی بخیہای دلق برچیدم مۂ کہ از صید ہوسہا خرقہ دام خرقہ پوش آمد مۂ مخفی مباد کہ اگر (برچیدن بخیۂ روی) گوئیم کنایہ باشد از کشایش کار و کشادن زبان و دور کردن مانعی چنانکہ ظہوری گوید (۵) بروی کار من چون بخیۂ افتاد برچیدم مۂ بکارم آمد آخر بر لب انکار می چینم مۂ (اردو) بخیہ اُدھیڑنا۔ (۲۴۳۹)

برچیدن بساط مصدر اصطلاحی۔ بمعنی در نوردیدن بساط باشد متعلق بہ معنی چہارم (برچیدن) کہ بجایش گذشت (ظہوری ۵) خوش بساط ناز در بازار عجزم چیدہ بود مۂ باز خواہد چید بی تقریب برچیدن نداشت مۂ (اردو) فرش لپیٹنا۔ (۲۴۴۰)

برچیدن بلا (مصدر اصطلاحی) بقول خان آرزو در چراغ دور کردن بلاست و فرماید کہ در اصل برچیدن در محل دور نمودن مستعمل شود **مؤلف** عرض کند کہ حاصل این بلا ستانی است (سعید اشرف ۵) رفتہ از گل چیدنش خاری بدست وی رود مۂ (۲۴۴۱)

خار خار دل کہ برچیند بلای دست او ؛ مخفی مباد کہ این متعلّق بمعنی سوم برچیدن است کہ گذشت وصاحب موارد درست نکرد کہ این را بمعنی پنجم برچیدن متعلّق کردہ (اردو) بلا کو دور کرنا۔ دفع کرنا۔ غیر کی بلا اپنے سر لینا۔ بلا لینا

برچیدن داغ (۲۴۷) مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن داغ وکنایہ از دفع کردنش متعلّق بہ معنی سوم (برچیدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) مرہم طلبم ز سینہ داغم برچین ؛ از زہر نبالم شکرم پیش انداز ؛ (اردو) داغ کو دفع کرنا۔

برچیدن دامن (۲۴۸) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی کشیدن دامن مجاز معنی سوم (برچیدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) دامن از رشک صبا برچیدم ؛ گوہر عطر گریبان چہ نزاع ؛ (انوری ؎) مگر اندر میان آن حرکت ؛ عطف دامن ز خاک رہ برچید ؛ (اردو) دامن کھینچنا۔

صاحب آصفیہ نے (دامن جھٹک لینا) پر لکھا ہے الگ ہو جانا۔ دیکھو (افشاندن دامن)

برچیدن درد (۲۴۹) (مصدر اصطلاحی) بمعنی کشیدن وسلب کردن درد متعلّق بمعنی سوم برچیدن کہ گذشت وسندش از کلام خواجہ شیراز ہمدرا نجا مذکور شد (اردو) درد و تکلیف کو دور کرنا۔ سلب کرنا۔ زائل کرنا۔

برچیدن دکّان (۲۵۰) مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن دکان باشد متعلّق بمعنی دوم برچیدن کہ گذشت (حکیم حاذق پور حکیم ہمام ؎) ضرر و نفع چون دکان برچید ؛ یاس اندر حقیقت امید ؛ (ظہوری ؎) بازار جنون من گرا این است ؛ برچیدہ شود دکان ناصح ؛ (اردو) دکان اُٹھا دینا۔ دکان بند کرنا۔

برچیدن رخت (۲۵۱) مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن رخت وکنایہ از ترک تعلّق متعلّق بمعنی دوم یا سوم برچیدن کہ مذکور شد (کمال خجندی

ے) رخت بر چیدز سودای من آن عشوہ فروش
سر بازار دگر می طلبد دانستم (اردو) سامان
اُٹھانا۔ تعلقات کو ترک کرنا۔

بر چیدن رعشہ مصدر اصطلاحی بمعنی (۲۴۷۲)
دور کردن رعشہ باشد متعلق بمعنی سوم بر چیدن
کہ گذشت (ظہوری ے) بکوشش نیست ممکن
رعشہ از سیماب بر چیدن ز شکیبا کے تواند کرد
ناصح ناشکیبا را (اردو) رعشہ دور کرنا دفع کرنا

بر چیدن ملال مصدر اصطلاحی بمعنی (۲۴۷۳)
فراہم آوردن و حاصل کردن ملال باشد متعلق
بمعنی اوّل بر چیدن کہ مذکور شد وسندش
از کلام میر منیت محوی ہمدرانجا گذشت (اردو)
رنج و ملال حاصل کرنا۔

بر چیدن نقاب مصدر اصطلاحی (۲۴۷۴)
بمعنی برداشتن نقاب باشد متعلق بمعنی دوم
بر چیدن کہ گذشت وسندش از کلام عمعق
بخاری بر لفظ (بر چید) مذکور شد (اردو)
نقاب اُٹھانا۔ نقاب الٹنا۔ بقول آصفیہ
گھونگٹ اٹھانا۔ گھونگٹ کھولنا۔ منہ کے اوپر
سے پردہ ہٹانا۔ منہ کھولنا۔ (دیکھو از رخ نقاب
کشیدن)

بر چیدہ استعمال۔ بقول بول چال بمعنی
برداشتہ و موقوف باشد صاحب رہنما بحوالۂ
سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار فرماید کہ بمعنی
برداشتن است مؤلف عرض کند کہ ماضی
مطلق بر چیدن است و ہای ہوز در آخرش
زیادہ کردہ اند کہ افادۂ معنی مفعولی کند یعنی
برداشتہ شدہ شامل بر ہمہ معانی بر چیدن
(اردو) اُٹھایا ہوا۔ بر چیدن کا مفعول
اور اس کے تمام معنون پر شامل۔

بر چیدہ شدن استعمال۔ صاحب روزنامہ
بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر
فقرہ "بر چیدہ شد" کردہ فرماید کہ بمعنی موقوف
شد پس بر چیدہ شدن بمعنی موقوف شدن است

مؤلف عرض کند کہ مصدر مجہول برچیدن است وبس چنانکہ گویند بساط نعمت برچیدہ شد یعنی برداشتہ شد ونور دیدہ شد۔ شامل برہمہ معانی مجہولی ومفعولی برچیدن (صائب ؎) رنجت چون دندان امید زندگی بے حاصل است ؎ می رسد بازی بآخر مہرہ چون برچیدہ شد ؎ (اردو) اُٹھایا جانا۔ برچیدن کا مصدر مجہول۔ برچیدن کے تمام معانی مفعولی پر شامل۔

برچیدہ ناف اصطلاح۔ بقول وارستہ وبہار وبحر وانند بجیم فارسی کسی کہ حوالی نافش بالیدہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ومتعلق بہ معنی دوم برچیدن برسبیل مجاز کہ بلندی حوالی ناف داخل حسن است (تجلی ؎) از زنخدانش زدی در حسن لاف ؎ قرص مہ می بود اگر برچیدہ ناف ؎ (محتشم کاشی در صفت اسپ ؎) نرم کاکل سخت سم بالیدہ مو برچیدہ ناف ؎ خرد سر کوچک دہن فربہ سرین لاغر میان (اردو) وہ جس کی ناف کے اطراف کا حصہ بلند ہو جو داخل حسن ہے۔

برچیزی افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار موقوف داشتن چیزی را بر آن چیز (صائب ؎) راہرو را لنگر آرام در منزل خوش است ؎ خواب خود را دور بین بر خلوت گور افگند ؎ صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ این کنایہ باشد ورای معنی حقیقی مرادف (انداختن بہ چیزی وبکسی) (اردو) کسی چیز کو کسی چیز پر موقوف رکھنا (دیکھو انداختن بہ چیزے وبکسی)

برچیزی انداختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (برچیزی افگندن) کہ گذشت صاحب انند ہمزبان او (ملا وحشی ؎) مجال گفتگو تنگ است گو وحشی زبان

درکش ؎ همان به کاین نصیحت را بوقت فرصت
انداز دد ؎ (ولہ ـہ) بباز ار قیامت گر در آید
چوان تو محبوبی ؎ حساب روز محشر را بروز دیگر
انداز دد ؎ **مؤلف** عرض کند که اینهم بمعنی
مجاز ورای معنی حقیقی است (**اردو**) دیکھو
(انداختن بچیزے و بکسے)

بر چیزی بلا شدن مصدر اصطلاحی
بقول بہار و انند کنایہ از ستم کردن و ستم رسیدہ
شدن و دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد
مؤلف عرض کند که کنایہ از واقع شدن
بلاست و ستم لازم مصدر آینده چنانکه گویند
آمدنش بر ما بلا شد" (**اردو**) کسی کے حق
میں بلا ہونا ستم ہونا۔

بر چیزی بلا کردن مصدر اصطلاحی
بقول بہار و انند مرادف (بر چیزی بلا شدن)
که گذشت **مؤلف** عرض کند که بلا نازل
کردن بر چیزی است متعدی مصدر گذشته

و اصلا مراد فش نیست و کنایہ از ستم کردن
(میر خسرو ـہ) یکچند زہر سود ابا زآمدہ بود
این دل ؎ ناگاه ترا دیدم بر خویش بلا کردم ؎
(**اردو**) کسی چیز پر بلا نازل کرنا ستم کرنا۔

بر چیزی بہا دادن مصدر اصطلاحی
(ولہ ـہ)
قدر و مقدارش گذاشتن مرادف (بچیزی
بہا دادن) که بجایش مذکور شد (محمد سعید اشرف
ـہ) چنان در آدمیت بود استاد ؎ که بر چیزے
بہای خود نمی داد **مؤلف** عرض کند که بحث
کامل ہمدرا نجا گذشت (**اردو**) دیکھو بچیزے
بہا دادن۔

بر چیزی پیچیدن استعمال۔ بقول بہار
کنایہ از ناخوش شدن و عتاب کردن **مؤلف**
عرض کند که بمعنی حقیقی و کنایہ از پیچ و تاب
خوردن و ناخوش شدن است (مخلص کاشی
ـہ) رشته را بیتاب دارد رشک جسم لاغرم ؎
نیست بیجا گر طبیبم بر دوا پیچیده است ؎ صاحب

انند همزبان بهار (اردو) پیچ و تاب کھانا۔ دیکھو تاب رفتن۔

بر چیزی چشم سرخ کردن مصدر اصطلاحی بقول غیاث و بحر و انند بمعنی طمع داشتن آن چیز باشد **مؤلف** عرض کند که طمع چیزے داشتن است طرز بیان محققین ناخوش باشد رسم است که چون چشم بر چیزے دوزند و بالاصال نظر بران کنند سرخی در چشم پیدا می شود از همین عادت این محاوره را پیدا کرده اند۔ (اردو) دکن مین کہتے ہین (دیدے لال کرنا) یعنی کسی چیز کو طمع سے گھورنا جیسے "پرائے مال پر دیدے لال کرتے ہو" کسی چیز کی طمع کرنا۔ لالچ کرنا۔

بر چیزی چیزی دوختن مصدر اصطلاحی بقول وارسته مشغوف بودن این بآن بنحوی که چشم زدنی ازان برندارد صاحب بحر و انند همزبان وارسته **مؤلف** گوید که همه تن رجوع شدن بر چیزے چنانکه (چشم بر چیزی دوختن) که بجایش می آید یعنی یک لحظه نظر جدا نکردن از چیزے که داخل تعمیم همین مصدر است و ما این تعمیم را پسند نکنیم (ظهوری ۵) گل اگر دوخته بر روی تو خود را رسدش ز جیب از دست ز شوق تو دریدن دارد (اردو) فریفتہ ہونا۔ ہمنک ہونا۔ ہمہ تن کسی کا ہو رہنا۔

بر چیزی خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار و انند و بحر پیوستن بچیزی (میرزا طاهر وحید در تعریف قصر ۵) کنگره اش ریختی از هم تمام ز بوی گوش خوردی اگر بر بام (مفرد قمی ۵) بسکه کردم گریه خون دیده ها ابر و رسید ز آب این سر چشمه طغیان کرد و پل می خورد ز **مؤلف** عرض کند که با مجرد (موی) هم همین معنی پیدا می شود یعنی (بگوش خوردن) بمعنی رسیدن بگوش و مسموع شدن و بخیال ما جا دارد که تعمیم در بعض مواقع منافی محاوره میشود از اینجا

ما که تخصیص را پسند کنیم یعنی (بر مشام خوردن بوے) و (بر پیل خوردن آب) و (بچراغ خوردن هوا) (صائب ۵) طرّه خم بخشش شب همه شب می لرزد ؛ که نسیمی بچراغ دل سوزان نخورد ؛ مخفی مباد که خوردن بمعنی ملاقی شدن می آید (اردو) کسی چیز سے ملنا - پیوستہ ہونا -

بر چیزی دوختن مصدر اصطلاحی بقول بهار کنایه از پیوند کردن - صاحب انند همزبانش (ظهوری ۵) خدنگ افگنی از که آموختی ؛ که صد حسرتم بر جگر دوختی ؛ **مؤلف** عرض کند که ازین سند مصدر (چیزی را بر چیزے دوختن) پیدا می شود و معنی (دوختن) در اینجا برسبیل مجاز است و بس (اردو) کسی چیز کو کسی چیز سے ملانا - پیوند کرنا -

بر چیزی زدن مصدر اصطلاحی بقول بهار پیوستن بچیزی مرادف برچیزی خوردن که گذشت - صاحب انند فرماید که چون بر آهنگ زدن و بر جنون زدن و بر در زدن و بر سیاه زدن و بر آب زدن که پیش ازین گذشت صاحب بحر همزبان بهار (کلیم ۵) تا رفته ام ز بزم تو بر در نشسته ام ؛ بیتاب شوق بر در صلح اینچنین زند ؛ (صائب ۵) پرده وحدت مقام نغمه منصور نیست ؛ بی محل چون مرغ بر آهنگ زد بسمل شود ؛ (وله ۵) اهل وحدت را نباشد جنگ با خصمی برون ؛ از شکست خویشتن بر قلب اعدا می زند ؛ (ملا طغرا ۵) کند گر هم آوازیش ارغنون ؛ فلاطون ز صوتش زند بر جنون ؛ **مؤلف** عرض کند که ما این تعمیم را نمی پسندیم و تعریف هریک مصدر متذکره بالا بجایش کنیم (اردو) دیکھو بر چیزے خوردن -

بر چیزی سوار بودن مصدر اصطلاحی بقول (انند بحواله غوامض سخن) بمعنی غالب بودن بر کسی (نظیری ۵) چون غنچه دل بند

بلو بر هوا متاب ؛ بر گل سوار باش و عنان
از صبا متاب ؛ (خاقانی ـ ۵) ابر کفا از کرم
نیست چو تو یک جواد ؛ بحر و لا بر سخن نیست
چو من یک سوار ؛ (ملا طاهر وحید در دیباچه
اضطراب گوید نثر) بر رباینده گان قصب السبق
مسلم الثبوتی سوار است ؛ دیگر کسی از محققین
فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که
کنایه باشد و فارسیان این را بمعنی (مجبور کردن
کسی را) استعمال کرده اند که نتیجه آن غلبه باشد
و بس هر سه سند بالا بکار این نمی خورد ولیکن
این مصدر اصطلاحی موافق محاوره و قرین
قیاس و بر زبان معاصرین عجم است (اردو)
گردن پر سوار ہونا۔ بقول آصفیه۔ سر رہنا۔
سر ہونا۔ مجبور کرنا۔

بر چیزی کشیدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بهار و بحر و انند بمعنی پیشکش کردن
(شاهی سبزواری ـ ۵) عاشق که دم زند ز
وفا خون بریزیش ؛ در جان کشد بر تو برنجی
بجان از و ؛ **مؤلف** عرض کند که بکسر رای
مهمله بر بمعنی پیش است و بس و از سند پیش
شده (بر کسی کشیدن) پیدا است بمعنی
پیشکش کردن (اردو) پیشکش کرنا تحفه
پیش کرنا۔ تحفه دینا۔

بر چیزی گذاشتن مصدر اصطلاحی۔
بقول بهار و انند مرادف (بر چیزی افگندن
و بر چیزی انداختن) که بجایش مذکور شد۔
(امیر شاهی سبزواری ـ ۵) غم نا آمده خوردن
هنقدم رنجه می دارد ؛ همان بهتر که با فردا گذارم
کار فردا ؛ **مؤلف** عرض کند که موافق
قیاس است و بحث کامل این بر مصادر بالا کرده
ایم۔ مخفی مباد که سند بهار بکار او نمی خورد که
ازان (با چیزی گذاشتن) پیدا است جادار
که در کلام شاعر لفظ بر باشد و نقل نگارش
آنرا با نوشت و حقیقت انیست که (چیزے را

بچیزی و باچیزی و بر چیزی گذاشتن، اصل است وطرز بیان محققین بالا خوب نیست (اردو) دیکھو بر چیزے افگندن۔

بر چینا بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وکسر جیم فارسی وسکون تحتانی ونون بالف کشیدہ لغت فارسی است بمعنی فراہم کنندہ وجمع آورندہ مؤلف عرض کند کہ محقق ہند نژاد بر قواعد فارسی غور نہ کرد از ینجاست کہ این را بطور اسم جامد نوشت حقیقت این است کہ بر چین امر حاضر (بر چیدن) است شامل بر ہمہ معانیش و الف فاعلی در آخرش زیادہ شد چنانکہ دانا و بینا۔ دیگر ہا ہیچ (اردو) فراہم کرنے والا۔ جمع کرنے والا۔

بر چین گاہ اصطلاح۔ بقول (ضمیمۂ برہان) وبحر بالفتح وجیم وکاف فارسی بمعنی کرسی باشد صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ فرماید کہ بالفتح وکسر ثالث بمعنی نشستگاہ وکرسی باشد صاحب مؤید بحوالۂ زفانگو یا این را آوردہ صاحب شمس فرماید کہ بمعنی کرسی باج خواہ و باج ستان وگذربان را گویند مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم و قیاس ہر دو تقاضای معنی بیان کردۂ صاحب شمس کنند ومعنی لفظی این جای اخذ کردن وکنایہ از کرسی باج ستان حیف است کہ محققین اوّل الذکر غور نفرمودند کہ بر تعمیم معنی پے برند۔ (اردو) کرسی بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ تخت اورنگ۔ سریر۔ سنگھاسن۔ مسند۔ گدی اور بلحاظ معنی آخر الذکر محصولدار کا مقام۔ مذکر

بر حال کسی بخشودن استعمال۔ رحم کردن بر کسی باشد (انوری ۵) نالہای کنم چنانکہ بمہر تو سنگ بر حال من بخشاید تو (اردو) کسی پر رحم کرنا۔

بر چیچ بقول شمس با دو راہر دو بفتح وجیم

(۲۶۵)

فارسی زشت و پلید را گویند **مؤلف** عرض کند که بخای معجمهٔ سوم و جیم فارسی همین لغت بهمین معنی می آید۔ جز این نیست که نقطهٔ حرف سوم بغلطی کتابت حذف شد۔ اگر سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد که تبدیل خلاف قیاس باشد یا تبدیل بعد تبدیل با اسم جامد فارسی زبان (اردو) دیکھو برخج۔

برحذر استعمال۔ بقول (خان آرزو در چراغ) بمعنی برکنار و فرماید که همین بتحقیق پیوسته و بهای فارسی خطاست بهار گوید که بالفتح و حای حطّی و ذال معجمه بمعنی یکسو و برکنار۔ صاحب انند همزبان بهار (محمد قلی سلیم ؒ) سلیم بر حذر از تیز فتنه باش که باز ؔ بلند ساخت زمانه کمان شیطان را ؔ (میر معزی ؒ) در حلقهٔ زلف تو سیاه حبش و زنگ ؔ بودند زدو جادو و بابل بحذر بر ؔ (میرزا صائب ؒ) زانچهره عرفناک زنهار برحذر باش ؔ سیلاب عقل و هوش اند این قطره های باران ؔ (دانوری ؒ) در روزگار عدل تو با جبر خاصیت ؔ بیجا وه از تعرض کاهست برحذر ؔ **مؤلف** عرض کند که حذر به حای حطّی و ذال معجمه لغت عرب است بمعنی پرهیز کردن و بیدار بودن پس فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر گرفتند یعنی بیداری و هشیاری پس ازان مرکب شد با کلمه (بر به موحده) و معنی لفظی این برهشیاری و احتیاط و عیبے نباشد که به بای فارسی مضموم هم گیریم اندرینصورت بمعنی سراپا بیداری و هشیاری بسیار و مملو از بیداری باشد (اردو) خبردار، هوشیار۔

برحذر باش که سر می شکند دیوارش امثال صاحب امثال فارسی ذکر این کرده از بیان معنی و محلّ استعمال سکوت ورزیده **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مثل را برسبیل موعظت و پند بحق کسی زنند که مشغول بکاری خوفناک باشد

معاصرین عجم این را بر زبان ندارند (اردو) سوچ سمجھکر کام کرو" بچے رہو کہیں سر نہ ٹوٹے" یہ دکن کی کہاوت ہے اُس شخص کے لئے جو خوفناک کام کرتا ہو۔

بر حرص نماز مردہ کردن مصدر اصطلاحی بقول ضمیمۂ برہان۔ کنایہ از میرانیدن حرص و شرہ باشد صاحب بحر فرماید کہ کنایہ باشد از ترک دادن حرص و شرہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن موافق قیاس است یعنی حرص را خیر باد گفتن است و حرص را مردہ قرار دادہ برو نماز جنازہ کردن کنایہ از ترک حرص باشد صاحبان مؤید و شمس و ہفت ذکر امر حاضر این مصدر را اصطلاحی کردہ اند (اردو) حرص کو ترک کرنا۔

بر حرف کسی انگشت نہادن (مصدر اصطلاحی) بمعنی اعتراض کردن و معترض شدن بر کلام کسے (صائب ۹) ہر کہ بر حرف نہد انگشت ریزد خون خویش ز کشتہ گردد مار صائب چون گذارد پا براہ ز (اردو) اعتراض کرنا۔ حرف گیری کرنا۔ صاحب آصفیہ نے حرف گیری کا ذکر بمعنی عیب گیری و نکتہ چینی کیا ہے اور (حرف پکڑنا) بمقولہ اعتراض کرنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ اور حرف گیری کرنا۔ (انگلی رکھنا) بمقولہ۔ حرف گیری یا عیب چینی کرنا

بر حسب دلخواہ استعمال۔ بقول بہار و بحر وانند بمعنی بر وفق آرزوی دل (ملا عبداللہ ہاتفی در ذکر فتح دمشق گوید ۵) شد آن فتح بر حسب دلخواہ نیز ز زن و مرد ش آمد غلام و کنیز ز **مؤلف** عرض کند کہ کلمۂ بر و لفظ (حسب) ہر دو درین جا زائد است واز (دلخواہ) مقصود حاصل میشود (اردو) دلخواہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مرضی کے موافق۔ دلپسند۔ مرغوب۔ خاطر خواہ۔

(۲۷۵)

برخفج بقول مؤید بحوالهٔ شرفنامه بفتح یکم و سوم و قیل بالضم (۱) خواب گرانی که مردم را در خواب فروگیرد بهندیش اچھامہ گویند و بحوالهٔ زفانگویا آرد که (۲) بمعنی دیو ستبنه یوی سخت بدسمت و بحوالهٔ ادات فرماید که با جیم فارسی به معنی سرشت است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مخفی مبادکه برخفج بقول محققین فارسی زبان به خای معجمه و جیم تازی و فارسی بهمین معنی می آید و ماخذش جز این نباشد که خفج به خای معجمه و فا و جیم عربی بمعنی کابوس است - پس کاتبین مطبع و نقل نگاران نقطه خای معجمه را ترک کردند دیگر هیچ (اردو) دیکھو برخفج -

برحلق خنجر مالیدن (استعمال) بقول بحر ذبح کردن و گلو بریدن و هم او (برحلق کاردو امثال آن مالیدن) را مرادف این گوید و صاحبان بهار عجم و انند هر دو همین مصدر را (برحلق مالیدن خنجر) نوشته اند (شیخ شیرازی) شبانگه تیغ برحلقش بمالید ز روان گوسپند از وی بنالید ز **مؤلف** عرض کند که خصوصیت خنجر نباشد - تیغ و شمشیر و امثال آن هم توان گرفت - مخفی مبادکه ساخت خنجر و استعمال آن نزد اسلحه بازان مخصوص است برای پهلو و شکم چنانکه کٹار هندی برای قلب و جگر و سینه و کارد و تیغه برای حلق و شمشیر خمدار برای هریک مقام و لیکن فارسیان در استعمال خود تخصیصے قائم نداشته اند - چنانکه قاتلان در وقت ضرورت از سلاح موجوده بحسب موقع کارگیرند پس استعمال چیزی که خلاف آنست برسبیل مجاز باشد و در بعض نسخ گلستان در شعر بالا لفظ کارد بعوض تیغ است (اردو) گلے پر خنجر پھیرنا -

برخ بقول سروری و برهان و جهانگیری و رشیدی با خای نقطه دار بروزن چرخ (۱) بمعنی پاره و حصّه و بهره و لخت و بعض خان آرزو در سراج فرماید که اینکه گویند "برخی چنین گفته اند" مراد پارهٔ از مردم است و صاحب فرهنگ فدائی گوید که پاره و نخش و خروهٔ هر چیز را گویند و بتازی (بعض) (شاعر ؎) برخی از عمر گرامی صرف کردم تا زباغ آرزو بشکست دردم (صاحب ناصری آورده که برخ بروزن چرخ پاره و حصّه و بهره و لخت و بعض و برخی بمعنی پارهٔ و حصّهٔ و چون شتر قربانی را پاره پاره برند آن را (شتر برخی) گفته اند و چون (برخی) بمعنی قربانی است (برخیت شوم) یعنی فدا و قربانت شوم باشد. ملک الشعرا کاشانی بهر دو معنی گفته (؎) چون همیون برخیم ای جان من برخیّ شاه (؎) زنده اعضایم برند و من زهر در بیگناه (؎ شیخ سعدی ؎) همی رفتی و جان و دل در پیش (؎) دل دوستان کرده جان برخیش (؎ ولہ ؎) برخی جان سوزمت که شمع افق را (؎) پیش بمیرد چراغدان ثریّا (؎ شاعری از ناصری ؎) گل آب شد از شرم چو روی تو بدید (؎) در سرو خم افتاد چو قدّ تو چمید (؎) دل بندهٔ آن سرد که چون قد تو رست (؎) جان برخی آن گل که چو روی تو دمید (؎ صاحبان جامع و مؤیّد و شمس و بهار و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلّف** گوید که برخ در عربی بمعنی زدن شمشیر که بعض گوشت بریده شود آمده (کذا فی الصّراح و منتهی الارب) پس جزین نباشد که فارسیان از همین ماخذ این را منفرس کرده اند و بس (اردو) پاره بقول آصفیه. فارسی ٹکڑا۔ حصّہ۔ پرزہ۔ مذکّر۔

(۲) برخ - بقول برہان تالاب و استخر را نیز گویند صاحب جہانگیری فرماید کہ زمین پستی باشد کہ آب باران دران جمع شود و آنرا تالاب و برم نیز خوانند صاحب سروری بحوالہ جہانگیری ذکر این کردہ۔ صاحب مؤید فرماید کہ زمین پست کہ آب باران دران جمع شود صاحبان جامع و سراج و رشیدی و ناصری و شمس و اند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح باشد۔ مخفی مباد کہ رخ - مخفف رخنہ است کہ بجائے خودش می آید فارسیان بزیادت موحدہ در اولش اسم جامد ساختند بمعنی تالاب برسبیل مجاز (اردو) دیکھو استخر کے پہلے معنے۔

(۳) برخ - بقول برہان - و جامع و جہانگیری و رشیدی و شمس و اند بمعنی برق ہم ہست کہ برادر رعد باشد صاحبان مؤید و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بخیال بعض اسم جامد فارسی است و معرب آن برق بہ قاف و بقول منتخب برق لغت عرب است بالفتح بمعنی رخشیدن برق و ترسانیدن۔ پس عجبے نیست کہ فارسیان قاف را بخای معجمہ بدل کردند چنانکہ چقماق را چخماق کردند (اردو) بجلی بقول آصفیہ - ہندی۔ اسم مؤنث وہ چمک یا شعلہ جو بادلون کی رگڑ سے پیدا ہوتا ہے۔ برق۔ گاج۔ صاعقہ۔

(۴) برخ - بقول سروری و برہان و جامع و رشیدی و سراج و ناصری و مؤید و شمس و اند ماہی را نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحبان جامع و ناصری کہ از اہل زبانند اسم جامد گیریم مجاز معنی سوم کہ ماہی ہم در آب مثل برق در لحظہ ظاہر شود و غائب و تا بشے ہم از و ظاہر می شود خصوصاً در شب (اردو) ماہی۔ بقول آصفیہ فارسی - اسم مؤنث - مچھلی - حوت - مچھی - مین - جل توری -

(۵) برخ - بقول برہان و ناصری و شمس بمعنی سرشک آتش باشد صاحب جامع فرماید که بمعنی سرشک و اشک چشم است صاحب مؤید بحوالۂ دستور ذکر این کرده و در بیان معنی همزبان برہان **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی سوم است و بس که سرشک و اشک هم مثل برق تابشی دارد (**اردو**) دیکھو اشک۔

(۶) برخ - بقول برہان بمعنی شبنم هم می آید و فرماید که باین معنی بضم اوّل نیز گفته اند صاحب سروری بحوالۂ ادات ذکر این کرده فرماید که باین معنی بضم اوّل باشد صاحب رشیدی همزبان سروری خان آرزو در سراج فرماید که بمعنی شبنم و دو آوات بضم با نیز آمده لیکن قوی بفتحتین گفتۂ صاحبان ناصری و مؤید و جامع و اند و شمس هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که جزین نیست که مجاز معنی سوم است همچون معنی پنجم که گذشت (**اردو**) دیکھو افشک

(۷) برخ - بقول ناصری بضم اوّل نام سیاهی بوده از اولیاء اللہ در قدیم که آنرا برخ اسود می نامیده اند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که سیاه فام را برخ نام کردن وجه تسمیه موافق قیاس نیست جزین نیست که علم است محقف (برخ اسود) (**اردو**) برخ - فارسی مین ایک ولی کا نام ہے - جن کو برخ اسود کہتے ہین -

برخواج بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی دوک - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که صراحت ماخذبر (برخواج) کنیم که می آید و آن مزید علیه این است - مخفی مباد که دوک بمعنی چرخه رسیدن باشد نیز یکی از اجزای آن که بہندی تکلا گویند - (**اردو**) چرخہ - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - سوت

کاتنے کا آلہ - ڈھیرا - تکلا - بقول آصفیہ - اسم مذکر - دوک - تکوا - چرخے کی وہ آہنی سلائی جس پر کاتتے وقت گکڑی بنتی جاتی ہے -

برخار بقول ضمیمۂ برہان بروزن بردار ترجمہ رفع است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد است و ماخذ این غیر ازین نباشد کہ خار بمعنی حقیقی و کلمۂ بر بمعنی اوست و بمجاز مستعمل شد برای رفع - چنانکہ لفظ برخار بمعنی لفظی - خاری کہ بالاست و صورت رفع - خارے راماند کہ بالای لفظ واقع شود - طالب سند استعمال باشیم واللہ اعلم - (**اردو**) پیش بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - ضمہ - ضم - رفع - وہ علامت جو کسی حرف کے اوپر نصف واو کے بجاے لکھتے ہین جیسے اُس اور تُس ہین -

برخاست بقول فرہنگ فدائی (۱) گرفتن برخاستن است و نیز (۲) دوشمان نشست است کہ ہر یک از انہا چم جداگانہ دارد ہمچون نشست خسروی کہ (جلوس سلطنت) است و نشست چاکری کہ روز یا شب کشیک چاکر است و برخاست دوشمان انہاست و نشست و برخاست (مجالست و معاشرت) **مؤلف** عرض کند کہ اسم مصدر (برخاستن) است و ماضی مطلقش ہم و حاصل بالمصدر آن نیز و (خاست) مخفف این ہمین است حقیقت معنی اوّل و معنی دوم مجاز آن بمعنی رخصت - مقابل نشست کہ فارسیان (نشست و برخاست) گویند و نیز گویند "حکم برخاست شد" "آمد فرمان برخاست شد" (**اردو**) (۱) برخواست - برخواستن کا اسم مصدر اور حاصل بالمصدر - بمعنی کھڑا ہونا - اُٹھنا (۲) برخاست بمعنی رخصت جیسے "وہ برخاست کر چکی ہین" ان کی برخاست ہو چکی ہے - صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے البتہ برخاست کرنا اور

برخاست ہونا کا ذکر فرمایا ہے۔

برخاستن بقول بہار وانند ونوادر و ضمیمۂ برہان (ا) مقابل نشستن (خان آرزو در چراغ) فرماید کہ معروف است۔ صاحب بحر گوید کہ بمعنی استادن باشد کہ نقیض نشستن است (کامل التصریف) ومضارع این بر خیزد (صائب ۵) بدار عزت موی سپید پیران را کہ زجای خویش بتعظیم صبحدم برخیزد مؤلف عرض کند کہ (الف) برخاستن (ب) برخیزیدن و مصدر است (الف) اصل خاستن است وخاستن مخففش بحذف کلمۂ بر (ب) مزید علیہ خیزیدن ومتعدیش خیزاندن وخیزانیدن واسم مصدر (الف) برخاست باشد کہ گذشت فارسیان بزیادت علامت مصدر (تن) در آخرش وبحذف یک از دو نونہای مجتمعہ مصدری وضع کردند واسم مصدر (خیزیدن) خیز است کہ بمعنی جست می آید پس خیز وخیزد کہ امر حاضر ومضارع است تعلق دارد با مصدر (ب) ومضارع وامر حاضر (الف) در محاورہ نیامدہ پس فارسیان مضارع وامر حاضر (ب) را استعمال کردند ومتقنین فارسی (بنا وقفیت از ماخذ) آنرا از مشتقات (الف) دانستند وبقرارداد قاعدۂ کہ صاحب تحقیق القوانین ذکرش کردہ امر حاضر ومضارع را با مصدر مطابق کردند و (ہو ہذا)۔ واگر ماقبل آخر ماضی سین منقوطہ وحرف پیشینش الف بود در مضارع آن سین بیای مفتوح بدل شود و برخیزد از برخاست شاذ است۔ وصاحب جامع القواعد گوید کہ اندرین حالت بحذف الف سین مہملہ بہ یا وزای ہوز بدل شود۔ مامی گوئیم کہ چون از ماخذ ہر دو آگاہ شدیم ضرورت ندارد کہ این قاعدہ را متعلق باین کنیم کہ دریجا ضرورت ندارد۔ واضح باد کہ معنی اول (الف) کہ دریجا مذکور شد۔ حقیقی است (مخفی مباد کہ

(برخاستن) باصول متقدمین فارسی زبان مصدر اصلی است و (ب) مصدر جعلی و باصول ما کہ بعد از اسم مصدر بیان کردہ ایم ہر دو اصلی باشد کہ اسم مصدر ہر دو۔ مال فارسی زبان است ہمچنین (الف) باصول شان سماعی است کہ بے خبر انداز ماخذ و باصول ما (الف و ب) ہر دو قیاسی کہ صراحت ماخذ ہر دو کردہ ایم (اردو) اُٹھنا۔ بقول امیر لیٹے ہوے کا بیٹھنا یا بیٹھے ہوے کا کھڑا رہنا۔

(۲) برخاستن بقول انند و نوادر و موارد دور شدن و بر طرف گشتن باشد بہار گوید کہ چنانکہ درین عبارت "تا فتنہ فرو نشست و نزاع برخاست" (میرزا صائب ؎) روز و شب چون خونیان دارم بزیر تیغ جا تا مرا بند خموشی از زبان برخاست است مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است دیگر ہیچ (اردو) اُٹھنا بقول امیر۔ مٹنا۔ زائل ہونا جیسے (ناسخ ؎) کوئی لکھ کر اُٹھاتا ہے جو آنکو اُٹھ نہین سکتے ؎ بندہا جن حرفون مین مضمون ہماری ناتوانی کا ؎ (فقرہ امیر) ایک آنکھ کا لحاظ تھا وہ بھی اُٹھ گیا" (آتش ؎) دنیا سے رسم و راہ محبت کی اُٹھ گئی ؎ رہتے ہین اب تو عاشق و معشوق ڈاب مین ؎۔

(۳) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی بیدار شدن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد (میرزا صائب ؎) درین دو وقت اجابت کشادہ پیشانی است ؎ دل شب از نوانی سپیدہ دم برخیز ؎ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) اُٹھنا بقول امیر بیدار ہونا۔ جاگنا (؎) آنکھین سفید ادھر ہون رو کر اسیر اپنی ؎ منہ دیکھ کر وہ اُٹھین ہر صبح آرسی کا ؎

(۴) برخاستن۔ بقول نوادر رسیدن و پیدا شدن صاحب موارد فرماید کہ بمعنی رسیدن باشد

بہار گوید کہ چون وقت چیزی برخاستن آنند
ہمزبان بہار (خواجہ شیراز ۵) نوبت زہد
فروشان گران جان بگذشت ٭ وقت شادی
وطرب کردن رندان برخاست ٭ **مؤلف**
عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (اردو)
اُٹھنا۔ بقول امیر آنا۔ نمودار ہونا۔ (صبا ۵)
جب اُٹھا ابر وہ ساقی کا کرم یاد آیا ٭ ہائے
روتے مجھے گزرا ہے یہ ساون کیسا ٭ (ناسخ ۵)
اُٹھنے لگی ہے کیون مرے زخم دہن مین ٹیس ٭
آتی ہے شاید آج ہوا کوے یار کی ٭ (صبا ۵)
دل مین اک درد اُٹھا آنکھون مین آنسو بھر آیا ٭
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانے کیا یاد آیا ٭۔
(۵) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی روئیدن
باشد دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد
(حزین ۵) از کدامی چمن ایں سرو خرامان
برخاست ٭ کز پیش عمر ابد برزدہ دامان
برخاست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی
اوّل است وبس (اردو) اُٹھنا۔ بقول
امیر۔ نکلنا۔ اُگنا۔ (مصحفی ۵) نخل لالے کا
جب زمین سے اُٹھا ٭ شعلہ اک دو وجب
زمین سے اُٹھا ٭۔
(۶) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی بیرون
آمدن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این
نکرد (حزین ۵) شور محشر از دل پیر و جوان
برخاستست ٭ تیغ بیدادی کہ یارب از
میان برخاست است ٭ بہار ہمین سندرا
بمعنی بست وسوم متعلق کردہ **مؤلف**
عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبہتر آن است
کہ این را متعلق کنیم بمعنی بست ودوم کہ
می آید یعنی برپا و بلند شدن چنانکہ برخاستن
شور و تیغ و این معنی بہتر از بیرون آمدن
است (اردو) باہر آنا۔ نکلنا۔ جیسے تلوار میان
سے نکلنا۔ اور بلحاظ ہمارے مسنون کے
بلند ہونا۔ جیسے تلوار بلند ہونا۔ نیز ا

بلند ہونا۔

(۷) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی قطع تعلق کردن از چیزے۔ خان آرزو در چراغ این را بمعنی ترک کردن آوردہ فرماید کہ اکثر بلفظ سر مستعمل و گاہے بدون لفظ مذکور می آید سلمان ساوجی ؎ گر تو در باغ روی لالہ کند ترک کلہ ؎ غنچہ کیبارگی از بند قبا برخیزد ؎ (سعدی) ؎ گفتی برہم نشین یا از سر جان برخیز ؎ برگردستت گردم بنشینم و برخیزم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس

(**اردو**) اُٹھنا۔ محاورۂ دکن مین قطع تعلق کرنا۔ جیسے "وہ جان بدر سے اُٹھ گیا ہے" امیر نے ان معنون کو ترک فرمایا ہے لیکن آپ ہی نے اُسکو بمعنی معدوم ہونا لکھکر (دنیا سے اُٹھنا) کی مثال دی ہے۔ ہماری راے مین اسی ایک مثال سے قطع تعلق کرنے کے معنے بھی پیدا ہوتے ہین۔ نیز کہتے ہین "وہ دسترخوان سے اُٹھ گئے" جس کے معنے یہ نہین ہین کہ چلے بھی گئے بلکہ ایسے مقدر ہین کہ دسترخوان سے قطع تعلق کیا (دیکھو برخاستن از چیزی) جس کے ترجمہ مین ہم نے محاورۂ اُردو کی مزید صراحت کی ہے۔

(۸) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی آمادہ شدن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد (خواجہ شیراز ؎) دل دو نیم شد و دلبر ملامت برخاست ؎ گفت با ما منشین کز تو سلامت برخاست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (**اردو**) آمادہ ہونا امیر نے (اُٹھ کھڑا ہونا) پر فرمایا چلنے پر مستعد اور تیار ہونا۔ جیسے "آپکا اشارہ پایا اور اُٹھ کھڑا ہوا" اس مین چلنے کی تخصیص ہے لیکن دکن مین کہتے ہین "وہ فساد پر ناحق اُٹھ کھڑے ہین" یعنی آمادہ ہین۔

(۹) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی بوجود آمدن دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد

(حزین ؎) نمک بر داغ خورشید قیامت
می‌زند شورم ز جوش شوریدہ‌ٔ از دلفگاران
برنمی خیزد ز مؤلف عرض کند کہ ہمان
معنی چہارم است کہ گذشت (اردو) دیکھو
برخاستن کے چوتھے معنے۔

(۱۰) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی گسیختن
باشد دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد
(صائب ؎) خار خار دلم از سینہ نمایان گردد
بخیۂ تنگ رفویم ز گریبان برخاست ز مؤلف
عرض کند کہ بمعنی معدوم شدن و باقی نماندن
است مجاز معنی اوّل و من وجہٍ تعلّق دارد
با معنی دوم کہ گذشت و مجاز ہمان معنی اوّل
(اردو) دیکھو برخاستن کے دوسرے معنے

(۱۱) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی توان
شدن (سعدی در بوستان ؎) چہ برخیزد
از دست کردار من ز مگر دست لطفت شود
یار من ز دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد
مؤلف عرض کند کہ بمعنی حاصل شدن
مجاز معنی نہم است و اینہم مجاز معنی اوّل باشد
(اردو) اُٹھنا۔ بقول امیر۔ حاصل ہونا
(اسیر ؎) جب تک کہ در باغ سے دربان
نہ اُٹھیگا ز کچھ لطف تماشاے گلستان نہ
اُٹھیگا ز

(۱۲) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی کشودن
و واشدن (صائب ؎) ز دہان روز
کہ با غنچۂ محبوب تولاف ز قفل شرم از
دہن بستہ خندان برخاست ز دیگر کسی
از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف
عرض کند کہ متعلّق است بمعنی دوم کہ بجایش
مذکور شد و معنی واشدن نتیجۂ ترکیب است
با قفل (اردو) دیکھو برخاستن کے دوسرے معنے

(۱۳) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی
پریدن و زائل شدن چون برخاستن
رنگ (علی خراسانی ؎) مہ چہرہ خراش

شد ازین در دیگر رنگ از رخ آفتاب برخاست
دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و مؤلف
عرض کند کہ مجاز معنی اول است و من وجہ
متعلق بمعنی دوم (اردو) دیکھو برخاستن
کے دوسرے معنے۔
(۱۴) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی حاصل
شدن چون برخاستن غرض (نظامی)
چو افروختندش غرض برنخاست دگر دیگر
خود ندیدند راست دیگر دیگر کسی از محققین
مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند
کہ مجاز معنی چہارم و نہم است (اردو)
دیکھو برخاستن کے گیارھویں معنے۔
(۱۵) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی وزیدن
باشد چون برخاستن باد و سند این بذیل
ملحقات می آید دیگر کسی از محققین مصادر
ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ
متعلق باشد بمعنی چہارم یا نہم و معنی متحرک
شدن ہم پیدا می شود (اردو) بہنا۔ چلنا
متحرک ہونا۔ جیسے ہوا کا چلنا۔
(۱۶) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی شادی و
شگفتہ شدن باشد۔ چون برخاستن دل و
برخاستن جان (خواجہ شیراز) روزہ
یکسو شد و عید آمد و دلہا برخاست دگر می
بمیخانہ بجوش آمد و مے باید خاست (صائب)
پردہ بردار ز رخسار کہ جان برخیزد دگر رنگ
از آئینہ ام بال فشان برخیزد دگر دیگر کسی از محققین
مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند
کہ من وجہ متعلق بمعنی پانزدہم است کہ
دل در عالم مسرت زیادہ حرکت می کند
و جا دارد کہ برخاستن در پنجا بمعنی تعظیم کردن
گیریم رسم است کہ بہ تعظیم کسی برمی خیزند و ہمین
معنی بہتر است از شادی و شگفتہ شدن (اردو)
شگفتہ ہونا۔ خوش ہونا۔ تعظیم کو اٹھنا دگر
(۱۷) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی رہائی یافتن

باشد چون برخاستن از دام وسند این از کلام حافظ بجایش می آید **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ تعلق وارد با معنی ہفتم (اردو) رہائی پانا (۱۸) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی منقطع شدن چون برخاستن امید (خاقانی ۵) بلبلم در مضیق خارستان ز کہ امیدم ز گلستان برخاست ز دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ بمعنی سیزدہم کہ گذشت (اردو) اُٹھنا۔ بقول امیر منقطع ہونا۔ ختم ہونا۔ (مخصوص ہے آب و دانہ کے ساتھ جیسے (اسیر ۹) روکے گا تیرے گھر میں ہمیں پھر قفس نہ دام ز صیاد آب و دانہ ہمارا اگر اُٹھا ز منقطع ہونا۔ اس کا عام ترجمہ ہے جیسے "امید منقطع ہوئی") (۱۹) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی موشدن چون برخاستن چین از چیزے (کلیم ۵) ای خوش آندم کہ دلت از سر کین برخیزد ز بنشینی وز ابروی تو چین برخیزد ز دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بمعنی سیزدہم دیگر ہیچ (اردو) دیکھو برخاستن کے دوسرے معنے۔

(۲۰) برخاستن۔ بقول موارد بمعنی برآمدن باشد چون برخاستن فال (علی خراسانی ۵) فریاد کہ فال طالع من ز از ہر ورق کتاب برخاست ز دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی چہاردہم باشد (اردو) دیکھو برخاستن کے گیارھویں معنے۔

(۲۱) برخاستن۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر بمعنی افروختن ہم می آید۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ (آتش برخاستن از چیزے) کہ بمعنی برداشت گذشت متعلق است بدین معنی و غیر ازین نیست کہ در اینجا برخاستن بمعنی بلند شدن باشد کہ بمعنی

ششم گذشت (اردو) دیکھو افروختن۔

(۲۲) برخاستن۔ بقول بہار و انند بمعنی بلند شدن تیغ سند پیش کردہ اش از شیخ علی حزین بر معنی ششم مذکور شد **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمدر انجا تصفیہ اینمعنی کردہ ایم (اردو) اُٹھنا۔ بقول امیر۔ بلند ہونا جیسے "یہ دیوار اٹھیگی"

برخاستن ابر مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی بلند شدن ابر **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی چہارم و بست و دوم برخاستن کہ گذشت طالب سند باشیم کہ استعمال این از نظر ما نگذشت (اردو) ابر اُٹھنا۔ بقول آصفیہ و امیر بادل آنا۔ آسمان پر بدلی نمایاں ہونا (ناسخ ؎) ابر جب اُٹھتا ہے اے ناسخ خیال برق مین کو آگ برساتا ہون اپنے دیدۂ نمناک سے ہو۔

برخاستن از جا استعمال بمعنی حقیقی است متعلق بمعنی اوّل برخاستن کہ گذشت (۲۷۵)

وسندش از کلام صائب ہمدر انجا مذکور (اردو) اُٹھنا۔ بقول امیر بیٹھے ہوے کا کھڑا رہنا۔ دیکھو برخاستن کے پہلے معنے۔

برخاستن از چیزی مصدر اصطلاحی بقول بہار بمعنی ترک کردن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی ہفتم (برخاستن) است کہ گذشت وسندش ہم ہمدر انجا مذکور گویند کہ "دل از دنیا برخاست" (اردو) کسی چیز کو چھوڑنا۔ ترک کرنا جیسے "دل دنیا سے اُٹھ گیا" صاحب آصفیہ نے (دل اُٹھ جانا۔ اُٹھنا) پر فرمایا ہے۔ خاطر برداشتہ ہونا اور اسی کے متعدی (دل اُٹھانا) پر لکھا ہے قطع تعلق کرنا۔ دل نہ لگانا۔

برخاستن از خود مصدر اصطلاحی بمعنی از خود قطع تعلق کردن و از خودی بیرون شدن متعلق بمعنی ہفتم برخاستن کہ گذشت (ظہوری ؎) ز خود برخیز تا عکسش درافتد

توئی زنگار این آئینہ برخیزد (اردو) دیکھو از خود بدر رفتن۔

برخاستن از دام مصدر اصطلاحی۔ رہا شدن از دام است متعلق بمعنی ہفدہم برخاستن (حافظ شیراز ع) طائر قدسم واز دام جہان برخیزم (اردو) دام سے رہا ہونا۔ رہائی پانا۔ چھوٹنا۔ (۲۷۵۴)

(الف) برخاستن از سر جان مصادر اصطلاحی۔

(ب) برخاستن از سر چیزی (الف) کنایہ باشد مرادف (دست از جان شستن) و آمادہ مرگ بودن سند این از کلام سعدی شیرازی بمعنی ہفتم برخاستن گذشت و (ب) بقول بہار مرادف (برخاستن از چیزی) کہ گذشت صاحب اند ہمزبانش (صائب ع) کلید گلشن فردوس دست احسان است (اردو) بہشت کی طلبی از سر درم برخیز مؤلف عرض کند کہ اینہم متعلق است بامعنی ہفتم برخاستن (۲۷۵۵)

(اردو) دیکھو برخاستن از چیزی۔

برخاست نامہ اصطلاح۔ بقول اند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی عزل نامہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ وثیقہ و پروانہ منظوری استعفا یا موقوفی از عہدہ باشد موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند۔ (اردو) پروانہ معزولی۔ مذکر۔ (۲۷۵۶)

برخاستن امید مصدر اصطلاحی۔ بمعنی منقطع شدن امید متعلق بمعنی ہجدہم برخاستن است کہ گذشت و سندش از خاقانی ہمدرانجا مذکور (اردو) امید منقطع ہونا۔

برخاستن باد مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی وزیدن باد۔ متعلق بمعنی پانزدہم برخاستن کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول برخاستن است وبس۔ (خواجہ شیراز ع) درچمن باد بہاری زکنار

گل و سبزہ بہوا داری آن عارض و قامت
برخاست (اردو) ہوا بہنا۔ ہوا چلنا۔

برخاستن بخیہ مصدر اصطلاحی بمعنی گسیختن بخیہ۔ متعلق بمعنی دہم برخاستن کہ مذکور شد و سندش از کلام صائب ہمدرانجا گذشت (اردو) بخیہ ٹوٹ جانا۔ (۲۷۵۷)

برخاستن بملامت استعمال۔ بمعنی آمادہ شدن بملامت است متعلق بمعنی ہشتم برخاستن کہ گذشت و سند این از خواجہ شیراز ہمدرانجا مذکور شد (اردو) ملامت اور زجر و توبیخ پر آمادہ ہونا۔ (۲۷۵۸)

برخاستن بند از زبان استعمال بمعنی دور شدن و بر طرف گشتن بند از زبان متعلق بمعنی دوم برخاستن کہ گذشت (مرزا صائب ؎) روز و شب چون خونیان دارم بزیر تیغ جای تر تا مرا بند خموشی از زبان برخاست است (اردو) زبان سے مانع کا دور ہونا۔ خاموشی باقی نہ رہنا۔ زبان چلنا۔ (۲۷۵۹)

برخاستن تیر مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بلند شدن تیر است و آمادہ بریدن شدن متعلق بمعنی بست و دوم برخاستن کہ گذشت و سندش بر (برخاستن ثمری آید) (اردو) تیر اٹھنا۔ بلند ہونا۔ (۲۷۶۰)

برخاستن تشنگی استعمال۔ بمعنی رفع شدن و دور شدن تشنگی باشد متعلق بمعنی دوم برخاستن کہ گذشت (مرزا صائب ؎) چہ غم ز سینہ بیاد وصال برخیزد تر چہ تشنگی بسراب از سفال برخیزد تر (اردو) پیاس بجھنا۔ بقول آصفیہ تشنگی رفع ہونا۔ (۲۷۶۱)

برخاستن تیغ از میان (مصدر اصطلاحی) بمعنی بیرون آمدن تیغ از نیام یا بلند شدن تیغ۔ متعلق بمعنی ششم یا بست و دوم برخاستن کہ گذشت و سندش ہم ہمدرانجا مذکور شد (اردو) تلوار میان سے نکلنا۔ لڑائی کی آمادگی۔ تلوار اٹھنا

دکن مین مستعمل ہے جیسے دھوان اُٹھنا۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے۔

برخاستن ثمر استعمال۔ بمعنی بوجود آمدن ثمر متعلق بمعنی نہم برخاستن کہ گذشت (صائب ؎) گاہی از نخل امیدم ثمری برخیزد کہ زہر برگ بقصدش تبری برخیزد (اردو) ثمر پیدا ہونا۔ پھل آنا۔ بار آنا۔

برخاستن جان مصدر اصطلاحی۔ بمعنی شگفتہ و مسرور شدن جان و بہ تعظیم برخاستن آن متعلق بمعنی شانزدہم برخاستن و سند این از کلام صائب ہمدرانجا مذکور (اردو) جان کا شگفتہ ہونا۔ خوش ہونا۔ تعظیم کو اُٹھنا

برخاستن چین از ابرو و بدن و جبین وغیرذلک مصدر اصطلاحی۔ بمعنی محو شدن چین ازان متعلق بمعنی دوم یا نوزدہم برخاستن کہ گذشت و سندش ہمدرانجا مذکور (اردو) چین کا دور ہونا۔ محو ہونا۔

برخاستن خط مصدر اصطلاحی بمعنی دمیدن خط متعلق بمعنی پنجم برخاستن کہ گذشت۔ (صائب ؎) نہ خط از چہرۂ آن آئنہ سیما برخاست ہر کہ درین آئنہ جوہر تماشا برخاست (شاعر ؎) خط سبزی کہ ز لبشت لب جانان برخاست رگ ابریست کہ از چشمۂ حیوان برخاست (اردو) خط نکلنا یا آنا۔ بقول آصفیہ سبزہ آغاز ہونا۔ رخسار پر ڈاڑھی کا نمودار ہونا

برخاستن دل مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی شاد و شگفتہ و مسرور شدن دل و بہ تعظیم برخاستن آن متعلق بمعنی شانزدہم برخاستن کہ مذکور شد و سندش از خواجہ شیراز ہمدرانجا گذشت از قبیل (برخاستن جان) کہ مذکور شد۔ مخفی مباد کہ معاصرین عجم (۲) بمعنی برداشتہ خاطر شدن ہم استعمال کنند چنانکہ گویند "دلم از دنیا برخاست" اندر نفیہ

متعلق باشد بامعنی ہفتم برخاستن کہ گذشت۔
(اردو) دل اُٹھنا۔ (۱) بقول آصفیہ دل تازہ ہونا۔ (برق ؎) ناتوانی سے غم ہجر کے ایسے بیٹھے ہیں اُٹھے دنیا سے مگر دل نہ ہمارا اُٹھا (۲) خاطر برداشتہ ہونا۔ جی اُچٹ جانا۔ جی نہ لگنا (جرأت ؎) کہیو صبا جو ہووے گزر یار کی طرف ہے دل سب طرف سے آپ کے جی سے اُٹھ گیا ہے۔

برخاستن رسم مصدر اصطلاحی بمعنی دور و بر طرف شدن رسم وکنایہ از موقوف شدن رسم وآئین متعلق بمعنی دوم برخاستن کہ گذشت (حزین ؎) ہر جفائی کہ کنی راحت جان است ولی رسم انصاف مباد از دو جہان برخیزد (اردو) رسم اُٹھنا امیر نے (اُٹھنا) پر (موقوف ہونا وبند ہونا) کا ذکر فرمایا ہے (قلق ؎) رسم انصاف اُٹھی خوب ہوا یہ ورنہ ہے زخم دل ہر کس و ناکس کو دکھانا ہوتا

برخاستن رنگ مصدر اصطلاحی۔ بمعنی پریدن وزائل شدن رنگ متعلق بمعنی سیزدہم برخاستن کہ گذشت وسندش از کلام علی خراسانی ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو باختن رنگ۔

برخاستن رنگ ملال مصدر اصطلاحی بمعنی دور و بر طرف شدن رنگ ملال باشد متعلق بمعنی دوم برخاستن کہ گذشت (صائب ؎) زآب سبزۂ خوابیدہ می شود بیدار ہے ز دل بباد چہ رنگ ملال برخیزد ہے مخفی مباد کہ اینہم من وجہ ہمان (برخاستن رنگ) است کہ گذشت (اردو) رنگ ملال دور ہونا۔

برخاستن رنگ از چیزی مصدر اصطلاحی بمعنی دور و بر طرف شدن زنگ باشد از چیزی متعلق بمعنی دوم برخاستن کہ گذشت (صائب ؎) زپای تا نہ نشیند سپہر ممکن نیست ہے کہ زنگ زآئینہ ماہ وسال برخیزد ہے (اردو)

رنگ کا کسی چیز سے دفع ہونا۔

برخاستن سرو مصدر اصطلاحی۔ بمعنی روئیدن سرو باشد متعلق بمعنی پنجم برخاستن کہ گذشت وسندش ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) سرو کا اوگنا۔ (۲۷۶۲)

برخاستن سلامت از کسی مصدر اصطلاحی۔ بمعنی دور و برطرف شدن سلامتی از کسی۔ متعلق بمعنی دوم برخاستن کہ مذکور شد وسند این برمعنی ہشتم گذشت (اردو) سلامتی کا اُٹھ جانا۔ باقی نہ رہنا۔ خیر نہ ہونا۔ (۲۷۶۳)

برخاستن شور مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ (۱) بمعنی بلند شدن شور و این مشہور است و (۲) بمعنی برطرف و دور شدن شور نیز پس گویا از اضداد باشد (وحید ۵) چو موج بحر گرد تربت من نالۂ دارد ز سرم شد خاک واز سر شور سودا بر نمی خیزد ز (انتہی کلامہ) بہار و بحرو انند ہمزبان خان آرزو **مؤلف** عرض کند کہ سند معنی اوّل بمعنی ششم برخاستن مذکور شد و نیز بر (برخاستن ضرر) می آید۔ مخفی مباد کہ برخاستن شور بمعنی اوّل متعلق بمعنی بست و دوم برخاستن و بمعنی دوم متعلق بمعنی دوم برخاستن باشد (اردو) (۱) شور اُٹھنا (۲) شور کا دور ہونا۔ دفع ہونا۔ (۲۷۶۴)

برخاستن ضرر استعمال بمعنی پیدا شدن و بوجود آمدن ضرر متعلق بمعنی نہم برخاستن کہ گذشت (صائب ۵) نہ زمے خوردن ماشور و شری برخیزد ز نہ زہم صحبتی ما ضرری برخیزد ز (اردو) ضرر پیدا ہونا۔ (۲۷۶۵)

برخاستن غرض مصدر اصطلاحی۔ بمعنی حاصل شدن غرض باشد متعلق بمعنی چہاردہم برخاستن کہ گذشت وسندش از نظامی گنجوی ہمدرانجا مذکور (اردو) غرض حاصل ہونا۔ (۲۷۶۶)

برخاستن غرور مصدر اصطلاحی۔ بمعنی

دور و برطرف شدن غرور باشد متعلق بمعنی دوم برخاستن که گذشت (صائب ؎) ترا زاهل کمال آن زمان حساب کنند ترک که از دل تو غرور جمال برخیزد (اردو) غرور دور ہونا

برخاستن غم مصدر اصطلاحی - بمعنی دور و برطرف شدن غم باشد متعلق بمعنی دوم برخاستن که مذکور گشت وسند این بر (برخاستن تشنگی) گذشت (اردو) غم دور ہونا - رفع ہونا -

برخاستن فال مصدر اصطلاحی - بمعنی برآمدن فال باشد متعلق بمعنی بستم برخاستن که گذشت وسندش از علی خراسانی همدرانجا مذکور (اردو) فال نکلنا - بقول آصفیہ - شگون ہونا - کوئی غیب کی بات معلوم ہونا -

برخاستن فروغ مصدر اصطلاحی - است - بوجود آمدن فروغ باشد متعلق بمعنی نهم برخاستن که گذشت (صائب ؎) گناه ما غبار خاطر رحمت نمی گردد ترک فروغ مهر از دریای پرخونتاب برخیزد ترک (اردو) فروغ پیدا ہونا روشنی حاصل ہونا - فروغ ہونا -

برخاستن قفل مصدر اصطلاحی - بمعنی کشودن وواشدن قفل باشد متعلق بمعنی دوازدهم برخاستن که گذشت وسندش از کلام صائب همدرانجا مذکور (اردو) قفل کھلنا -

برخاستن کسی مصدر اصطلاحی - بوجود آمدن کسی متعلق بمعنی نهم برخاستن که گذشت وسند این از حزین همدرانجا مذکور (اردو) کسی شخص کا وجود میں آنا -

برخاستن کلفت مصدر اصطلاحی - بمعنی دور و برطرف شدن کلفت باشد متعلق بمعنی دوم برخاستن که گذشت (شیخ علی حزین ؎) با تو در خلوت دل وصل مدامی خواهم ترک کز میان کلفت روزان وشبان برخیزد ترک (اردو) کلفت دور ہونا - بقول آصفیہ -

(۲۶۶۸) (۲۶۶۹) (۲۶۷۰) (۲۶۷۱) (۲۶۷۲)

رنج و تکلیف کاٹنا۔ کدورت کا جاتا رہنا۔

برخاستن گنہ از گردن مصدر اصطلاحی (۲۷۸۱)

بمعنی دور و برطرف شدن گنہ باشد متعلق بمعنی دوم برخاستن کہ گذشت (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) چہ گنہ رفت و گر نیز گناہی کردم ٭ شاید از لطف تو از گردن ما برخیزد ٭ (اردو) گردن سے گنہ کا ہار ٹلنا۔

برخاستن نزاع مصدر اصطلاحی۔

بقول بحر بمعنی زائل شدن نزاع باشد دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مخفی مباد کہ این متعلق باشد بمعنی دوم برخاستن کہ مذکور شد و سند این از کلام صائب ہمدرانجا گذشت (اردو) نزاع باقی نہ رہنا۔

برخاستن نقش مصدر اصطلاحی بمعنی (۲۷۸۲)

زائل شدن نقش باشد متعلق بمعنی سیزدہم برخاستن کہ گذشت (بیدل ؎) بہ کوشش برنخیزد نقش آسایش ز پہلویم ٭ رگ خوابست از غفلت چو مخمل بر سر مویم ٭ (اردو) نقش زائل ہونا۔ مٹنا۔

برخاستن نہال مصدر اصطلاحی۔ (۲۷۸۳)

بمعنی روئیدن نہال باشد متعلق بمعنی پنجم برخاستن کہ گذشت (حزین ؎) شط خون می رود از دیدۂ من تا تو می آئی ٭ باین تمکین نہال از جویباران برنمی خیزد ٭ (اردو) درخت اوگنا۔

برخاستن وقت مصدر اصطلاحی۔ (۲۷۸۴)

بمعنی رسیدن وقت باشد متعلق بمعنی چہارم برخاستن کہ گذشت و سندش از کلام خواجہ شیراز ہمدرانجا مذکور (اردو) وقت پہنچنا۔

برخاستہ خاطری اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی آزردہ دلی و رنجش خاطر۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ (برخاستن خاطر) مرادف معنی دوم

(برخاستن دل) است و (برخاستہ خاطر و برخاستہ دل) اسم فاعل ترکیبی بمعنی کسی کہ دلش از کاری برخاستہ باشد مراد ف آزردہ دل پس در بنجا یای مصدری در آخرش زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) آزردہ دلی - مؤنث - صاحب آصفیہ نے (برداشتہ خاطر ہونا) کا ذکر فرمایا ہے (برداشتہ خاطری) بھی کہہ سکتے ہین -

برخاش بقول مؤید بحوالہ لسان الشعرا بالفتح بمعنی جنگ باشد و فرماید کہ در بعضی فرہنگہا بای فارسی است و آن بمعنی خصومت زبانی آمدہ و بجای فغان نیز مستعمل می شود - صاحب شمس فرماید کہ بالفتح و با بار تازی و فارسی جنگ و خصومت را گویند - صاحب انند گوید کہ بجای بای موحدہ بای فارسی ہم درست است صاحب ہفت ہمزبان او **مؤلف** عرض کند کہ بمجرد تحقیق ما اصل این با بای فارسی است - اسم جامد فارسی زبان و ترکان ہم استعمال این کردہ اند چنانکہ صاحب کنز کہ محقق ترکی است صراحت کند کہ این لغت فارسی زبان است بای فارسی در بنجا بدل شد بہ عربی - چنانکہ اسپ و اسب (اردو) پرخاش - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث - لڑائی - جھگڑا - ٹنٹا - مناقشہ - ان بن - فساد -

برخاشجو اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح و ضم جیم لغت فارسی است بمعنی جنگجو دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) پرخاشجو - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - لڑاکا جھگڑالو

برخاطر گران آمدن مصدر اصطلاحی - بمعنی بار بودن بر دل و بار خاطر بودن (ظہوری) گشتہ ام کاہی و می آیم گران بر خاطرش تر بر دلم صد کوہ اندوہ است از دو بار نیست تر (اردو) دل پر بار ہونا - گران ہونا - صاحب آصفیہ

نے (گران گزرنا) ۔ (گران ہونا) پر فرمایا ہے ۔ ناگوار گزرنا ۔ ناپسند خاطر ہونا ۔ دل کو برا لگنا ۔ گران خاطر گزرنا

برخاک افتادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار کنایہ از خوار و بی اعتبار شدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است ۔ معاصرین عجم برزبان دارند (خواجہ شیراز ؎) چون خاک رہت شدم مزن بانگ درشت ؎ حیف است کہ آواز تو بر خاک افتد ؎ (صائب ؎) سخن پاک محال است کہ افتد بر خاک ؎ طوطیان مزد خود آخر ز شکر می گیرند ؎ (ولہ ؎) از ہوا گیر و سخن را چون طرف باشد رسا ؎ مستمع چون نارسا باشد کلام افتد بخاک ؎ صاحب انند ہمزبانش (اردو) خوار ہونا ۔ ذلیل ہونا ۔ بے اعتبار ہونا ۔

برخاک افتادن تکلیف مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ و بحر قبول ناشدن تکلیف باشد دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است از مصدر گذشتہ یعنی ضائع شدن تکلیف ۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) تکلیف کا قبول نہونا ۔ ضائع ہونا ۔ بے کار ہونا ۔

برخاک افتادن حرف مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ و بحر بمعنی قبول ناشدن حرف باشد دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق از ہمان مصدر (برخاک افتادن) کہ گذشت (اردو) گفتگو کا مقبول نہونا ۔

برخاک افگندن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار کنایہ از خوار و بی اعتبار کردن **مؤلف** عرض کند کہ متعدی (برخاک افتادن) است و موافق قیاس (خواجہ شیراز ؎) اگر ز مردم ہشیاری ای نصیحت گوی ؎ سخن بخاک مینگن چرا کہ من مستم ؎ صاحب انند ہمزبان او (اردو) بے اعتبار کرنا ۔ خوار کرنا ۔

برخاک افگندن تکلیف مصدر اصطلاحی بقول بحر قبول ناکردن آن خان آرزو در چراغ فرماید که از عالم حرف کسی برخاک افگندن است **مؤلف** عرض کند که متعلق از همان (بر خاک افگندن) است دیگر هیچ (اردو) تکلیف قبول نکرنا۔ گوارا نکرنا۔

برخاک افگندن حرف مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی قبول ناکردن حرف باشد دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که متعدی همان (برخاک افتادن حرف) که گذشت (اردو) کسی کی گفتگو کو قبول نکرنا۔

برخاک انداختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار کنایه از خوار و بی اعتبار کردن مرادف (برخاک افگندن) که گذشت و برای سندش همان مثال آورده که بر (برخاک انداختن تکلیف) می آید **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم برزبان دارند۔ موافق قیاس است (اردو) دیکھو برخاک افگندن۔

برخاک انداختن تکلیف مصدر اصطلاحی بقول وارسته و بحر کنایه از قبول ناکردن تکلیف باشد مرادف (برخاک افگندن تکلیف) که بجایش مذکور شد (سنجر کاشی ؎) می خورده و مستانه خرامید بصحرا تو برخاک بینداخته تکلیف هوارا تو **مؤلف** عرض کند که خصوصیت اضافت بسوی تکلیف نیست۔ موافق قیاس است (اردو) دیکھو برخاک افگندن تکلیف

برخاک انداختن حرف مصدر اصطلاحی بقول وارسته و بحر کنایه از قبول ناکردن حرف باشد مرادف برخاک افگندن حرف که گذشت دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که تخصیص حرف نباشد (اردو) دیکھو برخاک افگندن حرف۔

برخاک زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول

بحر بمعنی مغلوب و ناچیز ساختن باشد دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که مغلوب را در کشتی همیشه بر خاک کنند از همین رسم این مصدر اصطلاحی قائم شد (اردو) مغلوب کرنا۔ بقول آصفیہ۔ عاجز کرنا۔ ہرانا۔ زیر کرنا مطیع کرنا۔ تابع کرنا۔ بس مین کرنا۔

بر خاک ماندن مصدر اصطلاحی یعنی عاجز و درمانده شدن **مؤلف** عرض کند که لازم مصدر گذشته باشد و بس موافق قیاس است۔ (انوری ؎) میان تو و من هم اندر هم آیم ☆ که بر جستجوی تو بر خاک مانم ☆ (اردو) عاجز ہونا۔ یا عاجز آنا۔ بقول آصفیہ تھکنا۔ مغلوب ہونا۔ مایوس ہونا۔ چین بولنا۔

بر خاک نشاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند کنایہ از خوار و بی اعتبار کردن مرادف بر خاک افگندن و انداختن که بجایش مذکور شد (سید حسین خالص ؎) بخاک تیره مرا در عوض نشاند فلک ☆ بدور چشم تو گر سرمه کامرانی کرد ☆ (انوری ؎) چون سیم و زر م بر آتش کند رخت ☆ وز سیم و زر ے که بود بر خاک نشاند ☆ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بر خاک افگندن اور بر خاک انداختن

بر خاک نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند کنایہ از خوار و بے اعتبار شدن مرادف (بر خاک افتادن) که بجایش مذکور شد **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند (خواجہ آصفی ؎) ازان بخاک نشستم که آن کمان ابرو ☆ مرا چو تیر سوے خود کشید و دور انداخت ☆ (صائب ؎) نشیند زود بر خاک سیه از گردن افرازی ☆ چو آتش هر که زامداد خسان بر خود بیش می بالد (اردو) دیکھو بر خاک افتادن۔

برخان بقول برهان وجامع وسراج وناصری بروزن ترخان (۱) بمعنی آواز وصدا باشد و (۲) نام ولایتی است از ملک فارس. صاحب سروری برمعنی اوّل قانع وفرماید که باضافه واو نیز دیده شد وبای فارسی هم آمده صاحبان هفت وانند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که امر حاضر (برخواندن) که مزید علیه خواندن است وحقیقت این ست که خان مخفّف خوان (بحذف واو) بمعنی آواز باشد وهمین است اسم مصدر (خواندن) که بجایش می آید وکلمهٔ برّ زائد ووجه تسمیه علم متحقّق نه شد **(اردو)** (۱) دیکھو آواز کے پہلے معنے (۲) برخان فارس کے ایک ملک کا نام ہے۔ مذکر

برخت بقول مؤیّد بضمّ یکم وسوم لغت فارسی است بمعنی چهره. ودیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که تای فوقانی آخر زائد است برلغت رُخ چنانکه پاداش وپاداشت وموحّدهٔ اوّل مفتوح هم زائد وجادارد که همین را اسم جامد فارسی قدیم گیریم ورخ که حالا بر زبان است مخفّف آن. بعضے از معاصرین عجم برانند که رخت بضمّ اوّل وسکون مابعد اصل است ومخفّف آن رخ که در محاورهٔ حال مستعمل. موحّدهٔ اوّل زائد وعجبی نیست که قدمای فُرس عربی الاصل بُرخ را برقه نام کرده باشند که چهره هم مانند برق می تابد وفارسیان قدیم قاف را بخای معجمه وتای مدوّره را به تای دراز بدل کردند چنانکه برق وبرخ وچقاق وچخاق. واللّٰه اعلم بحقیقة الحال تا آنکه سند استعمال پیش نه شود تصحیح اعراب این دشوار تر است واجمال قول مجرّد صاحب مؤیّد حقیقت این را روشن نمی کنند **(اردو)** چهره بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ صورت۔ رخساره۔ منه۔ مکھڑا۔

برخج بقول ناصری بروزن اعرج (۱) بمعنی زشت ونازیبا وزبون وفرماید که بفتح اوّل وفتانی هم آمده. صاحب شمس فرماید

که بفتح اوّل و ثانی مفتوح (۲) کفل و ساغری اشتر و خروگاو و امثال آنرا خوانند و آنرا فرخج و فرخش نیز گویند صاحب انند همزبان ناصری **مؤلف** عرض کند که اصل این (برکج) بود یعنی در بلندی کجی دارنده - اسم فاعل ترکیبی - و کنایه از کفل اشتر و خروگاو و معنی اوّل مجاز آن که برای زشت و نازیبا هم همین لغت را استعمال کردند کاف عربی بدل شد به خای معجمه همچون کمان و خمان و شاماکچه و شاماخچه انچه به (جیم فارسی) و (با و جیم فارسی) و (فا عوض مهملة) می آید همه مبدّل این است که صراحت تبدیل هریک همدر انجا کنیم (اردو) (۱) برا - بقول آصفیه - بد - خراب - نکما - زبون - نازیبا (۲) پٹھا - دیکھو است -

برخج بقول سروری بفتح با و رای مهمله و سکون خای معجمه (۱) بمعنی زشت باشد و فرخج نیز گویند و (۲) بمعنی کفل اسپ و استر و خر و امثال آن نیز صاحب برهان بر معنی اوّل قانع و فرماید که باین معنی بفتح اوّل و ثانی هم آمده است - صاحب شمس گوید که مرادف (برخج) که بجیم تازی گذشت **مؤلف** عرض کند که برلغت گذشته صراحت کامل و اشارة باین هم کرده ایم جزین نباشد که جیم عربی در اینجا بدل شد به جیم فارسی چنانکه کاج و کاج (اردو)

دیکھو برخج -

برخرخود سوار شدن مصدر اصطلاحی بقول دارسته و بحر دانند و بهار بمکافات عمل خودگرفتار آمدن **مؤلف** عرض کند که سهل ترین و اقلّ سزای عجم همین است که ملزم و خاطی را بر خری روبسوی دُمش سوار کرده تشهیر می کنند و روی بعضی را به همین حالت سیاه هم می سازند از همین رسم این مصدر اصطلاحی بمعنی عام قائم شد (اردو) سزا پانا - صاحب آصفیه نے (گدھے پر سوار کرنا) پر

فرمایا ہے۔ رسوا کرنا۔ تشہیر کرنا (یہ اسی کا لازم ہے)

بر خر خود سوار کردن مصدر اصطلاحی یعنی بمکافات عمل خودگرفتار کردن متعدی مصدر گذشتہ (طغرا ۵) امید اسپ سواری ندارم از گردون ؎ چو عیسیم بخر خود مگر سوار کند ؎ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کافی بر مصدر گذشتہ کردہ ایم (اردو) گدھے پر سوار کرنا۔

بر خر خود نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبہار و بحر و انند بمکافات عمل خودگرفتار آمدن مرادف (بر خر خود سوار شدن) کہ گذشت (عالی شیرازی ۵) تا چہ خر ہا بمش زدند بسر ؎ بر خر خود نشست باز آن خر ؎ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این بر (بر خر خود سوار شدن) نوشتہ ایم (اردو) دیکھو بر خر خود سوار شدن۔

بر خر سوار کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار کنایہ از تشہیر کردن و رسوا گردانیدن صاحب اند ہمزبانش دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بر خر خود سوار کردن) کہ لفظ خود درین داخل نیست وسند این ہم ہمانجا گذشت وحقیقت این مصدر اصطلاحی بر (بر خر خود سوار شدن) مذکور شد (اردو) دیکھو (بر خر خود سوار کردن)

بر خر نشاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند کنایہ از تشہیر کردن و رسوا گردانیدن مرادف مصدر گذشتہ (خواجہ شیراز ۵) یارب این نو دولتان را بر خر خود بر نشان ؎ کاین ہمہ ناز از غلام ترک و استری کنند ؎ (اردو) دیکھو بر خر سوار کردن۔

بر خش بقول سروری بحوالہ تحفہ بہ راے مہملہ بروزن بدخش کفل اسپ را گوید۔ صاحب برہان فرماید کہ پشت اسپ۔ صاحب ناصری بحوالہ برہان ذکر این کردہ صاحبان جامع وانند ہم ذکر این کردہ اند (مسعود سعد ۵) بورشد

چرمۂ تواز بس خون تر کہ زدش بر برخش و پہلو بر تر

مؤلف عرض کند کہ اگر این را بر وزن مہوش گیریم مبدل آن است کہ جیم عربی بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ کاج و کاش و صراحت ماخذ برخ بجایش گذشت و چون بر وزن بدخش گیریم چنانکہ محققین بالا گفتہ اند مخفف برخش باشد کہ بمعنی بالای رخش است و کنایہ از کفل اسپ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو برخ کے دوسرے معنی

برخشان بقول سروری بہ رای مہملہ و شین و خای معجمتین بوزن ارمغان مقامی است میان ایران و توران دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این متحقق نہ شد کہ از خصوصیات این مقام ذکری نیامد (اردو) برخشان فارسی مین ایک مقام کا نام ہے جو ایران اور توران کے مابین واقع ہے۔ مذکر۔

برخشت زادن مصدر اصطلاحی۔ دابستہ

وبہار و صاحبان بحر وانند فرمایند کہ معمول زنان باردار است کہ وقت وضع حمل خشت زیر پا گذاشتہ بر سر پا نشینند و زور بر ہر دو پا زنند تا طفل بسہولت از رحم بر آید (سالک یزدی ۵) من بخشت لالہ در گلزار گیتی زادہ ام تر می شود لبریز خون گر خاک من ساغر شود تر (طغرا ۵) پیش ازان کز دایہ بیند مادر گلبن مدد تر طفلہای غنچہ برخشت نطاقت زادہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این مصدر مرکب خبری دہد از رسم زنان عجم دیگر ہیچ و معنی این غیر از زادن نیست کہ لازم است (اردو) ایران کی عورتون کا قاعدہ ہے کہ وضع حمل کے وقت پاؤن کے نیچے اینٹ رکھتے ہین اور اُس پر پنجون کے بل بیٹھتے ہین اور پاؤن پر زور دیتے ہین جس کی وجہ سے آسانی سے وضع حمل ہوتا ہے اسی کو فارسیون نے برخشت زادن سے تعبیر کیا ہے۔

برخصت او استعمال - بقول وارسته و بحر یعنی باجازت او (سلیم ؎) برخصت تو که خواهم بآب می شستن ترنه صفحه را که سخن در رساله می گذرد ترو فرمایند که رخصت بمعنی اجازت نوشته اند (محمد قلی میلی ؎) همانا کرد حاصل رخصت منع مرا مشب ترکه در بیرون بزمش مدعی خوشنود می گردد ترصاحبان انند و بهار هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که رخصت لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی دستوری پس جزین نیست که فارسیان بقاعدهٔ فارسی بمعنی حقیقیش استعمالش کرده اند و در خور هر ان نبود که این را بالشکل مرکبی ذکر کنند (اردو) اس کی اجازت سے۔

برخط بیند از سر مقوله - بقول مؤید ای اسیر و مطیع باش صاحب هفت نقل نگارش دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که اصلا این مقوله نیست بلکه (برخط تسلیم سر نهادن) مصدریست اصطلاحی که بجای خود می آید و جا دارد که تسلیم را هم ازین مصدر مخصوص نکنیم که مجرد (سر برخط نهادن) هم به همین معنی بجایش می آید و در محاورهٔ عجم استعمال این با مصدر انداختن از نظر نگذشت - مشتاق سند استعمال می باشیم و اگر بنظر آید این را امر حاضرش دانیم (اردو) سر تسلیم خم کر - مصدر آئندہ کا امر حاضر

برخط تسلیم سر نهادن مصدر اصطلاحی بمعنی مطیع شدن و اطاعت کردن و مجرد (سر برخط نهادن) هم به همین معنی می آید (صائب ؎) دیدهٔ پوشیده را صائب کشاد از حیرت است ترا برخط تسلیم سر نه کار چون مشکل شود تر (اردو) سر تسلیم خم کرنا - مطیع ہونا - اطاعت کرنا - راضی برضا ہونا۔

برخفج بقول سروری به رای مهمله و خا و فا بروزن برجست گرانی و ثقلی که مردم را در خواب فرو گیرد و آنرا بعربی کابوس و ضاغوط گویند

وبفرس سکاجه و فرهانج و فرنجک و خفج نیز
خوانند صاحبان ناصری وهفت هم این را
بجیم تازی آورده اند (شمس فخری ص) چنان
درخواب شد ظلم از نهیبش تا که پنداری ورا
بگرفت برخفج تا (استاد آغاجی ص) بوصال
تو من ایمن بُدم از مکر جهان تا فراق آمد و
بگرفت جو برخفج مرا تا صاحب اند این را
بفتح اوّل وثالث ورابع آورد ولیکن دیگر
کسی از محققین فارسی زبان با او نیست مؤلف
عرض کند که ماحقیقت این بر (برخفج) ذکر
کرده ایم که به جای حطّی گذشت وکلمهٔ برورین
زائد است ومجرّد خفج به همین معنی اسم جامد
فارسی زبان است مخفی مباد که فارسیان همین
مرض کابوس را خفتگ وخفتو گویند که معنی
حقیقی این هردو خواب کوچک ومنسوب به
خواب است - پس خیال ما این است که فارسیان
عربی الاصل خفتگ را بقاعدهٔ تعریب خفج

کردند وپس ازان فوقانی بکثرت استعمال حذف
شده خفج باقی ماند والله اعلم بحقیقة الحال -
(اردو) دیکھو استنبہ -

برخفج بقول برهان بفتح اوّل وسکون
ثانی وثالث ومفتوح بفا وجیم فارسی زده
گرانی باشد که درخواب برمردم افتد وآنرا
بعربی کابوس وعبدالجنة خوانند وبعضے آنرا
از شیاطین می دانند وفرماید که باین معنی
بجای حرف اوّل یا حطّی هم آمده صاحبان
جامع ورشیدی هم تصریح جیم فارسی فرموده
اند صاحب جهانگیری از همان اسناد استناد
کرده که بر (برخفج) گذشت - خان آرزو
درسراج فرماید که در برهان بجای حرف اوّل
تحتانی نیز آورده واین تصحیف است
چه درکتب معتبرهٔ مصحّحه بای موحّده است و
در رشیدی است که آنرا برفنجک بفتح با وفا
وسکون نون وجیم تازی مفتوح وکاف نیز

گویند و قوسی گوید که آنرا بفارسی فرهانج و فهرنجک نیز خوانند و نزد یک مؤلف قول قوسی معتمد است (انتهی کلامه) مؤلف عرض کند که در اینجا همین قدر کافی است که جیم عربی بدل شد بجیم فارسی چنانکه کاج و کاچ و حقیقت ماخذ این بر (بر خفج به جیم عربی) مذکور شد (اردو) دیکھو اسکو

بر خفجی بقول سروری بحوالهٔ مؤید بفتح باو خا وسکون رای مهمله و فا و کسر جیم فارسی بمعنی سنگینی و ستیزه کاری باشد. صاحب برهان گوید که با جیم فارسی بروزن سردستی - درشتی و ستیزه کاری را گویند صاحب مؤید فرماید که بضم یکم و سوم باشد خان آرزو در سراج بحوالهٔ برهان ذکر این کرده فرماید که غالب که منسوب است به برخفج بمعنی گرانی که در خواب بر مردم از جهت سودا شود و لغت علیحده نیست صاحبان جامع و هفت هم ذکر این کرده اند. مؤلف گوید که خان آرزو ذکر ماخذ این درست کرد و معنی لفظی این به یای نسبت کسی که مرض برخفج دارد و معنی بیان کرده محققین بالا مجاز آن (اردو) سنگینی - بقول آصفیه اسم مؤنث - سختی - گرانی - لڑائی - بقوله - اسم مؤنث ستیزه - معرکہ آرائی - دیکھو استہ کے چوتھے معنے -

بر خلاف بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی برعکس و ضد دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که از مجرّد خلاف هم که لغت عرب است در فارسی زبان همین معنی حاصل می شود فارسیان در محاورهٔ خود کلمهٔ بر را برین زیاده کرده اند که ترجمه (علی الرغم) عربی است (اردو) برخلاف - بقول آصفیہ (صفت) الٹا - متضاد - برعکس - نقیض - متبائن - مختلف - مغائر - مخالف - غیر مطابق - ناموافق -

بر خلد سر بودن مصدر اصطلاحی - بقول

رشیدی وسراج وشمس وانند وبهار کنایه از پائداری وهمیشگی یافتن - صاحب مؤید ذکر ماضی مطلق این بمعنی (بر خلد بر دسر) کرده گوید که ای همیشگی یافت وفرماید که اولی اینست که گویند - (سر بآسمان برد) **مؤلف** عرض کند که حیف است از مؤید الفضلا که فرق نمی کند در خلد و اسمان - (سر باسمان بردن) را اگر مصدر اصطلاحی قرار دهیم وسند استعمالش یابیم - کنایه باشد از بلند مرتبه شدن واز معنی همیشگی اصلا تعلقی ندارد پس این در غلط انداختن است (اردو) پائداری حاصل کرنا - مداومت - همیشگی حاصل کرنا

بر خلد سر زدن مصدر اصطلاحی - بقول - جهانگیری (در ضمیمه) کنایه از پائداری وهمیشگی یافتن مرادف بر خلد سر بردن که گذشت **مؤلف** عرض کند که طالب سند استعمال می باشیم که از نظر ما نگذشت ولیکن خلاف قیاس نیست (اردو) دیکھو بر خلد سر بردن -

بر خلد سر کردن مصدر اصطلاحی بقول بحر وبرهان وجامع وضمیمه ناصری کنایه از پائداری وهمیشگی وجاودانی یافتن **مؤلف** عرض کند که کنایه ایست موافق قیاس مرادف بر خلد سر بردن که گذشت (اردو) دیکھو بر خلد سر بردن -

بر خوابه بقول برهان وجامع وسراج و انند وبحر باواو معدوله بروزن سروابه (۱) بمعنی توشک ونهالی و (۲) همخوابه را نیز گویند صاحب ناصری فرماید که بمعنی توشک ونهالی و رخت خوابست وهمخوابه را نیز گویند که در بر آدمی بخسپد **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول کلمه بر بمعنی علی است یعنی چیزی که بران خواب کنند وبمعنی دوم کلمه بر بمعنی آغوش باشد یعنی منسوب به خواب آغوش - (اردو) (۱) توشک بقول آصفیه - ترکی - اسم مؤنث - روئی دار بستر گبھا - گدا - گدیلا - نہالچہ - گدڑی - بچھونا - فرش پلنگ (۲) همخوابه - بقول آصفیه - فارسی - ایک

بستر پرسونے والے ہم بستر ساتھ سونیوالی یا والا۔

برخواج بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی دوک مرادف برخواش کہ پیش آید دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ این ہمان است کہ بدون واو بجایش گذشت مخفی مباد کہ خاج بدون واو بمعنی چلیپا است چنانکہ صاحب برہان ذکرش کردہ و بر بمعنی بلند پس چلیپای بلند معنی حقیقی است و کنایہ از دوک کہ مشابہ چلیپای بلند است۔ واو در پنجاز زائد است و بس چنانکہ مغل و منول۔ پس این مزید علیہ برخاج باشد و بس (اردو) دیکھو برخاج۔

برخواستن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی حقیقی خواستن کہ مزید علیہ آنست و (۲) کنایہ از متمتع شدن و فائدہ حاصل کردن و برای اینمعنی بر را بمعنی بار گیریم کہ خواستن بار کنایہ باشد از متمتع شدن و حقیقت این است کہ معنی دوم ہم حقیقی است کہ سند صائب تقاضای آن می کند (صائب ۵) ترا کسی کہ آبہ سحر نخواستہ است ز نخل زندگی خویش بر نخواستہ است ز (اردو) (۱) چاہنا (۲) پھل چاہنا۔ متمتع ہونا۔ فائدہ حاصل کرنا۔

(۲۹۰)

برخواش بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی دوک مرادف برخواج کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدلش کہ جیم عربی بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ کاج و کاش و صراحت ماخذ ہمدرا انجا کردہ ایم دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) دیکھو برخاج۔

برخواندن مرادف و مزید علیہ خواندن باشد کہ می آید (انوری ۵) جز جمال الدین خطیب آنکس کہ برخواند از نبی ز تائبات عابدات صالحات ثیبات ز (ولہ ۵) برخوان از آنکہ طعمہ ز جانست پختن ز آنجا بپای عقل بجز جان نمی رسد ز

(۲۹۱)

(اردو) دیکھو خواندن۔

برخوان نشستن استعمال۔ صاحبان بہار واند بر معروف قائع مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی ہمطعام شدن چنانکہ گویند "او با ما بر خوان نشست" یعنی ہمطعام شد و طعام با ما خورد (اردو) دستر خوان پر بیٹھنا۔

برخوان نہادن استعمال۔ صاحبان انند و بہار بر معروف قائع مؤلف عرض کند کہ از سندی کہ پیش شد (برخوان نہادن کباب) بمعنی حقیقی پید است و معنی لفظی این آوردن بر سفرہ باشد (شیخ اوحدی ؎) برخوان سینہ از دل بریان نہادہ ایم ؎ در ہنگذار خیل خیالت کبابہا ؎ (اردو) دستر خوان پر لانا۔ رکھنا۔

برخود بالیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر (۱) فربہ شدن و (۲) بغایت شاد گشتن صاحبان انند و بہار ذکر این بدون تصریح معنی کردہ اند مؤلف عرض کند کہ معنی اول از بالیدن پیدا می شود و (برخود بالیدن) بمعنی دوم است و بس (ظہوری ؎) شہید تیغ تو برخود جہان جہان بالد ؎ عجب نباشد اگر در کفن نمی آید ؎ (ولہ ؎) برخود از ذوق بنالیم چرا از شادی ؎ پر و بالی بفشانیم ببالا بروم ؎ (اردو) (۱) پھولنا۔ بقول آصفیہ موٹا ہونا۔ فربہ ہونا۔ (۲) خوش ہونا۔ مگن ہونا (جامہ مین پھولا نہ سمانا) دیکھو استخوان در پوست نگنجیدن۔

برخود بالیدن چنگ مصدر اصطلاحی بمعنی بلند آواز شدن چنگ است (صائب ؎) ز کلک من زمین خشک صائب سنبلستان شد ؎ کہ چون مطرب بود تر دست برخود چنگ می بالد ؎ (اردو) چنگ کا بلند آواز ہونا۔

برخود بالیدن سرو (مصدر اصطلاحی) بمعنی بالیدن سرو است از شادی (ظہوری ؎)

بآزادی چرا بر خود نبالد سرو در بستان ؛ ز شوق خدمت قدّ تو دامان بر میان دارد ؛ (اردو) سرو کا خوشی سے پھولنا - بالیدہ ہونا -

برخود برداشتن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته برخود قرار دادن و خاص خود دانستن مرادف (بخود برداشتن) که گذشت صاحب بحر همزبان او - فرمایند که انچه بعد از تتبع معلوم شد اینها خصوصیت برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده مؤلف عرض کند که صراحت کافی همانجا کرده ایم و (بخود) و (برخود) هر دو یکی است و این کنایه باشد (اردو) دیکهو بخود برداشتن -

(الف) **برخود بستن** مصدر اصطلاحی - بقول وارسته و بحر مرادف (برخود برداشتن) که گذشت - بهار گوید که بر خود قرار دادن چیزے که در اصل نبوده باشد صاحب انند نقل نگارش (شفیع اثر ه) بصورت معنی انسان میتر کے شود زاهد ؛ بمند از جبّه و دستار بر خود آدمیت را ؛ مؤلف عرض کند که .....

(ب) **برخود بستن دل** کنایه باشد از غرور کردن چنانکه (سالکای یزدی ه) من درین دریا دلی بر خود نه بستم چون حباب ؛ گر شکستے می خورم در بند تا وان نیستم ؛ وارسته فرماید که انچه بعد از تتبّع معلوم شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده چنانچه حیاتی گیلانی فرماید (ه) ای صنو بر پیش سرو ما بدعوی برمخیز ؛ دلربائی را خدا بر آن قد آزاد بست ؛ (شفیع اثر ه) برنگی عاری انداز قابلیّت مردم دنیا ؛ که نتوان چون حنا بستن بر ایشان آدمیّت را ؛ مؤلف عرض کند که چرا نمی گوید که (بر کسی بستن چیزی) بمعنی ختم کردن و مخصوص کردن آن چیز بر آن کس است و این بجای خودش می آید (اردو) (الف) دیکهو بخود برداشتن (ب) غرور کرنا -

برخود پیچیدن مصدر اصطلاحی - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ (۱) بمعنی پریشان ومضطر بودن باشد - صاحب بحر فرماید که (۲) بمعنی تفاخر وتکبر کردن است دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که اشارهٔ این بر (بخود پیچیدن) کرده ایم - طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) پیچ وتاب کھانا - دیکھو بتاب رفتن وبخود پیچیدن (۲) اینٹنا بقول آصفیہ - اکڑنا - بل کرنا - زور دکھانا - غرور کرنا بھی کہہ سکتے ہین -

برخود تراشیدن مصدر اصطلاحی بقول وارسته وبحر بمعنی بخود قرار دادن وخاص خود دانستن مرادف برخود برداشتن وبخود تراشیدن که بجایش مذکور گشت - صاحبان انند وبهار هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که ما همدر انجا صراحت معنی کرده ایم (اردو) دیکھو بخود تراشیدن -

برخود چیدن مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو در چراغ بمعنی متکبر ومغرور بودن وارسته فرماید که اوضاع زیاده از حوصلهٔ بخود قرار دادن وبرعنائی خود مغرور بودن مؤلف عرض کند که کنایه باشد وبس ومرادف معنی اوّل (بخود چیدن) است که گذشت - (محسن تاثیر ؎) این لطافت نی سمن دارد نه برگ یاسمن بُر می کند بر خود گرانی ناز برخود چیده اش بُر (ولہ ؎) می رسد از انقلاب دهر برخود چیده را بُر آنقدر خفت که کشتی را زطوفان می رسد بُر صاحبان بحر وانند وبهار هم ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو بخود چیدن کے پہلے معنے -

برخود چیده بقول بهار وانند کنایه از متکبر ومغرور وبرای این از محسن تاثیر همان سند پیش کرده که بر (برخود چیدن) گذشت مؤلف عرض کند که حیف است که محققین بالا

این را اسم جامد دانستند و خیال نکردند که مشتق همان مصدر گذشته باشد که های آخره افاده معنی مفعولی کند که بر ماضی مطلقش زیاده کرده اند (اردو) متکبر - دیکھو - الخ -

برخود داون مصدر اصطلاحی - بقول وارسته مرادف برخود برداشتن و تراشیدن که گذشت و فرماید که خصوصیت برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده صاحب بحر همزبان او دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرده و مؤلف عرض کند که مرادف (بخود دادن) است و بس (اردو) دیکھو بخود دادن -

برخود راست ساختن لباس مصدر اصطلاحی - کنایه باشد از پوشیدن لباس (صائب ؎) چه برخود راست چون فانوس می سازی لباسی را که هر دم شمع دیگر سر بر آرد از گریبانش (اردو) لباس پہننا -

برخود زدن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته سعی فوق الطاقة کردن در تحمل امر غیر مرغوب - بہار گوید که سعی فوق الطاقة کردن در تحمل امر مکروه و تحمل ناملائم کردن و بر رو نیاوردن گویند "خیلے برخود زدم که این کار کردم" یعنی کار یکه مناسب و در خور من نبود کردم" و فرماید که این از اهل زبان تحقیق پیوسته صاحبان بحر و اند هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که جبر بر خود کردن است و بس (سعید اشرف ؎) بر سر لطف آمد آخر سینه کوبانم چو دید خیلگی برخود زدم تا مهربانش ساختم (مخلص کاشی ؎) گر کشد خنجر بقتلم غیر امشب باک نیست زانکه برخودمی زند با من چو بیند یار را (اردو) طاقت سے بڑھکر کام کرنا غیر مرغوب کام کی برداشت کرنا - اپنے پر جبر کرنا -

برخود سپردن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته مرادف بخود سپردن که بجایش مذکور شد و فرماید که انچه بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت

برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است وصراحت کامل معنی ہمدرا نجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود پیرون

برخود سوار شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ غیاث بمکافات عمل خود گرفتار آمدن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و ہم او سندی پیش نکرد مخفی مبادکہ صاحبان تحقیق ہمین معنی را بر (برخر خود سوار شدن) ذکر کردہ اند و خود صاحب غیاث ہم برخود سوار شدن را نیاورد بلکہ (برخر خود سوار شدن) را بمعنی مذکور ذکر کرد معلوم می شود کہ تسامح صاحب انند است کہ خر را گذاشت و بجایش خود را گماشت بجای آنکہ خود را اقرار می کرد و خر خود را بسواری میگرفت (اردو) دیکھو برخر خود سوار شدن۔

برخود شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ بمعنی نازیدن و مغرور بودن (محسن تاثیر ۵) زلفش از درد بخود مارصفت می پیچد ۵ بسکہ برخود شکند شوخی طرف کلہش ۵ وارستہ فرماید کہ بمعنی تحمل ناملائم کردن و برو نیاوردن باشد و نیز فرماید کہ اینکہ عزیز ان معنی آن نازیدن و مغرور بودن نوشتہ اند و شعر محسن تاثیر بہ سند آوردہ بقیاس راہ رفتہ اند و معنی بیت مذکور نفہمیدہ بہار گوید کہ مراد ف برخود زدن باشد کہ گذشت گوید خیلی برخود شکستم کہ فلان کار کردم یعنی کاریکہ مناسب دون خور من نبود کردم و فرماید کہ این از اہل زبان بتحقیق پیوستہ صاحب انند نقل نگارش و صاحب بحر ہمزبان وارستہ

مولف عرض کند کہ بمعنی منسوب بخود کردن است دیگر ہیچ (اردو) اپنے ساتھ منسوب کرنا۔ اپنے نسبت خیال کرنا جیسے اسکی شوخی کو کیون اپنے ساتھ منسوب کرتے ہو اور اپنے نسبت خیال کرتے ہو۔ اور کیون یہ سمجھتے ہو کہ

وہ تہین کو ناراض کرنے کے لئے ایسا کرتا ہے"

برخود فتادن مصدر اصطلاحی - بقول بحر برخود قرار دادن وخاص خود دانستن مرادف برخود برداشتن وبستن کہ بجایش گذشت وسندی پیش نساخت اگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مرادف (بخود فتادن) است کہ بجایش گذشت و صراحت معنی ہمدرا نجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود فتادن۔

برخود کشیدن مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ سوار کردن مفعول فاعل را بر خود (محسن دباغی - نثر) اگر نامردی کہ از عمل شنیع اعلام تائب شدہ باشد از تکلیف بر خود کشیدن استعفا نماید نشاید بکینہ کون کر بعداوت او بستن" وفرماید کہ در بہار دانش ہم باین معنی آوردہ بہار گوید کہ بمعنی سوار کردن مابون فاعل را بر خود باشد صاحبان بحر وانند ہم ذکر این کردہ اند (اردو) گانڈ مرانا - بقول آصفیہ اغلام کرانا۔

برخود گذاشتن مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ بخود قرار دادن وخاص خود دانستن مرادف برخود برداشتن وبخود گذاشتن کہ بجایش مذکور شد ونیز فرماید کہ انچہ بعد از تتبع معلوم شد اینہا خصوصیت برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ مؤلف عرض کند کہ صراحت معنی بر (بخود گذاشتن) کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود گذاشتن۔

برخود گرفتن مصدر اصطلاحی - بقول ضمیمہ برہان وبحر بمعنی برخود لازم کردن و بر ذمہ خود گرفتن وبقول وارستہ بمعنی بخود قرار دادن وخاص خود دانستن مرادف بخود گرفتن کہ بجایش مذکور شد وسندش از نسائی ہمدرا نجا گذشت وفرماید کہ انچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت برخود ندارد بل

اسناد بغیر نیز آمدہ بہار گوید کہ کنایہ باشد از پذیرفتن وقبول کردن و در خود جای دادن واوہم بسندش ہمان بیت مولانا سانی آوردہ کہ بر (بخود گرفتن) گذشت۔ صاحبان انند واہفت ہم ذکر این فرمودہ اند۔ صاحبان شمس ومؤید ذکر صیغۂ متکلم ماضی مطلق این کردہ اند و مصدر را گذاشتہ مؤلف عرض کند کہ ما صراحت معنی بر (بخود گرفتن) کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود گرفتن۔

برخود لرزیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی مضطرب شدن باشد (ظہوری ؎) در بلای سموم دشت فراق ؎ چند برخود چو شعلہ لرزیدن ؎ (صائب ؎) ز فیض راستی از محتسب برخود نمی لرزم ؎ بکوہ قاف دارم پشت از سنگ تمام خود ؎ (ولہ ؎) کند معشوق را بی دست و پا بی تابی عاشق ؎ بلرزد شمع برخود چون زجا پروانہ برخیزد ؎

مؤلف عرض کند کہ خوف کردن و ترسیدن است کہ بحالت خوف لرزہ در جسم پیدا شود (اردو) کانپنا۔ بقول آصفیہ۔ لرزنا۔ خوف کے مارے تھرانا۔ کانپ اٹھنا بھی کہہ سکتے ہین (مصحفی ؎) کانپ اٹھتا ہون مین جس وقت ترے کوچے مین ؎ نالہ کرتا ہے کوئی زار و نزار آخر شب ؎۔

برخود نالیدن مصدر اصطلاحی بمعنی تاسف کردن بر حالت خود باشد (ظہوری ؎) نمک بنہادہ شور خندہ برخوان جگر خواران ؎ چرا برخود بنالم راحت آزار پیدا شد ؎ (ولہ ؎) برخود از ذوق بنالیم چرا از شادی ؎ پر و بالی بفشانیم ببالا برویم ؎ (اردو) اپنی حالت پر افسوس کرنا۔ اپنی حالت پر رونا۔

برخود نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ غیاث بمکافات عمل خود گرفتار آمدن

مرادف (برخود سوار شدن) که گذشت وسندے پیش نکرد۔ مخفی مباد که صاحب غیاث اللغات (برخر خود نشستن) را آورده نه (برخود نشستن) ونمی توان گفت که غلطی کاتب باشد زیراکه صاحب انند پابند ردیف است واین را بعد (برخود کشیدن) آورده ومحققین مصادر هم ذکر این نکرده اند مؤلف عرض کند که این از قبیل (برخود سوار شدن) است که گذشت وماحقیقت تحقیق وتسامح صاحب انند همانجا بیان کرده ایم واین در غلطی مرادف آنست وبس (اردو) دیکھو (برخود سوار شدن)

برخود نوشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته بخود قرار دادن وخاص خود دانستن مرادف (بخود نوشتن) که گذشت وفرماید که خصوصیت برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده صاحب بحر هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که ماحقیقت معنی این همانجا نوشته ایم (اردو) دیکھو بخود نوشتن۔

برخود نهادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته مرادف (بخود نهادن) که بجایش مذکور شد وفرماید که انچه بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده صاحب بحر همزبان او ومؤلف عرض کند که حقیقت این همه انجا مذکور که بخود وبرخود هر دو یکی است (اردو) دیکھو بخود نهادن۔

برخور بقول سروری بحوالهٔ نسخه حسین غیاثی وشمس فخری ولسان الشعرا بروزن فغفور (۱) بمعنی بهره برباشد یعنی شریک وانباز وفرماید که در شرفنامه بروزن انبر آمده و(۲) بروزن انبر بمعنی برخورنده و(۳) امر به (برخوردن) صاحب برهان فرماید که با واو معدوله بروزن صفدر بمعنی بهره برباشد که شریک وانباز است ومخفف برخوردار هم وبروزن مغفور هم آمده صاحب رشیدی

فرماید که بفتح با و ضمّ خا یعنی صاحب برخ و
حصّه که شریک و انباز باشد و این مرکّب است
چون رنجور و گنجور - صاحب ناصری می نویسد
که بمعنی اوّل در اصل (برخ بر) است مناسب
مؤیّد گوید که با واو معدوله یعنی برخوردار
شو و جوانمرد شو و خداوند برخ - و قیل در
اصل (برخ در) بوده - ای خداوند بهره و
فرماید که در لسان الشّعرا بروزن (مرور) مندرج
است و در ادات مذکور است ای حظ
از مرادات گیر و معنی ترکیبی برخور - صاحب
شمس نسبت معنی اوّل گوید که آنکه محظوظ از
مرادات و منظفر بدرجات خود باشد - بهار گوید
که بروزن رنجور در اصل بمعنی صاحب
حصّه و نصیب است زیرا که مرکّب است از
برخ بمعنی حصّه و نصیب و ور که کلمه نسبت
است از عالم مزدور و گنجور و بمجاز معنی شریک
و انباز استعمال یافته و این از عالم اطلاق

عام فی الخاص باشد - (شمس فخری ۱۳۵)
(ملک وعیش و جوانی و مملکت برخورد
که از شهان جهان نیستست کسی برخورد) (فرخی
۱۵) (ز بس عطا که دهد هر که زو عطا گیرد
گمان بری که مرا در اشریک و برخوراست) (امیر معزی ۱۳۵) مثل تو ندید و هم نه بیند
از آدم تا دمیدن صور
برخورز طرب که در بهاران
با تو بطرب شدیم برخور
خان آرزو در سراج بحوالهٔ رشیدی ذکر این کند و فرماید
که بفتح با و ضمّ خا بمعنی صاحب حصّه و بهره که
شریک و انباز باشد و این مرکّب است
چون رنجور و گنجور و از استاد فرّخی سند آرد
و قول برهان را که بالا مذکور شد ذکر کرده
فرماید که تحقیق آنست که (برخوردن) بمجاز
بمعنی بهره مند شدن مستعمل است و از همین
ماخوذ است برخوردار که مرکّب است از
(برخوردن) بمعنی بهره مند شدن و کلمهٔ ار که

مفید معنی نسبت است پس اگر بنای قافیه فرخی بر فتح است چنانکه اختر و گوهر پس قول صاحب برهان صحیح است لیکن معنی بیت استعمالے دارد و اگر بنای قافیهٔ آن بر ضم است مثل دستور و کافور۔ پس قول رشیدی درست باشد و معنی شعر هم بی تکلف می شود صاحبان جامع و جهانگیری دانند و هفت هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اصل بمعنی اوّل بالفظ برخ بفتح واو بود و در محاوره حرکت واو باقی نماند و ماقبلش مضموم شد چنانکه (گنج ور) را گنجور خواندند و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی بالفظ بر بمعنی بار و مثمر و هیچ ضرورت ندارد که بقول ناصری این را مبدّل (برخ بر) گیریم اگرچه موحّده به واو بدل شود چنانکه آب و آو و حاجت نباشد که این را مخفّف (برخوردار) دانیم چنانکه صاحب برهان خیال کرده و بخیال ما

معنی اوّل و دوم یکی است (اردو) (۱) بہرہ مند بہرہ ور۔ بہرہ یاب۔ بقول آصفیہ صاحب نصیب۔ خوش قسمت۔ اقبالمند۔ (۲) برخوردار۔ بقول آصفیہ۔ اقبالمند۔ بختاور۔ زندگانی کا پھل اُٹھانے والا (۳) بارآور ہو۔ کامیاب ہو۔

(الف) برخورد
(ب) برخوردار

اصطلاح۔ (ب) بقول بهار مرکّب از (الف) که بمعنی برخوردن است و آر که کلمهٔ نسبت باشد از عالم خریدار و فروختار و بحوالهٔ قوسی گوید که معنی این ببر و بخور و بدار صاحب بحر نسبت (ب) فرماید که بمعنی (۱) کامیاب و متمتع و (۲) فرزند نیک بخت۔ خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید که بهره ور و محظوظ و در بحث بردار صراحت ماخذ۔ همان کند که بقول بهار مذکور شد **مؤلف** عرض کند که (الف) بمعنی کامیابی حاصل بالمصدر (برخوردن) است

کہ بمعنی کامیاب شدن می آید وکلمۂ آر مخفف آور امر حاضر آوردن پس بمعنی لفظی کامیابی آرندہ۔ اسم فاعل ترکیبی است وہمین است حقیقت معنی اوّل ومعنی دوم مجاز آن (انوری ۵) جاہت از حرز وحفظ مستغنی ست جانت از عمر ومال برخوردار ست (ظہوری ۵) نخل دولت از زمین سینہ محکم کردہ باد ست شکر راحت بردہ دل از نالہ برخوردار ما ست (اردو) (الف) کامیابی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بہرہ مندی مقصد وری۔ فتحیابی۔ فیروزمندی۔ (ب) برخوردار۔ بقولہ (۱) فیروزمند۔ اقبالمند (۲) بیٹا۔ فرزند۔ قرۃ العین۔ نورچشم **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ دکن مین ناخلف بیٹے کو (برخوردار) صرف طنزاً کہتے ہین اور لفظ برخوردار سے نیک روش فرزند مراد ہے۔

برخوردار با مقولہ دعائیہ۔ بقول انند بمعنی ہمیشہ برخوردار باد **مؤلف** عرض کند

اگر سند استعمال این بدست آید توانیم عرض کرد کہ مخفف (برخوردار باد) است بحذف دال مہملہ چنانکہ زود تر۔ زودتر وحقیقت معنی (برخوردار) بجایش گذشت ومعنی اصطلاحی این کامیاب باد کہ دعای بزرگان است برای خردان عموماً وخصوصیت با فرزند ندارد (اردو) برخوردار ہو۔ کامیاب ہو۔

برخوردار بودن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی کامیاب بودن وشدن است متعلق بہ معنی اوّل (برخوردار) (ظہوری ۵) باد برخوردار دل از راحت آزار عشق ست صد حیات عشق کو از بہر صرف کار عشق ست (انوری ۵) یارب از حکمت چہ برخوردار بودے جانمن ست گر نبودی سعی شعر اندر جوالم بر سری ست (اردو) برخوردار ہونا۔ کامیاب ہونا۔

برخوردار نشستن مصدر اصطلاحی۔ کامیاب بودن وکامیاب نشستن متعلق بمعنی اوّل

(برخوردار) کہ گذشت (ظہوری ؎) بر نخل جنون تو برنکردی ثمر بباغ داغ برخوردار بنشین ثمر (اردو) برخوردار ہونا۔ کامیاب ہونا۔ کامیاب بیٹھنا۔

برخورداری اصطلاح بمعنی (۱) کامیابی (ظہوری ؎) نخل امید بدل ریشہ دواند ثمر توبہ برجور تو برخورداریست (انوری ؎) نعمت جاہ تو عالم را مہیا نعمتے است حظ برخورداری عالم از و موفور باد ثمر و (۲) بمعنی سعادتمندی فرزند جزین نیست کہ یای مصدری در ہر دو معنی مرکب است در آخر برخوردار کہ بجایش گذشت۔ صاحبان بحر و غیاث گویند کہ بر (برخورداری) و (نورچشمی) یای تانیث برای دختر آوردن محض خطاست چراکہ در فارسی یا برای تانیث نیست مگر در ہندی واگر گویند برای متکلم است خصوصیت دختر نمی ماند بہر صورت این القاب برائے دختر خالی از کراہیت نیست **مؤلف** گوید کہ چرا نمی گویند کہ این فارسی کایستان ہند است نہ زبان عجم و ہرچہ استعمال فارسیان است بالا مذکور شد (اردو) (۱) کامیابی۔ مؤنث۔ (۲) برخورداری فرزند کی سعادت مندی جیسے "یہ اُن کی برخورداری ہے جو اپنے باپ کی خدمت کرتے ہین" صاحب آصفیہ نے (برخورداری) پر فرمایا ہے کثیر اولادی جیسے "نیستی مین برخورداری" یہ معنے ہمارے موضوع سے خارج ہین۔

(۲۴۹۲)

برخورداریا مقولۂ دعائیہ۔ بقول ہفت بہ مثناۃ تحتانی بالف کشیدہ یعنی برخوردار باشی و فرماید کہ اگر الف ندا گویند بمعنی ای برخوردار **مؤلف** عرض کند کہ این است نقد معلومات و متاع تحقیق محقق با نام و نشان کہ معنی اوّل الذکر برای (برخوردار) باشد کہ بہ موحدۂ بالف کشیدہ گذشت مخفف (برخوردار باد) و اگر الف آخر را برای ندا گیریم معنی لفظی آن (ای برخوردار من) کہ تحتانی را

برای متکلم گیریم وهمین است موافق قیاس نمی دانیم که محقق بالا چطور خلاف قیاس می نویسد - معاصرین عجم ازان ساکت وسند استعمال بنظر نیامد (اردو) (۱) دیکھو برخوردار با (۲) اے میرے برخوردار -

برخوردبا مقولۂ دعائیہ - بقول ضمیمۂ برہان یعنی ہمیشہ برخوردار باشد وبرخوردار باشی صاحب مؤیّد ہم ذکر این کرد **مؤلّف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مخفّف (برخوردبا د) است کہ کلمۂ (برخورد) بمعنی کامیابی بجای خودش گذشت ودال مہملۂ آخرہ حذف شد (اردو) دیکھو برخوردار با -

برخوردباد مقولۂ دعائیہ - بقول شمس بمعنی ہمیشہ برخوردار باد **مؤلّف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ بمعنی حقیقی است زیرا کہ (برخورد) بمعنی کامیابی بجایش گذشت (اردو) کامیاب ہو -

برخوردن صاحب بحر گوید کہ با واو معدولہ ہرگاہ صلۂ آرند معنی آن حظ از امیدہا ونعمت ہا برگرفتن وبہرہ بردن وبرحاجت خود ظفر یافتن وبرخوردار شدن وبے نیاز شدن ومیوہ خوردن وہرگاہ با صلۂ با آرند معنی آن دوچار شدن وپیوستن ورسیدن باشد - سالم التصریف - مضارع این برخورد - صاحب ضمیمۂ برہان ذکر ہمہ معانی بالا بلا امتیاز صلہ می کنند خان آرزو در چراغ برملاقات کردن ودوچار شدن قانع ودر (رو) وبرو وبرخورد) را ہم بدین معنی آوردہ واز کلام شفائی استناد کردہ (۵) جدا از خود نشستم آنقدر تنہا بیاد تو کہ با خود رو برو برخوردم ونشناختم خود را - صاحب موارد گوید کہ بمعنی کامیاب شدن وبہمدیگر رسیدن است وبس **مؤلّف** عرض کند کہ بر در اینجا بمعنی بار است وخوردن بمعنی حقیقیش پس (۱) بمعنی حقیقی است یعنی حاصل

کردن وخوردن ثمر و (۲) مجازاً بمعنی کامیاب شدن و (۳) بمعنی دوچار شدن۔ مخفی مباد کہ در معنی سوم لفظ بر بمعنی آغوش است و معنی اصطلاحی (برخوردن) در آغوش آمدن باشد و بمجاز ملاقات کردن ہم و (۴) بہ معنی حاصل شدن مجاز ازین است کہ در ملحقات می آید (سعدی ع) ہرگز از شاخ بید بر نخوری ؎ (ظہوری ؎) عمر بگذشت نشد پاک ز خون چشم تری ؎ نخل امید نشاندیم و نخوردیم بری ؎ (جامی ؎) خوشا وقتے و خرم روزگاری ؎ کہ یاری برخوردار از وصل یاری ؎ سند معنی دوم بہ (برخوردن باکسی و بکسی) در ملحقات می آید (اردو) (۱) پھل کھانا۔ پھل پانا (۲) کامیاب ہونا۔ پھل پانا۔ (۳) ملاقی ہونا ملنا

برخوردار از چیزی مصدر اصطلاحی بمعنی بہرہ مند از منتفع و کامیاب شدن از چیزی چنانکہ (برخوردن از درد و غم) و (برخوردن از نعمت) و امثال آن (ظہوری ؎) چون نماید بر تو مرہم زخمی او نیستی ؎ بر نخوردار از درد و غم ہر کس جز او غمخوار داشت ؎ (صائب ؎) برخوری از عمر کز نظارۂ رویت ؎ عمر سبک سیر از شتاب برآمد ؎ (ولہ ؎) بوسۂ قیمت ازان لب ہا بصد جان کردۂ ؎ برخوری از نعمت خوبی کہ ارزان کردۂ ؎ (اردو) کامیاب ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (پھل پانا) پر فرمایا ہے۔ نتیجہ پانا منفعت حاصل کرنا (آتش ؎) پھل پائگانہ عشق سے ابروی یار کے ؎ اے دل ہے ایسی تیغ سے چشم کرم غلط ؎

(الف) **برخوردن باکسی** | مصادر اصطلاحی۔

(ب) **برخوردن بکسی** | بقول بہار (الف) ملاقات کردن و دوچار شدن و پیوستن و رسیدن بہ وی و (در کرم برخوردن) مبالغہ است و فرماید کہ شفائی (رو بر و برخوردن) بستہ و این غریب

است (ص) جدا از خود نشستم آنقدر تنها بیاد او
که با خود روبرو برخوردم و نشناختم خود را (صائب
ص) از تو تا دوریم از ما دور می گردد حیات
با تو چون برمی خوریم از زندگی برمی خوریم
(محسن ص) برخورد امروز گرم با من از این
فیض زنشئه میش بود مؤلف عرض کند
که (ب) مرادف (الف) است (صائب ص)
جان تازه می شود زلب روح پرورت هر کس
که برخورد بتو از عمر برخوردست (وله ص) هر کس
دعا کند باجابت قرین شود در هر کجا بیکدگر
احباب برخورند (وله ص) اگر بهوختگان
گرم برخوری چه شود که شعله نیز به تعظیم خار
برخیزد مخفی مباد که اگر (ب) را بحالت
اضافت (بچیزی) خوانیم بمعنی پیوستن ونتیجه آن
کامیاب شدن است چنانکه ملاقات دل به
درد و لب به فغان (غزل ظهوری ص) سر
بفکر ترک سامان برخورد دل بدرد و لب
با فغان برخورد چشمه های خون بمژگان سر
نکرد رک به جنبش های مژگان برخورد
برنچیدم بستر آه ای دریغ در دو بیدردی
بدرمان برخورد آرزوی سیر چشمی داشتم
از جگرگشته بدندان برخورد می گریزد دولت
از کوی سری که زخم زلفی پیچوگان برخورد
راه ما بر کوچه حرمان فتاد دل به دلبر جان
به جانان برخورد (اردو) الف و ب
ملاقات کرنا۔ ملنا۔

برخوردن چیزی و کسی

مصدر اصطلاحی

(ا) بمعنی حاصل شدن چیزی و ملاقی شدن
کسی چنانکه (برخوردن آرام) (ظهوری ص)
در صف کامل تنان از بسکه خواندم درس عشق
بهر مشق بیخودی آرام جانی برخورد و (برخوردن
آستان) (وله ص) خوش ظهوری غافلی خواب
پسین نزدیک شد سر کجا خواهی نهادن آستانی
برخورد و (برخوردن نوجوانی) (وله ص) از

(۲۸۰)

پیران شدیم و نوجوانی برخورد رفت از یار رفتن و سر
ردانی برخوردن (ولہ ہ) سینہ
پرور و برخوردن (ولہ ہ) ابرو کمان
برخوردن (ولہ ہ) معنی پیدا شدن که قریب معنی اوّل
است چنانکه (برخوردن گلستان) (ولہ ہ) تازہ ہای یار
سیدام بر بلبل ای در بیغ خارہا در دل شکست و گلستانی
برخوردن (ولہ ہ) کامیاب شدن چنانکه (برخوردن
نسیان) (ولہ ہ) خواتم خود را برم از یاد خود برخوردن
کردو نسیان برخوردن (اردو) (۱) حاصل ہونا۔ ملاقی
ہونا۔ (۲) پیدا ہونا۔ ظاہر ہونا (۳) کامیاب ہونا۔

برخوز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و ضم خا
وزای ہوّز در آخر لغت فارسی است بمعنی آوند گلین
بزرگ که شبانان بکار برند دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان
ذکر این نکرد **مؤلّف** عرض کند که بر بمعنی بلند است و
خور مبدّل خود که کلاہ آہنین سر باشد۔ دال مہملہ بدل
شد بہ زای ہوّز چنانکه سرخ مرد و سرخ مرز۔ پس معنی
لفظی این۔ خود بلند و کنایہ از ظرف بزرگ گلین که شبانان
انران کار گیرند۔ ہم جامد فارسی زبان است (اردو) مٹی کا
برتن جس مین چرواہے بکریونکو پانی پلائین۔ مذکّر۔

برخوش اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بالفتح بمعنی خوب و درست و بسیار نیکو **مؤلّف** عرض کند که
اگر استعمال این بدست آید میتوانیم قیاس کرد که بمعنی بالا خوش
وزائد از خوش و کنایہ از خوشتر باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند
و دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد مجرّد بیان
محقّق ہند نژاد را تسلیم کردن خوش نمی آید (اردو) بہت اچھا

برخوہل اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان با واو
معدولہ بر وزن کم اہل بمعنی کج و نا راست و فرماید که
بحذف اوّل و ثانی ہم باین معنی آمدہ صاحب مؤیّد
بدلیل لغات فارسی بحوالۂ زفانگویا گوید که بدون کلمۂ برہم
بدنیمعنی آمدہ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی
کج و ناہموار گفتہ **مؤلّف** عرض کند که خوہل بر وزن
سہل و بر وزن فوفل بمعنی (نا راست) و (حیوان
دست و پای نا راست) می آید۔ پس درین جا ہمین
قدر کافی است که بزیادت کلمۂ بر در ادّش

مزید علیه آنست (اردو) کج بقول آصفیه - فارسی راست کا نقیض - تیڑھا -

برخویش بالیدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر مرادف (برخود بالیدن) یعنی (۱) فربه شدن و (۲) بغایت شاد گشتن که گذشت صاحب انند همزبانش **مؤلف** عرض کند که کنایه ایست وبس (ظهوری ۵) بهرت دل زبس بر خویش بالید ز آن تنگی برایت فکر عاکرد ز (وله ۵) به سیرابی شعله برخویش بالد ز گیاهی کزین تفته داری برابد ز حقیقت این است که (برخویشتن بالیدن) هم مرادف است ولیکن چیزی که در اینجا لائق بیان است همین قدر است که (برخود یا برخویش یا برخویشتن بالیدن جان یا دل یا کسی) معنی خاص دارد یعنی شادمان شدن واگر این هر سه را مضاف کنیم بسوی درد و امثال آن معنی کثرت پیدا شود و شدت آن چنانکه (وله ۵) چنین بالد اگر درد غمت برخویشتن شاید ز که روز هفته را بیرون کند از سال و ماه و من ز و به تحقیق ما (۳) از بار چیزی یا برضی بالیدن و متورم شدن هم (صائب ۵) سبک مغز یکه زاسباب جهان برخویش می بالد ز چو حمالیست کز بار گران برخویش می بالد ز (اردو) ۱ و ۲ دیکھو برخود بالیدن (۳) پھولنا متورم ہونا -

برخویش برداشتن مصدر اصطلاحی - بقول بحر مرادف (برخود برداشتن) است که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که بجای (برخویش) (برخویشتن) هم می آید و صراحت معنی همدر اینجا گذشت (اردو) دیکھو برخود برداشتن -

برخویش بستن مصدر اصطلاحی - بقول بحر و بهار مرادف (برخود بستن) که بجایش گذشت (سالک یزدی ۵) آسیا های فلک

بردانهٔ من آفت اند ؛ تاولی بر خویش می بندم غبارم کرده اند ؛ (کلیم ے) که همچو تیر هوائی بخویش رفعت پست ؛ که نی ترقی او مایهٔ تنزّل شد ؛ **مؤلّف** عرض کند که صراحت معنی همدرانجا گذشت (اردو) دیکھو بر خود بستن۔

بر خویش پیچیدن | مصدر اصطلاحی مرادف (بخود پیچیدن) است که بجایش گذشت (ظهوری ے) به بین در ناتوانیهای من ای درد طغیانی ؛ ظهوری تابکی بر خویش از درد و دوا پیچد ؛ (وله ے) من از وصل ابد بر خویش از هجران چرا پیچم ؛ برو پیچیده ام خود را خجالت اینکه وا پیچم ؛ (صائب ے) بمن هم چون خضر دادند عمر جاودان امّا ؛ گره شد رشتهٔ عمرم زبس بر خویش پیچیدم ؛ (وله ے) ز بار درد من کوه گران بر خویش می پیچد ؛ زمین از سایه ام چون آسمان بر خویش می پیچد ؛ (اردو) دیکھو بخود پیچیدن۔

بر خویش تراشیدن | مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف بر خود تراشیدن **مؤلّف** عرض کند که بجای خویش۔ خویشتن هم توان گفت صراحت معنی همدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بر خود تراشیدن۔

بر خویشتن بخشانیدن | مصدر اصطلاحی بمعنی بخشایش خواستن بر خود و خود را بخشانیدن چنانکه از کلام (ظهوری ے) بعشق گرچه نداری زمن رحیم تری ؛ هزار چشم که بر خویشتن به بخشایم ؛ (اردو) اپنے آپ کو بخشوانا۔

بر خویشتن برداشتن | مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف بر خود برداشتن که گذشت **مؤلّف** عرض کند که اینهم کنایه باشد و صراحت معنی همدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بخود برداشتن

بر خویشتن بستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (بر خود بستن) که گذشت **مؤلّف**

عرض کند که صراحت معنی همدرانجا گذشت و انهم کنایه باشد (اردو) دیکھو برخود بستن۔

برخویشتن تراشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر مرادف (برخود و برخویش تراشیدن) که گذشت **مؤلف** عرض کند که صراحت معنی برا (بخود تراشیدن) کرده ایم (اردو) دیکھو بخود تراشیدن۔

برخویشتن دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (برخود دادن) است۔ **مؤلف** عرض کند که ما صراحت معنی بر (بخود دادن) کرده ایم که گذشت (اردو) دیکھو بخود دادن۔

برخویشتن فتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (برخود فتادن) **مؤلف** عرض کند که صراحت معنی بر (بخود فتادن) گذشت (اردو) دیکھو بخود فتادن۔

برخویشتن قبا دریدن صبح (مصدر اصطلاحی) بمعنی ظاهر شدن صبح است (انوری) ہم ازین بود زانکه اوّل روز صبح برخویشتن قبا بدرید (مخفی مبادکه از (قبا دریدن) جسم اندرون قبا ظاهری شود از همین نتیجه این معنی اصطلاحی ازین مصدر پیدا شد پس مجرّد (برخویشتن قبا دریدن کسے) خود را ظاهر کردن است و بس (اردو) صبح کا ظاہر ہونا۔

برخویشتن گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (بخود گذاشتن) **مؤلف** عرض کند که صراحت معنی همدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بخود گذاشتن۔

برخویشتن نوشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (بخود نوشتن) که گذشت **مؤلف** عرض کند که صراحت معنی همدرانجا مذکور (اردو) دیکھو بخود نوشتن۔

برخویشتن نهادن مصدر اصطلاحی بقول

(۲۸۰۳)

بحر مرادف (بخود نہادن) کذشت (طالب آملی) ۵ اگر باشد در بحر خاطر آن ماہ تو هم بر خویشتن آزار آن ... مؤلف عرض کند کہ صراحت معنی ... (اردو) دیکھو بخود نہادن۔

برخویش چیدن مصدر اصطلاحی۔ ناقابل حرکت شدن از تنگی مقام (ظہوری ۵) برخویش زبس تنگی جا چرخ پیچیده تر وصل تو زبس غم زدل تنگ برآورد تر (اردو) پھنسجانا۔ تنگی مقام کی وجہ سے ناقابل حرکت ہو جانا۔

برخویش چیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار مرادف (برخود چیدن) است کہ بجای خودش گذشت (مسیحا ۵) تو ای گل پیش او ... نگی نداری تر نباید این قدر بر خویش چیدن تر (بیدل ۵) این استقامتے کہ تو بر خویش چیدہ تر چون اشک بر سر مژہ پا در رکاب گیر تر (صائب ۵) چون غنچہ این بساط کہ بر خویش چیدہ تر تا می کشی نفس ہمہ را باد بردہ است تر مؤلف

عرض کند کہ صراحت معنی این بر (بخود چیدن) گذشت (اردو) دیکھو بخود چیدن۔

برخویش خندیدن مصدر اصطلاحی۔ استہزا بر خود کردن و تضحیک و حقارت خود کردن (ظہوری ۵) زخندہ سیر نگردیدہ اگر ای گل تر بہ مجلسش رو و بر خویش خوش بخند آنجا تر (اردو) اپنے آپ پر ہنسنا۔ صاحب آصفیہ نے ہنسنا پر فرمایا ہے۔ تضحیک کرنا۔ ہنسی اڑانا۔ استہزا کرنا۔

برخویش دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (بر خود دادن) مؤلف عرض کند کہ صراحت معنی بر (بخود دادن) کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود دادن۔

برخویش زدن مصدر اصطلاحی۔ این مصدری است عام بمعنی (۱) مرادف (برخود زدن) و (۲) اختیار کردن و (۳) خاموش شدن از قبیل (تن زدن) (ظہوری ۵) بی وقوفیہا ظہوری صرفہ جان کردہ تر میشوی ناگہ بہ بخشے

تبسم برخویش زن ؛ اینهمه خاکِ مذلت فقر را
برسرمنه ؛ میزنی خودرا بر ارباب کرم برخویش زن تو
وحق آنست که استعمال این باضافت بسوی چیزها
خصوصیتی در محاوره پیدا کند که در لغات می آید
(اردو) (۱) دیکھو برخود زدن (۲) اختیار
کرنا (۳) خاموش ہونا۔ خاموش رہنا۔ ساکت ہونا۔

برخویش زدن ارم مصدر اصطلاحی۔
کنایه از اختیار کردن باغ وبهار و دلشاد شدن
وتازه دلی اختیار کردن متعلق بمعنی دوم (بر
خویش زدن) (ظهوری ۵) صد چمن پژمردگی
درغنچهٔ دل چیدهٔ ؛ از بهارستان نوبرگی ارم
برخویش زن ؛ (اردو) تازگی اختیار کرنا۔
دلشاد ہونا۔

برخویش زدن از عدم مصدر اصطلاحی
عدم اختیار کردن ومعدوم شدن متعلق است
بمعنی دوم (برخویش زدن) که گذشت (ظهوری
۵) ازچه برگردن نهی بار خراج زندگی ؛
باوجودت باج خواهد از عدم برخویش زن ؛
مقصود شاعر اینست که بار خراج زندگی را
برگردن خود مپسند۔ او یعنی باج گیر از وجود تو
باج می خواهد پس تو عدم اختیار کن ومعدوم
شو۔ مخفی مباد که درین جا کلمهٔ از زائد است
ومعنی ندارد (اردو) عدم اختیار کرنا۔
معدوم ہونا۔

برخویش زدن اکسیر (مصدر اصطلاحی)
کشته کردن خودرا یعنی مانند اکسیر کردن خویش
وجا دارد که اکسیر غم برخود زدن برای آنکه
همه تن غم شوی همچون زر خالص که چون اکسیر
برمس زنند زر خالص می کند آنرا (ظهوری ۵)
سنگه داغش بنام سینه صافان میزنند ؛ عشق
درمکتب گرفت اکسیر غم برخویش زن ؛ مقصود
شاعر اینست که چون در اوائل عمر بمتلای عشق
شده کشتهٔ غم یار شو تا برسینهٔ صاف تو سکهٔ داغ
زنند (اردو) کشته بنجانا۔ یا اکسیر کے اثر سے

متاثر ہونا۔ زر خالص بنجانا۔

برخویش زدن رقم (۲۸۱۰) مصدر اصطلاحی۔ قابلیت پیدا کردن در خویش (ظہوری ؎)

سادۂ در عشق پُرکاران رقم برخویش زن ☆

گر نکردی مشق بی تابی قلم برخویش زن ☆

(اردو) رونق دینا۔ قابلیت پیدا کرنا۔ اپنے آپ کو قابل اور لائق بنانا۔

برخویش زدن صیقل (۲۸۱۱) مصدر اصطلاحی۔ صیقل کردن خود را کنایہ از جلا دادن قلب خود (ظہوری ؎) صیقلی در کار دارد ظلمتستان درون ☆ میتوانی کرد دل را جام جم برخویش زن ☆ (اردو) اپنے دل کو صاف و پاک کرنا جلا دینا

برخویش زدن قلم (۲۸۱۲) مصدر اصطلاحی۔ خود را آمادہ و زیر مشق چیزی کردن سند این از ظہوری بر (برخویش زدن رقم) گذشت (اردو) اپنے آپ کو زیر مشق بنانا مشق کرنا عادت کرنا۔ آمادہ کرنا۔

برخویش فتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف برخود فتادن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ صراحت معنی این بر (بخود فتادن) مذکور شد (اردو) دیکھو بخود فتادن۔

برخویش گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (برخود گذاشتن) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ صراحت معنی این بر (بخود گذاشتن) مذکور شد (اردو) دیکھو بخود گذاشتن۔

برخویش لرزیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (برخود لرزیدن) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ صراحت معنی این ہمدر انجا مذکور شد (ظہوری ؎) بیہوش شو ای دل اینچہ ہوشست ☆ برخویش ملرز نیش۔ نوشست ☆ (ولہ ؎) سلامت از بتان برخویش لرزد ☆ چہ سازم گر با سلامی نسازند (اردو) دیکھو برخود لرزیدن۔

برخویش نابخشودن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر وغیاث مانند قصد چیزے کردن کہ ازان ہلاک شود **مؤلف** عرض کند کہ نابخشودن خودرا کنایہ باشد از پروای جان نکردن طرز بیان محققین بالا درست نیست - طالب سند باشیم کہ از نظر ما نگذشت معاصرین عجم استعمال (برخود بخشیدن) بمعنی رحم کردن بر خویش کنند (اردو) اپنے آپ پر رحم نکرنا - جان کی پروا نکرنا -

برخویش نوشتن مصدر اصطلاحی - بقول بحر مرادف (برخود نوشتن) است کہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ صراحت معنی بر (بخود نوشتن) کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود نوشتن -

برخویش نہادن مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف (برخود نہادن) کہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ صراحت معنی بر (برخویشتن نہادن) و (برخود نہادن) کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود نہادن -

برخہ بقول سروری وجہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری وجامع و سراج بروزن چرخہ پارہ از چیزی (عسجدی ؎) از چرخ برخہ برخہ سعادت بجانش باد کز عرس جملہ جملہ زاحسان کردگار **مؤلف** عرض کند کہ صراحت ما خذ بر برخ کردہ ایم در ہمانجا ہمین قدر کافی است کہ ہای ہوز آخرہ زائد است نویس (اردو) دیکھو برخ کے پہلے معنے -

برخی بقول سروری (۱) انچہ بعوض چیزے بکسی دہند فدا صاحبان رشیدی وجہانگیری فرمایند کہ فدا و قربان صاحب جامع گوید کہ (۲) فدا و قربانی کردن و (۳) حصہ و بہرہ واندکی از بسیار - صاحب برہان ذکر ہر دو معنی کند و نسبت معنی دوم گوید کہ فدا شدن است - خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید کہ این از دو وجہ غلط است - اوّل آنکہ بفتح خاست نہ بکسر

چنانکه رشیدی وجهانگیری آورده اند وفرماید که
بمعنی حصه وبهره بکسر خا و یای مجهول است ازینجا
که قوسی نوشته که برخی بزیادتی یا بمعنی قربانی
وفدا از باب (برخ بمعنی حصه) نیست دوم
آنکه بمعنی قربانی وفدا است نه قربان شدن
وفدا کردن ـ **مؤلف** گوید که مقصود معنی
اوّل ودوم غیر ازین نباشد که فدیه را فارسیان
برخی گویند وبس (شیخ سعدی ؒ) جان برخی
روی یار کردم ترا گفتم مگرش وفاست چون نیست ترا
(ولہ ؒ) همی رفتی ودیدها در پیش ترا دل
دوستان کرده جان برخیش ترا (سعید اشرف
ؒ) هیچکی گشته ام از فضل خدا مانده همین ترا که شوم
ازمدوفیض تو برخی بهره ترا معنی اوّل را باعتبار
صاحب سروری تسلیم کنیم که از اهل زبان است
واین مجاز معنی سوم باشد باشتهائی معروف و
بسند شیخ شیراز درست است وصراحت ناخذش
برمعنی اوّل برخ گذشت ومعنی دوم غلط است
که متعلق به مصدر (برخی کردن) است واز مجرّد
برخی پیدا نمی شود ومعنی چهارم با یای زائد و
وحدت (**اردو**) (۱) وہ چیز جو کسی چیز کے
عوض دی جاے ـ مؤنث ـ فدیہ ـ بقول آصفیہ
عربی ـ اسم مذکر ـ وہ مال یا روپیہ جس سے کسی
قیدی کو سرکار مین روپیہ دیکر خرید کر لین ـ رز
مخلصی (۲) فدا کرنا ـ قربان کرنا ـ نثار کرنا ـ فدا
ہونا ـ (۳) دیکھو برخ کے پہلے معنے ـ

برخیا بقول انند بحوالۂ غیاث بالفتح وخای
معجمہ مکسور بالف کشیدہ لغت فارسی است نام
پدر آصف که وزیر سلیمان علیہ السّلام بود
مؤلف عرض کند که الف آخره زائد باشد
وعجبی نیست که در وجه تسمیهٔ این یکی از معانی
لفظ برخ داخل باشد که متحقّق نمیشد (**اردو**)
برخیا آصف (وزیر سلیمان) کے باپ کا نام ہے مذکر ـ

برخی بهره اصطلاح ـ وارسته فرماید که
(۱) بمعنی بسیار بهره وگوید که برخی بفتح با وسکون

رای مهله و خای معجمه و یای حطی معروف بقول فرهنگ اخلاق ناصری زیادتی و (۲) بسیار ارزانی و صاحب بحر بذکر معنی اوّل و دوم گوید که (۳) آنچه بدل چیزی بکسی دهند۔ مؤلف عرض کند که کم غوری محققین است و بس معلوم میشود که از سند سید اشرف که بر (معنی سوم برخی گذشت) در غلط افتاده اند۔ که در ان استعمال این بمعنی (حصّهٔ از بهره) می باشد و معنی سوم هم بر معنی اوّل لفظ برخی بقول صاحب سروری مذکور شد که از اهل زبان است و معنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم بای حالِ ضرورت نداشت که این را اصطلاحی قرار دهیم و مجرّد قول وارسته و بحر که هر دو هند نژاد اند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اهل زبان از این اصطلاح ساکت (اردو) (۱) بڑا فائدہ۔ مذکّر (۲) بڑی ارزانی۔ مؤنّث (۳) وہ چیز جو کسی چیز کے معنی میں کسی کو دیجائے۔ مؤنّث۔ دیکھو برخی کے پہلے معنے

برخیدن بقول صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح (۱) بیرون کشیدن و واکشیدن و بدر آوردن و (۲) درو کردن و (۳) کشادن صوف و پنبه و (۴) موستردن و (۵) خارچیدن اطراف باغ و مانند آن و (۶) مبدّل شدن و (۷) میخ کوفتن و (۸) نصب کردن جواهر را بر طلا۔ دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر این نکرده۔ مؤلف عرض کند که برخ به همه معانیش که گذشت بلحاظ ماخذ هیچ تعلّق ازین همه معانی ندارد و قیاس مقتضی آنست که کتابت جیم فارسی را به خای معجمه کرده (برچیدن) را (برخیدن) نوشته و لیکن (برچیدن) که بجایش گذشت بر بعض معانی این شامل اگرچه قیاس من وجهٍ اکثر معانی بالا را بر (برچیدن) درست می کند و لیکن نمی توانیم که به تحقیق معانی از مجرّد قیاس کار گیریم

پس طالب سند استعمال می باشیم وبدون سند استعمال ہیچ معنی را تسلیم نہ کنیم (اردو) (۱) باہر کھینچنا - باہر لانا - (۲) کاٹنا - دور کرنا (۳) صوف اور روئی کو کھولنا - صاف کرنا (۴) بال مونڈنا (۵) کانٹے چننا - دور کرنا - صاف کرنا - (۶) بدل ہونا (۷) میخ گاڑھنا - (۸) کندن کرنا - یعنی جواہر کو طلا مین نصب کرنا - جڑنا -

برخیزانیدن بقول بحر وموارد متعدی بر خاستن (کامل التصریف) مضارع این برخیزاند (ظہوری ۵) جگر خواری کن ای غیرت زمجلس برمخیزانم ترا کہ پشت دست حسرت زخم دندان برنی تا بدہ مؤلف عرض کند کہ خیزیدن اصل است کہ اسم مصدرش خیز باشد وخیزاندن متعدیش وبرخیزاندن مزید علیہ آن بزیادت کلمۂ بر بران (اردو) اٹھانا - بلند کرنا

برخیز بگاہ وشادمان باش مقولہ صاحب محبوب الامثال ذکر امن کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را بطور موعظت استعمال کنند مقصود آنست کہ در صبح صادق از خواب بیدار شدن خوش است (اردو) دکن مین کہتے ہین "گجر دم جاگو تو قسمت جاگے" اس کا مقصد یہ ہے کہ بہت سویرے بیدار ہونا - خوش قسمتی کی علامت ہے

(الف) **برخیزیدن** مصدریست کہ محققین مصادر این را ترک کردہ اند مرادف برخاستن ومزید علیہ خیزیدن بزیادت کلمۂ بر بران صاحب اند بحوالۂ غوامض سخن ذکر مضارع این برخیزد کردہ گوید کہ در مقام برآید آمدہ چنانکہ خواجہ شیراز گفتہ (۵) اگر برخیزد از دستم کہ با دلدار بنشینم ترا زجام وصل می نوشم زباغ خلد گل چینم مؤلف عرض کند کہ وجود مضارع در کلام فارسیان خبری دہد ازین کہ مصدر برخیزیدن آمدہ متقنین فرس ومحققین مصادر برخیز را بنا واقفیت ماخذ متعلق بہ برخاستن کردہ اصل مصدر را ترک کردہ اند

(۲۸۱۳)

(ب) برخیزیدن از دست مصدر مرکب است از (الف) کنایه از ممکن شدن و باختیار بودن که در کلام حافظ استعمال آن بر (الف) مذکور شد صراحت ماخذ بر (خیزیدن) می آید (اردو) (الف) اٹھنا (ب) ممکن ہونا۔ اختیار میں ہونا۔ ہوسکنا۔

برخین بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وکسر ثالث لغت فارسی است بمعنی (۱) بہرہ اندک و (۲) فدیہ اندک **مؤلف** عرض کند کہ برخ بمعنی حصہ و فدیہ بجای خودش گذشت۔ یا و نون نسبت در آخرش زیادہ کردہ اند و معنی لفظی این منسوب بہ برخ واگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت کہ در محاورہ معنی اندک از ہمین زیادت پیدا شد کہ خلاف قیاس است وصورت اسم جامد گرفت (اردو) ۱ و ۲ تھوڑا سا حصہ اور فدیہ مذکر

برد بقول سروری وجامع وبرہان وسراج بضم با وسکون رای مہملہ چیستان باشد یعنی لغزی کہ از یکدیگر پرسند وبعربی آنرا لغز وآبدہ بمد الف وکسر با وفتح دال مہملہ نیز گویند (کذا فی السامی) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد است وبس چنانکہ (ہ) یک جفت کبوتران ابلق ؛ ہستند جدا جدا معلق ؛ پرواز بآسمان نمایند ؛ از خانۂ خود برون نیایند ؛ می پرسیم کہ چیست آن۔ مخاطب در جواب گوید کہ چشم است (اردو) چیستان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ پہیلی۔ بجھول۔ بجھاوت۔ کسی قسم کا اتا پتا خواہ نظم میں خواہ نثر میں بنا کر اس چیز کا نام دریافت کرنے کو کہتے ہیں مثلاً "خدا کا دیا سر پر" یعنی چاند۔

(۲) برد۔ بقول جہانگیری مرادف (برد ابرد) و (برد وبرد) بمعنی از راہ دور شود (بر دیدن) مصدر این است۔ برہان گوید کہ بفتح اوّل بروزن فردا مراست از دور شدن از

راہ یعنی از راہ دور شو۔ صاحبان رشیدی و ناصری و سراج و جامع ہمزبانش۔ **مؤلف** عرض کند کہ مصدر بردیدن بمعنی از راہ دور گردیدن و بطرفی شدن می آید (انوری) شرع حکم تو صد بار فزون تر چرخ راگفت بود کزرہ بردی (اردو) دور ہو۔ ایک طرف ہو جا ہٹ جا (۳) برد۔ بقول جہانگیری و جامع و برہان و رشیدی و ناصری بروزن فرد بمعنی سنگ خان آرزو و سراج بذکر اینمعنی گوید کہ از بعضے ظروف سنگین را (بردی) گویند و خرما را ہم بسبب سختی (بردی) خوانند و نام دیگر این خرما (سنگ شکنک) است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است و بس (اردو) پتھر۔ مذکر۔

(۴) برد۔ بقول جامع و برہان و سراج بضم اوّل ماضی بردن **مؤلف** عرض کند کہ اگر از مشتقات مصادر ذکر کردن است چرا نگویند کہ بفتحتین مضارع بُردن ہم۔ چیزی کہ در اینجا قابل بیان است اینکہ بُرد ضد آورد است اسم مصدر بردن و بردیدن کہ ترجمۂ آن نقل است و صراحت وضع مصدر بجایش کنیم (اردو) نقل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ تبدیلی۔ سرکاو۔

(۵) برد۔ بقول رشیدی بالفتح مسجدیست در شیراز کہ آنرا مسجد بردی ہم گویند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ مسجدے را گویند کہ اکثر از سنگ باشد **مؤلف** عرض کند کہ بتحقیق ما از معاصرین عجم قول رشیدی اصح و جادارد کہ وجہ تسمیۂ مسجد شیراز از کار سنگ بست او باشد ولیکن مطلق ہر مسجد را فارسیان بردنی گویند اگرچہ سنگی نباشد (اردو) شیراز مین ایک مسجد کا نام بردہی جس کو مسجد بردی بھی کہتے ہین۔ مؤنث۔

(۶) برد - بالضم بقول خان آرزو در سراج باصطلاح شطرنج بازان حالت مقرری معروف (ظہوری ۵) در بُرد نرد عشق ظہوری اگر بتان ترُ بازند ساز نقش بہ لیلاج می دہند ترُ **مؤلف** عرض کند کہ چون بازی شطرنج بقواعدش ناقابل بازیدن شود گویند "بازی برابر شد" وہمین را بُرد نامند وکسی کہ بُرد قائم کند غلبہ بدست او باشد کمتر از مات ومعنی مجازی این فتح وغلبہ حاصل بالمصدر بردن (اردو) بُرد بقول آصفیہ فارسی - اسم مؤنث - جب شطرنج مین کوئی مہرہ کسی بادشاہ کے ساتھ نہین رہتا اور صرف بادشاہ ہی رہ جاتا ہے تو وہ بازی بُرد کہلاتی ہے اور نصف مات سمجھی جاتی ہے - **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ بلحاظ قواعد شطرنج بُرد کے مختلف اشکال ہین - مات سے کم درجہ ہے جس نے بُرد کی اُسی کا غلبہ دوم درجہ مین سمجھا جاتا ہے - جب بازی بلحاظ قواعد کھیلنے کے قابل نہین رہتی تو کہتے ہین بُرد ہوگئی

(۷) بُرد - بقول مؤید بحوالہ ادات بالضم لغت فارسی ونوعی از جامہ کہ پوشش زمستان باشد دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ اگر سند استعمال پیش شود تو ایم عرض کرد کہ مفرّس باشد کہ فارسیان از لغت عرب بَرد کہ بالفتح بمعنی برودت است بہ تصرف در اعراب ملبوسی خاص را نام کردند کہ بزمستان می پوشند (اردو) فارسیون نے ایک خاص ملبوس کو جو سرد موسم مین استعمال کیا جاتا ہے بُرد کہا ہے غالباً یہ ایک لبادہ ہے جیسے انگریزی اوورکوٹ -

بِرد ۱	بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی شور وغوغای مبارزان وجنگ آوران **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم ازین

ساکت و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد عجبی نیست که از (برد ابرد) گرفته باشند که می آید (اردو) دیکھو برد ابرد۔

برد ابرد اصطلاح۔ بقول سروری بفتح هر دو با۔ (۱) در رکاب ملوک و سلاطین گویند یعنی دورشو دورشو و (برد برد) بحذف الف هم آمده صاحبان جهانگیری و برهان و رشیدی و بحر و جامع این را مرادف معنی دوم برد گویند و بس۔ خان آرزو بذکر معنی بالا گوید که تحقیق به معنی دورشدن است و بردیدن مصدر آن **مؤلف** عرض کند که برد امر حاضر همین مصدر است و تکرار امر و درمیان آن الف الصاق و اتصال از قبیل (رو ارو) و (رو ادو) معنی حاصل بالمصدر پیدا می کند و مراد از شور و غوغای دورباشی است (انوری ؎) وارد حضرت عالی برسید ٭ چون درآمد ز درم برد ابرد ٭ و (۲) بالضّم بمعنی شور و غوغاے نبرد از قبیل (رو ادم) و (سالا سال)، که ذکرش بر (الف الصّاق) گذشت و اینهم بمعنی حاصل بالمصدر است با مبالغه ولیکن این را با مصدر (بردیدن) هیچ تعلّق نیست بلکه اسم جامد بُرد را که اسم مصدر بردن است به تکرار آورند و درمیان هر دو الف الصّاق باشد و معنی لفظی این دست درازی لشکریان در یغما چنانکه (حکیم سوزنی ؎) روز وارو گیر برد ابرد میدان نبرد ٭ هر غلام شه بمردی هم نبرد زال باد ٭ صاحب سروری غلط کرد که بذکر معنی اوّل کلام حکیم سوزنی را بسند گرفت و ما از برای آن سند انوری آورده ایم و محقّقین بالا برنزاکت هر دو غور نفرموده اند (اردو) (۱) ہلّو۔ بڑھو۔ کی آواز جو بادشاہون اور امرا کی سواری کے ساتھ کرتے ہین (۲) لوٹ گھسوٹ۔ بقول صاحب آصفیہ اسم مؤنّث غارت گری۔ لوٹ مار۔

بر دادن بقول ضمیمهٔ سروری کنایه از (۱) تلف کردن و (۲) صرف کردن و (۳) رها کردن (انوری ۵) بباد بوک مگر بیست سال برداد تو مرا خدای نداد دست زندگانی نوح ؏ صاحب جهانگیری (در ضمیمه) و صاحب رشیدی بر معنی سوم قانع - صاحبان بحر و برهان و ناصری و جامع و موارد بذکر معنی سوم گویند که سر دادن که همان معنی سوم است - خان آرزو در سراج به نقل قول برهان گوید که "لیکن درین محل نظر است" **مؤلف** عرض کند که چرا و بچه وجه جزین نباشد که نظرش بر حقیقت نرسید ورنه محلی نبود که محل نظر گوید - مخفی مباد که کلمهٔ بر که بمعنی علی و فوق و بالا بجای خودش گذشت بر مصدر دادن زیاده کرده اند و هر سه معانی برسبیل کنایه پیدا شد - قول محققین اهل زبان همچو ناصری و جامع - سیما سروری قابل وثوق و سندی را ماند (انوری ۵) پیش ازین عمری بیاد عشق او بر داده ام ؏ باز گشتم عاشق دیدار او تدبیر چیست ؏ و به تحقیق ما معنی حقیقی این (۴) ثمر دادن (ظهوری ۵) شاخ و برگے می دهم از رشک گر تقلید را ؏ نیستم نخلی که جز مهر و محبت بر دهم و (۵) کنایه از منتج شدن (انوری ۵) روزم بآخر آمد و روزی نداد بر ؏ زانگونه روزگار که آن روزگار بود و (۶) در آغوش گرفتن و آغوش دادن (رضا ۵) زخم ما پهلو به خنجر می دهد ؏ شیشهٔ ما سنگ را بر می دهد ؏ و (۷) مرادف دادن چنانکه (بباد بر دادن خاکستر) (انوری ۵) بباد عدم بر دهد گر بخواهد ؏ خلاف تو خاکستر آفرینش ؏

(اردو) (۱) تلف کرنا (۲) صرف کرنا (۳) رہا کرنا (۴) پھل دینا - لیکن محاورہ اردو مین (پھل آنا) کا استعمال ہے جیسے "اس درخت کو امسال پھل نہین آیا - دکن مین کہتے ہین" اس درخت نے امسال پھل نہین دیا"

(۵) پھل دینا۔ جیسے دکن مین کہتے ہین "اُنکی محنت نے پھل نہین دیا" اور محاورۂ اردو مین "اُن کی محنت بار آور نہین ہوئی" آغوش مین لینا (۷) دینا۔ دیکھو (دادن)

بردار خان آرزو در سراج گوید کہ معروف چنانکہ (سعدی ؎) ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار؛ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری و فرماید کہ بعضی از اہل تحقیق نوشتہ اند کہ یکی از اہل ایران کہ فاضل و ثقہ بود می گفت کہ لفظ بردار کہ اینجا واقع است بضمّ اوّل است بخلاف (فرمانبردار) بدان معنی کہ فرمان را برداشتہ برد مثل علم بردار کہ آن فرمان بمعنی حکم است و بردار ماخوذ از بردن بمعنی پذیرفتن و قبول کردن و این فرمان بمعنی کاغذ نوشتہ است و بردار مشتق از برداشتن و بردن کہ بمعنی رسانیدن است ازان (فرمان بر) می باید گفت مثل (کبوتر نامہ بر) و برین تقدیر و تفرقہ خیلی نازان بود لیکن ضابطۂ فارسیان است کہ اسم فاعل مرکّب و صیغۂ امر بریک وزن می آید مثل (تیزرو) و (سخندان) و (دقیقہ سنج) و شک نیست دران کہ امر از بردن لفظ بر می آید پس اسم فاعل نیز بر می باید و این لفظ در ہر دو معنی مشترک است پس (فرمان بر) بمعنی فرمان برندہ باشد خواہ بردن بمعنی رسانیدن باشد خواہ بمعنی پذیرفتن ملاحظہ نمایند چہ لازم کہ وقت ارادۂ پذیرفتن امر از بردن۔ بردار بضمّ اوّل باشد پس بردار بفتح اسم فاعل است از برداشتن چہ امر این مصدر نیز بردار آمدہ و برداشتن بمعنی گرفتن بردوش و آویختن بدست آمدہ و بمعنی پذیرفتن و قبول نمودن نیز مستعمل شدہ چنانکہ در عرف می گویند "متن برداشت" یعنی قبول کرد و غالب آنست کہ فاضل مذکور را شبہ از لفظ (برخوردار) شدہ باشد چرا کہ خوردن درین محل بمعنی معروف

نیست و اسم فاعل (خوردار) ازان آمده واز
خوردن بمعنی مشهور - خور پس از فرمان بردن بمعنی
رسانیدن فرمان بر - باید گفت مثل بینوا بمعنی
واز (فرمان بردن) بمعنی پذیرفتن - فرمان بردار
بضم واز فرمان برداشتن فرمان بردار بفتح و
از آنچه گفته شد بوضوح پیوست که این تفرقه
بیحساب است و نیز بر لفظ (برخوردار) که خلاف
قیاس است قیاس کردن دور از حساب
است (انتهی کلامه) و خود خان آرزو گوید
که خلاف قیاس بودن لفظ برخوردار محل نظر
است چه مردار و رفتار و گفتار و دیدار
آمده - غایتش کلمه آر که مفید معنی نسبت است
گاهی افاده فاعلیت کند چنانکه (برخوردار) و
(مردار) و گاهی افاده بمعنی حاصل بالمصدر چنانچه
در رفتار و گفتار و دیدار و برداشتن بمعنی
پذیرفتن و قبول کردن محل نظر و (بتن برداشت
تمام کلمه بمعنی قبول کرد است نه تنها برداشت

و حق تحقیق آنست که برداشتن از افعال
مصنوعه مرکبه است از قسم نگاه داشتن مرکب
از بر بمعنی بالا و داشتن بمعنی معروف - پس برین
تقدیر از عالم برخوردار نباشد چه آن ماخوذ
است از (برخوردن) بمعنی نصیب و بهره
یافتن و آر که کلمه نسبت است و این از بر
بمعنی بالا و دار که اسم فاعل است از داشتن
و بردار که منظور آن فاضل است از بردن
بضم است لیکن حق آنست که قیاس درین
امور پیش نمی رود و برهان قدر که مسموع است
اقتصار کرده می آید و بردار بضم از هیچ اهل زبان
استماع نه شده و هر که دعوی کند سندی برای
او ضرور است (انتهی) **مؤلف** حقیر این
کتاب عرض می کند که نمیدانیم که خان آرزو
چرا نقل قول فاضل کرد و چه نتیجه از تحقیق خود
بر اورد - می گوید که (حق تحقیق آنست) و
نمی داند که هیچ تحقیق نکرد و چنان است که او را

درگمان ست . باید دانست که برداردا) امر
حاضر است از برداشتن و برداشتن مرکب است
از کلمهٔ بر و مصدر داشتن و بوجه همین کلمهٔ بر
معنی بلند کردن در مصدر مرکب برداشتن پیدا
شد چنانکه بجایش می آید و اصل بردار بقاعدهٔ
فارسی (بر داش) بود شین معجمه را بدل کردند
به رای مهمله چنانکه انگاشتن و انگاردن و
آغاشتن و آغاردن و امباشتن و امباردن
وجادارد که برعکس این گیریم که برداشتن مرکب
است از اسم مصدر بردار و مبدل آن برداش
و علامت مصدر تن تکمیل بحث ماخذ این
مصدر بجای خودش کنیم انشاء الله بالجمله بردار
امر حاضر است و معنی اسم فاعل اصلا دران
نباشد و فاعل این مصدر بردارنده باشد.
فارسیان بقاعدهٔ خود چون اسم را با امر حاضر
مرکب کنند افادهٔ معنی فاعلی کند همین است اسم
فاعل ترکیبی چنانکه (علم بردار) و (فرمان بردار)

وامثال آن و(۲) بمعنی لفظی (بالای دار) که کلمهٔ بر
بمعنی علی است و دار بمعنی خودش و جادارد که
اسم مفعول ترکیبی گیریم بمعنی کسی که بالای دار
آویخته و کشیده شده و مرکبات این در ملحقات
می آید و حقیقت (برخوردار) بجای خودش
بیان کرده ایم که موافق قیاس است این است
حق تحقیق که مطابق قیاس و قواعد فارسی
است . نمیدانیم که خان آرزو چه حق تحقیق
ادا کرد که ناز بران می کند ما گوئیم که درین لفظ
قیاس ما به منزل رساند و ضرورت اتکا بر سماعت
باقی نماند و بهترین تحقیق آنست که هرچه از
زبان و کلام اهل زبان بگوش خورد محقق زبان
آنرا بر سبیل قیاس و قواعد بماخذ برد. مخفی مباد
که اگر (بُرد آوردن) بضم موحده بمعنی بازی
به بُرد رساندن گیریم چنانکه معروف است
(۵) بازیم بُرد آورد چون غیر شه باقی نماند
کز شهان در عرصه تنها نمی آید نبرد
اندر نیصورت

(۳) (بُردار) بضمّ اوّل کسی را توان گفت کہ بازی را بہ بُرد رساند کہ این مرکّب است از لفظ (بُرد) ولفظ (آر) کہ مخفّف (آور) و امر حاضر آوردن است و این اسم فاعل ترکیبی است بقاعدہ کہ بالا مذکور شد و اے برہند نژادی کہ سکندری خورد است و باین مایۂ تحقیق می داند کہ حق تحقیق ادا کردہ است مقصود فضلای عجم نمی داند و با قلّت معلومات خود می خواہد کہ از حکمرانان عجم بلاف ستاند۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر معنی دوم کردہ گوید کہ (۴) بمعنی برافراختہ و بلند ساختہ و آویختہ و بردار کشیدن و کردن و (۵) بمعنی خانۂ تابستانی۔ **مؤلّف** عرض کند اگر سند استعمال بمعنی چہارم بدست آید توانیم گفت کہ مجاز معنی دوم است کہ از معنی مدوم کہ خاص است معنی چہارم بطور عام پیدا شد و انچہ صاحب انند این را بمعنی مصدری (بردار کشیدن) بیان کرد غور بر قواعد فارسی زبان نکرد و برای معنی پنجم ہم طالب سند استعمال باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مفرّس باشد کہ مرکّب است از کلمۂ (بر) بمعنی بلند و بالا و (آر) کہ بعربی زبان خانہ را گویند و جادار کہ دار بلند خانۂ تابستانی را گوئیم کہ معاصرین ہم برای موسم تابستانی بالاے کوہ ہا خانہا سازند کہ سرد می باشد (۶) بمعنی بردارندہ و گیرندہ و این اسم فاعل ترکیبی است بہ ترکیب کلمۂ بر بالفظ (آر) کہ امر حاضر داشتن است و سند این معنی از اصطلاح (بردار وبدو) من وجہ حاصل می شود (اردو) (۱) اُٹھا (۲) دار پر سولی دیا ہوا شخص۔ مذکّر (۳) بازی کو بُرد کرنے والا۔ مذکّر۔ (۴) بلند کیا ہوا۔ لٹکایا ہوا مذکّر۔ (۵) تابستانی مکان جو بلندی پر واقع ہو۔ مذکّر۔ (۶) اُٹھا لیجانے والا۔ لینے والا

بردار زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول

بهار وانند مرادف بردار کردن وکشیدن وفرا
که امّا رسم ولایت چنان است که چوبی خم نصب
کنند وآدمی را رسن بحلق بسته بردار می کشند بطوریکه
درهندوستان کشند مرسوم نیست (ملّا وحشی ۵)
اینکه وحشی را زدی بردار کم لطفی نبود ؛ اوّلش
بردار سنّت داری بایست کرد ؛ (ملّا شانی تکلو ۵)
بدین رغبت که من جان درسر کار تو می بازم ؛ هوسناکان
عشقت را همه بردار خواهم زد ؛ **مؤلّف**
عرض کند که جزین نیست که این بمعنی حقیقی است
وزدن بجای خودش بمعنی کردن وکشیدن می آید
مخفی مباد که حالا رسم هند هم همچنان است که در
عجم بود فرق همین قدر است که بعوض چوب خمیده
بالای دوستون راست چوبی قائم کنند ورسن
درمیانش آویخته بگردن مجرم می اندازند ومجرم
را آویخته کنند تا بجبس دم بمیرد ؛ نتیجه هردو رسم
واحد است (اردو) دار پر چڑھانا - بقول آصفیہ
سولی پر چڑھانا - سولی دینا -

(۱) بردار کردن
(۲) بردار کشیدن

مصادر اصطلاحی - بقول
بحر و بهار مرادف (بردار
زدن) که گذشت (امیر شاهی سبزواری ۵)
من گرفتارم بجرم عشق بردارم کنید ؛ تا بکوی
دوست دشمن بینم باردار گیر ؛ (خواجه نظامی
۵) بفرمود تا خوار کردندشان ؛ رسن بسته
بردار کردندشان ؛ (سید حسین خالص ۵)
خالص آن سوخته گر خونی پروانه نبود ؛ شعله
را شمع بگو بهر چه بردار کشید ؛ (واله هروی ۵)
نگهم را کشیده از مژگان ؛ دور باش نگاه او
بردار ؛ (صائب ۵) گردنی داریم از موی
میان باریک تر ؛ سر نمی پیچیم اگر بردار ما میکشی ؛
(اردو) ۱ و ۲ دیکھو بردار زدن -

بردار و بدو

اصطلاح - بقول وارسته
وبحر و بهار زرد و عیار یکه چیزی را از پیش کسی
بجستی بردارد و براه خود گیرد و در محاوره گویند
طرفه بردار و بدویست ؛ (سلیم ۵) بسنگین

باری کوہ آورد تاب ؛ کہ بردار و بدو باشند اعراب

مؤلف عرض کند کہ بردار بمعنی ششم اوست
کہ بجایش گذشت و بدو بقول منتخب لغت عربست
بالفتح بمعنی بیابان و در بیابان بودن و در محاورۂ
معاصرین عرب۔ عربان دشتی کہ در کوہ و بیابان
سکونت پذیرند پس فارسیان این ہر دو لفظ را
با واو عطف جمع کردہ بمعنی عیار و دزد استعمال
کردند و این محاورہ باشد و بس (اردو) اُچکا
بقول امیر۔ ہندی۔ بدمعاش۔ اٹھائی گیرا۔ شاطر
وہ چور جو دن دھاڑے نظر کے سامنے مال
اُڑا لے اور کسی کو خبر نہو۔ (میر ؎) اس راہ زن
سے ملکر دل کیونکہ کھو نہ بیٹھیں ؛ انداز و ناز اُچکا
غمزہ اٹھائی گیرا ؛

بردارہ | اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی
است بالفتح راہی کہ غیر در برای آمدن خانہ بود مؤلف
عرض کند کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان
ازین ساکت۔ قول مجرد صاحب شمس اعتبارا

نشاید اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس
کرد کہ ہای نسبت بر امر حاضر برداشتن زیادہ
کردہ اند و معنی لفظی این منسوب بہ بردار و
بدینوجہ کہ (بردار و بدو) دزد و عیار را
گفتہ اند چنانکہ گذشت بعید نیست کہ در معنی
را بدین اسم موسوم کردہ باشند و این من وجہ
تعلق دارد بہ استعمال ہند ہم (اردو) چور
دروازہ) دکن میں اُس دروازے کو کہتے ہیں
جو مکان کے معمولی دروازہ کے سوا کسی دوسری
جانب رکھا جاے۔ صاحب آصفیہ نے اس کا
ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ غیر معلوم
دروازہ وہ راستہ جو عام لوگوں کو معلوم نہو

برداشت | بقول بحر کہ بدل برداشتن
نوشتہ (۱) بمعنی سواری صاحب غیاث ہمزبانش
و بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۲) تحمل و
صبر و شکیبائی و (۳) نوعی از ساز و گوید کہ
لغت فارسی است خدائی کہ از معاصرین عجم

در فرهنگ خود بذکر معنی دوم گوید که (۴) اعزاز واکرام هم چنانکه گویند "برداشت کردم" یعنی عزت نهادم و گرامی داشتم. **مؤلف** عرض کند که اسم مصدر برداشتن است که می آید وجادارد که این اسم را هم مرکب گیریم از کلمهٔ بر ولفظ داشتن که بمعنی بالا دارنده بود فارسیان بزیادت نون قافی در آخرش چنانکه پادافش و پلاشت وفرامش و فراشت) خاص کردند برای هر چهار معانی بالا که دران معنی بلندی پیدا است و نسبت معنی سوم عرض می شود که بلحاظ بلندی آواز شان عجبی نیست که بدین اسم موسوم شد ونسبت معنی چهارم بر اعتبار محقق اهل زبان گوئیم که اعزاز واکرام هم تعلق دارد با بلندی (اردو) (۱) سواری. مؤنث (۲) برداشت. بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث. سہار. تحمل. صبر. سنتوکہ. (۳) ایک ساز کا نام فارسی بین برداشت ہے بمعن بلند آوازی کی وجہ سے یہ نام ہوا ہو (۴) اعزاز واکرام. مذکر.

برداشتن مصدریست شامل بر سی و دو معنی حقیقةً و مجازاً که بقول بحر و موارد (۱) بمعنی بلند ساختن و بالا بردن است (کامل التحریف) مضارع این بردارد. چنانکه (برداشتن نوا) و (برداشتن دست دعا) که بجای خودش می آید. **مؤلف** عرض کند که (برداشت) که گذشته اسم این مصدر است که بزیادت علامت مصدر (تن) در آخرش مصدری وضع کردند و یک نون قافی از دو نون قافی مجتمعه حذف شده (برداشتن) شد و مضارع این (برداشت) بود ولیکن در محاوره شین معجمه بدل شد به رای مهمله چنانکه مثالش بردار (برداشت) گذشت. وجادارد که این را مزید علیه (داشتن) گیریم بزیادت کلمهٔ بر بران و بمعنی بالا و فوق گذشت و (داشتن) مرکب است از (داشت) وعلامت مصدر (تن) که از دو نون قافی یکی حذف شد و داشت در

فارسی زبان بمعنی حفظ و محافظت آمدہ و متقدمین و محققین مصادر فارسی داشت را حاصل بالمصدر داشتن گرفتہ اند و تحقیق ما چنانکہ مذکور شد ہم مصدر ہم مخفی مبادکہ فصل میان کلمہ بردد لفظ داشتن ہم آمدہ چنانکہ در (برداشتن سر بہ تیغ) می آید کہ متعلق بہ معنی نہم این است۔ خان آرزو در چراغ خوب اختصاری را پسندید و بر معروف قناعت کرد و معنی ہفتم را مزید بران و در سراج سکوت مطلق کہ ترک کردن فتی بہتر از در دسری دانست و دعوای (حق تحقیق ادا کردن) شایان ہیچ محققین است کہ از سی و چار معانی دو معنی را برداشت و سی معانی را بر رکم ترک الاول للآخر گذاشت و از ان دو معانی یکی را معروف نام نہادن انقدر وسعت دارد کہ سی و سہ معانی را در حیطۂ بیان می آرد اگرچہ معروفش مجہول است (ہ) آفرین باد بر ین ہمت مردانۂ او ہ کہ باقصای زمین است نہانخانۂ او ہ (اردو) اٹھانا۔ بقول امیر اونچا کرنا (فقرہ) اتنی بھی کیا کاہلی ہے ہاتھ اُٹھا کر بوتل اُتار لو"

(۳) برداشتن بقول بحر تحمل کردن و برد و باری نمودن چنانکہ (برداشتن بار) و (برداشتن حرف) کہ بجای خودش می آید (ظہوری ہ) حرف مرہم گفتہ باشد بے رضای من لبم ہ بہیروت امن قدر از دلفگاری برنداشت ہ (ولہ ہ) شوخ خارا پوش ما خار اشکن ہ کردآن خاری کہ خارا برنداشت ہ (اردو) اُٹھانا۔ بقول امیر جھیلنا اور سہنا۔ مصیبت برداشت کرنیکی جگہ (غافل ہ) کیا کیا اُٹھائے صدمے اس نے جدائیون کے ہ یہ دل ہے یا کہ خارا مین کچھ نہین سمجھتا ہ (آتش ہ) روز مولود سے ساتھ اپنے ہوا غم پیدا ہ لالہ سان داغ اٹھانے کو ہوے ہم پیدا ہ (اسیر ہ) ہزار زخم جگر پر اُٹھائے بلبل نے ہ دیا ہزار دہن سے جواب غنچۂ گل تر

(آتش ۵) نہ کسی کو کڑی کہی ہمنے نہ کسی کی کڑی اُٹھائی بات ۔

(۳) برداشتن - بقول بحر و مولد و جہانگیری **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوم است چنانکہ (برداشتن از کسی) یعنی برداشت طرکسی کردن و سند این بجای خودش می آید (اردو) جور و ستم سہنا ۔

(۴) برداشتن - بقول بحر شروع و آغاز خواندگی کردن و بقول صاحب مولد و صدر دن چنانکہ (برداشتن غزل) کہ بجای خودش می آید **مؤلف** عرض کند کہ اقیم صاحب بحر را پسند کنیم - (اردو) آغاز کرنا - شروع کرنا (کسی غزل وغیرہ) کا گانا - امیر نے اُٹھا پر فرمایا پڑھنا - نکالنا (مقدموں کی نسبت) (انشاء) یاد آتا ہے وہ حرفوں کا اُٹھانا اب تک ۔ جیم کے پیٹ میں اک نقطہ ہے اور خالی ہے ۔

(۵) برداشتن - بقول بحر ایذا کسی رسانیدن **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال آنرا کہ از نظر ما نگذشت و صعب است کہ پیش نہ مند (اردو) ایذا دینا - ستانا - (آتش ۵) جو نہ دے ایذا کوئی میرا نہیں دنیا سے کوئی دیوار کو اندیشۂ حاصل کہاں ہے ۔

(۶) برداشتن - بقول بحر و موارد و رشیدی و بقول ما دفع کردن ہم چنانکہ (برداشتن جیزی از راہ و غیرہ نمک) و (برداشتن نزاع) کہ بجای خودش می آید **مؤلف** عرض کند کہ چیزی را از جای او دور کردن است (اردو) اُٹھانا - بقول امیر کوئی چیز کسی جگہ سے ہٹانا - نکالنا - باہر کر دینا - رفع کرنا - ہٹانا - (فقرہ) اس گھر سے کرسیاں اُٹھا کر فرش بچھا دو یہ اندھیرا ۵) چمن سے جب رخ انور سے تو نقاب اُٹھائے گو یہ شب ہو کہ صباحت ہو یا من سے جدا ہو

(اسیر ؎) نہواس چار حد مین نقد رائج کیون کلام اپنا اُٹھاکر اعتراض غیر کو سکہ بٹھایا ہی؟
(ظفر ؎) اُٹھایا اے فلک کیون تونے ہمکو کوے جانان سے کہ مناسب خاکسارونکا بوستر تھا تو اس جا تھا؟
(۷) برداشتن - بقول بحر اختیار کردن وبقول موارد پیش گرفتن چنانکہ (برداشتن کار) و (برداشتن راہ) کہ بجای خودش می آید - **مؤلف** عرض کند کہ استعمال این از ملحقات این ظاہر شود (اردو) اُٹھانا - بقول امیر اختیار کرنا - (فقرہ) جیسے باپ نے رکھا بیٹے نے اُٹھایا؟
(۸) برداشتن - بقول بحر وموارد جائز ورواشتن چنانکہ (برداشتن کسی) **مؤلف** عرض کند کہ این در حقیقت بمعنی اجازت دادن باشد ومباح کردن - سند این در ملحقات می آید (اردو) روا رکھنا - بقول آصفیہ جائز رکھنا - مباح سمجھنا - منظور کرنا -
(۹) برداشتن - بقول بحر وموارد بریدن وقطع کردن چنانکہ (برداشتن سر بہ تیغ) **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ تعلق دارد بامعنی بست وسوم برداشتن کہ برداشتن سر بہ تیغ ہم جدا کردن سر از جسم است - سند این در ملحقات می آید (اردو) کاٹنا -
(۱۰) برداشتن - بقول بحر بساختن وبقول موارد ساختن وایجاد کردن چنانکہ (برداشتن چیزی) بچیزی کہ بجای خودش می آید - **مؤلف** عرض کند کہ تعمیر وقائم کردن چیزی ہم داخل ہمین معنی باشد چنانکہ (برداشتن دیوار) کہ بجایش مذکور شود (اردو) اُٹھانا - بقول امیر بنانا - تعمیر کرنا - (آتش ؎) خرابی سے ارادہ ہے مکان تعمیر کرنیکا ہے گرا کر قصر تن کو گور کی منزل اُٹھائی ہے؟
(۱۱) برداشتن - بقول بحر وموارد بمعنی حمل کردن - صاحب موارد فرماید کہ یافتن ودریافتن

ہم چنانکہ (برداشتن خجالت) **مؤلف** عرض کند کہ (گرفتن و بدست گرفتن) ہم داخل ہمین معنی است چنانکہ (برداشتن جاروب) صاحب موارد باستناد کلام ظہوری (برداشتن جاروب) را بمعنی کشیدن و دادن نوشتہ ولیکن (بدست گرفتن) کہ بالا مذکور شد بہتر ازان است و (برداشتن امید) بمعنی حاصل کردن آرزو ہم بہمین تعلق دارد و جادارد کہ معنی شانزدہم یعنی (پیدا کردن) را ہم من وجہ با ین متعلق کنیم و (برداشتن خرمن) و (برداشتن حلاوت) و (برداشتن مایہ) و (برداشتن نقش) و (برداشتن زخم) ہم کہ بجای خودش می آید متعلق است بہمین (ظہوری ؎) گشت بر سینہ عرض محزن داغ ۔ زانچہ می خود است بیشتر برداشت) و معنی (اخذ کردن) نیز داخل ہمین معنی است (ظہوری ؎) چہ مقدار شرمندۂ می خورانم ۔ عجب گر زمن اینقدر بر ندارد ۔ (اردو) اُٹھانا۔ بقول امیر حاصل کرنا۔ پانا۔ لینا۔ ہاتھ مین لینا (فقرہ) ہمنے آپ کی بدولت بڑے بڑے مزے اُٹھائے ۔ (ذوق ؎) ابر باران کے نہ کیون لطف اُٹھائین میخوار ۔ کہ اُڑاتے ہین گنہگار ہی رحمت کے مزے ۔ (ناسخ ؎) خفت اسدرجہ اُٹھائی ہے سیہ کاری سے ۔ کہ مرے جسم سے ہے دانۂ فلفل بھاری ۔ (فقرہ) ہمکو کسی کا احسان اُٹھانا گوارا نہین ۔ (نیر ؎) تا چند کام لیجئے گا تیغ شرم سے ۔ اکدن تو خنجر خم گردن اُٹھائیے ۔

(۱۲) برداشتن ۔ بقول بحر و موارد بمعنی ہمراہ گرفتن و بخیال **مؤلف** بُردن ہم چنانکہ (برداشتن نوشتہ) و (برداشتن سراغ)۔ صاحب موارد گوید کہ ظاہر نصیر آبادی در حال ولی قلی بیگ نوشتہ ۔ نبایان و معماران را برداشتہ متوجہ آن مقام شد ۔ و (برداشتن زاد راہ) ہم سند این است کہ

بجایش می آید (اردو) ساتھ لیجانا۔

(۱۳) برداشتن۔ بقول بحر وصلت کردن **مؤلف** عرض کند کہ جمع است کہ کمتر استعمال پیش نکردہ از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین مصادر فرس از ین معنی ساکت۔ مشتاق سندی باشیم (اردو) ملنا۔

(۱۴) برداشتن۔ بقول بحر سرانجام کردن و بقول صاحب موارد بجا آوردن کہ بخیال ما ہر دو یکی است و بیان موارد بہتر از صاحب بحر است چنانکہ (برداشتن فرمان) کہ بجایش می آید (اردو) اُٹھانا۔ بقول امیر انجام دینا۔ اہتمام کرنا۔ (فقرہ) اکیلی جان نے ساری گھر کا کام اُٹھالیا ہے" (بجا لانا)

(۱۵) برداشتن۔ بہ تحقیق ما بمعنی بے تعلق کردن چنانکہ (برداشتن دل) و (برداشتن دست) و (برداشتن چشم) صاحب موارد این را بمعنی دور انداختن نوشتہ و من وجہ تعلق دارد با معنی ششم کہ گذشت (اردو) اُٹھانا۔ بقول امیر قطع تعلق کرنا۔ آپ فرماتے ہین کہ ان معنی کا استعمال ہاتھ اور دل اور آنکھ کے ساتھ ہے (رشک ؎) اے رشک کو عشق بتان جب نہ اُٹھا سکا ہم نے جہان سے دل شیدا اُٹھالیا (صبا ؎) پہلو تہی نہ عاشق خستہ سے کیجئے ہے بیمار سے نہ ہاتھ مسیحا اُٹھائیے (برق ؎) تیرے دیدار سے مین آنکھ اُٹھاؤن کیونکر ہے زلف سے پای نظر حلقۂ زنجیر مین ہے

(۱۶) برداشتن۔ بقول موارد بمعنی برآوردن **مؤلف** عرض کند کہ پیدا کردن و من وجہ بمعنی حاصل کردن است کہ بر معنی یازدہم گذشت چنانکہ (برداشتن ثمر) کہ بجای خود مذکور می آید (اردو) لانا۔ دیکھو برداشتن کے گیارھوین معنی۔

(۱۷) برداشتن - بقول موارد محو و ناپدید کردن چون (برداشتن نام از جہان) مؤلف عرض کند کہ (مسدود کردن و موقوف کردن) داخل ہمین معنی است چنانکہ (برداشتن رسم) کہ بجایش می آید (اردو) اُٹھانا - بقول امیر معدوم کرنا - مٹانا - موقوف کرنا - (صبا ؎) بزم جہان سے عیش ہمارا اُٹھالیا ہے کیا قہر ہے ہمین نہ خدایا اُٹھالیا ہے (ظفر ؎) اسلام عجم مین ظفر آیا تھا عرب سے ہے اسواسطے تا مذہب زرتشت اٹھائے ہے (فقرہ) ہم نے اپنے یہان سے یہ رسم اُٹھادی "

(۱۸) برداشتن - بہ تحقیق ما بمعنی بار و ثمر آوردن و کلمۂ بر در اینجا بمعنی ثمر و بار است کہ با مصدر (۲۹۱۶) داشتن مرکب شد و سند این از صائب بر (برداشتن خجالت) می آید (اردو) بار آور ہونا -

(۱۹) برداشتن - بہ تحقیق ما بمعنی منقوش شدن و نقش حاصل کردن چنانکہ (برداشتن نگین نام را) کہ بجای خودش می آید - صاحب موارد بسند اصطلاح بالا (برداشتن) را بمعنی روشن و ظاہر و نمایان شدن آوردہ و غور برسند مرزا بیدل نکردہ کہ بر (برداشتن نگین نام را) می آید (اردو) منقوش ہونا - کندہ ہونا - کھودا جانا - جیسے "کتبہ ابھی کندہ نہین ہوا - کھودا نہین گیا"

(۲۰) برداشتن - بقول موارد میراندن و فرماید کہ متعلق بہ معنی ہفدہم ہم درست می شود کہ گذشت چنانکہ (برداشتن خدا کسے را) کہ بجای خودش می آید مؤلف عرض کند کہ ہمین خوش می نماید کہ این را جداگانہ قائم کنیم (اردو) اُٹھانا - بقول آصفیہ فنا کرنا - جان لینا (فقرہ) خدا دنیا سے عزت و آبرو کے ساتھ اُٹھالے (رباعی ؎) کیا خوار و زبون کیا و فانے مجکو ؎ کونے مین بٹھا دیا حیانے مجکو ؎ نظرون سے بتون کے گر پڑا تھا مومن ؎ صد شکر اُٹھالیا خدا نے مجکو ؎

(۲۱) برداشتن - بقول موارد بمعنی بیرون آوردن چون (فروغ از چیزی برداشتن) - (ظہوری ص۵) نقاب بچون زرخ آن آفتاب بردارد ۔ صد آفتاب فروغ از نقاب بردارد ۔ ای بیرون می آرد ۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب موارد اینمعنی را از ہمین سند پیدا کردہ است حرزین نیست کہ (از نقاب) یعنی (از برداشتن نقاب) گیرد مقصودش ہمین کہ از برداشتن نقاب فروغ صد آفتاب کہ مراد از فروغ حسن یار است بیرون می آید زما این را متعلق کنیم بہ معنی شما نزدہم کہ پیدا کردن است فتامل (اردو) باہر لانا - پیدا کرنا - ظاہر کرنا -

(۲۲) برداشتن - بقول موارد بمعنی خوردن چنانکہ (برداشتن می) کہ بجای خودش می آید مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد کہ برداشتن جام و می حرکتی است کہ از ان خوردن بظہور می آید (اردو) پینا -

(۲۳) برداشتن - بقول موارد بمعنی جدا کردن چنانکہ (برداشتن سلسلہ از پا) کہ می آید مؤلف عرض کند کہ جدا کردن و دور کردن قریب ہمدیگر است - پس من وجہ تعلق دارد با معنی ششم (اردو) جدا کرنا - دور کرنا - (دیکھو برداشتن کے چھٹے معنے)

(۲۴) برداشتن - بقول موارد بمعنی سلب کردن چنانکہ (برداشتن خواب) کہ بجای خودش می آید مؤلف عرض کند کہ اینہم من وجہ با معنی ہفدہم تعلق دارد کہ از سلب چیزی معدومی و مسدودی آن پیدا می شود (اردو) اٹھانا بقول اہر مٹانا معدوم کرنا - دیکھو برداشتن کے سترھویں معنے

(۲۵) برداشتن - بقول موارد بمعنی زائل و متغیر کردن - چنانکہ (برداشتن رنگ) کہ بجای خودش می آید مؤلف عرض کند کہ من وجہ متعلق از دور کردن است کہ بر معنی ششم گذشت

(اردو) زائل کرنا۔ متغیر کرنا۔

(۲۶) برداشتن۔ بقول موارد بمعنی کردن چنانکہ (برداشتن فغان) و(برداشتن الامان) و(برداشتن ترکتاز) **مؤلف** گوید کہ ہر دو مصادر اول الذکر من وجہ بمعنی اول ہم تعلق دارد و از (برداشتن الامان) معنی گفتن ہم پیدا می شود کہ مراد از صدای الامان بلند کردن است (اردو) کرنا۔ بلند کرنا۔ کہنا۔

(۲۷) برداشتن۔ بقول موارد بمعنی زود زود بر قطار آوردن چنانکہ (برداشتن پا) **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بمعنی اول برداشتن کہ گذشت وصراحت کافی بر (برداشتن پا) کنیم (اردو) اٹھانا۔ بقول امیر۔ بڑھانا۔ دیکھو برداشتن پا۔

(۲۸) برداشتن۔ بقول موارد و بہار بمعنی پذیرفتن (صائب ؎) ہزار خرقہ آلودہ ہے برداشت ؎ چہ دولت است کہ پیر مغان بانصاف است ؎ (ظہوری ؎) گریہ سر دادیم دریا برنداشت ؎ داغ دل گشتیم وصحرا برنداشت ؎ **مؤلف** عرض کند کہ (برداشتن چیزی بہ چیزی) ہم متعلق بہ ہمین است کہ می آید (اردو) اٹھانا۔ بقول امیر قبول کرنا۔ آپ نے اسکو رنگ کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے (صبا ؎) خونباری فراق سے گلپوش ہو گئے ؎ کپڑوں نے رنگ داغ جگر کا اٹھا لیا ؎

(۲۹) برداشتن۔ بقول موارد۔ یافتن و دریافتن چنانکہ (برداشتن پی) **مؤلف** عرض کند کہ از معنی ہفتم و یازدہم ہمین معنی بدست می آید و ذکر ہر دو معنی یازدہم کردہ ایم (اردو) پانا معلوم کرنا۔ دیکھو برداشتن کے ساتویں اور گیارھویں معنے۔

(۳۰) برداشتن - بقول موارد بمعنی بردن چنانکه (برداشتن سراغ) مؤلف عرض کند که متعلق است بمعنی دوازدهم که ذکر این هم همانجا کرده ایم وضرورت ندارد که این را جداگانه قائم کنیم (اردو) لیجانا۔

(۳۱) برداشتن - بقول موارد بمعنی خریدن چنانکه (برداشتن چیزی بچیزی) مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی بست وهشتم برداشتن است که گذشت سند این بر مصدر بالا می آید ونقصانی نیست اگر معنی اوّل الذکر هم قائم کنیم (اردو) خریدنا۔

(۳۲) برداشتن - بقول موارد - بمعنی نوشتن چنانکه (برداشتن نقل) صاحب موارد سندے که برای این پیش کرد مانقلش بر (برداشتن سواد) و (برداشتن نسخه) برگشته ایم مخفی مباد که اگرچه برای این معنی سند استعمال بدست نیامد لیکن معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) لکھنا۔

(۳۳) برداشتن - بتحقیق ما بمعنی بهره ونفع یافتن وحاصل کردن که کلمهٔ بر در اینجا مجاز است از معنی ثمره وبار که بجایش گذشت وسند این از ظهوری بر (برداشتن از چیزی) می آید۔ (اردو) نفع پانا۔ حاصل کرنا۔ فائدہ اُٹھانا۔ (۲۸۱۹)

(۳۴) برداشتن - بتحقیق ما بمعنی واکردن چنانکه (برداشتن قفل) که می آید وسند این هم همدر انجا مذکور ومن وجه تعلق مجاز باشد بامعنی ششم (اردو) کھولنا۔ (۲۸۲۰)

برداشتن آب مصدر اصطلاحی بقول بحر (۱) همراه گرفتن مسافر آب را مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی دوازدهم برداشتن و (۲) حاصل کردن آب متعلق به معنی یازدهم برداشتن (ظهوری ۵) اوان آبی که حصرت کش خضر چرا از جوی خنجر بر ندارند مخفی مباد که (آب

برداشتن) بر ممدوده به همین دو معنی گذشت (اردو) دیکھو آب برداشتن۔

برداشتن اختیار از کسی مصدر اصطلاحی بمعنی سلب کردن اختیار متعلق بمعنی بست و چهارم برداشتن که گذشت (ظهوری ؎) هر کسی درماندهٔ آورده از روز نخست ☆ بختیاری از ظهوری اختیاری برنداشت ☆ (اردو) اختیار لینا (دیکھو اختیار بردن از دست)

برداشتن از جا مصدر اصطلاحی۔ بلند کردن از جا و کنایه از ترقی دادن و کامیاب کردن متعلق بمعنی اوّل برداشتن که گذشت (ظهوری ؎) گوکه بار آرزو آورد دل ☆ کاسمان زد زور از جا برنداشت ☆ مخفی مباد که مصدر (از جا برداشتن کسی را) به همین معنی در الف مقصوره گذشت (اردو) دیکھو از جا برداشتن کسی را۔

برداشتن از چیزی مصدر اصطلاحی

(۱) نتیجه حاصل کردن و بهره یافتن ازان است و کلمهٔ بر در اینجا بمعنی بهره و نفع باشد و هیچ تعلّق از مصدر (برداشتن) ندارد (ظهوری ؎) بملک خود سران بیداد پیداست ☆ که از راه سکندر برندارند ☆ مقصود شاعر همین قدر معلوم می شود که سکندر از خودسری برای آب حیات راهی اختیار کرد که از مقصد دور بود کسانی که با او بودند از آب حیات محروم ماندند برخلاف خضر که او از راهش دور شد و کامیابی حاصل کرد۔ پس تشبیه سکندر برای دعوی مندرجهٔ مصرع اوّل در محض خودسری است و بس و (۲) نیست و نابود کردن و با خود بردن متعلق بمعنی دوازدهم و هفتد هم مصدر برداشتن (صائب ؎) نیست در طالع قدوم میهمان این خانه را ☆ سیل بردارد مگر از خاک این ویرانه را ☆ (اردو) (۱) بهره یاب ہونا۔ کامیاب ہونا (۲) نیست و نابود کرنا۔ اپنے ساتھ لیجانا۔

برداشتن از کسی مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۱) جور کشیدن از کسی متعلق بمعنی سوم برداشتن (کلیم ؎) بردباری چیست جور از دشمنان برداشتن ورنہ جان پروردن است از دوستان برداشتن مخفی مباد کہ ہمین معنی بر (از کسی برداشتن) در الف مقصورہ گذشت و (۲) حاصل کردن از کسی متعلق بمعنی یازدہم برداشتن (ظہوری ؎) بی نصیب انداز تغافل دیگران ؛ دیدہ نادیدن ازما برنداشت ؛ (اردو) (۱) جور سہنا۔ تکلیف اٹھانا۔ دیکھو (از کسی برداشتن) (۲) حاصل کرنا۔ دیکھو برداشتن کے گیارھویں معنے

برداشتن اشک مصدر اصطلاحی بمعنی دور کردن و قطع کردن اشک کنایہ از بند کردن گریہ متعلق بمعنی ششم برداشتن کہ گذشت (ظہوری ؎) مرحبا ترک ہوسناکی شکیبائی نکرد ؛ چشم تر اشک (غنائی از نگارے) برنداشت ؛ (اردو) رونا ترک کرنا۔

برداشتن الامان مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از الامان کردن و الامان گفتن و صدائے الامان برداشتن متعلق بہ معنی اول و بست و ششم برداشتن است کہ بجایش گذشت و (الامان برداشتن) در الف مقصورہ گذشت۔ (صائب ؎) ملامت از دل بیباک من فغان برداشت ؛ ز سخت جانی من سنگ الامان برداشت ؛ (اردو) الامان کہنا۔ بقول امیر مینائی مانگنا (دیکھو الامان برداشتن)

برداشتن امید مصدر اصطلاحی (۱) حاصل کردن و پیدا کردن آرزو و امید است متعلق بہ معنی یازدہم و شانزدہم برداشتن کہ بجایش گذشت (ظہوری ؎) مخور فریب ظہوری من و تو ہم غم دل تو انہمہ امید از کجا برداشت ؛ و (۲) ناامید شدن چنانکہ انمعنی در الف مقصورہ بر (امید برداشتن) گذشت سند این از غنائی شیرازی ہمدرانجا مذکور و انمعنی متعلق است

بامعنی ششم برداشتن (اردو) (۱) امید پیدا کرنا (۲) نا امید ہونا (دیکھو امید برداشتن)

برداشتن لندازہ مصدر اصطلاحی یعنی اندازہ کردن و قیاس کردن متعلق بہ معنی بست و ششم برداشتن (ظہوری ۵) ہمین عیب دارد کہ خود نمائی ہ کہ اندازۂ ہر نظر بر ندارد ہ مخفی مباد کہ ہمین مصدر در الف مقصورہ بر (اندازہ برداشتن) گذشت (اردو) دیکھو اندازہ برداشتن۔

برداشتن بار استعمال (۱) متحمل بار شدن یعنی بار بر گردن یا پشت گرفتن متعلق بہ معنی اول برداشتن و (۲) متحمل تکلیف شدن متعلق بہ معنی دوم برداشتن (بار برداشتن) بہ ہمین ہر دو معنی بجایش مذکور شد (صائب ۱۵)

قامت خم گشت و پشتت بار طاعت بر نداشت ہ چہرۂ بے شرم تو رنگ خجالت بر نداشت

(اردو) دیکھو بار برداشتن۔

برداشتن بچیزے استعمال پذیرفتن بمعاوضہ چیزے و خریدن متعلق بہ معنی بست و ہشتم و سی و یکم برداشتن کہ گذشت (ظہوری ۵) بر کشیدم ریشہاے جان بتارے بر نداشت ہ گل رساندم از نم مژگان بخارے بر نداشت ہ

(اردو) کسی چیز کے معاوضہ مین قبول کرنا خریدنا۔

برداشتن بر مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن بر و بار باشد متعلق بہ معنی یازدہم برداشتن کہ گذشت (ظہوری ۵) ظہوری شکوہ خوش باشاخ و برگفت ہ ز نخل آنچنین بر بر ندارد ہ

(اردو) پھل پانا۔ بقول آصفیہ ثمرہ حاصل کرنا۔

برداشتن بفرزندی مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از گرفتن و قبول کردن بہ پسر خواندگی متعلق بہ معنی بست و ہشتم برداشتن کہ بجاے خودش گذشت (ملا واقف خلجانی ۵)

دل ہمانروز پدر از من شید ابرداشت ہ کہ بفرزندیم این عشق جگرخا برداشت ہ (مرزا ملک مشرقی) چرخ آنروز کہ گہوارہ زپشیم برداشت ہ پدر عشق بفرزندی خویشم برداشت ہ (اردو) متبنی کرنا بقول آصفیہ۔ گود لینا۔ فرزندی مین لینا۔ بیٹا بنانا۔ بیٹا کر لینا۔

برداشتن بکسی مصدر اصطلاحی جائز داشتن ورو داشتن بکسی متعلق بہ معنی ہفتم برداشتن (ظہوری ۵) سخن برسدرہ طوبیٰ ست زان قد ہ بچو سرو صنوبر برندارند ہ (اردو) کسی کے ساتھ جائز رکھنا۔ جیسے محتاط لوگ یار کے قد کی تشبیہ سرو کے ساتھ جائز اور روا نہین رکھتے اس لئے کہ وہ بے بار ہے۔

برداشتن بنا مصدر مصطلاحی بمعنی قائم کردن بنا متعلق بمعنی دہم برداشتن ست کہ بجایش گذشت (خالص ۵) گردباد تو کجا آہ کجائی صحرا ہ این بنارا دل ویران شدہ بہتر برداشت ہ و جادارد کہ بمعنی اول ہم متعلق کنیم کہ بلند کردن بنا ہم محاورہ باشد (اردو) بنیاد برآورد ریا اساس۔

برداشتن بہار مصدر اصطلاحی بمعنی حاصل کردن بہار متعلق بمعنی یازدہم برداشتن کہ گذشت (ظہوری ۵) از نگاہش ہیچ نیاید چشم خزان گلزار خلد ہ دیدہ کز باغ رخسارش بہار برنداشت ہ (اردو) بہار حاصل کرنا۔

برداشتن پا مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از زود رفتن و بہ تعجیل برفتار آمدن متعلق بمعنی بست و ہفتم برداشتن ولیکن بخیال ما متعلق ست بامعنی اول برداشتن پا و قدم بمعنی حقیقی بلند کردن پا و قدم ست برای رفتار (سالک قزوینی ۵) ہمچو مجنون پے آواز درآئی بردار ہ سر زنجیر بدوش انگن و پائی بردار ہ (اردو) قدم اٹھانا بقول آصفیہ جلدی جانا۔ پاؤن بڑھانا۔

جلدی جلدی قدم رکھنا (آتش ۵) جب اٹھایا پاؤن آتش مثل آواز جرس ہو کوسون پیچھے چھوڑ کر مین قافلہ جاتا رہا ہے

برداشتن پنبہ از گوش مصدر اصطلاحی (۱) کنایہ از خبردار شدن و باز آمدن از غفلت (۲) بمعنی حقیقی دور کردن پنبہ از گوش۔ متعلق بمعنی ششم برداشتن (زلالی ۵) کہ یعنی پنبہ چست از گوش بردار ہو گردن مباش و سرفرہ وآر ہو (اردو) (۱) غفلت سے باز آنا۔ (۲) کانون سے روئی نکالنا۔

برداشتن پی مصدر اصطلاحی یعنی سراغ گرفتن و پیروی کردن متعلق بمعنی ہفتم و یازدہم وبست وششم برداشتن کہ گذشت و سند این لفظ سالک قزوینی بر (برداشتن پا) مذکور (دانش ۵) نمی ماند نہان لطف سخن جوینده می یابد ہو پی آہوی مشکین را ببو صیاد بردارد ہو (نظامی ۵) حق نعمت شاہ بگدا نشناسد

پی کشتن شاہ برداشتند ہو (اردو) پیچھا لگانا بقول آصفیہ کھوج لگانا۔ سراغ لگانا۔ پیروی اختیار کرنا۔

برداشتن ترکتاز مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ترکتاز کردن ست متعلق بمعنی ہفتم و بست و ششم برداشتن کہ گذشت (سالک قزوینی ۵) عشق چون ترکتاز بر دارد ہو نی سوارند آسمان فرسان ہو (اردو) لوٹ مار کرنا غارتگری کرنا

برداشتن توشہ مصدر اصطلاحی میراث (برداشتن زادراہ) متعلق بمعنی دوازدہم برداشتن کہ بجائیش مذکور شد (ظہوری ۵) سود از دامن کہ ہنگام سفر ہو توشہ خبر سودائے غدر ابر نداشت ہو (اردو) توشہ سامان لینا

برداشتن تیغ از کسی مصدر اصطلاحی۔ مقابل (برداشتن تیغ بر کسی) و برداشتن در بنجا بمعنی ششم است و معنی اصطلاحی این جان بخشی کسی کردن (ظہوری ۵) در حرم برنداشت

تیغ از نیام بر عمزہ برصید خود حرام نکرد ۔ (اردو) جان بخشی کرنا۔

(۲۸۳۸) **برداشتن ثمر** مصدر اصطلاحی بمعنی برآوردن و پیدا کردن ثمر متعلق بمعنی شانزدہم برداشتن ست کہ بجایش گذشت (ظہوری ۵) بفرض نخل امیدم اگر ثمر برداشت ۔ ز کینہ دست زمین و زمان تبر برداشت ۔ (اردو) پہلنا بقول آصفیہ بار ور ہونا۔ (لفظی ترجمہ پہل لانا پہل پیدا کرنا)

(۲۸۳۹) **برداشتن جاروب** مصدر اصطلاحی بمعنی گرفتن جاروب بدست و جاروب کشیدن متعلق بمعنی یازدہم برداشتن کہ گذشت (ظہوری ۵) زہی خرام کہ طاؤس بہر فراشی ۔ بجلوہ گاہ تو جاروب بال و پر برداشت ۔ (اردو) جاروب کشی کرنا۔ جھاڑو دینا۔

(۲۸۴۰) **برداشتن جلا** مصدر اصطلاحی حاصل کردن روشنی و تابندگی متعلق بمعنی یازدہم برداشتن کہ بجایش گذشت (ظہوری ۵) آن جلا گر عارضش اندوخت چشم ۔ آفتاب عالم آرا برنداشت ۔ (اردو) جلا حاصل کرنا۔ چمک دمک حاصل کرنا۔ چمکنا۔

(۲۸۴۱) **برداشتن چراغ** استعمال بمعنی دور کردن آنست متعلق بمعنی ششم برداشتن (ظہوری ۵) شررسان شعلہ گر غور شید بارد ۔ چراغ از راہ صرصر برندارند (اردو) چراغ دور کرنا۔ ہٹانا۔

(۲۸۴۲) (الف) **برداشتن چشم از چیزی** مصادر

(ب) **برداشتن چشم از کسی** اصطلاحی

(ب) بقول بحر ترک نگاہ کردن (مؤلف) عرض کند کہ این متعلق ست بمعنی ششم برداشتن (ظہوری) گر زند نظر را سپندی بسوزم ۔ کہ داغ تو چشم از جگر برندارد ۔ (ولہ ۵) تغافلہاے صیاد ست آفت حق نگہدارد ۔ مگر در صید بیچیزی کہ چشم از دام بردارد ۔ (مؤلف) عرض کند

کہ از ہر دو سند بالا مصدر (برداشتن چشم از چیزی) پیدا است از اینجاست کہ ما (الف) را قائم کردیم (اردو) آنکھ اٹھانا (بقول امیر) قطع نظر کرنا توجہ اٹھا لینا۔ (برق ؎) تیرے دیدار سے میں آنکھ اٹھاؤں کیونکر ہو زلف سے پائے نظر حلقۂ زنجیر میں ہے ہو

برداشتن چیزی از چیزی مصدر اصطلاحی (۱) ساختن و مخلوق کردن و ایجاد کردن چیزی باشد متعلق بمعنی دہم برداشتن چنانکہ (برداشتن سیما) (حسین ثنائی ؎) زہے سپہر ضمیری کہ چرخ آئینہ فام ہو زگرد راہ تو سیمای اختران برداشت ہو (۲) حاصل کردن و گرفتن چیزی از چیزی متعلق بمعنی یازدہم برداشتن کہ گذشت۔ سند این از صائب بر (برداشتن دل) می آید (اردو) (۱) کسی چیز کو کسی چیز سے بنانا مخلوق کرنا (۲) کسی چیز کو حاصل کرنا۔

برداشتن چیزی بچیزی مصدر اصطلاحی بمعنی قبول کردن چیزی بمعاوضہ چیزی خریدن و این متعلق ست بمعنی بست و ہشتم برداشتن کہ گذشت (نظیری ؎) ز محبت ہر چہ بردم سود در محشر نداشت ہو وین در دانش عرض کردم کس بچیزی بر نداشت ہو بعض محققین این را بمعنی سی و یکم برداشتن متعلق کنند (اردو) قبول کرنا کسی چیز کا کسی چیز کے معاوضہ میں خریدنا۔

برداشتن چیزی از ابرو و غیر ذلک مصدر اصطلاحی بمعنی دور کردن چین ست از ابرو مراد (از ابرو گرہ بیرون بردن) متعلق بمعنی ششم برداشتن کہ بجایش گذشت (مفید) مشکل ست از ابروی آن شوخ چین برداشتن ہو جوہر شمشیر تواں از جبین برداشتن ہو (اردو) چین ابرو سے دور کرنا۔ دیکھو (از ابرو گرہ بیرون بردن)

برداشتن حرف مصدر اصطلاحی بمعنی

متحمل شدن حرف کسی متعلق بمعنی دوم برداشتن که گذشت (مرزا بیدل ؎) چند باید شد ز غفلت مرکز تشنیع خلق ؛ حرف سنگین تا بکی چون گوش کر برداشتن ؛ (اردو) گفتگو کی برداشت کرنا

برداشتن حلاوت مصدر اصطلاحی (۲۸۴م۴) حاصل کردن حلاوت متعلق بمعنی یازدهم برداشتن ست که گذشت (ظهوری ؎) حلاوتی که ز شهد زیاده بود ؛ بشور خنده برون ریختی شکر برداشت (اردو) حلاوت حاصل کرنا۔ پانا۔ اٹھانا۔

برداشتن خجالت مصدر اصطلاحی (۲۸۴م۲) حاصل کردن خجالت وخجل شدن متعلق بمعنی یازدهم برداشتن که گذشت (جلال اسیر ؎) گل پژمرده زنگی غیر حسرت بر نمیدارد ؛ دل افسرده را شبنم ز خجالت بر نمیدارد ؛ (اردو) خجالت حاصل کرنا۔ خجل ہونا۔

برداشتن خدا کسی را مصدر اصطلاحی (۲۸۴م۳) بمعنی از دنیا برداشتن و میراندن و برگ رساندن متعلق بمعنی بستم برداشتن که بجایش مذکور شد (سنجر کاشی ؎) بسوی او نه نهیم سر تا آگه نگردی تو ؛ خدا از پیش چشم من ترا ای غیر بردارد ؛ سند دوم از نعمت خان عالی بر (برداشتن دست دعا) می آید که دران الفاظ (از پیش چشم) نیست (اردو) خدا کا اٹھا لینا دیکھو برداشتن کے بیسویں معنے۔

برداشتن خرمن مصدر اصطلاحی (۵۴۴م۵) حاصل کردن خرمن ست متعلق بمعنی یازدهم برداشتن که گذشت (طغرا ؎) چو یک تخم دهقان او کاشته ؛ دو صد خرمن فیض برداشته (اردو) خرمن حاصل کرنا۔

برداشتن خنجر مصدر اصطلاحی (۱۲۵۰) بمعنی خنجر بدست گرفتن برای حمله متعلق بمعنی یازدهم برداشتن و جادارد که متعلق به معنی اول هم کنیم (ظهوری ؎) سران در رزم مغفر برندارند ؛ سرانداز ند و خنجر برندارند ؛

(اردو) خنجر اٹھانا (منیر ۵) تا چند کام لیجئے گا تیغ شرم سے ۔ اک دن تو خنجر خم گردن اٹھایئے ۔

(۲۸۵۱) **برداشتن خواب** مصدر اصطلاحی۔ سلب کردن خواب و بیخواب کردن باشد متعلق بمعنی بست و چہارم برداشتن کہ گذشت و سند این بر (برداشتن نوا) می آید (اردو) بیخواب کرنا۔ نیند کو مٹانا۔

(۲۸۵۲) **برداشتن دست دعا** استعمال۔ بمعنی بلند کردن دست برای دعا باشد متعلق بمعنی اول برداشتن کہ بجایش مذکور شد۔ (نعمت خان عالی ۵) تا چند کسی دست دعا بر دارد ۔ کین ظلم ازین کلکلہ پا بردارد ۔ بشست چنان قوی کہ برداشتنش ۔ کار دگری نیست خدا بردارد ۔ (اردو) دعا کے لئے ہات اٹھانا

(۲۸۵۳) **برداشتن دل و دل را** مصدر اصطلاحی ترک تعلق و ترک خیال کردن و ترک محبت کردن باشد متعلق بمعنی ہم برداشتن کہ گذشت (خواجہ شیراز ۵) نباید بستن اندر چیز و کس دل ۔ کہ دل برداشتن کاریست مشکل ۔ (مرزا سعید ۵) چیست دانی زندگانی دل زجان برداشتن ۔ خویشتن را رفتہ رفتہ از میان برداشتن ۔ (صائب ۵) ہر کسی چیزی ز اسباب جہان برداشتست ۔ من ہمین دل را ز اسباب جہان برداشتم ۔ (ظہوری ۵) دعوی دلبستگی ثابت نکرد ۔ ہر کہ دل از دین و دنیا برنداشت ۔ (اردو) دل اٹھانا ۔ بقول آصفیہ قطع تعلق کرنا۔ دل نہ لگانا۔ (سودا ۵) اٹھایا کوہ رستم نے اگر تو سخت نادانی ہے ۔ اٹھانا دل کو دنیا سے عجب کار نمایان ہے ۔

(۲۸۵۴) **برداشتن دیوار** مصدر اصطلاحی۔ ساختن دیوار و تعمیر کردن آن متعلق بمعنی ہم برداشتن کہ گذشت (غنی ۵) غبار خاطرم از اہل عالم جمع شد چندان ۔ کہ میخواہم بہ پیش روے

خود دیوار بردارم ۔ (اردو) دیوار اٹھانا دیوار چننا۔ بقول آصفیہ دیوار بنانا۔ دیوار کھڑی کرنا۔ دیوار بلند کرنا۔

برداشتن راہ (۲۸۵۵) مصدر اصطلاحی اختیار کردن و پیش گرفتن راہ و رفتن باشد متعلق بمعنی ہفتم برداشتن کہ گذشت (صائب ؎) شوری از نالۂ مجنون بہ بیابان افتاد ۔ کہ دل از سینۂ لیلیٰ رہ صحرا برداشت ۔ (خسرو ؎) چو لختی گشت و صید افگند تا چاشت ۔ از انجا سوی بستان راہ برداشت ۔ (اردو) راستہ اختیار کرنا۔ صاحب آصفیہ نے راہ لینا پر دیا ہے۔ راہی ہونا۔ روانہ ہونا۔ رستہ پکڑنا۔

برداشتن رسم مصدر اصطلاحی مسدود کردن رسم و آئین باشد متعلق بمعنی ہفدہم برداشتن کہ بجایش گذشت (ثنائی ؎) دران مکان کہ تواز راہ قدر بنشستی ۔ زمانہ رسم کہن را ازان مکان برداشت ۔ (اردو) رسم اٹھانا۔ دیکھو برداشتن کے سترویں معنی۔

برداشتن رنگ (۲۸۵۷) مصدر اصطلاحی بمعنی زائل کردن و متغیر کردن رنگ ست متعلق بمعنی بست و پنجم برداشتن کہ گذشت و سند این بر (برداشتن بار) از صائب مذکور (حسین وفائی ؎) ز صدمت تو توان کرد کوہ را سیماب ۔ ز ہیبت تو توان رنگ ارغوان برداشت ۔ (اردو) رنگ اڑانا

برداشتن زاد راہ (۲۸۵۸) مصدر اصطلاحی کنایہ از باخود بردن توشۂ سفر متعلق بمعنی دوازدہم برداشتن کہ بجای خود گذشت (صائب ؎) از رباط تن چو بگذشتی توشہ برگیر کہ نیست ۔ زاد راہی بر منزل اہل صفا را (اردو) دیکھو برداشتن توشہ۔

برداشتن زخم (۲۸۵۹) مصدر اصطلاحی بمعنی یافتن و حاصل کردن و خوردن زخم متعلق بمعنی یازدہم برداشتن کہ گذشت (محمد خان ؎

(۲۸۷۱)

(داغستانی ه) بزیر تیغش از ذوقِ شهادت
می طپم زان رو که از شمشیر او یک زخم را صد بار
بردارم ۵ (باقر کاشی ه) ز دست و بازوی
صید افگنی چنان باقر ۵ غریب زخمی برداشتی
شگون باشد (اردو) زخم کھانا۔ بقول آصفیہ
زخم اٹھانا۔ مجروح ہونا۔ گھائل ہونا۔ (برق ه)
تیغ ابرو کے سامنے جاکر ۵ زخم منہ پر جوان
کھاتے ہین ۵

(۲۸۷۲)

برداشتن ساغر | مصدر اصطلاحی۔
کنایه باشد از می خوردن متعلق بمعنی بست و دوم
برداشتن ست که گذشت۔ (ظهوری ه)
گشت زاهد مست تقوی در خمارِ عجب ماند ۵
ساغری بر یاد چشم پر خماری برنداشت ۵ مخفی
مباد که در حقیقت این متعلق ست بمعنی اول
برداشتن که بلند کردن ساغر کنایه از می خوردن ست
(اردو) شراب پینا۔

(۲۸۷۳)

برداشتن سر | مصدر اصطلاحی۔ کنایه
از بیدار شدن متعلق بمعنی اول و بست و سوم
برداشتن که گذشت (ظهوری ه) شود بالین
سر بر آستانش ۵ که در غوغای محشر برندارند ۵
مخفی مباد که از سند ظهوری مجرد (برداشتن سر)
پیداست ولیکن این معنی حاصل می شود از قرینهٔ
بالین و بدون وجودش ایمعنی اصطلاحی
حاصل نمی شود۔ معاصرین عجم با ما اتفاق دارند
(اردو) جاگنا۔ بیدار ہونا۔

(۲۸۷۴)

برداشتن سر از خاک | مصدر اصطلاحی۔
بلند کردن و برداشتن سر از زمین و کنایه از
برخاستن مرده از گور۔ (ظهوری ه) بحشر
کس از خاک سر بر ندارد ۵ گر از تیغ تو سر دگر
بر ندارد ۵ (مؤلف) عرض کند که این مصدر
مرکب بمعنی حقیقی ها ست یعنی سر از زمین بلند
کردن و قرینه که از ذکر محشر پیدا شد این معنی
اصطلاحی را پیدا کرد (اردو) قبر سے اٹھنا

(۲۸۷۵)

برداشتن سراغ | مصدر اصطلاحی بمعنی

بردن سراغ ست متعلق بمعنی دوازدہم برداشتن
کہ بجایش گذشت (بیدل ؎) از سبکروحان
گرانجانیست اظہار اثر ؛ بوی گل ہرجا رود با خویش
بردار دسراغ ؛ (اردو) سراغ ساتھ لیجانا۔ پتا دینا
نشان بتانا۔ سراغ بتانا۔

برداشتن سر بہ تیغ (۲۸۶۴) مصدر اصطلاحی۔
بمعنی بریدن سر و قتل کردن متعلق بہ معنی نہم
برداشتن کہ گذشت (اخلاق محسنی ؎) ہرخار
کہ سر برزند از گلشن ملک ؛ فی الحال سرش بہ تیغ
برباید داشت ؛ (اردو) سر کاٹنا۔ قتل کرنا۔
سر تیغ سے جدا کرنا۔

برداشتن سر شمع را (۲۸۶۵) مصدر اصطلاحی۔
بریدن سر شمع و گل گرفتن ست متعلق بمعنی نہم
برداشتن (باقر کاشی ؎) تا رست بی رخ تو
شبستان اہل دل ؛ بردار شمع را سر و بنشین بجای
شمع ؛ (اردو) گل کترنا۔ بقول آصفیہ چراغ کی
ٹیم کترنا۔ شمع کا گل کاٹنا۔ جلی ہوئی بتی تراشنا۔

برداشتن سلسلہ از پا (۲۸۶۶) استعمال بمعنی جدا
کردن سلاسل از پاست متعلق بمعنی بست و سوم
برداشتن (صائب ؎) دست اگر در کمر کوہ کند میگیلد
زور شوخی کہ مرا سلسلہ از پا برداشت ؛ (اردو)
پانون سے زنجیر نکالنا۔

برداشتن سواد (۲۸۶۷) مصدر اصطلاحی بمعنی
حاصل کردن سواد ست متعلق بہ معنی یازدہم برداشتن
کہ بجایش گذشت مخفی مباد کہ سواد بمعنی ملکہ و
ذہن و نقل بجای خودش می آید و حقیقت آن
ہمہ آنجا مذکور شود انشاء اللہ المستعان (ناشر ؎)
غیر دل کندن زعالم و نشین مانشد ؛ این سواد
از سکہ روی درم برداشتم ؛ (اردو) سواد
حاصل کرنا۔

برداشتن عبرت (۲۸۶۸) مصدر اصطلاحی۔
بمعنی حاصل کردن و گرفتن عبرت متعلق بمعنی
یازدہم برداشتن کہ گذشت (صائب ؎) گر
چنین دادہ خود باز ستاند صائب ؛ غیر عبرت

نتوان ہیچ ز دنیا برداشت ؛ (ظہوری ۵) بر سر دارا اسکندر چہ دید ؛ عبرتی از حال دارا برنداشت ؛ (اردو) عبرت حاصل۔

برداشتن غبار از رخ (۲۸۶۹) مصدر اصطلاحی صاف و پاک و دور کردن غبار از چہرہ کنایہ از غمخواری کردن متعلق بہ معنی ششم برداشتن کہ گذشت (ظہوری ۵) اینہمہ دامن فشانیہا ے آن زرکش قبا ؛ از رخ افتادہ ہر گرغباری ندا شت ؛ (اردو) گرد چہرہ سے دور کرنا۔ غمخواری کرنا

برداشتن غزل (۲۸۷۰) مصدر اصطلاحی۔ سرودن و آغاز کردن خواندگی غزل متعلق بمعنی چہارم برداشتن کہ گذشت (حافظ ۵) مطرب ازدرد محبت غزلی خوش برداشت ؛ کہ حکیمان جہان را مژہ خون پالا بود ؛ (اردو) گانا۔ غزل کا آغاز کرنا۔

برداشتن فرمان (۲۸۷۱) مصدر اصطلاحی بجا آوردن فرمان و حکم باشد متعلق بمعنی چہار دہم برداشتن کہ بجایش گذشت۔ سند این از شیخ شیراز بر (بردار) مذکور شد (اردو) فرمان برداری کرنا۔ حکم کی تعمیل کرنا۔

برداشتن فروغ (۲۸۷۲) مصدر اصطلاحی بیرون آوردن و پیدا کردن فروغ باشد متعلق بمعنی شانزدہم وبست ویکم (برداشتن) کہ بجایش مذکور شد و سند این از ظہوری بر معنی بست ویکم گذشت (اردو) فروغ ظاہر کرنا۔

برداشتن فغان (۲۸۷۳) مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از فغان کردن و فغان بلند کردن متعلق بمعنی اول وبست وششم برداشتن کہ گذشت (اشیر ۵) اگر آئینہ از رازِ نہان بردارم ؛ سوی خود بینم و از شوق فغان بردارم ؛ (اردو) فغان بلند کرنا۔ فغان کرنا

برداشتن قفل (۲۸۷۴) مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از وا کردن قفل و متعلق بمعنی سی و چہارم برداشتن کہ گذشت۔ (ظہوری ۵) در کام بستی

بروی ظهوری ؎ بقفلی که جز زور زر برندارد ؎
(اردو) قفل کھولنا۔

(۲۸۷۵) **برداشتن کار** مصدر اصطلاحی بمعنی اختیار کردن و پیش گرفتن کار متعلق بمعنی هفتم برداشتن که گذشت (عبدالرزاق فیاض) واعظا کار تو بیهوده سرائیست مدام ؎ این چه کاریست که برداشته کار کم ست ؎ (اردو) کام اختیار کرنا۔

(۲۸۷۶) **برداشتن کام** مصدر اصطلاحی بمعنی حاصل کردن مقصد متعلق بمعنی یازدهم برداشتن ست که بجایش گذشت (ظهوری) بشهر شور بختان شهیر خوردم ؎ که کام اینجا به شکّر برندارند ؎ (اردو) مقصد حاصل کرنا۔

(۲۸۷۷) **برداشتن کسی** مصدر اصطلاحی بمعنی جائز و روا داشتن کسی متعلق بمعنی هشتم برداشتن (فضلی جرباد قانی) تاکه از جور تو دل با جفا بردارد ؎ آنقدر جور بما کن که خدا بردارد ؎ (صائب) عجب دارم خدا بردارد این ظلم نمایان را ؎ که پیش چشم من آئینه زان رخسار گل چیند ؎ (اردو) جائز رکھنا۔ روا رکھنا۔

(۲۸۷۸) **برداشتن کسی را** مصدر اصطلاحی همراه گرفتن کسی را متعلق بمعنی دوازدهم برداشتن که بجایش گذشت سندین از طاهر نصیرآبادی همدرآنجا مذکور شد (حزین) از همت سرمستان بردار حزین خضری ؎ تنها نتوان رفتن صحرای محبت را ؎ (اردو) کسی کو ساتھ لینا۔ ساتھ لیجانا۔

(۲۸۷۹) **برداشتن مایه** مصدر اصطلاحی بمعنی حاصل کردن مایه متعلق بمعنی یازدهم برداشتن ست که بجایش گذشت (نظامی) زهر نسخه برداشتم مایه ها ؎ برو بستم از نظم پیرایه ها۔ (اردو) سرمایه کا حاصل کرنا۔

(۲۸۸۰) **برداشتن مغفر** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بالا بردن و بلند ساختن مغفر۔ کنایه از

برسر پوشیدن آن باشد که متعلق بمعنی اول برداشتن
ست ـ سند این از ظهوری ست (برداشتن خجلت)
گذشت (اردو) خود پہنّا ـ

برداشتن می (۲۸۸۱) مصدر اصطلاحی ـ بمعنی
خوردن شراب ست متعلق بمعنی بست و دوم
برداشتن که گذشت (فردوسی ـ) شب اور
مرد آمد و ماه دی بزگفتن برآساد و بردارمی
مؤلف عرض کند که معنی لفظی این برداشتن
جام شراب ست متعلق بمعنی اول و کنایه از خوردن
می برسبیل مجاز (اردو) شراب پینا ـ

برداشتن نافه زار (۲۸۸۲) مصدر اصطلاحی ـ
پیدا کردن نافه زار متعلق بمعنی شانزدهم برداشتن
که گذشت ـ و جا دارد که متعلق بمعنی دهم کنیم
(ظهوری ـ) هیچکه بر چین زلف و کاکلش نگذاشت
باد بزگ برای بوشناسان نافه زاری برنداشت
(اردو) نافه زار پیدا کرنا ـ ایجاد کرنا ـ بنانا

برداشتن نام (۲۸۸۳) مصدر اصطلاحی ـ محو و نابود

کردن نام باشد متعلق به معنی هفدهم برداشتن که
بجایش گذشت (فرّخی ـ) بشمشیر از جهان
برداشت نام خسروان یکسر بزنماند از بیم آن شمشیر
ملک آرای گیتی بان بزد (اردو) نام مٹانا ـ

برداشتن نثار (۲۸۸۴) مصدر اصطلاحی ـ نثار
کردن متعلق بمعنی بست و ششم برداشتن ست
که گذشت (ظهوری ـ) پیش چشم تر نشد هرگز
خیالش جلوه گر بزگز زلال اشک مژگانم نثاری
برنداشت بزد (اردو) نثار کرنا ـ

برداشتن نزاع (۲۸۸۵) مصدر اصطلاحی ـ
کنایه از دور کردن نزاع باشد متعلق به معنی ششم
برداشتن (صائب ـ) همی خواهد میانجی جنگهای
زرگری ورنه بزنزاع از کفر و دین و سبحه و زنار
بردارم بزد (اردو) نزاع اٹھانا ـ دور کرنا ـ
جھگڑا مٹانا ـ

برداشتن نسخه (۲۸۸۶) مصدر اصطلاحی بمعنی
حاصل کردن نسخه باشد متعلق بمعنی یازدهم

برداشتن کہ بجایش گذشت (صائب ۵) شوخ
نسخہ ازان چشم زشوخی برداشت ۔ ورنہ مجنون
بنظر چشم غزالی دارد ۔ مخفی مباد کہ نسخہ بمعنی نقل
است (کذا فی المنتخب) (اردو) نقل لینا بقول
آصفیہ کسی حکم یا کتاب وغیرہ کو دوسرے کاغذ
پر اصل کے مطابق لکھوانا ۔

(۲۸۸۴) **برداشتن نشتر** مصدر اصطلاحی بمعنی
بلند کردن بدست گرفتن نشتر برای زدن شق وجہ
کردن نشتر باشد متعلق بمعنی اوّل ویازدہم برداشتن
(ظہوری ۵) رگ جان چون نمیکاوی بفرمای
کہ شرگان تو نشتر برندارند ۔ (اردو) نشتر اٹھانا
نشتر لگانا ۔ تہمد پر کھینچنا ۔

(۲۸۸۵) **برداشتن نقاب** مصدر اصطلاحی بمعنی
دور کردن نقاب متعلق بمعنی ہشتم برداشتن کہ
بجایش گذشت ۔ سندا ین از ظہوری بمعنی لہجہ
یکم (برداشتن) مذکور (اردو) نقاب اٹھانا

(۲۸۸۶) **برداشتن نقش** مصدر اصطلاحی بمعنی
حاصل کردن وگرفتن وکشیدن نقش وتصویر کشیدن
متعلق بمعنی یازدہم برداشتن کہ بجایش گذشت
(صائب ۵) مصوّر اگر کند بدست و پا حسنی کہ
شوخ افتد ۔ نشد نقشی درست از روی او آیینہ
بردارد ۔ (ولہ ۵) اگر از صفحۂ آئینہ حیرت می شود
زائل ۔ توان برداشتن از خاک راحت نقش بیدل
را ۔ (ظہوری ۵) راہ می سوزد چو من گوگرد مرد
دشت ۔ ور نقش کف پا بر نداشت ۔ (اردو)
نقش اٹھانا ۔ تہمد پر کھینچنا ۔

(۲۸۸۷) **برداشتن نقل** استعمال بمعنی نوشتن
وگرفتن نقل متعلق بمعنی سی ودوم برداشتن
کہ بجایش گذشت ومن وجہ بامعنی یازدہم ہم
تعلق دارد ۔ معاصرین عجم این را بزبان دارند
ومرادف (برداشتن نسخہ) باشد کہ بجایش گذشت
(اردو) نقل لینا ۔ دیکھو برداشتن نسخہ ۔

(۲۸۸۸) **برداشتن نگین نام را** مصدر اصطلاحی
حاصل کردن نگین نام را ومنقوش شدن نگین از نام

کسی متعلق بمعنی یازدهم برداشتن (مرزا بیدل ؎)
گرانجان را نباشد هیچ نسبت با سبکروحان نگین را
می شود قالب تهی چون نام بردارد ؛ (اردو) مہر کا
منقوش ہونا۔ کندہ ہونا۔

برداشتن نم (۲۸۹۲) مصدر اصطلاحی بمعنی دور کردن
و دفع کردن نمی و تری ست متعلق بمعنی ششم برداشتن
که گذشت (ظهوری ؎) حیف مژگان پنجهٔ درپنجهٔ
مرجان نکرد ؛ گرچه ابری دیده ام نم (گریه داری)
برنداشت ؛ (اردو) تری کا دور کرنا۔

برداشتن ننگ (۲۸۹۳) مصدر اصطلاحی متحمل
شدن ننگ و عار و گوارا کردنش متعلق بمعنی دهم
برداشتن که گذشت (ظهوری ؎) بر ظهوری
نبض گیران را چه دست ؛ درد و ما ننگ مداوا برنداشت
(اردو) ننگ و عار قبول کرنا۔ گوارا کرنا۔ ننگ و
عار کا متحمل ہونا۔

برداشتن نوا (۲۸۹۴) مصدر اصطلاحی بلند کردن
و بالا بردن نوا باشد متعلق بمعنی اول برداشتن

که گذشت (طاهر وحید ؎) شب هجران نوا چون
این دل بیتاب بردارد ؛ ز چشم صورت مخمل فغانم
خواب بردارد ؛ مخفی مباد که برداشتن علم و لوا
و نیزه و امثال آن هم از همین قبیل ست (اردو)
آواز بلند کرنا۔

برداشتنی اصطلاح۔ بقول ضمیمه برهان
ترجمهٔ حملیت باشد (مؤلف) عرض کند که یای
قابلیت در آخر مصدر برداشتن زیاده کرده اند
دیگر هیچ چنانکه گفتنی و شنیدنی و امثال آن بخیال ما
ترجمهٔ حملیت صحیح نباشد و حاملیت هم من وجه غیر
صحیح معلوم می شود که صاحب ضمیمه برهان تحتانی
آخره را مصدری قرار داد (اردو) برداشتگی
برداشت ۔ اور بلحاظ ہمارے خیال کے برداشت
کے قابل۔

برداشته بقول ضمیمه برهان ترجمهٔ مجهول ست
(مؤلف) عرض کند که های مفید معنی مفعولی
بر آخر ماضی مطلق مصدر برداشتن زیاده کرده

دیگر ہیچ (اردو) اٹھا یا ہوا۔

برداشتہ خاطر اصطلاح۔ بقول انند بجواں فرہنگ فرنگ رنجیدہ و آزردہ دل (**مؤلف**) عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی ست مراد از کسی کہ دل او از کاری برداشتہ باشد و کنایہ از پریشان خاطر و دسراسیمہ۔ معاصرین عجم بزبان دارند (**اردو**) برداشتہ خاطر کہہ سکتے ہیں یعنی وہ شخص جس کا دل اُچاٹ ہوا ہو۔ صاحب آصفیہ نے (برداشتہ خاطر ہونا) کا ذکر فرمایا ہے۔ دل اکھڑنا۔ بے دل ہونا۔ دل اچاٹ ہونا۔

برداغ بقول برہان۔ باغین نقطہ دار و حرکت غیر معلوم۔ اسپرک را گویند۔ و آن گیاہیست کہ چیزہا بدان رنگ کنند۔ صاحبان جامع و ناصری برگیاہ اسپرک قانع۔ صاحب محیط ازین لغت ساکت۔ و برا سپرک گوید کہ اسم اکلیل الملک ست و فرماید کہ بفارسی اسم زریرست۔ و بقول بعضی تن کہ عروق نیز گویند (**مؤلف**) عرض کند کہ ما صراحت کامل بر (اسپرک) کردہ ایم کہ بجایش گذشت۔ و وجہ تسمیہ (برداغ) بقول معاصرین عجم جز این نباشد کہ چون این گیاہ را بردارند یا در پارچہ کنند۔ دست و پارچہ از و داغدار شود بوجہ رنگی کہ ازین گیاہ است کہ باو لی نمی برمی آید۔ و معنی لفظی این داغ کنندہ قلب (داغ بر کہ اسم فاعل ترکیبی ست۔ مخفی مباد کہ برون بمعنی کردن و انداختن ہم می آید (**اردو**) دیکھو اسپرک۔

برداقتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و عجم و انند بالضم بازی برون از حریف و دست یافتن بروی۔ (میر خسرو) شہ از منصوبہ بردِ آن سپہ را یکزمان منصوبہ برداقتادشہ را۔ (**مؤلف**) عرض کند کہ از سند بالا بمعنی (۱) فتح حاصل شدن ست و معنی حقیقی این (۲) واقع شدن برو۔ مخفی مباد کہ بحق کسی کہ ناری را بُرد کند غلبہ اش مسلّم کہ درجہ آن کم از مات باشد

(اردو) (۱) فتح حاصل ہونا۔ غلبہ پانا۔ (۲) برد ہونا۔

بروال بقول برہان وجامع وناصری بروزن ومعنی پرکال وہم او بر پرکال فرماید کہ یعنی پرکار کہ افزار دائرہ کشیدن است۔ صاحب مؤید گوید کہ بای فارسی ہم آمدہ (مؤلف) عرض کند کہ مبدل پرکار است کہ بجایش می آید بای فارسی بعربی بدل شد چنانکہ آسپ و واسب وای مہملہ بہ لام چنانکہ چنار وچنال (اردو) پرکار بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ دائرہ کھینچنے کا اوزار۔

بروان بقول برہان وجامع وناصری بروزن (رمان شیرہ گیاہیست بغایت بدبو وگندہ۔ صاحب محیط ذکر این نہ کرد و بر (بروانیا) فرماید کہ اسم فاشرا و بر فاشرا گوید کہ معرب از فاشار سریانی ست (مؤلف) عرض کند کہ ما ذکر این برار جالون کردہ ایم حیف است صاحت مزید (بروان) از محققین نہ شد تا معلوم می کردیم کہ اسم این در السنۂ غیر چیست وظاہر اہمین قدر بخیال می آید کہ (بروان) اسم جامد ست وشیرہ بروانیہ را نام کردند کہ ذکرش بالا گذشت واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو ارجالون جس کو عربی مین کرمۃ البیضا کہتے ہین (جنگلی انگور) اور اسی کے شیرہ کا نام فارسی مین (بروان) ہے جس کی کامل حقیقت معلوم نہ ہوسکی۔

پروانگ بقول شمس بدال مہملہ سوم جانوریست کہ پس خوردۂ شیر بخورد و بحوالۂ مؤید گوید کہ پروانہ و پروانگ بیک معنی ست (مؤلف) عرض کند کہ صاحب مؤید ذکر پروانگ بجای خود ش

می آید اگر سند استعمال این بای عربی و دال سوم پیش شود توانیم عرض کرد که مبدّل ست که موحّده بای فارسی و واو بدال مهمله بدل شود چنانکه تپ و تب و بیو و بید خیال ما همین قدر ست که بکم توجهی صاحب شمس تصحیف رو داده (اردو) دیکھو پردانک ۔

بردانه بقول انند بحوالهٔ فرهنگ سرنگ بالفتح لغت فارسی ست بمعنی نان که در شیر آمیخته در روغن بریان کنند (مؤلف) عرض کند که محققین زبان فارسی ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال بنظر آید توانیم عرض کرد که اصل این بای فارسی ست بمعنی پر از دانه و دانه دار (شیر برنجی) را مانند که بعوض برنج ۔ پاره های نان را در شیر و شکر کرده بپزند که بصورت حلوای دانه دار می شود ۔ بای فارسی بموحّده بدل شد چنانکه آسپ و اسب معاصرین عجم با بای فارسی هم استعمال این کنند ۔ طالب سند استعمال با تفهیم (اردو) وہ دانہ دار کھیر جو دودھ اور شکر اور روٹی کے چورے سے پکائی جاتی ہے ۔ مؤنث ۔

بردبار اصطلاح ۔ بقول سروری (۱) بالضم متحمّل و حلیم ۔ صاحب برهان فرماید که تاب آورنده و تحمّل کننده (۲) بارکش و (۳) جفاکش ۔ و بقول جامع بروزن ظلم کار بمعنی تحمّل کننده ۔ صاحب ناصری باتّفاق برهان فرماید که ملائم الطّبع ۔ صاحب خدائی فرماید که متحمّل و صبور باشد ۔ لهان آرزو در سراج و چراغ این را نیاورد ۔ و زلّه بردارش بهار فرماید که در معنی ترکیبی این تأمّل ست ۔ و صاحب بحر نقلش برداشته (ابو طالب کلیم) بهر چه رو دهد آئینه داری سازم و زمانه منفعل از طبع بردبار من ست (ظهوری) جسم لاغر ترز کاه و قدر فربه ترز کوه باهمه نازک دلیها بردباران خوشند (از سروری) در تعریف شتر جهان گردے حلیمی ۔ بردباری ز گفتار جهان تا فع بخاری (منوچهری) توخوا

کار ترکی من بردبار عاشق ؛ خوش نیست خوار کاری
خوبست بردباری ؛ (مؤلف) عرض کند که اسم
فاعل ترکیبی ست مرکب از دو اسم جامد که یکی برد
بمعنی چارش که مقابل آورد است. و دیگری بار
که بمعنی اولش گذشت پس معنی این برنده و بردارنده
بار ست و کنایه از متحمل و بارکش این ست معنی ترکیبی
این که تلمیذ خان آرزو و صاحب بحر در آن تامل
است (اردو) بردبار بقول آصفیه - فارسی -
(۱) متحمل - بهاری - بهرکم - سلیم الطبع - سہنے والا
برداشت کرنے والا - (۲) بارکش - بقولہ بوجھ اٹھانے
والا - دیکھو بارکش - (۳) جفاکش - جور وستم
سہنے والا -

بردباری | اصطلاحی - بقول فدائی که از
معاصرین عجم بود (۱) بمعنی شکیبائی و تحمل و صبوری و
(۲) جفاکشی و (۳) بقول انند بارکشی (مؤلف)
عرض کند که جزین نیست که یای مصدری بر لفظ بردبار
مذیلوه کرده اند (صائب له) به بردباری من نیست
کوهکن در عشق ؛ کاکو ده بر دل من سایه کمر باشد ؛
(ولہ له) رعونت مانع ست از بردباری سربلندی را
نگیرد بار سر و از راه رعنائی نمی گردد ؛ (انوری له)
بهر دست خواهی برون آی با من ؛ ز تو دستبرده
زمن بردباری ؛ (ولہ له) جز صبر و بردباری
روئی همی نه بینم ؛ چون عاشقم چه چاره جز صبر و
بردباری ؛ و سند معنی دوم از کلام منوچهری
بر (بردبار) هم گذشت - استعمال معنی سوم
از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم بزبان ندارند
(اردو) (۱) بردباری - بقول آصفیه فارسی
اسم مؤنث - برداشت - تحمل - صبر - (۲) جفاکشی
مؤنث - (۳) بارکشی - مؤنث -

بردبرد | اصطلاح - بقول برهان بفتح دو بای
ابجد و سکون دو رای قرشت و دال بی نقطه
مرادف (بردابرد) که امر بدور شدن باشد یعنی
دور شو - صاحبان جهانگیری و بحر و رشیدی هم ذکر
این کرده اند (مؤلف) عرض کند که ما حقیقت

(بردابرد) بجایش عرض کردہ ایم و این مراد معنی ادلش باشد مکرار بردست کہ امر حاضر بردیدن باشد نہ (بدورشدن) صاحب برہان تسامح کرد و بعوض لفظ معنی را بیان کرد۔ فتامل (مولوی معنوی ؎) ہمت سبک مدار کہ با ہمت شگرفہا چاؤش بادشاہ براند کہ برو برد۔ (اردو) ہٹو بڑھو۔ دیکھو (بردابرد) کے پہلے معنے۔

بردخطی اصطلاح۔ بقول غیاث مانند جنسی از چادر کہ در بافت آن خطہای باریک و رنگین می باشد۔ صاحب بحر بر مجرد خطہا اکتفا کردہ باریک و رنگین را گذاشت (مؤلف) عرض کند کہ بُرد بالضم بقول منتخب بمعنی جامۂ مخطط لغت عرب ست۔ فارسیان لفظ خط را بر و زیادہ کردہ یای معروف نسبت در آخرش آوردند و بمعنی بالا استعمال کردند پس این مفرس باشد (اردو) وہ چادر جسکی بافت مین باریک اور رنگین خطوط ہون۔ مؤنث۔

بردر اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و ناصری بر وزن زر گر مخفف برادرست کہ بجایش گذشت (مؤلف) عرض کند کہ قول صاحبان ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اعتبار را شاید ولیکن معاصرین بحجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو برادر

بردر او فتادن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از بیرون شدن کہ افتادن بر در مکان علامت آنست (انوری ؎) اکنون کہ ماہ روزہ بنقصان در فتاد آہ از حجاب حجرۂ دل بر در افتاد۔ و (بر در دل او فتادن آہ) بیرون آمدن آہ از دل ست پس مخفی مباد کہ او در افتادن زائد و بقاعدۂ فارسیان درست ست (اردو) باہر ہونا۔ جیسے "راز پردہ سے باہر ہوا"

بردرشتی زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی تواضع و خاکساری کردن (مؤلف) عرض کند کہ کنایہ خوب نیست و نام مرغوب حیف ست

(۲۸۹۵) (۲۸۹۶)

کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ دیگر کسی از محققین فارسی
و گزاین نکرد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو)
تواضع کرنا۔ بقول آصفیہ عاجزی سے پیش آنا۔ خوش
اخلاقی سے پیش آنا۔ خاطر و مدارات کرنا۔ آؤ بھگت کرنا

بر در جلا زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و
وارستہ و انند مرادف (بر جلا زدن) کہ گذشت
(شفیع اثر ۵) تا سرینت دم از صفا زدہ است ؎
آرزو بر در جلا زدہ است (مؤلف) عرض کند
کہ مقصود شاعر چنین نباشد کہ آرزو بے پردہ شد و برآمد
مرادف معنی دوم مصدر بالا باشد (اردو) دیکھو
(بر جلا زدن کے دوسرے معنی)

بر در جلال زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
خشمناک شدن۔ وارستہ بسند این ہمان فقرہ خان عالی
را آوردہ کہ برابر (بر جلال زدن) گذشت و بہار عجم کرد
این کردہ ما از حقیقت این ہمہ آنجا بحث کردہ ایم
طالب سند دیگر باشیم۔ اگرچہ موافق قیاس ست
(اردو) دیکھو بر جلال زدن۔

بر در زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
و بہار و انند بیرون رفتن (طغرا ۵) شگوفہ چو از
شاخ او سر زدہ ؎ غم از صحن این باغ بر در زدہ ؎
(صائب ۵) ہر در شارع صد قافلہ تفرقہ ہست ؎ زود
بر در زن ازان خانہ کہ در بسیار ست ؎ (مؤلف)
عرض کند کہ معنی حقیقی این (۱) از آمدن خود اطلاع
کردن ست کہ کسی بخانہ کسی رود بر درش می زند تا
صاحب خانہ در را بکشاید و مرحبا گوید مرادف معنی سوم
(بدر زدن) و (۲) معنی بیان کردہ محققین بالا کہ آن
ہر دو سند بالا پیداست مرادف معنی اول (بدر زدن)
و (۳) خلاف کردن مجاز معنی دوم ست (انوری ۳)
وعدہ را بر در زمن چندین بعذر ؎ زندگانی را نگر چون
می برد ؎ (اردو) (۱) زنجیر کھٹکھٹانا۔ دیکھو (بدر
زدن) (۲) باہر جانا۔ دیکھو (بدر زدن) کے پہلے معنی
(۳) خلاف کرنا۔

بر در شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار
مرادف بر در زدن بمعنی اولش یعنی بیرون رفتن۔

(خواجہ نظامی ؎) زر و سیم آن بندہ بر در شود ؛ کہ با خواجۂ خود برابر شود ؛ (مؤلف) عرض کند کہ شدن بمعنی رفتن می آید پس این موافق قیاس ست (اردو) دیکھو بر در زدن کے تیسرے معنی۔

بر در عرفان زدن | مصدر اصطلاحی بقول بہار دور داشتہ از حجاب و شرم بیرون آمدن۔ (صائب ؎) ز شرم تست کہ آزار میکشی ورنہ ؛ تو نیز بر در عرفان زن و مکرم باش ؛ (ظہوری ؎) حال دل ہم مگر دلم داند ؛ زود دام گرچہ بر در عرفان ؛ صاحب بحر فرماید کہ از حجاب و شرم برآمدن ست (مؤلف) عرض کند کہ (بر در چیزی زدن) مصدر ست دام کہ از ہر دو سند بالا پیدا ست و عرفان خصوصیتی ازین ندارد و این متعلق باشد با مصدر (بر در زدن) گذشتہ و کنایہ باشد از تحریک کردن بچیزی یعنی در آن چیز کوفتن و خبر دادن از نیکہ ارادہ داخل شدن داریم و آنچہ محققین بالا معنی اصطلاحی پیدا کردہ اند درست نباشد در ہر دو اشعار صائب و ظہوری

(بر در عرفان زدن) کنایہ از عرفان اختیار کردن ست و بس (اردو) حجاب اور شرم سے باہر آنا۔ اور بلحاظ ہمارے معنون کے معرفت اور سلوک اختیار کرنا

بر در کار چیزے چیدن | مقولہ۔ بقول بہار۔ مانند ای بر موضع مخصوص او بچیدن می ارزد و فرماید کہ این زبان الواط ست (مؤلف) عرض کند کہ ہیچ ترکیب این درست نمی شود ہر دو محققین ہمہ نژاد دستد استعمال پیش نہ کردند ترک این بر بیان تفوق داشت۔ (اردو) ناقابل ترجمہ

بر در نہادن | مصدر اصطلاحی بقول بہار مانند کنایہ از بیرون کردن (کمال اسمٰعیل ؎) زاغ سیاہ دل را بر در نہا دبلبل ؛ چون دیدم طاؤس گشتہ پر حواصل (نظامی ؎) گرداند کہ فردا چہ خواہد رسید ؛ زدیدہ کہ خواہد شدن ناپدید ؛ گرامرد از خانہ بر در نہند ؛ بگرداتاج اقبال بر سر نہند ؛ (مؤلف) عرض کند کہ موافق قیاس ست (اردو) گھر سے باہر کرنا۔

(۲۸۹۶)

(الف) بر دریدن استعمال بمعنی دریدن و مزید علیہ آن بزیادت کلمۂ بر بران (ظہوری ؎) زخود خالی پرست از نغمۂ دوست ہمین رف راکہ چون برمی درد پوست (انوری ؎) پنجہ بسر داو بخنجر بید پوست گند بر دریدہ سینۂ مارپوست پس ازین دو سند مصادر اصطلاحی ---

(ب) بر دریدن پوست بمعنی افشای راز کردن ---

(ج) بر دریدن سینہ بمعنی مجروح کردن سینہ۔ بدست می آید (اردو) (الف) دیکھو دریدن۔ (ب) افشای راز کرنا (ج) سینہ چاک کرنا۔

(الف) بر دست گرفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار دانند باور کردن و استوار داشتن (میر مغفری ؎) ہر کہ او گیرد بر دست۔ شراب ؎ ہر چیاو گوید۔ بر دست گیرد ؎ (مؤلف) عرض کند کہ ما معنی شعر را ہمین قدر فہمیدہ ایم کہ ہر کہ شراب بر دست گیرد (یعنی شراب خوارست) بر گفتۂ او عمل مکن۔ پس معنی (بر دست گرفتن) عمل کردن ست نہ باور کردن۔ ما این اصطلاح را بمعنی بیان کردہ شان ندیدیم و از زبان معاصرین عجم نشنیدیم و طالب سند دیگری می باشیم۔ مخفی مباد کہ از ہمین سند مصدر ---

(ب) بر دست گرفتن شراب بمعنی شراب خوردن پیدا می شود کہ موافق قیاس ست فتأمل

(اردو) (الف) باور کرنا یقین کرنا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے عمل کرنا (ب) شراب پینا۔

بر دست و پا زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار دانند از شدت تحیر باضطراب گردن (صائب ؎) مزن بر دست و پا گر عیب خود پوشیدہ می خواہی کہ می گردد زیا باضطراب حال تحیر بہتر (مؤلف) عرض کند کہ کنایہ باشد و بس۔

(اردو) مضطر ہونا حیران ہونا اضطراب کرنا۔

بر دست و پای افتادن مصدر اصطلاحی

بقول بحر مرادف (برپای افتادن) (مؤلف) عرض کند که سند آن هم پیش نه شد و سند این هم۔ ولیکن موافق قیاس ست۔ ومعاصرین عجم بزبان دارند (اردو) دیکھو برپای افتادن۔

بردع بفتح اول بروزن مجمع نام شهریست آباد کردهٔ نوشابه که اصلش (بروم) بود و در زبان سکندر بردع۔ و بردعه نام نهادند۔ صاحب جامع اینقدر بیفزاید که این شهر واقع ست میانهٔ قراباغ و گنجه و صاحب غیاث گوید که از توابع ایران ست در آذربیجان با قلیم پنجم (مؤلف) عرض کند که وجه تسمیهٔ این بر (برده) می آید که اصل ست های هوز تعریباً بعین مهمله بدل شد (اردو) بردع توابع ایران سے ایک شہر کا نام ہے جو نوشابہ کا آباد کیا ہوا ہے۔ مذکر۔

بردعجوز اصطلاح۔ بقول بحر هفت روز ست در آخر زمستان۔ گویند در آن روزها زال در صحرا مرده بود لهذا باین اسم مسمّی گشت۔ چه برد بمعنی سرما و عجوز بمعنی پیرزن باشد۔ بهار صراحت مزید کند که سه روز آخر شباط و چهار روز اول آذر ست و بجوز صراح گوید که پنج روز ست (شیخ شیراز ۵) همچنان گزنهیب بردعجوز؛ شیرنا خورده طفل دایه نهندش دم صاحب غیاث گوید که بالفتح و عین مهمله هم مفتوح هفت روز ست در آخر زمستان۔ سه روز آخر بهمن بهندی پهاگن گویند۔ و چار روز اول اسفندار که بهندی تقریباً چیت باشد۔ چون این روزها در آخر زمستان واقع شده لهذا بردعجوز نامند۔ و آسامی آن هفت روز بقول صاحب صراح این ست۔ (صلّ) بکسر صاد مهمله و تشدید نون و (صِنّبر) بکسر صاد مهمله و تشدید نون مفتوحه و سکون موحده و رای مهمله (وَبَر) بفتح واو و سکون موحده و رای مهمله و (آمر) بروزن فاعل و (موتمر) بصیغهٔ هم فاعل و (معلّل) بفتحتین و کسر و تشدید لام اول و (مطفی الجمر) بالضم (انتهی)۔ (مؤلف) عرض کند که اصطلاح

عرب ست که فارسیان بترکیب اضافی استعمالش کردند یعنی لفظی این سرمای پیرزن یعنی هفت روزی که سرمای آن پیرزنان را خصوصاً نقصان بخشد بوجه شدت یعنی چنانکه جوانان متحمل آن نشوند پیرزنان تحمل آن نکنند (اردو) بردیجوز۔ آخر موسم سرما کے مخصوص سات دن کو کہتے ہین۔ جنمین سردی بہت کثرت سے ہوتی ہے۔ مذکر

بروعه | بقول صاحب مؤید وهفت همان شهری که ذکرش بر (بروع) گذشت (مؤلف) عرض کند که اشارهٔ این همه را نجا کرده ایم جز این نیست که های هوز آخره درین زائد باشد یا همین اصل ست وآن مخفف این (اردو) دیکھو بروع

بروقفرافگندن | مصدر اصطلاحی۔ بقول برهان کنایه از نوشتن۔ صاحبان ضمیمهٔ جهانگیری و بحر و رشیدی و صراح و بهار هم ذکر این کرده اند۔ (خاقانی ۵) مشو در خط از پند خاقانی ای جان که این خوش حدیثی ست بر دفتر افگن (مؤلف) عرض کند که موافق قیاس ست که انداختن بر کاغذ و دفتر۔ کتابت کردن ست و بس (اردو) لکھنا

بروقلمی | اصطلاح۔ بقول بحر وانند مراوف (برد خطی) صاحب غیاث صراحت مزید کند که خطهای این چادر برابر بسطری قلم باشد۔ وبقول بعض فرماید که نقاشان بر واز قلم نقش ونگار کشند۔ (مؤلف) عرض کند که الآخر اقوی من الاول ما صراحت ماخذ بر (برد خطی) کرده ایم (اردو) وہ قلمکار چادر جس پر نقش ونگار ہو۔ مؤنث۔

بروک | بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا به را و دال مهملتین بوزن مردک افسانه و اغلوط که از یکدیگر پرسند و بعربی لغز گویند۔ وبحوالهٔ لسان الشعرا و ادات گوید که بفتح با (۱) افسانه و بضم با (۲) لغز (شاعر ۵) جز صفات توسنهای مشائخ طامات و جز هیچ تو لغزهای افضال بروک ۵ (امیر خسرو ۵) ز بروک های دوتا دو دلبته که از فکرش دل دانا ست خسته ۵ صبان

برهان و جامع ذکر هر دو معانی بالا کرده اند۔ صاحب ناصری فرماید که اصل این (پروک به بای فارسی است) یعنی در پرده (مؤلف) عرض کند که خیال ناصری درست ست و همین لغت بهای فارسی بمعنی دوم بجایش می آید و معنی اول را مجاز این دانیم و کاف آخر برای تصغیر باشد یعنی پرده کوچکی یا برای نسبت بمعنی منسوب به پرده یا برای تشبیه بمعنی مثل پرده۔ و جا دارد که زائد هم گیریم و اقسام کاف بجای خویش در ردیف کاف عربی می آید یعنی جا دارد که کاف عربی بر لفظ بُرد زیاده کرده باشند که همین معنی بجای خودش مذکور شد (اردو) (۱) افسانہ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ حکایت بے اصل۔ قصہ کہانی۔ گھڑا ہوا قصہ۔ جھوٹی بات۔ سرگذشت۔ حال۔ ماجرا۔ ذکر۔ (۲) چیستان۔ دیکھو معمہ جو پہلے معنی

بردگی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و کاف فارسی لغت فارسی است بمعنی غلامی و بندگی و اسیری (مؤلف) عرض کند که هم او بر (برده) فرماید که بمعنی غلام و کنیزک لغت ترکی ست۔ و صاحب برهان این را بمعنی اسیر آورده که می آید۔ و صاحب کنز که محقق ترکی زبان است ذکر این کرده صراحت کند که لغت فارسی ست۔ صاحب غیاث هم این را لغت ترکی گفته۔ بخیال ما قول کنز برای تردید ادعای غیاث دانند کافی ست باقی حال۔ فارسیان بقاعدهٔ خود یای مصدری آخر آورده۔ و های هوز آخره را به کاف فارسی بدل کردند چنانکه بخشندگی در وبندگی و بندگی (اردو) غلامی بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث۔ حلقہ بگوشی۔ بندگی۔ عبودیت۔ عبدیت۔

بردل خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی رنجانیدن۔ و بیدل نمودن۔ همان آرزو در چراغ فرماید که بیدماغ نمودن دیگری (صائب)	تیر را از کیش می آرد دل آزاری برون ؛ بردل موذی مگر گرهست در دین ترا بخ (و له ۵) ز حرف سرد بردل می خوری هردم نمیدانی بخ که از لرزیدن دل

نجم از افلاک می ریزد (شفیع اثر) دردمند آنرا
بحال خویش نامحرم واگذارد ہمچو تیر طعن تا کی بردلہا
می خوری بر (محسن تاثیر ۵) ہر دل را باندازہ آن تا
بر دلہا محور بگر خدا را دوست میداری دل آزاری
کسی بر (صوفی گلشن) عرض کند کہ (ہر چیزی خوردن)
مصدری عام ست کہ معنی (پیوستن بچیزی)
بجای خود گذشت و این مصدر خاص متعلق
بدان و معنی عام این (بدل رسیدن) ست و کنایہ
از بر دل شدن و شکستہ دل کردن کسی را و مثال
آن ہمان رنجانیدن کہ بالا مذکور شد و لکھنؤیان بر دل
شدن بہتر از رنجانیدن ست و (بر طبع خوردن)
(بر دماغ خوردن) و (بر نگین خوردن) و امثال
آن ہم متعلق بہمین مصدر عام ست کہ بجای خوش
می آید (اردو) کسی کو رنجیدہ کرنا کسی کے دل
یا خاطر ہونا۔ کسی کا دل توڑنا۔

بر دل سرد کردن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و بہار دانند ناخوش و بی مزہ گردانیدن

(رواله ہروی ۵) عاق ست بوزن سبب صورت
فرزند پدر نکردہ و خدمت او خلاف این پدری
کہ بجا کردہ و لذات بہشت بر دلش سرد و (الف)
عرض کند کہ از این سند و الہ ہروی (بر دل سرد کردن)
سرد کردن لذت بمعنی بی مزہ کردن لذت پیدا
و اگر از این تخصیص تعمیم را قائم کنیم مصدر مرکب
(بر دل کسی سرد کردن چیزی) قائم می شود کہ بعوض
لذت ذوق و مراد و امثال آن را توانیم گرفت
معنی سہل کہ در مصرع دوم شین ضمیر کہ بر لفظ دل
معنی خود ست چنانکہ در عربی مستعمل آنانکہ در فارسی
زبان دہم استادی می کنند و بہ تتبع اردو ضمیر را
بمرتبع خود ش بمعنی خود ش پسندند و ظنیدند خود را
گمند ضمیر را بجای خود ش لفظ خود را
بگذار بسبق گیرند از این کلام و الہ ہروی کہ بالا
مذکور شد (اردو) کسی کے دل کو ناخوش کرنا۔

بر دل گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
و بہار دانند ناخوش و بی دماغ شدن۔ بہار عجم

گوید که این کنایه باشد (امیر شاهی سبزواری رح) مرغ روز بخورد بهای دلم زانکه نوزد بهوا نه کسی دانگیرد ثمنش (مؤلف) عرض کند که اصل این اصطلاح (برداشتن بار) بود ولیکن در محاوره لفظ بار حذف شده (بردل گرفتن) باقی ماند (اردو) دل آزرده ہونا۔ بقول آصفیه ناخوش ہونا۔

برروم بقول برہان همان بروع که گذشت و ما اشاره باین بهدرانجا کرده ایم۔ خان آرزو در سراج گوید که نام قدیم شهر بروع و فرماید که بروع غالبا مغرب بیرس است و بقول بعض فرماید که سکندر بدین نام خوانده۔ و درینصورت فارسی بودن این محل تردد است لیکن تصحیف سست و صحیح هروم است بروزن سموم چنانکه نظامی گوید (ع) هروش لقب بود و زآغاز کار کنون بود خسرو خواند آموزگار بود۔ (مؤلف) عرض کند که باستناد کلام نظامی ما خان آرزو اتفاق داریم و از اینکه ذکر (بروم بدال مهمله) غیر از برهان و اند و هفت دیگر کسی از محققین اهل زبان مثل ناصری و جامع و سروری و مجمع و مجردیان محققین هند نزد ما کافی ندانیم عجبی نیست که دست کاتبین دراز شد و اشاره های هوز را بلفظ موحده و دال مهمله بدال معجمه تبدیل کرده و ازین تبدیل غیر از تصحیف نباشد و صاحب برهان هم (هروم را به های هوز و واو بروزن سموم) بمعنی همین هروش آورده و ازین هم تائید خیال خان آرزو می شود (اردو) دیکهو بروع۔

برروماغ خوردن مصدر اصطلاحی بقول بخرد ناخوش و ناپسند آمدن و غم افزاشدن و رنجانیدن و بی دماغ نمودن (سلیم ع) بی لب او باده بر طبع یا غم می خورد یا نکهت گل بی رخ او بر دماغ می خورد بهار بر هر دو معنی آخر الذکر قانع (صائب ع) اگر این رنگ و بو و خنده های شرم بیرایش گل این باغ خرم بر دماغ باغبان خوردن (ملا طغرا ع) دف و چنگ بی صحن این تازه باغ چو فریاد و اغط خورد بر دماغ خان آرزو در چراغ این را مرادف (بردل خوردن) نوشت (مؤلف) عرض کند که ما صراحت کامل بر

(بر دل خوردن) کرده ایم و معنی این ناگوار دماغ شدن است از قبیل بار خاطر شدن ولیکن اصلا مرادف (بر دل خوردن) نیست و فرق دل و دماغ در معنی این هر دو مصادر هم فرق دارد مثلاً اگر عطر ناپسند شود گویند که (بر دماغ خورد) یعنی بوی او پسند دماغ نه شد و دماغ را ناخوش کرد حقیقت از محققین بالا سپرا از خان آرزو که در عرض معنی این نزاکت را بکار نبرد (اردو) دماغ کو ناگوار ہونا۔

بر دم تیغ افتادن مصدر اصطلاحی مجروح شدن و بزیر تیغ آمدن۔ و این مصدر خاص داخل (بر چیزی افتادن) ست۔ ما بر بیان مصدر عام این مصدر خاص را پسندیدیم (ظهوری ۵) دل دم میتپد امروز راحت ہ که تیغ محنتی را بر دم افتاد ہ (ولہ ۵) جوش عشقی از برای خود ظهوری فکر کن ہ بر دم تیغ جفا روزگار افتاده ام ہ مخفی مباد که در سند اول (را ی) اضافی ست و معنی داخل این مصدر چیزی نیست (اردو) تلوار کی زد میں آنا۔ مجروح ہونا۔ گھائل ہونا۔

(الف) **بر دمیدن** (الف) بقول سروری بمعنی روئیدن و نیز در غضب شدن (شهنامه فردوسی) چو رستم پیام سپهبد شنید ہ چو دریای آتش ز کین بر دمید ہ صاحب برهان گوید که ماضی بر (دمیدن) باشد که بمعنی

(ب) **بر دمیدن** روئیدن و سبز شدن ست یعنی سبز شد و روئید۔ و بمعنی در غضب شد و قهر آلود گردید و ماضی دم زدن و سخن گفتن و نفس رسانیدن و خود را بر باد کردن۔ و طلوع و ظاهر شدن صبح و دم زرگران را هم گفته اند۔ صاحب ناصری هم همچو برهان پریشان بیانی کرده۔ (مؤلف) عرض کند که ضرورت نداشت که از یک مشتق (ب) ذکر کنند و مصدر را بگذارند در اینجا همین قدر کافی ست که این ماضی مطلق (بر دمیدن) است و صراحت معانی مصدری (ب) می آید و (ب) بقول بحر و برهان و ناصری (ا) یعنی دم زدن (کامل التصریف) و مضارع این (بر دمد) (مؤلف) عرض کند که مزید علیه دمیدن ست بزیادت کلمه بر بر آن و همین ست معنی حقیقی این۔ صاحب برهان بذکر ا بمعنی نفس رسانیدن هم نوشته و این داخل همین معنی ست

(۲۸۹۷)

وصاحبان ناصری و برہان کہ اشارۂ دم زرگران کردہ اند متعلق از ہمین معنی باشد و ماخذ دمیدن دم ست کہ اسم مصدر باشد فارسیان تحتانی و علامت مصدر آن بران زیادہ کردہ مصدری ساختند کہ بجای خودش می آید و باصول ما مصدر اصلی ست کہ اسم مصدر این مال فارسی زبان ست و باصول مقنّنین فارسی بان مصدر جعلی و تحتانی زائد علامت آن چنانکہ بر لفظ (اسم مصدر) صراحت این گذشت (اردو) پھونک مارنا۔ بقول آصفیہ زور کے ساتھ منہ سے ہوا کو چھوڑنا آپ ہی نے پھونکنا کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

(۲) بر دمیدن۔ بقول سوار دمعنی برآوردن چون (بر دمیدن آہ) کہ بجای خودش می آید (مؤلّف) عرض کند کہ سند این ہم ہمدر آنجا مذکور و این ہم مجاز معنی اول ست کہ در آوردہم دم و نفس را تعلق ست (اردو) کھینچنا۔ نکالنا۔ کرنا۔ جیسے آہ کرنا۔

(۳) بر دمیدن۔ بقول بحر و برہان و ناصری بمعنی بجوش آمدن از خشم۔ و بقول صاحب بحر غضب آلود شدن۔ سند این از فردوسی بر (بر دمید) گذشت بہار این را بمعنی جوش زدن۔ و در خشم شدن نوشتہ (مؤلّف) عرض کند کہ بحالت غضب ہم تنفّس را دخل ست پس این معنی ہم مجاز معنی اول باشد (اردو) غضبناک ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (جوش میں آنا) پر لکھا ہے غصہ میں آنا۔ غضب میں بھرنا۔ بھڑکنا

(۴) بر دمیدن۔ بقول بحر و برہان و ناصری بمعنی سبز شدن (مؤلّف) عرض کند کہ این متعلق بمعنی پنجم ست کہ می آید محققین بالاغور نہ کردہ اند ضرورت نداشت کہ معنی سبز شدن را بر (بر دمیدن) قائم کنند (اردو) دیکھو بر دمیدن کے پانچویں معنی۔

(۵) بر دمیدن۔ بقول بحر بمعنی روئیدن (مؤلّف) عرض کند کہ مجاز معنی اول ست کہ بزور و کشش ہوا نبات از زمین می در روی روید (انوری ۵) از لبش نبات مختلف الوان کہ بر دمید ؎ در سر فگند ساحت ہر رملہ و حلل ؎ (اردو) اُگنا۔ دیکھو برآمدن کے آٹھویں معنے۔

(۶) بر دمیدن - بقول بحر و برهان و ناصری بمعنی سخن گفتن (مؤلف) عرض کند که باعتماد ناصری که از اهل زبان ست تسلیم کنیم و مشتاق سند باشیم که این معنی از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند اگرچه سخن گفتن با معنی اول بر سبیل مجاز تعلق دارد که در سخن گفتن دم و نفس را تعلق ست ولیکن دور از قیاس می نماید و بلحاظ قول صاحب ناصری دم نتوانیم زد (اردو) کہنا - بات کرنا -

(۷) بر دمیدن - بقول بحر و برهان و ناصری بمعنی خود را بر باد دادن (مؤلف) عرض کند که دمیدن درین مصدر به همین معنی ست که می آید (خود را) داخل معنی نیست تسامح صاحبان تحقیق ست که خیالش نکرده اند یعنی بر دمیدن خود را و کسی را هر دو درست ست و بحر و بر دمیدن بمعنی (بر باد دادن) ست و بس و انهم متعلق بمعنی اول باشد (اردو) برباد کرنا -

(۸) بر دمیدن - بقول ناصری و برهان و بحر بمعنی طلوع و ظاهر شدن صبح (مؤلف) عرض کند که محض طلوع و ظاهر شدن معنی این ست و صبح داخل معنی نیست بلکه استعمال این برای صبح آمده و این متعلق ست بمعنی پنجم بر دمیدن بر سبیل مجاز که بر دمیدن آفتاب و صبح هم مماثل روئیدن نبات از زمین ست که بر معنی پنجم بجایش گذشت و معنی لفظی این بالا گرفتن و بلند شدن و کنایه از برآمدن و ظاهر شدن (اردو) نکلنا - نمودار ہونا - ظاہر ہونا - طلوع ہونا -

بر دمیدن آه | مصدر اصطلاحی بمعنی کشیدن و برآوردن و برآمدن آه متعلق بمعنی دوم (بر دمیدن) که گذشت (مؤلف) عرض کند که (آه بر دمیدن) در ممدوحه مذکور و صراحت کافی همدرآنجا کرده ایم و سند هم از طالب آملی (اردو) دیکھو آه بر دمیدن

بردن | بقول موارد و نوادر بالضم (اسم فاعل) آوردن و فرماید که برد حاصل المصدر این ست بالضم و مضارع این برد بفتحتین - صاحب بحر سر بر بودن قانع و بقوله (کامل التصریف) و مضارع این برد بفتح اول و دوم - صاحبان ناصری و جامع هم بمعنی

ربودن گفته اند (مؤلف) عرض کند که صاحب
موارد که ربودن را بمعنی چهارم جا داده است تسامح
اوست که مقابل آوردن همان ربودن ست پس بردن
بمعنی حقیقی مرادف ربودن باشد و برد که بمعنی چهارم
بجایش گذشت اسم مصدر این فارسیان بزیادت
علامت مصدر دن و بحذف یک دال مهمله از دو دال
مجتمعه مصدری ساختند که قیاسی و اصلی ست و اسم
این مصدر مال فارسی زبان ست - انچه امر حاضر این
بالفتح آید حقیقت آن جز این نیست که فارسیان بدفع
التباس از امر حاضر بردن که برَ بالضم ست این را
در محاورهٔ خود بالفتح گفتند (اردو) لیجانا -
(۲) بردن بقول موارد و نوادر بمعنی حاصل کردن
و بدست آوردن چنانکه (بردن ارجمندی) و (بردن
ثواب) و (بردن لذّت) (مؤلف) عرض کند
که انچه صاحب موارد بمعنی بست و یکم راکه (یافتن است)
جداگانه قائم کرده است درست نیست - یافتن و
حاصل کردن هر دو یکی ست و این معنی هم مجاز معنی اول ست

(اردو) حاصل کرنا - پانا -
(۳) بردن - بقول موارد و نوادر بمعنی عرض دادن
و اظهار کردن چنانکه (بردن حاجت) و (بردن عیب)
(مؤلف) عرض کند که مجاز معنی اول ست -
(اردو) پیش کرنا - ظاہر کرنا -
(۴) بردن - بقول موارد و بحر بمعنی ربودن چنانکه
(بردن نقد) (مؤلف) عرض کند که همان معنی
اول ست که گذشت و (ربودن نقد) متعلق بمعنی
ششم باشد که می آید و ازین معنی تعلق خاص ندارد -
(اردو) سے متعلق -
(۵) بردن - بقول موارد بمعنی تباه کردن چنانکه (بردن
سرما پیری را) و (بردن عزت) (مؤلف) عرض
کند که من وجه متعلق بمعنی نهم هم می آید - معاصرین
عجم بر زبان دارند (اردو) تباه کرنا - برباد کرنا -
زائل کرنا -
(۶) بردن بقول موارد بمعنی دزدیدن و نقب زدن
خانه را و هیچ نگذاشتن در آن چنانکه (بردن خانه)

و فرماید کہ لفظ خانہ درین اصطلاح بقاعدۂ مجاز مرسل است یعنی ہمہ اسباب خانہ و لفظ بردن قرینۂ ظاہر بمعنی دزدیدہ بردن (**مؤلف**) عرض کند کہ بردن زن کہ می آید سند این ست و (بردن خانہ) متعلق است بمعنی شانزدہم (بردن) کہ بجایش مذکور شود۔

(**اردو**) چرانا۔ بقول آصفیہ چوری کرنا سرقہ کرنا

(۷) بردن۔ بقول موارد بمعنی کم و زیادہ شدن چنانکہ (بردن ہر دو خانہ کمان) (**مؤلف**) عرض کند کہ ما از بمعنی اختلاف داریم و صراحت کامل بر (بردن ہر دو خانۂ کمان) کنیم (**اردو**) کم و زیادہ ہونا۔

(۸) بردن۔ بقول موارد بمعنی گفتن چنانکہ (بردن نام) (**مؤلف**) عرض کند کہ معاصرین عجم ہم بر زبان دارند و اصل این (بردن بر زبان) بود۔ در محاورۂ فرس لفظ (بر زبان) حذف شدہ محض بردن بقرینہ قائم ماند کہ مراد از گفتن ست مجاز معنی اول (**اردو**) کہنا

(۹) بردن۔ بقول موارد بمعنی زائل کردن چنانکہ (بردن تاب) وغیرہ ذلک کہ در ملحقات بجای خودش می آید (**مؤلف**) عرض کند متعلق بمعنی اول ست بر سبیل مجاز معاصرین عجم بر زبان دارند۔ و دور کردن ہم متعلق بہ ہمین ست کہ سندش بر (بردن عشوہ) می آید (**اردو**) زائل کرنا۔

(۱۰) بردن۔ بقول موارد بجر بمعنی کردن چنانکہ (سعی بردن) و امثال آن کہ در ملحقات می آید۔

(**مؤلف**) عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند مجاز معنی اول ست (**اردو**) کرنا۔

(۱۱) بردن۔ بقول موارد بمعنی برداشتن چون (منت بردن) و امثال آن کہ در ملحقات می آید (**مؤلف**) عرض کند کہ مجاز معنی اول ست۔ معاصرین عجم بر زبان دارند۔ (**اردو**) اٹھانا۔

(۱۲) بردن۔ بقول موارد بمعنی ساختن چنانکہ (بردن قلاب) کہ در ملحقات می آید (**مؤلف**) عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (**اردو**) بنانا۔

(۱۳) بردن۔ بقول موارد بمعنی بجا آوردن چنانکہ (بردن فرمان) کہ در ملحقات می آید (**مؤلف**) عرض

کنند کہ معاصرین عجم بزربان دارند ومجاز معنی اول است (اردو) بجالانا تعمیل کرنا۔

(۱۴) بردن۔ بقول موارد بمعنی کندن چون (نقب بردن) کہ در ملحقات می آید (مؤلف) عرض کند کہ من وجہ متعلق بمعنی دہم نیز کہ نقب کردن مجاز از غارت ساختن ست ونقب کندن بزربان معاصرین عجم نیست۔ ومجاز معنی اول ست۔ (اردو) کھودنا۔

(۱۵) بردن۔ صاحب موارد ذکر این کردہ از معنی ساکت (مؤلف) عرض کند کہ (بردن آب) کہ در ملحقات می آید وایں ہم مجاز معنی اول ست (اردو) بہالیجانا

(۱۶) بردن۔ بقول موارد بمعنی غارتیدن چنانکہ (بردن رہزن) کہ در ملحقات می آید (مؤلف) عرض کند کہ برباد کردن بمجاز داخل ہمین ست وبخیال ما سند ایں (بردن خانہ) باشد کہ بجایش می آید و (بردن رہزن) متعلق بمعنی ششم باشد (اردو) غارت کرنا۔ دیکھو بردن خانہ۔

(۱۷) بردن۔ بقول موارد بمعنی رساندن چنانکہ (بردن رتبہ بہ بالا) وامثال آن کہ در ملحقات می آید۔ (مؤلف) عرض کند کہ مجاز معنی اول ست (اردو) پہنچانا۔

(۱۸) بردن۔ بقول موارد بمعنی بسلامت بردن چنانکہ (بردن جان) وامثال آن کہ در ملحقات می آید (مؤلف) عرض کند کہ محفوظ ونگاہداشتن ہم داخل ہمین ست چنانکہ (بردن ایمان) ویا ہم مجاز معنی اول ست ومعاصرین عجم بزربان دارند (اردو) بچانا۔

(۱۹) بردن۔ بقول موارد بمعنی انداختن چنانکہ (بردن پنجہ بہ پنجہ) کہ در ملحقات می آید (مؤلف) عرض کند کہ مجاز معنی اول ست (اردو) ڈالنا

(۲۰) بردن۔ بقول موارد بمعنی بسر کردن چنانکہ (بردن روزگار) کہ در ملحقات می آید (مؤلف) عرض کند کہ مجاز معنی اول ست (اردو) بسر کرنا بقول آصفیہ۔ گزارنا۔ بہوکنا۔ اوقات گزاری کرنا۔ انجام کو پہنچانا۔

(۲۱) بردن ۔ بقول موارد و بحر و ناصری و جامع بمعنی یافتن چنانکہ (بردن راہ) و امثال آن کہ در ملحقات می آید (مؤلف) عرض کند کہ با معنی دوم اتحاد دارد (اردو) پانا ۔ حاصل کرنا ۔

(۲۲) بردن ۔ بقول موارد بمعنی رفتن و طی کردن چنانکہ (بردن راہ) کہ در ملحقات می آید (مؤلف) عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند مجاز معنی اول ست ۔ (اردو) طی کرنا ۔ چلنا ۔

(۲۳) بردن ۔ بقول موارد بمعنی گذاردن چنانکہ (بردن نماز) کہ در ملحقات می آید (مؤلف) عرض کند کہ بخیال ما مشغول و منہمک کردن ست و ہمین معنی از (بردن نماز) پیدا می شود کہ بجایش مذکور شود (اردو) ادا کرنا ۔

(۲۴) بردن ۔ بقول موارد بمعنی خراب و بدہم کردن چنانکہ (بردن بنیاد) کہ در ملحقات می آید (مؤلف) عرض کند کہ مجاز معنی اول ست ۔ (اردو) ڈھانا ۔ بقول آصفیہ گرانا ۔ مکان توڑنا منہدم کرنا ۔

(۲۵) بردن ۔ بقول موارد بمعنی تافتن چنانکہ (بردن پنجہ) کہ در ملحقات می آید (مؤلف) عرض کند کہ مجاز معنی اول ست (اردو) موڑنا ۔ پھیرنا ۔

(۲۶) بردن ۔ بقول موارد بمعنی برآوردن چنانکہ (بردن پوست از تن) کہ در ملحقات می آید (مؤلف) عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) وہی ۔

(۲۷) بردن ۔ بقول موارد بمعنی محفوظ و سلامت ماندن ست چنانکہ (بردن جان (نظامی ؎)

بجان بردخود ہر کسی گشتہ شاد ۔ کس از کشتن کس نیاورد یاد ۔

(مؤلف) عرض کند کہ ہمان معنی ہیچ بہم ست کہ بالا گذشت چنین نیست کہ در ین سند استعمال حاصل مصدر آن ست بمعنی سلامتی جان ۔ کما ہو حقہ ۔ صاحب موارد ست کہ این را معنی جداگانہ خیال کرد و بیتوجہ باصطلاح فارسی زبان اعتنا نکرد (اردو) دیکھو بردن کے اظہار دین معنی ۔

(۲۸) بردن ۔ بقول موارد بمعنی برپا کردن چنانکہ (بردن

حشر) کہ در ملحقات می آید (**مؤلف**) عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (**اردو**) برپا کرنا۔

(۲۹) بردن۔ بقول سوار دمعنی آمدن چنانکہ (بردن خواب) کہ در ملحقات می آید (**مؤلف**) عرض کند کہ ہمین مصدر بر معنی نہم متضاد این می نماید ولیکن حقیقت این بر (بردن خواب) بیان کنیم انشاء اللہ (**اردو**) آنا

(۳۰) بردن۔ بقول سوار دمعنی صرف کردن چنانکہ (بردن لطف) کہ در ملحقات می آید (**مؤلف**) عرض کند کہ من وجہ متعلق بمعنی دہم ست وبس (**اردو**) صرف کرنا۔ کرنا۔

(۳۱) بردن۔ بقول سوار دمعنی موقوف کردن چنانکہ (بردن رسم) کہ در ملحقات می آید (**مؤلف**) عرض کند کہ مسدود وبند کردن داخل ہمین ست (**اردو**) موقوف کرنا۔ مسدود کرنا۔ بند کرنا۔

(۳۲) بردن۔ بقول سوار دمعنی داشتن چنانکہ (بردن روزہ بروزہ) کہ در ملحقات می آید (**مؤلف**) عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (**اردو**) رکھنا۔

(۲۸۹۸)

(۳۳) بردن۔ بہ تحقیق ما بانجام رساندن چنانکہ (بردن روزگار) کہ بمعنی دوم ش در ملحقات می آید۔ (**اردو**) ختم کرنا۔ اختتام کو پہنچانا۔

(۲۸۹۹)

(۳۴) بردن۔ بہ تحقیق ما بمعنی سبقت بردن چنانکہ (بردن از کسی) کہ در ملحقات می آید وایہم مجاز معنی اول ست۔ صاحب نوادر (گرو بردن) را ذکر کردہ سند مخلص کاشی پیش می کند کہ بر (بردن از کسی) می آید۔ وما طرز بیانش را غلط دانیم زیرا کہ مصدر (بردن گرو۔ یا گرو بردن) ازین سند پیدا نیست وگرد بمعنی سبقت ہم نیامدہ بأیّ حال در ینجا ہمین قدر کافی ست۔ (**اردو**) سبقت لیجانا بقول آصفیہ آگے بڑہ جانا۔ فوقیت لیجانا (عارف ۔ ۵) برق پر بہی وہ لے گئے سبقت ۔ ہو خبر کس کو آنے جانے کی

(۳۵) بردن۔ بقول بحر در قمار از حریف غالب آمدن از (ناصری ۵) طرز قماری بود بازی عشق بتان ۔ باختنش بردن ست بردن آن باختن ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمجاز بردن بازی را گفتہ اند لیکن شہرت

نگرفتہ (**مؤلف**) عرض کند کسی کہ معلوماتش وسعت ندارد محاورہ را غیر مشہور می شمارد و این مصدر است غیر از آن کہ برسی و چار معنی گذشت و اسم این مصدر ہمان بُرد است کہ ذکرش بر معنی ششمش کردہ ایم و معنی حقیقی این (۱) بُرد کردن بازی و (۲) بمجاز غالب آمدن

(**اردو**) (۱) برد کرنا۔ (۲) غالب آنا۔

(۳۶) بردن۔ بقول بحر بکسر اول و فتح سوم (۱) تند و تیز رفتن۔ فرماید کہ سالم التصریف است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحب رشیدی (۲) برتندی و تیزی رفتار قانع (عبد الواسع در صفت ابر ۵) گہی با خاک ہمخانہ گہی با باد ہم پیشہ ۶ گہی با چرخ ہم زانو گہی با بحر ہم بردن ۶ صاحب ناصری با تفاق رشیدی گوید کہ (۳) اسپ جلد و تیز را ہم گفتہ اند۔ صاحب جامع متفق با ناصری۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی بالا فرماید کہ (بردن۔ بروزن فرعون نیز ہمین معنی آوردہ گویند کہ لفظ تازیست) و بردون بقول برہان بکسر اول بمعنی اسپ تز جلد و تند و فرماید کہ این لغت عرب است۔ صاحب انندہم این را لغت فارسی نوشتہ گوید کہ بقول بعض لغت عرب باشد

(**مؤلف**) عرض کند کہ معنی اول را طالب سند باشیم کہ مجرد بیان صاحب بحر کافی ندانیم کہ ہیچ ماخذ بدست نمی آید سنیت معنی سوم عرض می شود کہ (بردون) بالکسر و فتح ذال معجمہ بقول منتخب مطلق ستور و نوعی از اسپان و تحقیق آن است کہ اسپی کہ مادر و پدرش عربی نباشد یا یکی از آن عربی نیست (الخ) پس چار دارد کہ فارسیان بہ تبدیل ذال معجمہ بہ دال عربی و تخفیف واو مفرّس کردند و بمعنی سوم استعمالش کردند و معنی دوم کہ تعمیم دارد مجاز ہست۔ مخفی مباد کہ برای معنی دوم استناد از کلام عبد الواسع قابل قبول است و برای معنی سوم قول ناصری کہ از اہل زبان است اعتبار را شاید (**اردو**) (۱) تند اور تیز جانا۔ (۲) رفتار میں تندی اور تیزی۔ مؤنث۔ (۳) وہ گھوڑا جو رفتار میں تند و تیز ہو۔ مذکر۔

بردن آب | مصدر اصطلاحی یعنی باخود

برون آب ست صاحب موارد ذکر این بذیل معنی پانزدهم کرده از معنی ساکت (گلستان سعدی ؒ) شد غلامی که آب جو آرد ؛ آب جو آمد و غلام ببرد ؛ مخفی مباد که (آب برون چیزی ؒ) در مدود گذشت (اردو) بہا لیجانا۔

برون آبرو | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی نہم برون) زائل کردن آبرو (حافظ شیرازی ؒ جام می دید لبست دم زروان بخشاند ؛ آبروئے لب جان بخش روان بخشا برد ؛ (مؤلف) عرض کند کہ (آبرو برون) در مدود گذشت (اردو) دیکھو آبرو برون۔

برون آرام | مصدر اصطلاحی۔ ربودن و دور کردن آرام از دل متعلق بمعنی چارم برون (واله ہروی ؒ) آرام و راحتی کہ ز دل ماتم تو برد ؛ چون مرغ اشک باز نیامد بآشیان ؛ مخفی مباد کہ (آرام برون) بہمین معنی در مدود گذشت (اردو) دیکھو آرام برون۔

برون آرزو | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی دہم برون) بمعنی آرزو کردن (ثانی تکلو ؒ) من از کجا و تمنای دل ہمینم بس ؛ کہ می برم بخیال تو آرزوئی چند ؛ (کمال خجند ؒ) آرزو بر آرم کہ چشم تو باز ؛ کشندم گہ بعشوہ گاہ نباز ؛ (مؤلف) عرض کند کہ ہمان (آرزو برون) ست کہ در مدود گذشت (اردو) آرزو کرنا۔ دیکھو (آرزو برون)

برون ارجمندی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی دوم برون) بمعنی حاصل کردن ارجمندی (عبد الحی سنوکروی ؒ) در مبدء سال ہوشمندی ؛ بر بدم ز طوافش ارجمندی (مؤلف) عرض کند کہ من وجہ متعلق بمعنی بست و یکم ہم۔ (اردو) بزرگی حاصل کرنا۔ رتبہ پانا۔

برون از سپہ پیمان | مصدر اصطلاحی۔ آمادہ نقض پیمان کردن متعلق بمعنی چارم برون ست و سند این بر (برون نقش) می آید (اردو) وعدہ خلافی پر آمادہ کرنا۔ وعدہ خلافی کرانا۔

بردن از کسی مصدر اصطلاحی۔ تحقیق ما سبقت بردن از کسی (مخلص کاشی ؎) تا مرا فگند از ما عشق آن وحشی غزال بکو در دویدن طفل اشک ما ز آہو بردہ است بکو صاحب نوادر این را بذیل بردن بمعنی گرو بردن باستناد ہمین شعر مخلص آوردہ گوید کہ در ولایت رسم ست کہ در دویدن گروی بندد (**مؤلف**) عرض کند کہ ضرورت این طول عمل ندارد۔ (**اردو**) کسی پر سبقت لیجانا۔

بردن ایمان مصدر اصطلاحی۔ محفوظ ونگاہ داشتن ایمان متعلق بمعنی ہجد ہم بردن کہ بجایش گذشت وسند این بر (بردن جان آمد) (**اردو**) ایمان بچانا۔

بردن بازی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی اول بردن) (۱) بردن بازی بوضعی خاص۔ (**مؤلف**) عرض کند کہ بردن بازی باشد کہ بردن بد بمعنی برمعنی سی وپنجم گذشت وسندش ہم ہمدرآنجا مذکور و (۲) بازی بردن در محاورۂ فرس بمعنی غالب آمدن واین معنی عام ست برسبیل مجاز از معنی اول (**اردو**) (۱) مجرد کرنا۔ بازی کو برابر کرنا۔ یعنی جب شطرنج بازی مین کسی کی مات نہ ہو اور بازی برابر ہو جاے تو اسکو برد کہتے ہین۔ اور اسی سے برد ہونا۔ برد کرنا۔ دکن مین مستعمل ہے۔ صاحب آصفیہ نے برد کا ذکر فرمایا ہے لیکن برد ہونا۔ اور کرنا کو نہین لکھا (۲) بازی لیجانا۔ بقول آصفیہ جیتنا۔ غالب آنا۔

بردن بکارت مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی نہم بردن) زائل کردن بکارت (طالب آملی ؎) بہ حجلہ خانۂ غم کبر بود دختر زر را نگاہ پردہ شکن نشد بکارت برد را (**مؤلف**) عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند (**اردو**) بکارت زائل کرنا۔ ازالہ بکارت کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (چیرہ اتارنا) پر ازالہ بکارت کرنا کا ذکر فرمایا ہے

بردن بنیاد مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی بست وچہارم بردن) بمعنی خراب (ہم

کردن بنیاد (خواجہ شیراز ؎) پاک کن چہرۂ حافظ بسر زلف از اشک ؎ ورنہ این سیل دمادم ببرد بنیادم (**مؤلف**) عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند (**اردو**) عمارت ڈھانا۔ گرانا۔ منہدم کرنا۔

برون پنجہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول مؤلف (بدیل معنی بست و پنجم۔ برون) بمعنی پنجہ تافتن۔ (عالی ؎) از زور حسن پنجہ خورشید بردہ است ؎ پیش فروغ یار نگردد دوسفید صبح ؎ (**مؤلف**) عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند (**اردو**) پنجہ موڑنا۔ پنجہ پھیرنا۔ دیکھو انشردن پنجہ۔

برون پنجہ بہ پنجہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول مؤلف موارد (بدیل معنی نوزدہم برون) بمعنی انداختن پنجہ در پنجہ (حزین ؎) عشق آزمود قوت بازوی خویش را ؎ تا پنجہ بہ پنجۂ مژگان کہ می برد ؎ (**مؤلف**) عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند (**اردو**) پنجہ سے پنجہ ملانا۔ پنجہ کرنا۔ بقول آصفیہ دو آدمیوں کا پنجہ کے زور سے زور کرنا۔ پنجہ لڑانا۔

برون پوستارتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بدیل معنی بست و ششم برون) بمعنی برآوردن پوست از تن (حسین ثنائی ؎) گرش نبود ز تن آفتاب لطف پوست ؎ چو ژالہ آب چہ یزد ز استخوان گوہر ؎ (**مؤلف**) عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند (**اردو**) پوست کھینچنا۔ اتارنا بقول آصفیہ کھال کھینچنا۔ (دیکھو باز کندن پوست)

برون پی | مصدر اصطلاحی۔ بقول مؤلف (بدیل معنی بست و یکم برون) بمعنی پی یافتن۔ (سلمان ؎) ز کوشش نسیم سحر بوی برد ؎ ببویش دلم پی بران کوی برد ؎ (**مؤلف**) عرض کند کہ بامعنی دوم ہم تعلق دارد کہ سراغ یافتن و حاصل کردن ہر دو یکی ست (**اردو**) سراغ پانا۔ بقول آصفیہ کھوج پانا۔ پتا لگانا (ناسخ ؎) کس کی ہم جستجو میں نکلے تھے ؎ نہیں پاتے کہیں سراغ اپنا ؎

برون پیام | مصدر اصطلاحی بقول موارد

(بذیل معنی ہفدہم بردن) بمعنی رساندن پیام۔ (حزین ؎) قاصدی کو کہ پیامی بر دلدار برد ؛ سوی گلشن خبر مرغ گرفتار برد ؛ (مؤلف) عرض کند کہ مجاز معنی اول ست و معاصرین بزبان دارند (اردو) پیام لیجانا۔ پیام پہنچانا۔ کہ سکتے ہین

بردن تاب مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی نہم بردن) بمعنی زائل کردن تاب۔ (ظہوری ؎) شب بگلگشت آمد از مہ تاب برد ؛ صبح از ہر جادہ اش مہتاب برد ؛ (مؤلف) عرض کند کہ معاصرین عجم ہم بزبان دارند و حقیقت معنی مصرع دوم بر (بردن مہتاب می) می آید۔ (اردو) آب و تاب زائل کرنا۔ چمک دمک مٹانا بے نور کرنا۔

بردن تب مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی نہم بردن) بمعنی زائل کردن تب (میر شعری ؎) نابی در رنگ مشکل و صعب ست بر طبیب ؛ بردن ز مرد پیر تب برنا و رشتاہ ؛ (مؤلف) عرض کند کہ معاصرین عجم بزبان دارند (اردو) بخار اتارنا دکن مین مستعمل ہے۔ بخار دفع کرنا۔ تپ دور کرنا تپ اتارنا۔ صاحب آصفیہ نے (تپ اترنا) کا ذکر فرمایا ہے بمعنی لازم۔

بردن تحکّم مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی یازدہم بردن) برداشتن تحکّم (سعدی ؎) سخت ست پس از جور تحکّم بردن ؛ خوکردہ بناز جور مردم بردن ؛ (مؤلف) عرض کند کہ معاصرین عجم بزبان دارند (اردو) تحکّم سہنا۔ تحکّم برداشت کرنا۔ حکومت برداشت کرنا۔

بردن تلخی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی نہم بردن) بمعنی زائل کردن تلخی (باقر کاشی ؎) وقت مردن بزبان نام لبست آوردم ؛ لذّتش تلخی جان کندنم از کام برد ؛ (مؤلف) عرض کند کہ معاصرین عجم بزبان دارند (اردو) تلخی کو دور کرنا

بردن تمتع دیکھو صفحہ ۵۷۳۱۔

بردن ثواب مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل

معنی دوم بردن) حاصل کردن ثواب (خواجہ شیرازی ؎)
ثواب روزہ و حج قبول آن کس برد کہ خاک میکدۂ
عشق را زیارت کرد۔ **مؤلف** عرض کند کہ
من وجہ متعلق بمعنی بست و یکم ہم (اردو) ثواب
حاصل کرنا۔ پانا۔ صاحب آصفیہ نے اس کو ترک
فرمایا ہے اور ثواب کمانا۔ پرلکھا ہے نیکی حاصل
کرنا۔ بھلائی حاصل کرنا۔

بردن جان مصدر اصطلاحی بقول موآلف
(بذیل معنی ہجدہم بردن) جان بسلامت بردن
(حزین ؎) با تیغ بازی مژہ ات جان کہ می برد
از چنگ کفر زلف تو ایمان کہ می برد۔ ناز و کرشمہ
غمزہ بخون جملہ تشنہ اند جان از مصاف شیر شکاران
کہ می برد۔ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم
برزبان دارند (اردو) جان بچانا۔

بردن جور مصدر اصطلاحی۔ بقول موآلف
(بذیل معنی یازدہم بردن) برداشتن جور و ستم۔
سند این از شیخ شیراز بہ (بردن تحکم) گذشت۔

(مؤلف) عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان
دارند (اردو) جور و ستم سہنا۔

بردن چیزی از خانہ مصدر اصطلاحی۔
بمعنی دزدیدن چیزی از خانہ باشد متعلق بمعنی ششم
بردن کہ بجایش گذشت (محسن تاثیر ؎) از جملہ
حرص گوشہ نشین کم نہ می شود کز خانہ دزد
مال و کاشانہ نمی برد۔ (اردو) گھر سے کسی
چیز کا چرانا۔ لیجانا۔

بردن چین مصدر اصطلاحی بقول
موآلف (بذیل معنی نہم بردن) بمعنی زائل کردن چین
متعلق بمعنی چہارم بردن (میر مغزی ؎) ببرد از شیشہ
دولت تیغ او خم کہ ببرد از روی ملت رای آبا
مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان
دارند (اردو) چین دفع کرنا۔ مٹانا۔

بردن حاجت مصدر اصطلاحی بقول
موآلف (بذیل معنی سوم بردن) بمعنی عرض داشتن حاجت

(۲۹۰۵)

(شیخ شبستری ؒ) بهر حاجت نزدیک تر شروی ؒ کسان خوی بدش فرسوده گردی ؒ **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم هم برزبان دارند۔ **(اردو)** حاجت پیش کرنا۔ خواہش ظاہر کرنا ضرورت اور غرض اور مطلب بیان کرنا۔

برون حسرت مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی دہم برون) بمعنی حسرت کردن (حزین ؒ) بوسیده ایم مالب جان بخش یار را ؒ حسرت بخضر و چشمهٔ حیوان که می برد ؒ **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم برزبان دارند **(اردو)** حسرت کرنا

برون حشر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی بست و ہشتم برون) بمعنی برپا کردن حشر باشد (وحشی ؒ) غمزهٔ او حشر فتنه بهر جا ببرد ؒ عافیت را همه اسباب بیغما ببرد ؒ (ظهوری ؒ) فلک را بر دل لرزه بر سر حشر ؒ کواکب بر زند بر یکدگر ؒ مخفی مباد که حشر بفتحتین بقول غیاث و بهار لغت فارسی ست بمعنی گروه و فوج و بالفتح بقول صراح لغت عرب ست بمعنی قیامت پس درین هر دو سند معنی حشر بفتحتین لشکر و فوج ست و مصادر (برون حشر) و (بسر برون حشر) هر دو متعلق بمعنی اول ست و ضرورت ندارد که باستناد این هر دو اسناد معنی برپا کردن قائم کنیم و این معنی همان وقت قائم میشود که حشر بفتحتین بمعنی روز قیامت گیریم که نیامده **(اردو)** حشر برپا کرنا۔

برون حکایت مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل معنی هفدهم برون) بمعنی رساندن حکایت (بوستان سعدی ؒ) و زیر اندرین شمهٔ راه برد ؒ بخبث این حکایت بر شاه برد ؒ **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اول ست معاصرین عجم برزبان دارند **(اردو)** خبر پہنچانا۔ کسی واقعه کا تذکره کرنا

برون حمله مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی دہم برون) بمعنی حمله کردن (نظامی ؒ) برو حمله برد چون شیر مست ؒ یکی گزره شیر نیکر بدست ؒ **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم برزبان دارند

(اردو) حملہ کرنا۔ بقول آصفیہ۔ دھاوا کرنا۔ یورش کرنا۔ چوٹ کرنا۔

برون حیف مصدر اصطلاحی۔ بقول مؤلف (بدیل معنی دہم برون) بمعنی ظلم کردن کہ حیف بمعنی ظلم آمدہ (حافظ شیراز ؎) گر ہمہ خلق جہان بر من و تو حیف برند ۔ بکشد از ہمہ انصاف ستم را و ما ۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف ظلم کردن معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) ظلم کرنا۔

برون خاصیت مصدر اصطلاحی بقول مؤلف دارد (بدیل معنی بست و یکم برون) بمعنی یافتن خاصیت۔ (شوکت ؎) دیدنش از دور ناخن میزند داغ مرا ۔ زخم دل خاصیت مشک از سوادش می برد ۔ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) خاصیت معلوم کرنا۔

برون تمتع[۱۵] مصدر اصطلاحی۔ بقول مؤلف (بدیل معنی بست و یکم برون) بمعنی تمتع یافتن (صائب ؎) ز شعر خویش نتوان فیض شعر دیگران برون ۔ تمتع بیش از فرزند مردم می توان بردن ۔ مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم بردن ہم (اردو) فائدہ حاصل کرنا

برون خانہ مصدر اصطلاحی۔ بقول مؤلف (بدیل معنی ششم برون) بمعنی وزیدن بلقب از خانہ و ہیچ نگذاشتن در آن (سعید اشرف ؎) می نرسد از خانہ بہر شعر گفتن مدعی ۔ می برد دیگر نمی دانم کدامی خانہ را ۔ (شیخ شیرازہ ؎) خانہ صاحب نظران میبرد پردہ ز پیرہن کنان می درمی ۔ مؤلف عرض کند کہ این مصدر اصطلاحی من وجہ متعلق بمعنی اول و دوم برون ست کہ بمعنی غارتیدن گذشت۔ و برباد کردن بمجاز داخل معنی مذکور (اردو) غارت کرنا۔ بقول آصفیہ لوٹنا۔ کھسوٹنا۔ تاراج کرنا۔ تباہ و برباد کرنا۔

برون خجالت مصدر اصطلاحی بقول مؤلف دارد (بدیل معنی یازدہم برون) بمعنی برداشتن خجالت مؤلف عرض کند کہ من وجہ متعلق بمعنی دوم برون باشد (خواجہ حافظ ؎) دل داد مش

[۱۵] اسکا صحیح مقام (برون تلخی) کے بعد ہے۔ دیکھو صفحہ ۵۷۲۸۔

بمزد و خجالت ہمی برم ؛ زین نقدِ قلب خویش
کہ کردم نثارِ دوست ؛ معاصرین عجم برزبان
دارند۔ مخفی مباد کہ در دیوان حافظ شعر بالا
باختلاف الفاظ چنین ست ؛ جان دادمش بمژدہ
و خجلت ہمی برم ؛ زین نقدِ کم عیار کہ کردم
نثارِ دوست ؛ صیبی ندارد کہ اندرین صورت
ہم (بردن خجلت) بمعنی بیان کردہ صاحب مؤلف
ست۔ (اردو) شرمندہ ہونا۔ خجالت اٹھانا
کہہ سکتے ہیں۔

بردن خسارت | مصدر اصطلاحی۔ بقول مؤلف
(بذیل معنی بست ویکم بردن) بمعنی خسارت یافتن
(نظیری ۵) عشق را فائدہ در کوی زیانکار است ؛
ہر کہ زین کوی سفر کرد خسارت برد ؛ (مؤلف)
عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم بردنست (اردو)
نقصان اٹھانا۔ نقصان بھرنا۔ بقول آصفیہ ٹوٹا بھرنا
خسارہ دینا۔

بردن خم | مصدر اصطلاحی۔ زائل کردن خمار شد
متعلق بمعنی نہم بردن۔ سند این بر (بردن چین) از
کلام میر معزی گذشت (اردو) خم مٹانا۔ دور کرنا

بردن خمار | مصدر اصطلاحی۔ بقول مؤلف
(بذیل معنی نہم بردن) زائل کردن خمار۔ (والہ ہروی ۵)
از سرما کی برد بگردش ایام ؛ بادہ بجای دگر خمار
ہری را ؛ (مؤلف) عرض کند کہ معاصرین عجم
برزبان دارند۔ (اردو) خمار دفع کرنا۔ مٹانا۔

بردن خواب | مصدر اصطلاحی بقول مؤلف
(بذیل معنی نہم بردن) (۱) بمعنی زائل کردن خواب۔
(میر معزی ۵) در غمزۂ تو خواب نبردی بشب ازمن ؛
تا وقتِ سحر نالۂ من زار بنودی ؛ و بذیل معنی بست و
نہم بردن (۲) آمدن خواب۔ صاحب بحر (بردن خواب
کسی را) قائم کردہ فرماید کہ ظہور حالت نوم باشد۔
(اشکیل بیاتی ۵) آسودگیت مشکل ہر گہ شباب
بگذشت ؛ آسان نمی برد خواب چون وقت خواب
بگذشت ؛ (تنہا ۵) [illegible] بہار بستان چو
بگذری ؛ بودا بروی بستر گل خواب می برد

(۲۹۰۲)

مشہدی ؎) چون نسخۂ دقیق نبرد یک کم خرد ؛ از دیدن
تو آیینہ را خواب می برد ؛ (صائب ؎) در زیر تیغ خود آ
نمی کردم از غرور ؛ اکنون مرا بسایہ کل خواب می برد ؛

مؤلف عرض کند کہ (بردن خواب از کسی) بمعنی اول
ست و (بردن خواب کسی را) بمعنی دوم۔ دیگر ہیچ۔
(اردو) (۱) نیند کو زائل کرنا۔ دفع کرنا۔ آنے نہ دینا
(۲) نیند آنا۔

بردن راہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل
معنی بست و یکم بردن) (۱) راہ یافتن (صائب ؎)
بعیب خویش چو صائب کسی کہ راہ نبرد ؛ گلی نچید ز نزدیک
چراغ بینائی ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بجہاں ماکنایہ از
آگاہ شدن ست و (۲) بہ تحقیق ما موقع و قابو یافتن کہ
در امی دیگر معانی ست کہ بر (راہ بردن) می آید و سند
این از بوستان سعدی بر (بردن حکایت) گذشت
و (۳) بقول موارد (بذیل معنی بست و دوم بردن)
طی کردن و رفتن (صائب ؎) راہی کہ مرغ عقل یک
سال می برد ؛ در یک نفس چنین سبک بال می برد ؛

(اردو) (۱) آگاہ ہونا۔ واقف ہونا۔ (۲) قابو
پانا۔ بقول آصفیہ موقع پانا (۳) راستہ طی کرنا۔

بردن رتبہ بالا مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد (بذیل معنی ہفدہم بردن) بالا رساندن
مرتبہ (عبدالرزاق فیاض ؎) رتبہ افتادگی را
خوش بالا برد ام ؛ سایہ بر بالای خود می افگند
دیوار ما ؛ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول ست
و معاصرین عجم بزبان دارند (اردو) رتبہ
بڑھانا۔ بقول آصفیہ درجہ زیادہ کرنا (مرتبہ
بڑھانا بھی کہ سکتے ہیں)

بردن رسم مصدر اصطلاحی۔ (بقول
صاحب موارد۔ بذیل معنی سی و یکم بردن) بمعنی
موقوف کردن رسم (والہ ہروی ؎) فی اضطرار
کردہ بدل جای و نی سکون ؛ گر زلف بیقرار تو
رسم قرار برد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین
عجم بزبان دارند (اردو) رسم و رواج کا موقوف
کرنا۔ اٹھا دینا۔

(۲۹۰۷)

برون رشک مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل معنی دہم برون) بمعنی رشک کردن (حزین ۵) بسکہ چون نقش قدم محو سراپای تو ام رشک ہا بر حیرت من صورت دیوار برد؛ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) رشک کرنا۔

برون رنج مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی یازدہم برون) بمعنی رنج برداشتن۔ (ظاہر ۵) بہر جا کہ میرفت میبرنجیت گنج؛ بامید راحت ہمی برد رنج؛ (**مؤلف**) عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند؛ (اردو) رنج اٹھانا

برون رنگ مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل معنی نہم برون) بمعنی زائل کردن رنگ (حافظ شیراز ۵) ہزار آفرین بری سرخ باد کہ از روی ما رنگ زردی ببرد؛ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) رنگ مٹانا۔ بقول آصفیہ بے رنگ اور پھیکا کرنا۔ بے روپ بنانا۔

برون روزگار مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستمی بمعنی برون) (۱) بسر بردن روزگار (شیخ عطار ۵) روزگاری بہوی او بردم روی ننمود روزگارم برد؛ (سعدی ۵) باو در مایہ روزگار مبر؛ کز نی بوریا شکر نخوری؛ (۲) بہ تحقیق ما ختم کردن و با نجام رساندن زندگی چنانکہ از مصرع دوم کلام شیخ عطار۔ بالا گذشت (اردو) (۱) زندگی بسر کرنا۔ بقول آصفیہ عمر کاٹنا۔ عمر گذارنا۔ دن بہرنا۔ (۲) فنا کرنا عمر ختم کرنا

برون روزہ بروزہ مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل معنی سی و دوم برون) بمعنی فاقہ بر فاقہ کشیدن (شفائی ۵) از غایت انصاف بری روزہ بروزہ؛ گر گرسنہ نبود بہ سر خوان دیو نشیند؛ **مؤلف** عرض کند متصل و پیاپی داشتن روزہ باشد (اردو) پے در پے روزہ رکھنا۔

برون رونق مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(۲۶۰۷)

(بذیل معنی نہم برون) بمعنی زائل کردن رونق (ظہوری ؎) ایں مردہ بدشنام کشد جان چہ عجب ہ کہ لبش رونق اعجاز مسیحا ببرد ہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند (**اردو**) رونق زائل کرنا۔ مٹانا۔

برون رہزن مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد غارتیدن۔ بذیل معنی شانزدہم برون) (خواجہ حافظ ؎) رہزن دہر خفتہ ست مشو ایمن ازو ہ اگر امروز نبرد دست کہ فردا ببرد ہ **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما متعلق بمعنی ششم ست کہ بجایش گذشت (**اردو**) چرانا۔

برون زنگ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی نہم برون) زائل کردن زنگ (حافظ شیرازی ؎) مشو فریفتۂ زنگ و بوقدح درکش ہ کہ زنگ غم نزدلت جز می مغان نبرد ہ **مؤلف** عرض کند کہ زدودن از برائے زنگ بہتر از زائل کردن ست۔ معاصرین عجم برزبان دارند (**اردو**) زنگ مٹانا

برون سجدہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی دہم برون) بمعنی سجدہ کردن) شیخ شیرازی ؎) گر او می برد پیش آتش سجود ہ تو واپس چرا می بری دست جود ہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند۔ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر (برون سجود) پیدا می شود عیبی ندارد کہ برائے سجدہ ہم ہمین استعمال درست باشد۔ (**اردو**) سجدہ کرنا۔ بقول آصفیہ سر جھکانا۔ ماتھا ٹیکنا (ذوق ؎) گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں ہ اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا۔

برون سرما گوش را مصدر اصطلاحی۔ تباہ کردن سرما گوش را ہ (محمد سعید اشرف ؎) ای کہ زاہد بردا ز حرف خشک ہوش ترا ہ باخبر باش کہ سرما نبرد گوش ترا ہ **مؤلف** عرض کند کہ زائل کردن سماعت ست و این کنایہ باشد۔ مخفی مباد کہ صاحبان موارد و نوادر از ہمین سند

(بیرون سر ما چیزی را) قائم کرده اند و ما این تعمیم را پسند نه کنیم (اردو) سماعت کو زائل کرنا۔ بہرا بنانا۔

برون سعی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی دہم برون) بمعنی سعی و کوشش کردن۔ (ظہوری ؎) تا قفل حاجتی نکشاید کلید سعی ۔ پس سعی در شکستن دندانہ بردہ ایم ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) سعی کرنا بقول آصفیہ زور مارنا۔ کوشش کرنا۔ محنت و جانفشانی کرنا۔ تگ و پو کرنا (مصحفی ؎) ایک نے آکے مری سعی نہ کی قاتل سے ۔ کیا کوئی دوست مرا گر و مسلمان نہ تھا

برون شادمانی مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل معنی دہم برون) بمعنی شادمانی کردن (گلستان سعدی ؎) غمی کہ پیش شادمانی بری ۔ بہ از شادی کہ پیش غم خوری ۔ **مؤلف** گوید کہ متعلق بمعنی دوم ست صاحب موارد غور نہ کردہ۔ معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) خوشی حاصل کرنا۔

برون ظن مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی دہم برون) بمعنی گمان کردن (میر معزی ؎) قبول بود ہمہ ظن من باول کار ۔ کنون معائنہ دیدم ہر انچہ بردم ظن ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) گمان کرنا۔ بقول آصفیہ احتمال کرنا۔ شبہ کرنا۔

برون عزت مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل معنی پنجم برون) بمعنی تباہ کردن عزت (ملا وحشی ؎) ز تیغ عزت خود گر مبر کہ بر در عشق ۔ عریف کوہ کنی نیست ہر کہ پرویز ست ۔ **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ متعلق بہ معنی نہم ہم زائل کردن عزت ہم تباہ کردن آن ست (اردو) عزت لینا بقول آصفیہ عزت اتارنا۔ عزت بگاڑنا۔

برون عیب مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی سوم برون) اظہار کردن عیب (شیخ شیراز ؎) ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد شمرد ۔ بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم ہم برزبان دارند۔

(اردو) عیب ظاہر کرنا۔

برون غیرت | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل معنی دہم برون) بمعنی غیرت کردن (صائب ؎) باخیال یار صحبت داشتن خوش دولتیست می برم غیرت برآن عاشق کہ تنہا می شود؛ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) غیرت کرنا۔ بقول آصفیہ شرم کرنا۔ حیا کرنا۔ لاج کرنا

برون فرمان | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی سیزدہم برون) بمعنی بجا آوردن فرمان (صائب ؎) دل محال ست زمن عشوۂ دنیا ببرد؛ یوسف آن نیست کہ فرمان زلیخا ببرد؛ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) فرمانبرداری کرنا۔ بقول آصفیہ اطاعت کرنا۔ حکم ماننا۔

برون قد | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل معنی نہم برون) زائل کردن قدر (ابونصر بصرائی بدخشانی ؎) دادیم صد ہزار ہنر کس نمی خرد؛ از بخت تیرہ قدر ہنر بر دہ ایم ما؛ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) قدر و منزلت کم کرنا۔ زائل کرنا۔ مٹانا (رتبہ گھٹانا۔ نظروں سے گرانا۔

برون قلاب | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل معنی دوازدہم برون) بمعنی قلاب ساختن (ظہوری ؎) عشق ہر دل را کہ سوے خود کشید؛ از غم گیسوی او قلاب برد؛ **مؤلف** عرض کند کہ قلاب بقول غیاث بالضم و تشدید لام خار آہنی خمیدہ حلقہ مانندی کہ چیزی بدان توان آویخت (اردو) قلاب بنانا۔ حلقہ بنانا۔

برونگ | بقول برہان و جامع و انند بر وزن خرسنگ کوہ کوچک و پشتہ خرد کہ درمیان صحرا واقع باشد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ بکسر اول سازیست معروف در ہند و فرماید کہ اکثر استعمال آن بہیم ست **عوض** با **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار قول جامع کہ از اہل زبان ست

معنی اوّل الذکر را اسم جامد فارسی زبان دانیم و نسبت معنی آخر الذکر عرض می شود کہ مرد رنگ بہ میم اول مکسور بقول صاحب سابع لغت سنسکرت ست۔ نام سازی کہ طبلہ را ماند۔ و بقول آصفیہ در ہندی فانوس شیشہ را نامند کہ بشکل ساز مذکور نمی دانیم کہ خان آرزو این را بہ موحدہ از کجا پیدا کرد وچہ اورد فارسی زبان این را بدیل (برونگ) جاداد جزین نیست کہ ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ (اردو) ٹیلا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ تودہ۔ (دکن مین اسی کو ٹیکری کہتے ہین) چھوٹی پہاڑی

بردن لذّت مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی دوم بردن) بمعنی حاصل کردن لذّت (حزین ؎) یک جلوہ خیال تو در اندیشۂ ما کرد دل لذّتِ دیدار جدا دیدہ جدا برد۔ **مؤلّف** عرض کند کہ من وجہٍ متعلّق بمعنی بست ویکم ہم باشد۔ **(اردو)** لذّت اٹھانا۔ بقول آصفیہ مزہ لینا۔ لطف حاصل کرنا۔ حظ اٹھانا۔ ذائقہ لینا۔ اور لذّت پانا بھی انہین معنون مین ہے۔

بردن لطف مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی سی ام بردن) بمعنی صرف کردن لطف در کار کسی (وحشی ؎) دیگر مبر در کار دل این لطف بیش از پیش را۔ از بسکہ ضائع می کنی بر من حفای خویش را۔ **مؤلّف** عرض می کند کہ متعلّق بمعنی دہم ست **(اردو)** لطف کرنا۔ مہربانی کرنا۔

بردن منّت مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی یازدہم بردن) بمعنی برداشتن منّت (گلستان سعدی ع) منّت حاتم طائی نبرد۔ **مؤلّف** عرض کند کہ معاصرین عجم بزبان دانند **(اردو)** منّت اٹھانا۔ بقول آصفیہ احسان اٹھانا ممنون ہونا (دیا شنکر نسیم ؎) منّت ولا کسی کی نہ اصلا اٹھایئے۔ مرجایئے نہ نامسیحا اٹھایئے۔

بردن مہتاب مصدر اصطلاحی۔ بمعنی تباہ کردن وکنایہ از بے نور کردن و نہفتن قمر ست

(۱۹۱۰)

سند این از کلام ظہوری بر (بردن تاب) گذشت متعلق ست بمعنی پنجم بردن (اردو) چاند کو چھپانا بے نور کرنا۔ معدوم کرنا۔

بردن مہربانی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی نہم بردن) زائل کردن مہربانی۔ (ظہوری ؎) در زمانِ ما ظہوری روزگار ؛ مہربانی از دل احباب برد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) مہربانی۔ محبت۔ دور کرنا۔ زائل کرنا۔ مٹانا۔

بردن نام | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی ہشتم بردن) بمعنی گفتن نام (خواجہ حافظ ؎) کو حریف خوش و سرمست کہ پیش کرمش ؛ عاشقِ سوختہ دل نام تمنا ببرد ؛ (عرفی ؎) منم آن سحر بیان کز مددِ طبع سلیم ؛ نہ برد ناطقہ نام سخنم بے تعظیم ؛ (صائب ؎) بی اختیار نام خدا می برند خلق ؛ ہر جا کہ یار نام خدا رقص می کند۔ **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ تعلق دارد با معنی سوم بردن ہم و ما بر معنی ہشتم این صراحت کردہ ایم کہ الفاظ (بر زبان) از اول این مصدر حذف شدہ اند (اردو) نام لینا۔ بقول آصفیہ نام زبان پر لانا جیسے ؎ تم بڑون کا نام لیتے ہو (ظفر ؎) تا بام یار طاقت پرواز تہی کسے ؛ ای عشق تیرا نام ظفر لے کے اڑ گیا ؛۔

بردن نفع | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل معنی بست و یکم بردن) بمعنی نفع یافتن۔ (طغرا ؎) ز الماس او بسکہ دل نفع برد ؛ تو آن سودہ اش را چو یاقوت خورد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم بردن ست (اردو) نفع پانا۔ نفع حاصل کرنا۔

بردن نقب | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی چہار دہم بردن) بمعنی کندن نقب (کلیم ؎) خانۂ صبر و خرد رفتی و بس نیست کہ باز ؛ مژدہ ات نقب بگنجینۂ دلہا ببرد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ جا دارد کہ این را بمعنی دہم بردن بیریم

(دالہ ہروی ؎) نہ می شود زدہ و شہر پہ خربنہ آز ؛ چہ حکمت ست خدائی سپہر گردان را ؛ مگو بشرق برد بعد ازین بشب نقبی ؛ کہ در خزانہ نہد مہر مہرتابان را ؛ (اردو) نقب دینا یا نقب لگانا۔ بقول آصفیہ دیوار میں گہٹا پھوڑنا یا سیندھ لگانا۔

بردن نقد مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بدیل معنی چہارم بردن) بمعنی ربودن نقد (خواجہ حافظ ؎) اگرچہ دیدہ بود پاسبان نوای گل ؛ بہوش باش کہ نقد تو پاسبان نبرد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ این متعلق بمعنی ششم است کہ بجایش گذشت بمعنی دزدیدن نقد (اردو) نقدی کی چوری کرنا۔ نقدی اڑا لیجانا۔

بردن نقش مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بدیل معنی نہم بردن) زائل کردن نقش (ظہوری ؎) لوح خاطر جہالت نہ نگار ستانی ست ؛ کہ ابجل نقش ترا از نظر ما ببرد ؛ (شیخ شیرازی ؎) بازت ندانم از سر پیمان کہ می برد ؛ باز از نگین عہد تو نقش وفا کہ برد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) نقش مٹانا۔

بردن نماز مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بدیل معنی بست وسوم بردن) گذاردن نماز۔ (فردوسی ؎) چو بشنید پیران گردن فراز ؛ پیادہ شد از اسپ و بر دش نماز ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ما بر معنی بست وسوم صراحت کردہ ایم کہ منہمک و مشغول ساختن نماز ست یعنی نماز نمازی را منہمک ساخت در خود و مشغول خود ساخت۔ پس بخیال ما (بردن نماز کسی را) (۱) مشغول شدن آنست در نماز (۲) کنایہ باشد از خمیدن و سجدہ کردن بعاجزی۔ شاعر گوید کہ (پیران۔ کہ نام پہلوانیست) پیش مقابل خود از اسپ فرود آمد و سجدہ کرد بعاجزی۔ (اردو) (۱) نماز پڑہنا بقول آصفیہ۔ صلوۃ ادا کرنا (۲) جہکنا عاجزی سے سجدہ کرنا۔

بردن بر دو خانه کمان | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل معنی هفتم بردن) کم و زیاد شدن هر دو خانه کمان (طاهر وحید ۵) جز من که براه تو گذشتم ز دو عالم؛ هرگز نبرد از دو طرف خانه کمانی تو خانه نوادر به سند طاهر وحید مصدر (خانه بردن) قائم کرد و بذیل آن گوید که (خانه بردن کمان) کم و زیاده شدن هر دو خانه کمان ست **مؤلف** عرض کند که بر معنی شعر غور نه کرد۔ شاعر گوید که غیر من کسی از دو طرف کمانی خانه حاصل نه کرد یعنی چنان سخت جانم که از دو جانب کمان یار خانه حاصل کرده ام مخفی مباد که چون در کمان تیر قائم کنند دو رکمان تضعیف گیرد و دو خانه دران پیدا می شود همین را فارسیان خانه کمان گویند۔ و بردن درین اصطلاح متعلق بمعنی دوم اوست۔ نمیدانیم که هر دو محققین بالا از کجا معنی کم و زیاد شدن هر دو خانه کمان پیدا کرده اند (اردو) دونون خانه ہائے کمان کا کم و زیادہ ہونا

بر دو بنه دندان زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته و بحر و بهار رغبت بلوا طت نمودن چه دو بنه بمعنی سیرین آمده (اشرف ۵) زنده بر گرد بر دو بنه دندان خویش؛ بشانه حیا پاک ساز و زریش؛ بهار گوید که دو بنه بمعنی سرین و دندان بمعنی خواهش آمده **مؤلف** عرض کند که دو بنه مرکب ست از دو ب و ہای نسبت بمعنی لفظی این۔ جائی که باد ب منسوب ست و کنایه از سرین بر سبیل مجاز و بزی را هم نامند که دم کلفتی دارد (دندان زدن) کنایه از چسپیدن و گزیدن می آید پس معنی لفظی (بر دو بنه زدن) چسپیدن بر کون و کنایه از اغلام کردن نه رغبت آن و از سند اشرف هم معنی رغبت پیدا نه می شود و ضرورت ندارد که دندان را بمعنی خواهش گیریم و (دندان زدن) بمعنی خواهش کردن نیامده همین قدر ست حقیقت این مصدر اصطلاحی۔ فتامل (اردو) لوطت کی رغبت کرنا۔ اور بلحاظ ہماری تحقیق کے اغلام کرنا۔ دیکھو (از راه کون رفتن)

بروندہ بقول شمس لغت فارسی است بالفتح سلہ قماش ای سپید بقچہ جامہ و فرماید کہ با بای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ بغیر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و در بای فارسی ہم یافتہ نمی شود محققین ترکی ہم ازین ساکت بدون سند استعمال اعتبار را نشاید و لیکن ہمین لغت بہ واو و سوم عوض دال مہملہ ہمین معنی بجای خودش می آید و بہ بای فارسی ہم پس جزین نیست کہ صاحب شمس پی بہ تحقیق نبرد و دال مہملہ را عوض واو بنشاند و سلسلہ را دفعش گوید کہ تصرف کاتب نیست بل تسامح محقق ست و بس (اردو) بقچہ بقول آصفیہ ترکی۔ اسم مذکر جاپیچ۔ بوغبند۔ بغچہ۔ کپڑے رکھنے کی گٹھری (دیکھو بروندہ)۔

بردوام اصطلاح۔ بقول انند راج فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی ہمیشہ و علی الدوام **مؤلف** عرض کند کہ ترجمہ علی الدوام ست کہ بر بمعنی علی و دوام بمعنی خودش (انوری ؎) زانکہ بر من ہمچو روزی دائم و بی سابقہ است ہ خرد باشد۔ ازینین انعام و انگہ بردوام ہ (اردو) علی الدوام بقول آصفیہ۔ ہمیشہ۔ ہمیشہ کے لئے۔

بُردوباخت اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار شکست و فتح و غلبہ و مغلوبی بازی **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو حاصل المصدر بودن و باختن ست (اردو) ہار جیت۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث شکست و فتح۔ نفع و نقصان **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر ہے کہ یہ مخصوص ہے بازی سے جیسے ہار جیت قسمت کی ہے۔ (مخمس نظیر ؎) کسی نے گہر کی ہو یا گوہر کہا ہاری ہ جو کچھ تہی جنس میسر بنا باری ہ کسی نے چنگ کسی کی چرا چہا ہاری ہ کسی نے گٹھری پڑوسن کی اپنی لا ہاری ہ یہ ہار جیت کا چرچا پڑا دوالی میں ہ

بردوجہان زن مقولہ۔ بقول شمس یعنی بر ہر دو جہان غالب آئے۔ **مؤلف** عرض کند کہ محققین و معاصرین ازین معنی ساکت چشم ماند و گوش ما نخورد

تا سندی بدست نیاید اعتبار را نشاید که پایهٔ تحقیق صاحب شمس المظهر من الشمس (اردو) دو جہان پر غالب آ۔

بر دوختن بقول موارد (ا) بمعنی بستن چون (بر دوختن دیده) (شیخ سعدی ؒ) ز دیدنت نتوانم که دیده بر دوزم ؛ اگر مقابله بینم که تیر می آید ؛ (ولہ ؒ) خردمند را دیده بر دوختی ؛ یکی حرف از وی نیاموختی ؛ **مؤلف** عرض کند که معنی حقیقی این (ا) دوختن است (انوری ؒ) برکشیدم جامه شادی زتن ؛ دوز بلا گفتی کنون بر دوختم ؛ پس معنی اول مجاز معنی حقیقی ست که دوختن دیده بند کردن آنست چنانکه طیور شکاری را دیده می دوزند (اردو) (ا) بند کرنا (۲) سینا۔

بر دوست اصطلاح۔ بقول بہار وانند نخل بار ور (خواجه نظامی ؒ) مبارک درختم که بر دوستم ؛ بر آور گلم گرچه در پوستم ؛ **مؤلف** گوید که اسم فاعل ترکیبی ست یعنی دوست دارنده بر و کنایه از بار آور (اردو) بار آور درخت۔ **مذکر**۔ یعنی وہ درخت جو پھلتا ہو۔

بر دوش احمد دارد ست مقوله۔ بقول صاحب آنندراج وہفت قلزم۔ ای مطیع احمد باش۔ صاحب مؤید بحوالهٔ ادات ذکر این کرده بر لفظ احمد (علیه السلام) زیاده کرد صاحب شمس گوید که بمعنی متابعت **مؤلف** عرض کند که (دست بر دوش داشتن) مصدریست مرکب که بمعنی رام و مطیع بودن بجایش می آید۔ پس اگر این مقوله را تسلیم کنیم متعلق از همان مصدر ست۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) مطیع و فرمانبردار ہونا۔ دیکھو (دست بر دوش داشتن)

بر دوش بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مست و مدہوش کردن (شاعر ع) نسیم لطف تو بر دوش می برد ما را ؛ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و کنایه باشد که مست و مدہوشان را بر دوش می برند از آنکه طاقت رفتار ندارند (اردو) مست اور مدہوش کرنا۔

بر دوش گرفتن مصدر اصطلاحی بمعنی حقیقی یعنی بار یا چیز دیگر را بر دوش برداشتن (صائب ؒ) زخواری آن یتیم دامن صحرای امکان را ؛ که گر خاکم

سبو گردن نمی گیرند بر دوشم ؛ (اردو) کندہ ہے پر اٹھانا

(الف) بر دوش نو مسلمان تیغ بودن

(ب) بر دوش نو مسلم تیغ داشتن

(ج) بر دوش نو مسلم تیغ گذاشتن

(مصادر اصطلاحی) بقول انند دبہار چون کافری متقل مذہب کند تیغ بر سر یا دوش او گذاشتہ تبلیغ احکام کنند و این برای تحذیر بود تا ارتداد نکند (آقا شاپوری) بدست خصم کہن گبر او بود شمشیر ؛ ازان قبیل کہ بر دوش نو مسلمان تیغ ؛ صاحب بحر کرب و ج کرد و وا رستہ بر (ج) قانع مؤلف عرض کند کہ این ہر سہ مصادر ہم کہن را ظاہر کند دیگر ہیچ (اردو) عجم مین جب کوئی کافر اسلام قبول کرتا ہے تو اوسکی کندہے اور سر پر تلوار رکہتے ہین اور یہ ایک قسم کی تحویف ہے اس بات کے اظہار کے لئے کہ اگر وہ مرتد ہو جائیگا تو اوسکی سزا قتل ہے

برعون بقول برہان و انند بروزن فرعون اسب نر جلد و تند را گویند و بقول بعض صراحت کنند کہ لغت عرب ست ۔ ما شارہ این بر مخفف این (برون)

کردہ ایم ۔ صاحب منتخب ہمین لغت را بذال معجمہ عوض دال مہملہ بمعنی ستور و نوعی از اسپان آوردہ ما صراحت کافی ہمدر آنجا کردہ ایم و در اینجا ہمین قدر کافی ست کہ فارسیان بہ تبدیل ذال منقوطہ بدال مہملہ مفرس کردہ باشند بہ تصرف در معنی ہم ۔ (اردو) تیز رو گھوڑا

برده بقول سروری و ناصری و جامع بروزن پرده (ا) بمعنی اسیر ۔ صاحب برہان گوید کہ دختر باشد یا پسر و خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان فرماید کہ ازین قید طفلی معلوم می شود ۔ صاحب نوادر گوید کہ ظاہرا مبدل (ورده ۔ مخفف آورده) باشد و بمعنی ماخوذ ۔ مجاز ۔ صاحب غیاث فرماید کہ این لغت ترکی ست (خاقانی ۵) کہ با نوی بود چون زلیخا برده شده باز یوسف آسا ؛ مؤلف عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان ست این را بمعنی لغت فارسی گفتہ ۔ و صاحب لغات ترکی این را نیاورده پس الغیاث از تحقیق غیاث و انچہ خان آرزو صاحب برہان را طفل مکتب قرار می دہد مقصود ش

جز این نیست که بیچاره برهان بجای (زن و مرد)
(پسر و دختر) را استعمال کرد حرف گیری او
صنعت تجنیس دارد ولیکن طرز بیانش چنانکه عادت
اوست گرانی را به پله طنزی سپارد از اینجاست
که ما تصفیه این کنیم که فتح یابان جنگ در زمانه
سلف برگرفتاری جوانان و پیران غالب نمی آمدند
از نیکه آنان برگرفتاری خود مرگ را تفوق میدادند
و دست از شمشیر باز نمی داشتند تا می کشتند کشته
می شدند و آخر الامر بچگان شان دختر باشد یا پسر
به بردگی گرفتار می شدند حیف ست از خان آرزو
که دم تحقیق می زند چرا از ماخذ این ذکری نه کرد
حقیقت این ست که بردن بر معنی شانزدهم
بمعنی غارتیدن گذشت و این ماضی مطلق است
بزیادت های هوز در آخرش که افاده معنی مفعولی
کند بمعنی غارتیده و (بردا بردنبرد) هم از همین
مصدر (بردن) ست پس فارسیان اسیران
جنگ را مرد باشد خواه زن (برده) نام نهادند

و در محاوره بالفتح مستعمل شد دیگر هیچ - صاحب
غذائی که از معاصرین عجم بود می فرماید کانچه از مردان
دشمن هنگام جنگ بدست آید و گرفتار شده باشد
مؤلف عرض کند که تخصیص مردان در قول
غذائی قابل نظر ست و تعمیم اولی ست که بالا مذکور
شد - مخفی مباد که فارسیان در محاوره خود غلامانی
را هم برده گفته اند که بوسیله شان بازار (برده
فروشی) در بلاد عرب و عجم الی الآن گرم ست و
برده فروشان اطفال را از نواحی شهرها بحیله ها
گرفتار می کنند یا از والدین و اقربای مفلوک شان
خرید کرده در بازار می فروشند و نفع حاصل کنند
گویند که این قسم برده ها ایشان را در گرجستان
بسیار گیر می آید و همین شهر را در فارسی زبان برده
نام ست چنانکه بر معنی سوم مذکور شود و انچه بهار
این را مبدل ورده و ورده را مخفف آورده گیرد
خلاف قیاس نیست - اگر ورده مرادف این بنظر
آید میتوان گفت که مبدل برده باشد چنانکه آوه

مبدّل آب ست و ماخذ بیان کردہ بہار رامن وجہ بہتر از ماخذ اوّل الذکر دانیم کہ فتح اوّل درین صورت توجیہی نمی خواہد (اردو) بردہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر وہ لڑکے اور لڑکیاں جو لڑائی مین ہاتہ آئین۔ اسیر۔ قیدی۔ غلام داس حلقہ بگوش۔ اور آپ ہی نے (بردہ فروشی) پر غلام کی تجارت اور غلام فروشی کا ذکر کیا ہے پس اس وقت تک بلاد عرب وعجم مین جو (بردہ فروشی) ہوتی ہے اسکو اسیران جنگ سے تخصیص نہین ہے بلکہ (بردہ فروش) مختلف ممالک سے کم سن اطفال کو مختلف حیلون سے حاصل کرکے اونکی تجارت کرتے ہین۔

(۲) بردہ۔ بقول ناصری بروزن مردہ معروف و فرماید کہ مصدر آن بردن و (بردہ دل) یعنی عاشق و پارسی لفظ مجذوب چنانکہ (رفتہ) پارسی سالک ست و گوید کہ چون حکیم سنائی را اول حالت کششی و جذبۂ براہ معرفت آوردہ مولوی درتضمین مضمون یک بیت او گفتہ (ع) بشنو این پند از حکیم بردہ ؛ سرہا نجانہ کہ بادہ خوردہ مؤلف عرض کند کہ اینہم متعلق بہ معنی اوّل مصدر بردن کہ بجایش گذشت یعنی (بسوی خدا بردہ) ولیکن در محاورہ فارس مجرد (بردہ) یعنی مجذوب باقی ماند و معنی عاشق ہم بمجاز داخل این ست (اردو) مجذوب بقول آصفیہ عربی کہینچا گیا۔ جذب کیا گیا (محبت خدا مین یا واہی مین) غرق۔ صاحب جذبہ۔ مست۔ بیہوش۔

(۳) بردہ۔ بقول ناصری بحوالۂ قاموس نام شہریست در آذربائجان در وجہ تسمیۂ آنکہ شاہی اسیر و بردۂ بسیار از ملکی دیگر آوردہ و برای آبادانی شہری ساختہ (بردہ دان) نامش نہاد و بتدریج دال آن حذف شدہ بردہ باقی ماند و عربان آنرا معرب کردہ (بردع) گفتند و نوشابہ بروزگار معاصر اسکندر۔ بادشاہ آن شہر بود و اکنون جزو گرجستان ست مؤلف عرض کند ہمان کہ

برد (برد ع) گذشت (اردو) دیکھو بردع۔

(۴) برده۔ بقول بہار بمعنی دایہ۔ وقابلہ (ملا عبداللہ ہاتفی ؎) زجان مادر دہر شد برده اش ؛ زشیر خرد کرده پرورده اش ؛ **مؤلف** عرض کند کہ برده دریں جا بمعنی خدمتی ست برسبیل مجاز وجا دارد کہ از خدمتی طفل دایہ شیر ہم مراد گیریم ولیکن قابلہ را ہیچ تعلق ازیں نیست زیرا کہ قابلہ در محاورہ فارسیان دایہ را گویند کہ بوقت تولد تدبیر وخدمت بچہ وزچہ کند و پروردن مولود بوسیلہ شیر متعلق با مادر ست یا دایہ شیر نہ قابلہ وحق آنست کہ برده در مصرع اول بمعنی اول اوست وبر سبیل مجاز بمعنی دوش یعنی شاعر گوید کہ مادر دہر بجان دل اسیر و مشغول شد واز شیر خود پرورش او نمود پس ضرورت ندارد کہ بوسیلہ مجاز واین شعر برده را بمعنی دایہ قائم کنیم۔

(اردو) دایہ۔ دیکھو (اد نہ کلنی)

(۹) برده۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار مقابل باختہ یعنی بازی برده۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس ست ومتعلق بمعنی سی وپنجم بردن کہ بجایش گذشت (اردو) بازی جیتا ہوا۔

برده برد اصطلاح۔ بقول جامع مرادف (برد برد) و (برد وبرد) **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این ہمہ را آنجا بیان کرده ایم وباعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبان ست تبدیل الف الصاق واتصال (برد وبرد) باہای ہوز دیم چنانکہ یاسا ویاسہ (اردو) دیکھو بردابرد

برده بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی اسیر کردن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی اول برده وموافق قیاس ست کہ بردن برمعنی دوش بمعنی کردن آمده پس معنی لفظی این اسیر کردن کسی را بمیدان کارزار۔ وخصوصیت با اسیران جنگ ندارد نہ عام (اردو) اسیر کرنا۔ بقول امیر

قید کرنا۔ اور ہماری رائے کے لحاظ سے بردہ بنانا یعنی میدان جنگ مین کسی کو اسیر کرنا۔

بردہ خریدن استعمال بالفتح بمعنی خریدن غلامی از بازار و (بردہ فروشی) الی الآن جاریست و درین اصطلاح بردہ مجاز معنی اول اوست کہ ذکرش ہمدرآنجا کردہ ایم وخصوصیت باکارزار واسیران جنگ نیست بل (بردہ فروشان) بحیلہا اطفال را اسیر یا از والدین واقربای مفلوک خریدی کنند وتجارت بدان کنند (انوری ؎) ہم درآن لحظہ بفرمود یکی را کہ برو بجز این بردہ بیار و بہ تنا گوی سپار (اردو) بردہ خریدنا۔ غلام خریدنا۔ صاحب آصفیہ نے غلام پر فرمایا ہے (زر خرید چھوکرا) اور اسی کی تانیث (باندی) اور (لونڈی) ہے

بردہ فروش اصطلاح۔ بقول انند بجوالہ فرہنگ فرنگ کنیز فروش را گویند **مؤلف** عرض کند کہ این ہمان بردہ فروشی ست کہ ذکرش بر معنی اول بردہ کردہ ایم وتخصیص کنیز درست نیست بلکہ شامل ست بر غلام ہم معاصرین عجم (بردہ فروش) و (بردہ فروشی) ہر دو را بمعنی خودش برزبان دارند (اردو) بردہ فروش اس سوداگر کو کہتے ہین جو لونڈیون اور غلامون کی تجارت کرے۔ صاحب آصفیہ نے بردہ فروشی کا ذکر فرمایا ہے۔

بردہن زدن مصدر اصطلاحی بقول بہار وانند مرادف (دردہن زدن) و (در دہن زدن) را بجای خودش قائم نہ کردہ اند تا معلوم می شد کہ مقصود ہر دو محققین از ذکر این ہر دو مصادر چیست ومعنی ہر دو چہ باشد واستناد ہر دو محققین از کلام ظہوری ست۔ (؎) زنم گرچہ خمیازہ را بر دہن ؛ بدست تو باشد ہمان چشم من ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا ہمین قدر معلوم می شود کہ این مصدر خاص ست متعلق بہ مصدر عام (برچیزی زدن)

که بقول بهار بمعنی پیوستن بچیزی گذشت و صراحت بعض مصادر مخصوص آن هم بدیل تعمیم مذکور شد - ولیکن از کلام ظهوری پیداست که (بر دهن کسی زدن) (۱) کنایه باشد از ساکت کردن کسی را و (۲) معنی حقیقی این یعنی بر دهن کسی ضرب رسانیدن وسیلی زدن مخفی مباد که عادت ست که چون خمیازه واقع شود دهن کشاده گردد دست بر دهن کنند و این عادت مبنی بر حکمت ست که صراحت آن بر (خمیازه) کنیم - وخمیازه در حالت انتظار و اشتیاق هم می آید - پس شاعر گوید که اگرچه من دست بر دهن خمیازهٔ اشتیاق می نهم و او را تسکین می دهم ولیکن برآمدن آرزو امید من بدست اختیار تست - (اردو) (۱) خاموش کرنا زبان بند کرنا - منہ پر ہاتھ رکھنا - (۲) منہ پر مارنا -

بردی بقول جهانگیری در رشیدی و جامع با اول مفتوح بدای زده (۱) بمعنی نوعی از خرمای لطیف و آنرا سنگ اشکنک نیز گویند صاحب ناصری این را خرمای نیکو گوید **مؤلف** عرض کند که از اسم دوم این قسم خرما می کشاید که خرمای سخت ست نه لطیف پس تعریف صاحب ناصری بهتر از دیگران باشد و این مرکب باشد از برد که بمعنی سنگ بجایش گذشت و یای نسبت در آخرش و معنی لفظی این منسوب به سنگ و کنایه از خرمای خاص که سخت و نیکو ست و [illegible] که خرمای خشک ست که صفت سختی بحالت خشکی پیدا شود و آن علامت کثرت شکر در [illegible] نمی شود مگر از سنگ یا مبالغه در سختی اوست که سنگ را می شکند بعض محققین فارسی این را (سنگ اشکن) گویند عجب ست که در (فلاحة النخل) که از تالیف ماست بر لفظ برنی ذکر بمعنی سوم ست و در اسامی خرما متروک - صاحب منتخب گوید که بالضم لغت عرب ست نوعی از خرمای نیکو - اندرین صورت

ضرورت ندارد که در وجه تسمیه از معنی سوم برد فارسی کار گیریم۔ (اردو) بردی کھجور کی ایک عمدہ قسم کا نام ہے۔ مذکر۔

(۲) بردی۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع ظروف سنگی را گویند **مؤلف** عرض کند که یای نسبت بر لفظ برد که بر معنی سومش یعنی سنگ گذشت زیادہ کردہ اند و اشارۂ این ہم بہ آنجا مذکور و اسم جامد فارسی زبان باشد۔ نمیدانیم محققین بالاتخصیص این باجمع چرا کردہ اند که یک ظرف سنگی را ہم (بردی) توان گفت (اردو) پتھر سے بنا ہوا ظرف یا ظروف سنگی برتن مذکر۔

(۳) بردی۔ بقول برہان و جامع۔ نام گیاہی و آن بیشتر در مصر می باشد و از آن کاغذ می سازند و بعربی قرطاس گویند۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند که در اصفہان این گیاہ را (پیپرز) بکسر بای فارسی و ضم زای با رای قرشت گویند و آن نباتی ست که ساقش غلیظ و زیادہ بر زرعی و مدور و نرم و آن را ریزہ کردہ ریسمان ترتیب دہند۔ و بحوالۂ تحفہ گوید که قرطاس مصری از آن ست که آنرا با (بشنین) که نوعی از نیلوفر ست مخلوط کردہ سازند گویند عربی ست و چنین ست صاحب سوار السبیل این را لغت قدیمی مصر گوید۔ صاحب مؤید بحوالۂ طب حقائق الاشیا ذکر این بذیل لغات فارسی کردہ فرماید که گیاہیست معروف که بیخ او خوردہ می شود و فرماید که نیز گیاہی که در آب روید که بہندی آن را بترنا مند۔ مادر تالیف خود (فلاحۃ النخل) بردی را در اسمای خرما نیافتیم و بحوالۂ قول صغریث که فلاحی در عرب بود نوشتہ ایم که چون تخم خرما کاشتہ شود سایہ بردی بحق او مفید ست۔ و بردی نوعی از گیاہ است که در فارسی لخ نام دارد که موافق طبع خرما ست صاحب منتخب فرماید که لغت عرب ست بالفتح نام گیاہی که از شاخ و برگ آن بوریا بافند و بفارسی

لخ خوانند۔ صاحب محیط گوید کہ اسم عربی حفا و حفاہم عربی ست و معروف بہ لوخ و بہ یونانی وسریانی بافورس و فافرن و فافروس و فافیرو فافیبورس و بفارسی پیرز و بلغت اہل مصر فافیر و بلغتی خوص جہت مشابہت برگ آن ببرگ خرما و بہندی گونڈل و پٹیرا و آن نباتی ست درحوالی نیا ہیج و زمین ہائیکہ در آن آب ایستادہ باشد می روید و برگ آن دراز۔ ازان کاغذی سازند و ریسمان۔ سہ دور دوم و خشک باعتدال۔ محرّق آن قاطع خون زخم و نفث و منافع بیشمار دارد۔ (اردو) پٹیلا۔ بقول آصفیہ۔ مہندی۔ اسم مذکّر۔ ایک قسم کی پٹھے دار کہانس جس سے بوریئے بنے جاتے ہین۔

(۴) بردی۔ بقول ناصری درحوالی شیراز باغستانی ست معروف و آن باغستان را (مسجد بردی) گویند و فرماید کہ ہمانا پیش از آبادی در آنجا از سنگ مسجدی بود **مؤلف** عرض کند کہ اشارہ (مسجد بردی) برمعنی پنجم برد گذشت و جادارد بلکہ ظنّ غالب ست کہ باغستان را بوجہ کثرت درخت ہای خرمای بردی بدین اسم موسوم کردہ باشند و جادارد کہ پیش از درستی این باغستان مسجدی کہ موسوم بدین اسم بود در وجہ تسمیۂ آن ہم درخت خرمای بردی را دخلی باشد یا عمارت سنگی آن این مسجد را بہ بردی موسوم کرد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) حوالی شیراز مین ایک باغستان کا نام بردی ہے اور (مسجد بردی) کا مخفّف بہی بردی ہے۔

(۵) بردی۔ بقول بہار۔ نام یکی از افزار جولاہان (میر یحییٰ شیرازی ؎) مردشان در کمال نامردی دستہ ماکوسنان شان بردی **مؤلف** عرض کند کہ کسی از محقّقین فارسی زبان این را بمعنی افزار جولاہگان ننوشت۔ سند بالا البتہ مفید معنی بیان کردۂ بہار ست مخفی مباد کہ دستہ بقول برہان قبضۂ

کارد و شمشیر و تیشہ و ماکو بقول غیاث یکی از افراز جولاہان کہ بہندش نآل گویند و سنان بقول منتخب سر نیزہ مقصود شاعر این ست کہ جولاہگان نامرداند و جبن دارند و بعوض دستہ ماکو را بدست گیرند و بجای سنان۔ بردی را (اردو) جولاہون کے ایک آلہ کا نام بردی ہے جس کا اردو ترجمہ معلوم نہو سکا۔ مذکر

بُردیافتن استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم بازی بردن **مؤلف** عرض کند کہ طالب سند استعمال باشیم کہ استعمال بُرد با مصدر یافتن از نظر ما نگذشت معاصرین عجم بزبان ندارند بردہ شدن بمعنی بازی برابر شدن و بردہ کردن بمعنی بازی برابر کردن مستعمل ست (اردو) بازی لیجانا دیکھو بردن بازی۔

بردیدن بقول سروری و موارد و نوادر بہ رای دو دال مہملہ بوزن لرزیدن بمعنی از راہ دور شدن و بقول بحر بطرفی شدن از راہ کامل التعریف است مضارع این بَرَد۔ صاحب موارد بذکر معنی بالا گوید کہ بعد حاصل بالمصدر و امر حاضر این ست کہ (گذشت) صاحبان انند و جامع و ہفت قلزم و مؤید و (خان آرزو در سراج) ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم مصدر این ہمان بَرَد کہ بمعنی چارش اشارہ این کردہ ایم باصول مقننین فرس مصدر جعلی ست و باصول ما چنانکہ بر لفظ (اسم مصدر) گذشت مصدر اصلی کہ اسم مصدر۔ مال فارسی زبان ست و تحتانی ساکن زائد (اردو) راستے سے ہٹ جانا۔ ایک طرف ہو جانا۔ صاحب آصفیہ نے (کترا کر جانا) پر فرمایا ہے راستے سے بچ کر جانا۔ راستہ کاٹ کر جانا بچ کر نکل جانا۔ کنارے ہو کر جانا۔ (جرأت ؎)

کوئی یہ بھی کج ادائی کی اجی ہے چال واہ ؛ سامنے سے یوں نہ کترا کر ہمارے جایئے ؛

بردیدہ جلا ریختن مصدر اصطلاحی۔ روشن شدن چشم باشد (ظہوری ؎) از شب ہجر ظہوری سحر وصل دمید ؛ ریخت بردیدہ جلا روز تماشای من ست ؛ (اردو) آنکھون مین روشنی

آجانا۔ بقول امیر آنکھون مین نورآنا (فقرۂ امیر) تمکو دیکھتے ہی آنکھون مین روشنی آگئی۔

بردیدہ دویدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) گرم عتاب شدن (طغرا) اشکم زیک نگاہ تو بردیدہ می دود؛ این خون گرفتہ باید رخود رقیب شد؛ وبقول بحر (۲) گرم عنان شدن وشوخی کردن۔ بہار بحوالۂ جہانگیری ذکر معنی اول کند وبحوالۂ حجت ساطع (۳) گرم گردیدن در گفتگو وشوخی کردن۔ وسند بالارا مال حسن رفیع قرار می دہد وصاحب انند نقل بنگارش مؤلف عرض کند کہ (دویدن کسی برچیزی یا برکسی) گرم عتاب شدن۔ بجای خودش می آید وچون (دویدن اسب برچیزی) گوئیم معنی دوم پیدا می شود وسند بالا برای معنی اول ست کہ ازان (دویدن اشک بردیدہ) مصدر خاص ست داخل تعمیم (دویدن کسی برچیزی یا برکسی) حیف ست کہ محققین بالا بر لفظ ومعنی سند غور نہ کردہ اند ومصدری کہ ازان اخذ کردہ اند لفظاً ناقص فاعل (اردو) غصے ہونا یا کھوبخشم شدن۔ گرم ہونا اور گرمانا بھی انہین معنون مین مستعمل ہے۔ (۲) گھوڑے کا گرمانا (۳) گفتگو مین شوخی کرنا۔

بردیر لوس بقول صاحب برہان۔ بفتح اول وسکون ثانی وثالث بتحتانی کشیدہ ودال قرشت زدہ ولام بواو رسیدہ ولسین بی نقطہ زدہ بلغت یونانی مرغیست کہ آنرا چکاوک خوانند وبعربی ابوالملیح صاحب مؤید ہمین لغت را بموجدۂ ششم عوض لام (بردیر لوس) نوشتہ وصاحب محیط برچکاوک گوید کہ اسم قنبرہ وبرقنبرہ فرماید کہ جمع این قنابر وکنیت این (ابوالملیح) ورسی بچکاوک و (حجوزولک) وبیونانی (بردوالوس) و (بربیدالوس) وبلاطینی (کلونیہ) نامند وآن مرغیست منجملہ کنجشک ولازآن اندک بزرگتر وخوش منظر وخوش آواز۔ وبرسرآن کاکل وتاج

مانند طاؤس و ہدہد۔ مزاج آن گرم و خشک۔ وشوربای آن ملیّن طبع۔ وگوشت آن قابض شکم
ومداومت کباب آن غذای نیک۔ ومدر بول جہت صاحبان قولنج و درد مثانہ نافع (ومنافع بسیار دارد)
مؤلف عرض کند نمیدانیم کہ فارسیان باوجود اسم زبان خود چرا این لغت یونانی را جا دادند
معلوم میشود کہ استعمال این لغت در روزمرّہ شان بیشتر از لغت فارسی ست۔ (**اردو**) چنڈول
بقول آصفیہ اسم مذکر ایک خوش آواز چڑیا سے بڑے تاجدار پرند کا نام جس کو عربی مین قبرہ اور فارسی
مین چکاوک کہتے ہین۔

بہ ردیف استعمال۔ بقول رہنما۔ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار درپس کسی **مؤلف**
عرض کند کہ ردیف بقول منتخب لغت عرب ست بمعنی آنکہ پس سوار نشیند وکلمۂ مستقل کہ بعد از قافیہ
آرند (الخ) پس فارسیان بزیادت بای مصاحبت در اوّلش استعمال این کردہ اند چنانکہ "بردیف من
بیا" یعنی برنقش قدم من بیا (**اردو**) پیچھے پیچھے۔ بقول آصفیہ سات سات۔

برویق بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی ست بالفتح وکسر واو بمعنی نادان و بےخبر
مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد وضع لغت متقاضی آن ست کہ
ترکی باشد ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت۔ صاحب کنز برداق را بمعنی ابریق وکوزہ آوردہ
جا دارد کہ فارسیان با مالۂ الف باتحتانی مفرّس وبمعنی خاص استعمال کردہ باشند اگر سند استعمال
پیش شود توانیم گفت کہ اسم جامد ست (**اردو**) نادان بےخبر۔

بردیمانی استعمال۔ بقول ضمیمہ برہان قسمی ست از پارچہ خط دار کہ دریمن پیدا شود وبقول
بحر نوعی از جامۂ مخطّط کہ از ملک یمن آرند صاحب انند بحوالۂ غیاث فرماید کہ بضم اول وفتح چارم وکسر

نون وتخفیف یای تحتانی نوعی از جامۂ مخطّط از ملک یمن والف در لفظ یمانی عوض یکی از یای مشدّد **مؤلّف** عرض کند کہ بُرد بالضّم بقول منتخب لغت عرب ست بمعنی جامۂ مخطّط ویمن نام شہری وتحتانی آخرۂ مشدّد در یمنی برای نسبت الف زائد میان میم ونون آوردند چنانکہ مہار و ماہار۔ چاک وچاک وبہ تخفیف تحتانی آخرہ خواندند مرکّب توصیفی ست۔ (**اردو**) بردیمانی ایک دھاری دار کپڑے کا نام ہے جو ملک یمن میں تیار ہوتا ہے۔ مذکّر۔

بر دین بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر دال لغت فارسی ست بمعنی دُرد وفضلہ وسفل چیزی **مؤلّف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحقّقین زبان ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد ست (**اردو**) فضلہ دیکھو انگلگ۔

(الف) **برراہ** استعمال۔ بقول جہانگیری و جامع وشمس بمعنی براہ (شیخ نظامی ؎) از شیر و گوزن وگرگ وروباہ ؎ لشکر گاہی کشید برراۂ **مؤلّف** عرض کند کہ (۱) حقیقت این بر بمعنی چہارم (براہ) مذکور (۲) بعض محقّقین بر (برو) کہ می آید این را بمعنی آراستہ وآراستگی مرادف معنی اوّل (براہ) گویند وماخذ (براہ) ہمدر آنجا ذکر کردہ ایم پس اندرین صورت زیادتی یک یای مہملہ موافق قیاس ست چنانکہ ثنا وثنار مخفی مباد کہ مصدر ----------

(ب) **برراہ کشیدن** بمعنی آراستہ کردن وجمع کردن متعلق بمعنی دوم (الف) ست چنانکہ از سند نظامی پیداست (**اردو**) (الف) (۱) راستہ پر (۲) دیکھو براہ کے چوتھے معنے (ب) آراستہ کرنا۔ جمع کرنا۔

برِ رخ اصطلاح۔ بقول دارستہ وبحر باضافت چہرہ۔ مرادف (برِ رو) کہ می آید وبہار گوید کہ بمعنی یک سمت رود کنایہ از رخسار بود۔

مؤلف عرض کند که قول محقق آخر الذکر بهتر از وارسته و بجرست و موافق قیاس (یحیی کاشی ؎) گلها بر رخش نتواند برآمدن ؛ گیرم که خارهای جهان تیز کرده است ؛ (اردو) رخسار۔ دیکھو آئینہ ی گون۔

برخ انگشت سیاهی کشیدن مصدر اصطلاحی بقول وارسته و بهار بمعنی رسوا نمودن (شاپور ؎) ز لوح سینه شستم پاک حرف بیگناهی را ؛ بدست خود کشیدم بر رخ انگشت سیاهی را ؛ صاحب بجر گوید که بمعنی رسوا شدن ست **مؤلف** عرض کند که تسامح صاحب بجرست که معنی لازم نوشت اگرچه حاصل معنی این لازم ست ولیکن الفاظ لغت متقاضی آن ست که معنی متعدی را ذکر کنیم (اردو) رسوا کرنا۔ بقول آصفیہ بدنام کرنا۔ فضیحت کرنا۔ ذلیل و خوار کرنا۔ زبون کرنا۔

(الف) برخ دویدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته مرادف (بر دیده دویدن) که گذشت یعنی گرم عتاب شدن (رفیع ؎) پامال درد عشق شد آخر دل رفیع ؛ چون اشک گرچه بر رخ مژگان دویده بود ؛ صاحب بجر گوید که همان گرم عنان شدن و شوخی کردن **مؤلف** عرض کند که گرم عنانی و شوخی مخصوص اسپ است پس ما با بجر اتفاق نداریم و این بمعنی عام ست برای چیزی که می دود برخ چنانکه قطرهٔ خوی و اشک وغیر ذلک کنایه از معرز شدن مقصود ما این ست که اگر (بر کسی دویدن) قائم کنیم معنی بیان کرده وارسته درست می شود چنانکه اشارهٔ این بر (بر دیده دویدن) کرده ایم و بلحاظ سند بالا مصدر ---

(ب) برخ دویدن اشک قائم میشود و معنی آن عنت یافتن اشک ست یعنی شاعر گوید که اگرچه دل رفیع مانند اشک برخ و مژگان دویده بود و عزتی داشت ولیکن آخر الامر

پامال در عشق شد (اردو) (الف) دیکھو (بر دیدہ دویدن)، اور بلحاظ ہمارے معنون کے عزّت پانا۔ معزّز ہونا۔ (ب) آنسو رخسار پر دوڑنا

برخ کشیدن | مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند حریف و روکش کردن (در ویش والہ ہروی ؎) دل از غلامی غم خواست تا رہد والہ ؛ کشید برخش از داغہا گواہان را ؛ صاحب بحر گوید کہ کسی را حریف کسی ساختن و مقابل کردن

مؤلّف عرض کند کہ بمعنی عام پیش کردن ست چنانکہ گویند "شہود خود را برخ قاضی کشیدیم" یعنی برا جلاس قاضی پیش کردیم و بہمین معنی استعمال این در کلام والہ ہرویست (اردو) حریف بنانا۔ اور بلحاظ ہمارے معنون کے پیش کرنا

برسر | اصطلاح۔ بقول سروری در رشیدی یعنی (ا) بپرس (ناصر خسرو ؎) برس کہ چہ بود نیک ازان اسما ؛ منگر بدروغ عامّہ دغوغا ؛ (ادیب صابر ؎) گر نیست مرترا ز دل و صبر من خبر ؛ برس ز چشم تنگ و میان نزار خویش ؛ (حکیم سنائی ؎) آز بگذار کہ با آز بحکمت نرسی ؛ گریبان باید ت از حال سنائی برس ؛ (کمال اسمٰعیل ؎) از حال دل سوختہ خرمن برس ؛ حال دل زار خواہی ازمن برس ؛ گر در دل منست زمن باور نیست ؛ ای دوست روا بود ز دشمن برس ؛ صاحب جہانگیری بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) امراز برسیدن (حکیم سوزنی ؎) شاہی کہ ماہ رایت منصور او بقدر ؛ از ماہ برگذشت و بخورشید برسید ؛ صاحب برہان فرماید کہ بارای قرشت بروزن الحلس امر (برو ارسیدن) و پرسیدن یعنی وارس و بپرس۔ صاحب جامع گوید کہ امراز پرسیدن و امراز رسیدن **مؤلّف** عرض کند کہ ضرورت نداشت کہ محقّقین بالا مشتقّی را برنگ اسم جامد جا دہند و در عرض معنی ہم تسامح کردہ اند نہ امر پرسیدن ست و نہ رسیدن (چنانکہ صاحب

جامع آورده) بلکه امر حاضر (بر رسیدن) که می آید شامل بر همه معانیش و در اینجا همین قدر کافی ست (اردو) دیکھو (بر رسیدن) یہ اس کا امر حاضر ہے۔

بر رستہ اصطلاح۔ بقول سروری بہ رای مهمله وسین (۱) گیاه بی ساق چنانکه (ع) برسته دگر باشد و برسته دگر و بقول صاحب بهار چهانگیری نباتات صاحب برهان بذکر معنی اول گوید که بضم ثالث بروزن سرشته باشد و (۲) کنایه از مردم بی ادب صاحب ناصری بذکر معنی اول فرماید که (۳) بمعنی رُسته یعنی روئیده واز کلام خود سند دهد (ع) به پیش تخت شه برسته سروی و که بر هر شاخ آن زید تذروی و صاحب جامع ذکر معنی اول و دوم کرده خان آرزو در سراج اکتفا بر معنی اول فرموده **مؤلف** عرض کند که ماضی مطلق مصدر (برُستن) ست که بضم سوم باشد و (برستن) مزید علیه (رستن) بزیادت کلمهٔ بر بر آن و های هوز آخره مفید معنی مفعولی۔ پس معنی سوم حقیقی ست و معنی اوّل مجاز آن و برای معنی دوم بر اعتماد قول صاحب جامع که از اهل لسان ست مشتاق سند استعمال باشیم و این را هم مجاز دانیم۔ معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان ندارند (اردو) (۱) نباتات بقول آصفیه عربی اسم مؤنث نبات کی جمع۔ پودے۔ سبزی۔ ترکاریاں۔ (۲) بے ادب شخص (۳) اُگا ہوا۔

بر رسولان بلاغ باشد و بس مقوله صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند واز معنی و محلّ استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان چون کسی را نصیحتی کنند و از حسن و قبح چیزی آگاه کنند و مخاطب را عامل بر آن بیابند این مقوله را استعمال کنند مقصود آن ست که کار ما ابلاغ صواب ست و بس و عمل بر آن و اختیار تست دیگر هیچ (اردو) دکن مین اسی فارسی

مقولہ کا استعمال اس موقع پر ہوتا ہے جب کسی نصیحت پر کوئی شخص عمل نہ کرے۔ نیز کہتے ہیں "ہم نے تو کہہ دیا تم کرو یا نہ کرو" ہمارا کام صرف کہنے کا تھا"

بر رسید استعمال۔ بقول سروری یعنی (۱) پرسید (مولوی معنوی ؎) چون در وآمد مستی شدید پدید یک مرید او را از آن دم بر رسید و فرماید کہ (۲) بمعنی سوال کنید و بپرسید نیز (سراج الدین راجی ؎) قفل ہر مشکل کہ خواہید کلید بر از ضمیر روشن او بر رسید بہ صاحب برہان گوید کہ (۳) بمعنی رسید و آمد کہ ماضی رسیدن و آمدن ست و بمعنی سوال کرد و پرسید ہم کہ ماضی سوال کردن و پرسیدن باشد صاحب ناصری بر معنی اول قانع **مؤلف** عرض کند کہ مشتق مصدر (بر رسیدن) کہ می آید۔ شامل بر جمیع معانیش و بمعنی اول ماضی مطلق ست و بمعنی دوم بہ تحتانی مجہول جمع امر حاضرش دیگر ہیچ

طرز بیان محققین نامرغوب کہ مشتق را بہ شکل اسم جامدی بیان می کنند (**اردو**) دیکھو بر رسیدن یہ اسکا ماضی مطلق اور جمع امر حاضر ہے

بر رسیدن بقول بحر و موارد و نوادر و سراج (۱) تفحص و تجسس کردن (۲) سوال کردن و پرسیدن و (۳) رسیدن و آمدن صاحب بحر فرماید کہ (کامل التصریف) ست و مضارع این بر رسد **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ رسیدن بزیادت کلمہ بر در اولش۔ سند استعمال این (بر رس) و (بر رسید) گذشت (**اردو**) (۱) تفحص اور تجسس کرنا۔ (۲) سوال کرنا۔ پوچھنا۔ (۳) پہنچنا۔ آنا۔

بر رشتہ اصطلاح۔ بقول شمس فتح اول و ثانی و سکون ثالث و فتح رابع آگہی دادن و آگاہ کردن چنانکہ (ع) بر رشتہ دگر باشد و بر رستہ دگر۔ **مؤلف** عرض کند کہ محقق بے تحقیق سین مہملہ چہارم را بہ شین مبدل کردہ فضول می کند و از حقیقت خبر ندارد و غلطی

کاتبش نیست که لغت (بررسته) بسین هم نوشته است و مصرعی را که بسند خود نقل غلط کرده همان است که بر (بررسته) مذکور شد لفظ و معنی او غلط است و بس (اردو) دیکھو بررسته

بررضا رفتن | مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالهٔ غوامض سخن - موافق رضا کار کردن (نظیری ؎) غمگین مباش زود نظیری فرا رسند چون بندهٔ مطیع همه بر رضا رود ؛ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس ست و رفتن درین مصدر مرکب بمعنی عمل کردن ست و بس (اردو) رضا جوئی کرنا کہہ سکتے ہین - خواہش کے مطابق عمل کرنا -

بررفتن | مصدر اصطلاحی - بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ (۱) پیش رفتن و پیشی گرفتن و ہم او بر (بررفته) گوید که بمعنی بلند و بالا شده (ناصرخسرو ؎) ای گرد گرد گنبد بررفته ؛ خانهٔ تو فاخر ست خطا رفته ؛ صاحب مواردین را بمعنی (۲) بالا رفتن نوشته (بوستان سعدی ؎) نه باران همی آید از آسمان ؛ نه بر می رود دود فریاد خوان ؛ **مؤلف** عرض کند که معنی دوم حقیقی ست که بر معنی بالا گذشت و معنی اول هیچ پسند ناصرخسرو هم متعلق بمعنی دوم ست -

(اردو) (۱) سبقت لیجانا - (۲) بلند ہونا -

بررکاب محمد عنان درار | مقوله - بقول هفت و شمس - ای متابع محمد علیه السلام باش **مؤلف** عرض کند که اگر بسند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که (بررکاب کسی عنان آوردن) مصدر ریست اصطلاحی بمعنی متابعت و پیروی کردن معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) متابعت کرنا حکم ماننا - پیروی کرنا -

بررو | اصطلاح - بقول وارسته و بحر و بهار مرادف برزخ که گذشت **مؤلف** عرض کند که ما بهمدرآنجا صراحت کامل کرده ایم (ابوطالب کلیم ؎) گذشت ازان بررو زلف تا خطش سرزد

کنون نهاده ز هر حلقه چشم بر کمرش (صائب ۵)
درخوش قماشی از بر رو دست برده ایم ☆ باریک
شو مشاهده کن تار و پود را ☆ (محمد جان قدسی
۵) نشاط رفت و پنجیدم گل از بر روئی ☆ گذشت
عمر و ندیدم هلال ابروئی (صائب ۵) چون صفحه
مسطر زده آمد به نظرها ☆ از سیلی بیرحمی اخوان بر
رویم ☆ (اردو) دیکھو بر رخ۔

بر رو آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر طرف شدن مؤلف عرض کند که طرف
شدن بمعنی مقابل و حریف شدن است
موافق قیاس باشد۔ معاصرین عجم بر زبان
دارند (اردو) مقابل ہونا۔ حریف ہونا۔

بر رو آوردن | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
ظاہر کردن است سند این از مرزا عبدالغنی
قبول بر (بر روی کسی چیزی کردن) می آید۔ متعدی
مصدر گذشته باشد (اردو) ظاہر کرنا۔

بر رو استادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب بحر

و (خان آرزو در چراغ) گوید که حریف شدن
است (تاثیر ۵) ہمچو مسطر می نمایم ہر کرا راہ
سخن ☆ تا بدست آورده بر روی من استاده
است ☆ مؤلف عرض کند که مراد از
(بر رو آمدن) است که گذشت و موافق
قیاس است (اردو) دیکھو بر رو آمدن

بر رو پنجه کشیدن | مصدر اصطلاحی۔
کنایه از مزاحمت کردن و (بر روی بحر پنجه
کشیدن) کار بیکار و بی نتیجه کردن باشد۔
(صائب ۵) بر سینهٔ کشاده ما دست رد
خلق ☆ بر روی بحر پنجهٔ خونین کشیدن است
(اردو) روکنا اور بلحاظ مصدر آخر الذکر
فضول اور بی نتیجہ کام کرنا۔

بر رو دمیدن | مصدر اصطلاحی۔
بقول شمس۔ گرم عتاب شدن مؤلف
عرض کند که جزین نیست که دست تصرف
کاتبین دراز شد یا بی تحقیقی صاحب شمس

این مصدر اصطلاحی را پیدا کرد (بر رو دویدن) به همین معنی می آید۔ سند استعمال ندارد معاصرین عجم ساکت۔ خلاف قیاس و غلط (اردو) دیکھو بر رو دویدن۔

بر رو دویدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و وارسته و غیاث مرادف (بر دیده دویدن) که بجایش گذشت سند استعمال پیش نه شد **مؤلف** عرض کند که ما همدر انجا خیال خود ظاهر کرده ایم (بر روی دویدن) هم می آید و تکمیل رای خود در انجا کنیم (اردو) دیکھو بر دیده دویدن و (بر روی دویدن)۔

بر روز افتادن راز مصدر اصطلاحی بقول بهار کنایه از بسیار ظاهر و آشکارا شدن صاحب بحر بر ظاهر شدن راز قانع و لفظ بسیار را ترک کرد۔ صاحب انند همزبان بهار **مؤلف** عرض کند که با صاحب بحر اتفاق داریم (فیضی ۵) گرچه این گریهٔ خونین بشب انداختهٔ ؎ عاشق آن نیست که بر روز نیفتد رازش ؎ (اردو) راز کا ظاہر ہونا۔ راز افشا ہونا۔

بر رو کشیدن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ گوید که کسی را حریف کسی ساختن چنانکه گویند "فلانی رو کش فلانی است" (سلیم ۵) نو بهار است و جنونم سوی ما میکشد ؎ شور رسوائی مرا بر روی مجنون می کشد ؎ صاحب بحر همزبانش **مؤلف** عرض کند که از سند بالا مصدر مرکب (بر روی کسی کشیدن کسی را) قائم می شود و این کنایه باشد (اردو) کسی کو کسی کا حریف بنانا۔

بر رو نشستن گرد (مصدر اصطلاحی) گرد آلود شدن چهره باشد (صائب ۵) رو بدیوار آوردم هر کس بمن آورد روی ؎ بسکه گرد کلفت دوران مرا بر رو نشست ؎ (اردو) چهره کا گرد آلود ہونا۔ گرد منه پر

(۱۶۱۱)

بیٹھنا۔ صاحب آصفیہ نے (منہ پر خاک اڑنا) پر فرمایا ہے چہرے کا بے رونق ہونا۔

بر روی آب آمدن مصدر اصطلاحی بقول ضمیمۂ برہان و بحر و بہار کنایہ از ظاہر شدن۔ صاحب ہفت ذکر ماضی مطلق این به ہمین معنی کردہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ (بر آب آمدن) ہم بہ ہمین معنی گذشت۔ موافق قیاس است۔ مشتاق سند باشیم (اردو) دیکھو (بر آب آمدن) کے پہلے معنے۔

بر روی آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار۔ طرف شدن **مؤلف** عرض کند کہ ہمان کہ بدون تحتانی گذشت (اردو) دیکھو بر رو آمدن۔

بر روی استادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند حریف و روکش شدن و قدم فشردن با حریف در جنگ (صائب ؎) ز جولان نظر مجروح می شد روی نیکو پیش چسان دل دادۂ خط کا بیچنین استادہ بر رویش ؎ (شفیع اثر ؎) آثر این شیوہ دارد گر نگاہ عافیت سوزش ؎ ز بیدادش نخواہد ایستادن رنگ بر رویش ؎ (میر صیدی ؎) در دہر ہر کہ ہست مہیای جنگ ماست ؎ بر روی ما کسیکہ نہ استاد رنگ ماست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بر رو استادن) کہ گذشت تحتانی پنجم زائد است و در کلام اثر تحتانی در ایستادن ہم زائد۔ عیبی ندارد کہ متعلق بہ ہمین مصدر است (اردو) دیکھو بر رو استادن

بر روی بزرگی نیاوردن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بہار و بحر از روی بزرگی ادای خارج کسی بر رو نیاوردن (مرزا مائی وحید ؎) کنند از وسمہ پیرانی کہ ریش خویش را رنگین ؎ نمی آرند بر روی بزرگی عیب پیری را ؎ **مؤلف** عرض کند کہ از سند وحید (بر روی آوردن عیب) پیدا است و این

متعلق بہ مصدر (بر رو آوردن) است
کہ بجایش گذشت۔ شاعر گوید کہ پیرانی کہ از
وسمہ خضاب کنند عیب پیری را ذریعۂ بزرگی
ظاہر نمی کنند یعنی مخفی کنند۔ حیف است از
محققین بالاکہ بی ضرورت مصدری در نفی
قائم کردہ اند باستناد ہمین یک شعر۔ فتامل
(اردو) دیکھو بر رو آوردن۔

بر روی در افگندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر ظاہر ساختن مؤلف عرض کند
کہ اگرچہ موافق قیاس و کنایہ است ولیکن
طالب سند استعمال می باشیم۔ معاصرین عجم
بر زبان ندارند و استعمال این از نظر ما نگذشت
و بگوش ما نخورد (اردو) ظاہر کرنا۔

بر روی دریا پل بستن مصدر اصطلاحی
بقول بہار و بحر و انند کنایہ از امر محال کردن
چہ دریا ترجمۂ بحر است و بستن پل بران متعذر
بلکہ محال مگر بتصرف و اعجاز (خواجہ نظامی

۵) تمنای شہ انگہ آید بدست ۔۔۔ کہ بر روی
دریا توان پل بہ بست ۔۔۔ مؤلف عرض کند
کہ ما درین کنایہ امر محال را پسند نہ کنیم بلکہ
کار مشکل تر را سرانجام دادن است کہ پل
بر دریا بستن کار بسیار مشکل است نہ محال۔
اردو) نہایت سخت اور دشوار اور مشکل کام کرنا۔

بر روی دست بردن مصدر اصطلاحی
بقول بحر و انند با عزاز و احترام بردن مؤلف
عرض کند کہ معاصرین عجم استعمال (دست
بدست بردن) می کنند کہ بجای خود ش
بہ ہمین معنی می آید۔ حیف است کہ سند استعمال
پیش نہ شد (اردو) ہاتھوں ہاتھ لیجانا
بقول آصفیہ نہایت قدر و منزلت سے
لیجانا۔ زمین پر پاؤں نہ رکھنے دینا۔ دست
بدست لیجانا (بشیر ۵) پیک قضا نے
لے ہی لیا بڑھکے ہاتھوں ہاتھ ۔۔۔ کوچہ مین
اس کے بھول کے جو آجکل گیا ۔۔۔

(الف) بر روی دویدن مصدر اصطلاحی بقول برهان کنایه از گرم عنان شدن در گفتگوی وارسته (بر رو دویدن) را ذکر کرده مرادف (بر رخ و دیده دویدن) نوشت که بجایش مذکور شد - بهار این را مرادف (بر دیده دویدن) می داند (صائب ۵) دهان تنگ تو بر روزگار تنگ گرفت ز غبار خط تو بر روی آفتاب دوید ز مؤلف عرض کند که ما بر مصادر (بر دیده دویدن) و (بر رخ دویدن) خیال خود را ظاهر کرده ایم و در اینجا همین قدر کافی است که اگر اضافت این بسوی چیزی شود معنی اصطلاحی آن مخصوص باشد چنانکه از سند صائب که بالا مذکور شد .....

(ب) بر روی دویدن غبار کنایه باشد از غبار آلود شدن چهره - صاحب برهان معنی که بر (الف) بیان کرده است بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم که محققین اهل زبان یعنی سروری و ناصری و جامع ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند **(اردو)** (الف) گفتگو مین گرم هونا - غصّه سے گفتگو کرنا (ب) چهره کا غبار آلود هونا -

(الف) بر روی روز افتادن راز مصدر اصطلاحی - خان آرزو در چراغ گوید که ظاهر شدن راز است و فرماید که بر روز افتادن هم - صاحب بحر همزبانش (ظهوری ۵) چنان از شرر شعله انجم فروز ز که راز شب افتاد بر روی روز ز زلّه بر دارش بهار باستناد همین شعر گوید که کنایه از بسیار ظاهر و آشکارا شدن است مؤلف عرض کند که از سند بالا مصدر .....

(ب) بر روی روز افتادن راز شب کنایه باشد از روز شدن شب یعنی شب چنان روشن شد که روز نمایان شد و اگر مجرّد افشای راز

گیریم از برای آن قیام مصدر (بر روی افتادن راز) باستناد همین شعر کافی است بالجمله (روز) را درین مصدر داخل کردن و (شب) را گذاشتن دلیل آنست که خان آرزو در چراغ هدایت معنی شعر روشن نکرد و انچه بهار بیاری را درمعنی این داخل کرده است کمی توجه اوست

فتائل (اردو) (الف) راز کا افشا ہونا یا (ب) رات کا دن ہوجانا۔

بر روی روز افگندن مصدر اصطلاحی بقول غیاث بمعنی ظاهر ساختن - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که معلوم می شود که محقق بانام و نشان از اصطلاح گذشته که لازم بود متعدی قائم کرده است و برنزاکتی که ما در انجا بر روی افگنده ایم غور نکرده از بنجاست که روز را داخل مصدر کرد **فتائل** (اردو) ظاہر کرنا۔

بر روی زمین منت می نهد مقوله - بقول انند و بهاری تکبر و زعم و رعونت و اعتقاد باطل بخود دارد و در واقع چنان نیست **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان با او نیست و معاصرین عجم ازین مقوله ساکت و قیاس می خواهد که (بر روی منت نهادن) یا (بر کسی منت نهادن) آنرا ممنون کردن است معنی بیان کرده بهار و انند را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم (اردو) غرور و تکبر سے اپنے آپکو کوئی چیز سمجھنا - کسی پر منت رکھنا۔

بر روی کار اصطلاح - بقول مؤید وهفت ای ظاهر - صاحب شمس گوید که بمعنی ظهور است **مؤلف** عرض کند که با صاحب مؤید اتفاق داریم طرز بیانش بهتر از صاحب شمس است و استعمال این با مصادر فارسی زبان در ملحقات می آید (اردو) ظاہر - بقول آصفیہ - عربی - آشکار - صریح - عیان روشن - واضح - کھلا ہوا - ہویدا۔

(الف) بر روی کار آمدن مصادر اصطلاحی **(ب) بر روی کار آوردن** (الف) بقول بحر وانند ظاهر شدن و (ب) بقول انند ظاهر ساختن **مؤلف** عرض کند که مراد (بر روی کار آمدن و آوردن) که می آید و موافق قیاس است (اردو) (الف) ظاهر ہونا (ب) ظاہر کرنا۔

بر روی کسی جام کشیدن مصدر اصطلاحی بقول انند۔ بیاد کسی شراب خوردن **مؤلف** عرض کند که طالب سند استعمال باشیم مجرد دبیان محقق بالا کافی نیست معاصرین عجم برزبان ندارند و معنی لفظی این مقابل کسی شراب خوردن باشند (اردو) کسی کی یاد میں شراب پینا۔

بر روی کسی چیزی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند و بهاری بیاد کسی یعنی بمواجهه وی (صائب ۵) کیست حرف بوسه بر رویش تواند فاش گفت ۵ دیدن دزدیده را برام میداند هنوز ۵ (میرزا عبد الغنی قبول ۵) زضبط گریه چشم من توقع بیش ازین داری ۵ که خون شد دل زرخسار تو دبر رو نمی آرم ۵ **مؤلف** عرض کند که (بر روی) درینجا بمعنی دو بدو و ظاهر است واز سند صائب مصدر (بر روی کسی گفتن) پیدا است۔ سند ثانی متعلق بمصدر (بر رو آوردن) است که گذشت۔ محققین بالا در لفظ و معنی این مصدر تسامح کرده اند که از هر دو سند بالا مصدر کردن حاصل نمی شود و معنی مصدری از تعریف شان پیدا نیست (اردو) کسی کی یاد اور کسی کے مواجہہ میں۔

بر روی کسی شراب خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بر روی کسی جام کشیدن **مؤلف** عرض کند که ما خیال خود همدر انجا ظاهر کرده ایم (اردو) دیکھو (بر روی کسی جام کشیدن)۔

بر روی کسی کالا زدن مصدر
بر روی کسی نماز زدن اصطلاحی-

بهار بذکر هر دو گوید که کنایه از رد کردن و باز گردانیدن آنرا (خواجه جمال الدین سلمان ؎) رها کن جنس هستی را و ترک خود فروشی کن ☆ که در بازار دین خواهند بر رویت زد این کالا ☆ (صائب ؎) زان دست پیش رو بدعا برده ام مباد ☆ بر روی من زنند ملائک نماز من ☆ صاحب بحر این را مخصوص باکالا و نماز نمی کند مقصودش جزین نباشد که بعوض این هر دو لفظ (چیزی) را قائم کنیم که عام است و کالا و نماز داخل چیزی باشد مؤلف را با خیال صاحب بحر اتفاق است - چنانکه گویند "هدیه اش را بر ویش زدیم و گفتیم که عطای شما بلقای شما" (اردو) منه پر مارنا - بقول آصفیه کسی بری چیز کو واپس کرنا - لوٹانا -

بر روی کشیدن (مصدر اصطلاحی-

بقول بهار و انند حرایف و روکش کردن سندی از سلیم بر (بر روکشیدن) مذکور شد میرزا صائب ؎) می کشد هر لحظه بزم تازه بر روی ماتم داغ دارد جام جم را کاسه زانوی ماتم ☆ مؤلف عرض کند که مرادف (بر رو کشیدن) است جزین نیست که ستمتانی زائد بر رو آورده اند (اردو) دیکھو بر روکشیدن -

(الف) بر روی هم افتادن مصادر
(ب) بر روی هم شکستن چیزی را اصطلاحی-

بهار بر معروف تانع و نقل نگارش (انند) گوید مشهور است (صائب ؎) هر طرف لاله رخی هست نظر می باید ☆ داغ بر روی هم افتاده جگر می باید ☆ (عرفی ؎) بسان رنگ زلیخا و زلف پرشکنش ☆ بروی هم شکند شیوه های طراری ☆ مؤلف عرض کند که (بر روی هم) و (بر روی هم) هر دو یکی است بمعنی بالای یکدگر

و (الف) بمعنی موجود بودن بالای یکدیگر یعنی بکثرت و (ب) ظاهر شدن یکی بعد دیگرے پیاپے (اردو) (الف) تہ بتہ اور بکثرت موجود رہنا (ب) پیاپے ظاہر ہونا۔

برروی هم فتادن چیزی مصدر اصطلاحی همان (برروی هم افتادن) است که بجایش گذشت و درینجا (فتادن) بحذف الف اوّل است (ظهوری ۵) برروی هم فتادے هر سو هزار گفتن تو دادی اگر جوابت را ۵ سوال مردم تو (اردو) دیکھو برروی هم افتادن

برره بقول برهان بروزن ورگه آراسته وخوب و آراستگی و خوبی۔ صاحب جامع گوید که مرادف (براه) و (برراه) است۔ کما مرّ۔ صاحب ناصری همرا نیش مؤلّف عرض کند که صراحت یا خذ برمعنی اوّل (براه) گذشت و درینجا همین قدر کافی است که فارسیان یک رای مهمله درین زیاده کرده اند چنانکه شنا و شنار و الف را حذف کردند (اردو) آراستہ۔ خوب آراستگی۔ خوبی۔ مؤنث۔

(۱) **بررویش کسی تیز دادن** (مصادر اصطلاحی)

(۲) **بررویش کسی تیز دیدن** بقول بهار و آنند

(۳) **بررویش کسی گوز دادن** مرادف یکدیگر

(۴) **بررویش کسی گوز زدن** است می فرمایند

(۵) **بررویش کسی گوز فرستادن** که این کلمات

(۶) **بررویش کسی گوز زدن** در مواقع دشنام و استخفاف گویند مؤلّف عرض کند که کسی را خفیف و ذلیل کردن و این زبان زندان و سوقیان عجم است بجای کلمهٔ بر از مجرّد موحّده هم کار گیرند که بمعنی بر باشد و همه اسناد ذیل متعلّق (برریش) است نه (بررویش) (ملّا فوقی یزدی ۵) دلی صد چیف از ان رند شکر ریز تو که میدادی برریش طبع خود تیز تو (وله ۵) زپر واند بشمع

آورسلامی ژ بریش ہر دودہ گوز پیامی ژ (ولہ ۶۴) زنم ہرگہ شوم مست تحمل ژ بریش کان زر گوز تغافل ژ (ولہ ۶۵) پر مشو مغرور بر باد بروت جاہ خویش ژ کانیکت گوزی	فرستادم بریش اعتبار ژ (ولہ ۶۶) خوش آن کو از غم دنیا شد آزاد ژ بریش نہ فلک گوزید و جان داد ژ (اردو) خفیف اور ذلیل کرنا۔

برز بقول سروری بضمّ با (ا) بلندی مردم وچہارپا (ابوشکور ۵) منش باید از مرد چون سرو راست ژ اگر برز و بالا ندارد رواست ژ صاحب جہانگیری فرماید کہ بمعنی قد و قامت (فردوسی ۵) پس و پیش ہر سو ہمی کوفت گرز ژ دو تا کرد بسیار بالا و برز ژ (ولہ ۵) بسر بر ہمی برد آن گرز را ژ ہمی باد کرد آن بر و برز را ژ و بقول برہان نو خاستگی و قد و قامت آدمی و بلندی بالای مردم و چارو ا و بقول جامع بالفتح و بالضّم خصوصاً بلندی مردم وہم او گوید کہ بالضّم قد و قامت و صاحب ناصری ہمز بانش بالضّم و گوید کہ خاصّہ قامت بلند **مؤلّف** عرض کند کہ کلمہ بر بمعنی بلندی بر معنی سو مش گذشت و جز ین نیست کہ فارسیان بزیادت زای ہوّز در آخرش چنانکہ ترب و تربز اسم جامد قرار دادند برای معنی ششم کہ می آید و مجازاً بمعنی قد و قامت مردم و چہارپا استعمال کردند۔ دگر ہیچ۔ پس بلحاظ ماخذ فتح اوّل صحیح باشد و استعمال شعرای عجم بالضّم تصرّف محاورہ بیش نیست۔ **قامت** (اردو) قامت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ قد۔ بالا۔ (دبیر ۵) تڑپا جوشہ کے ہاتھوں پہ قامت سرگ گیا ژ ٹوپی گری زمین پہ منکا ڈھلک گیا ژ **مؤلّف** عرض کرتا ہے کہ چارپایوں کے لئے قد کا استعمال ہے۔ مذکّر۔

(۲) برز۔ بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و غیاثی و (سروری بحوالۂ نسخۂ زیبا) بالفتح کشاورزی و زراعت و صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ گوید کہ بدینمعنی (ورز) ہم گویند (خواجو ۵) نہ بیند کس در اینجا کشتہ و برز ؛ نہ کس ماندست ازین مردم درین مرز ؛ صاحب جہانگیری فرماید کہ (برزگیر) از ہمین است (حکیم انوری ۵) کار خالد جز بہ جعفر کی شود ہرگز تمام ؛ زان یکی جولاہگی آید دگر برزگیری ؛ خان آرزو در سراج گوید کہ برزہ بروزن لرزہ ہم بہمین معنی آمدہ۔ صاحب منتخب فرماید کہ برز بالفتح و بہ زای معجمۂ دوم و زای مہملۂ سوم لغت عرب است بمعنی تخمی کہ از وتره و توابل حاصل شود و آنرا ر و با زیر جمع آن **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این بر (بذرگر۔ بذال معجمۂ دوم) ہم کردہ ایم و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ فارسیان (بزر۔ عربی) را کہ بہ زای ہوّز دوم) است بہ قلب بعض (برز) کردہ اسم جامد قرار دادہ اند و این مفرس باشد (اردو) زراعت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ کھیتی باڑی

(۳) برز۔ بقول (سروری بحوالۂ نسخۂ شرف نامہ) بالضم بمعنی تنۂ درخت۔ صاحب برہان ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی ششم است بلحاظ بلندی و اشارۂ این ہمہ را اینجا گذاشت (اردو) تنہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ درخت کا وہ حصہ جہاں تک شاخ نہ نکلی ہو۔ مندلا۔ درخت کا دھڑ۔

(۴) برز۔ بقول سروری بحوالۂ شرف نامہ بالضم بمعنی زیبائی و بحوالۂ لسان الشعرا گوید کہ بالفتح باشد و بقول صاحب جہانگیری و ناصری بالفتح صاحب برہان فرماید کہ

بمعنی زیبائی ومعشوقی وبلندی وبالائی مردم۔ صاحب جامع گوید کہ بالفتح زیبائی وبرازندگی مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد وبہ اعتماد قول محققین اہل زبان گوئیم کہ مجاز است از معنی اوّل کہ بالائی قدر ا بمعنی زیبائی استعمال کردہ اند (اردو) زیبا اسم مؤنث۔ دیکھو ارونہ۔

(۵) برز۔ بقول۔ (سروری بحوالۂ شرفنامہ) بالضّم مالۂ کہ بدان اندوہ کنند۔ (بحوالۂ لسان الشعرا) گوید کہ بالفتح باشد وبقول صاحب برہان مالہ بنّایان کہ بدان کاہ گل وگچ بر دیوار مالند۔ صاحبان جامع وجہانگیری وناصری وسراج ہم بالفتح گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است نظر بشکل این آلہ (اردو) دکن مین اس لکڑی کو زبین کہتے ہین جس سے گلا بے اور چونے کو دیوار پر تھوپنے کے بعد صفائی کے لئے اس پر پھیرتے ہین اس آلہ سے دیوار پر گل آہ یا چونا تھوپا جاتا ہے اُس کا نام تھاپی ہے۔ جسکو فارسی مین اندودہ کہتے ہین۔ ہماری راے اور تحقیق مین برز کا صحیح ترجمہ زبین ہی ہے۔

(۶) برز۔ بقول (سروری بحوالۂ لسان الشعرا) وبرہان بالضّم بمعنی بلندی مجرّد (حکیم فردوسی ؎) چو خورشید برزد سر از برز کوہ ہ میانہا بہ بستند توران گروہ ہ وفرماید کہ ہمین معنی ظاہر می شود اگر باضافت نخوانیم مؤلف عرض کند کہ مقصود صاحب سروری ہمین قدر است کہ بمعنی بلند ہم آمدہ (ولہ ؎) برش چون برشیر وپالاش برز ہ ز ترکان ندیدم چنین دست وگرز ہ (حکیم اسدی ؎) نہادند در کید گرز تیغ وگرز ہ چو سنگ گران کاید از کوہ برز ہ مؤلف عرض کند کہ ہمین معنی آخر الذکر اصل است۔ چنانکہ اشارہ ماخذ این بر معنی اوّل کردہ ایم و

ضرورت ندارد که بمعنی بلندی گیریم وآنانکه از کلام اوّل الذکر فردوسی (برزکوه) را مرکّب اضافی گرفته اند۔ خیال نکردند که اگر قلب اضافت (کوه برز) خوانیم که مرکّب توصیفی است ضرورت معنی مصدری نمی باشد واگر بالفرض سندی واضح تر ازین بدست آید توانیم عرض کرد که معنی بلندی مجاز بلند است (حکیم علی فرقدی در صفت اسپ ؎) چنانکه از تک او کوه برزشد ہامون ژ چنانکه از عرقش سنگ صلب گشت خلاب ژ صاحب جامع این را بالفتح گوید وبالضّم ہم (اردو) بلند۔ دیکھو (اوج ساے) اور بلندی۔ دیکھو (باشجر)۔

(۷) برز۔ بقول سروری وناصری وفدائی بالضّم بمعنی شکوه (فردوسی ؎) زدستش برافتاد زرّینه گرز ژ توگفتی برفتش همه فرّ وبرز ژ وبقول برہان شکوه وعظمت وبقول جامع فروشکوه وبقول فدائی زور ونیرو وتوان وتوانائی مؤلّف عرض کند که مقصود از بزرگی وبلند پایگی باشد مجاز معنی چہارم است وبس (اردو) بزرگی۔ بقول آصفیه فارسی۔ اسم مؤنّث۔ برتری۔ عزّت۔ شان۔

(۸) بزر۔ بقول فدائی بالضّم گوشتہای نیم پیچیدهٔ دست وبازو وسینه که جای بودن زره است مؤلّف عرض کند که کلمهٔ بر بمعنی۔ بغل وسینه وتن بجایش گذشت۔ پس فارسیان بزیادت زای ہوّز در آخرش (چنانکه برمعنی اوّل این مذکور شد) اسم جامد ساختند و بمعنی اعصاب دست وبازو وسینه استعمال کردند۔ قول فدائی که از معاصرین عجم بود اعتبار را شاید وضمّه اوّل تصرّف محاوره باشد وجا دارد که نظر به بلندی اعصاب دست وبازو وسینه این را بمدل برمّج گیریم که جیم فارسی به زای ہوّز بدل شود چنانکه

چوچہ وچوزہ اندرین صورت ضمہ اوّل ہم درست می شود (اردو) مچھلیاں۔ صاحب آصفیہ نے مچھلی پر لکھا ہے "عضلۂ بازو۔ گوشت بازو۔ ڈولا۔

برزانو نشستن مصدر اصطلاحی (بطرز فارسی) زانو برزمین کردہ نشستن نشانہ بازان تا تیر تفنگ نشانہ خطا نکند (صائب ۵) تہ آہِ خاکساران را نمی باشد خطا تیر پر حذر باش از کماندار کہ برزانو نشست ہ (اردو) نشانہ بازی کے لئے زانو پر بیٹھنا۔ گھٹنوں کے بل نشانہ لگانا۔ (۲۹۱۶)

برزبان اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی سخنگو مؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ استعمال این از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم برزبان ندارند و معنی این سخنی است کہ برزبان باشد یعنی بالای زبان کنایہ از حرف و سخن۔ (ظہوری ۵) بمنع حرف تو تکلیف برظہوری نیست ہ جز این دگر چہ توان گفت برزبان اینست ہ استعمال این در ملحقات می آید (اردو) بات۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ شبد۔ لفظ۔ بول کلمہ۔ بول چال۔ گفتار۔ مکالمہ۔ کلام۔

برزبان آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیر برہان و بحر و بہار کنایہ از گفتن صاحب ہفت بذکر ماضی مطلق این (برزبان آمد) گوید کہ یعنی گفتہ شد مؤلف عرض کند کہ بمعنی گفتہ شدن و لازم (برزبان آوردن) کہ می آید۔ معنی بیان کردہ محققین بالا برای متعدی این است چنانکہ (برزبان آمدن حدیث) و (برزبان آمدن راز) استعمال کردہ اند (انوری ۵) مکن تکبر بہر خدای راست بگوی ہ کہ تا ترا نہ بود ہیچ برزبان آمد ہ (عرفی ۵) چہ عجز دم زدم اندیشہ لب گزید و بگفت ہ کہ راز سینہ اندیشہ برزبان آمد ہ (اردو) زبان پر آنا۔ صاحب آصفیہ

نے (زبان پر آسکنا) کا ذکر کیا ہے۔ بیان ہوسکنا
ظاہر ہوسکنا۔ اور اسی سے (زبان پر آنا) ثابت ہے

برزبان آوردن مصدر اصطلاحی متعدی
مصدر گذشتہ کنایہ از گفتن (صائب ؎) برزبان
حرف طلب ہرگز نمی آریم ما ہمیہان بی طلب را
دوست میداریم ما ہ (اردو) زبان سے نکالنا
بقول آصفیہ۔ زبان پر لانا۔ بیان کرنا۔ کہنا۔

برزبان افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار شہرت یافتن اعم از انکہ بخوبی باشد یا بزشتی
و فرماید کہ از اہل زبان بتحقیق پیوستہ (علی
خراسانی ؎) زبس از خلق روپوشی نشانی
ہست در جنت ہ افتادہ برزبانہا تا قیامت
نام دیدارت ہ مؤلف عرض کند کہ کنایہ
باشد (اردو) (زبان زد ہونا) بقول آصفیہ
مشہور و معروف ہونا۔ مشہور خلائق ہونا۔
ہر ایک کی زبان پر ہونا (میر ؎) ہے عشق کا
فسانہ میرا نہ یاں زبان زد ہ ہر شہر میں ہوئی ہے

(۲۹۱۸)

یہ داستان زبان زد ہ۔

برزبان افگندن مصدر اصطلاحی بقول
بہار (۱) کنایہ از زبان زد کردن و (۲) رسوا
نمودن (والہ ہروی ؎) بی زبانی برزبان
مردم افگندہ است ہ ہستم از فیض خموشی
نفس ہ (میرزا صائب ؎) ترسم آخر از خجالت
ذکر خیر این گروہ ہ برزبانہا افگند لعل سخنگوی
ترا ہ (رضی دانش ؎) گلعذاری شوخی
شوخی در جہان افگندہ است ہ ہمچو بلبل بیدلے
برزبان افگندہ است ہ مؤلف عرض کند
کہ موافق قیاس است و متعدی مصدر گذشتہ
(اردو) (۱) زبان زد کرنا مشہور کرنا (۲) رسوا
کرنا

برزبان داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار و بحر (۱) در نفرین گرفتن (زکی ہمدانی
؎) دگر آزادگی با کائنا تم سرگران دارد
جنونم از شکایت عالمی را برزبان دارد ومؤلف
عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی است (ظہوری

حدیث بوسہ کہ خواہم بخا کپایتو گفت ؎ بصد ہزار عزیزیش بر زبان دارم ؎ (اردو) (۱) برائی سے یاد کرنا (۲) زبان پر رکھنا۔

برزبان دویدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند گفتہ شدن مؤلف عرض کند مقصود ش (برزبان آمدن) است کہ بجای خودش گذشت و بخیال ما بالعجلت و بسرعت رسیدن واقعہ برزبان خلائق است محققین بالا برنزاکت معنی غور نکردہ اند (اردو) زبان پر دوڑنا۔ دکن میں مستعمل ہے کسی واقعہ کا جلد تر مشہور ہونا۔

برزبان رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف برزبان دویدن مؤلف عرض کند کہ مرادف برزبان آمدن است چنانکہ معاصرین عجم گویند ؎ ذکرا و برزبان رفت ؎ یعنی برزبان آمد (کمال خجندی) چندان بی عنایی جان تو گوئیم کز ملال ؎ بیخو است برزبان تو دشنام می رود ؎ (اردو) دیکھو (برزبان آمدن) کا ترجمہ۔

برزبان گذشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف برزبان دویدن مؤلف عرض کند کہ مرادف برزبان آمدن است چنانکہ معاصرین عجم گویند ؎ ذکرش برزبان گذشت ؎ یعنی برزبان آمد (اردو) (دیکھو برزبان آمدن)

برزبان گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (برزبان افگندن) (ملا سالک قزوینی) دشمن ز کینہ جوئی من صرفہ نبرد ؎ چون شمع سوخت ہر کہ مرا برزبان گرفت ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) (دیکھو برزبان افگندن)

برزبان نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی گفتن مؤلف عرض کند کہ اضافت بسوی حرف یا امثال آن لازم است ورنہ معنی گفتن درست نمی شود مرادف (برزبان

آوردن حرف) است (خواجه حسین سنائی ؎)

حرفی که از جفای تو دل بر زبان نهاد ☆ چون دل نگر که گوش تواند بر آن نهاد (اردو) دیکھو برزبان آوردن حرف۔

برزہ بر چشم ابرو گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (بالای چشم ابرو گفتن) کہ گذشت (حکیم زلالی ؎) اگر توان گفت کہ آہو بود ☆ برزہ بر چشم تو ابرو بود ☆ **مؤلف** عرض کند کہ ماصدق است کافی ہمدرانجا کردہ ایم نیست اعادہ آن نیست (اردو) دیکھو (بالائے چشم ابرو گفتن)

برزبر رسیدن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از بلند مرتبہ شدن است معاصرین بحجر برزبان ندارند۔ (انوری ؎) من اینہمہ ندانم و دانم کہ چون تو نیست ☆ در زیر چرخ کس نرسید است برزبر ☆ (اردو) بلند مرتبہ ہونا

برزدن بقول سروری (در ملحقات برہان و جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع و سراج و نوادر و موارد (را) کنایہ از برابر شدن و ہمسر شدن (ابو الفتح رازی ؎) گہ منزل او برزدہ است سہم قند ☆ گہ مجلس او طعنہ زدہ باغ ارم را ☆ (حکیم فرخی ؎) اثر غالیہ عبیری نارفتہ ہنوز ☆ زان بنا گوش کہ با سیم زند در لگش برزد صاحب ناصری فرماید کہ ہمسری و برابری دادن با یکدیگر چہ برزد بمعنی سینہ است و برابر شدن و رزد شدن و مقابل شدن و پہلو بہ یکدیگر زدن (حکیم عنصری ؎) بہ برزنی کہ از و اندکی بیفروزند ☆ بنور بہ فلک ماہ برزند برزن ☆ صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این برزند **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این زدن سینہ باشد (معنی برابری و ہمسری و مقابلہ کنایہ باشد (اردو) برابری کرنا۔ ہمسری کرنا۔ مقابل ہونا (۲) برزدن۔ بقول (جہانگیری و رشیدی) و برہان و جامع و سراج و نوادر و موارد و بحر و نوادر و دستور اللغات از دو طرف پیش آوردن و حساب بردو باختی کردن۔ صاحب ناصری باتفاق معنی بالا گوید کہ در فارسی با ہیچ معنی بر ضم با استعمال می شود۔ صاحب برہان گوید کہ

دو کس یا بیشتر از دو سه - طرف انگشتان خود را
پیش آورند و حساب برد و باختی کنند صاحب
جامع فرماید که حساب کردن چند نفر قمار را انگشت
خان آرزو در سراج گوید که این اصطلاح مقامران
است **مؤلف** عرض کند اگر این را بالضم گیریم
چنانکه قول ناصری است مخفف (بُرد زدن) بحذف
دال مهمله باشد و معنی حقیقی آن بُرد کردن بازی
و کنایه از معنی بالا ولیکن تردید ضم حرف اوّل
از کلام ظهوری می شود که اکثر محققین برای همین معنی
استنادش کرده اند (رباعی) یک روز بزم
عشرتی سر نه زدیم تو چون حلقه زدیم و حلقه بر در
نه زدیم تو اینک سر زد زمن از و بوس و کنار تو
با دلبر خویش هرگز این بر نه زدیم تو اگرچه ما معنی
بالا را باعتماد جامع و ناصری که هر دو از اهل زبانند
تسلیم می کنیم ولیکن این سند را متعلق بآن نه
کنیم بلکه متعلق بمعنی اوّل است که برابری کردن
باشد فتأمل (اردو) قمار بازون کا اپنی انگلیون پر

باہم ہار جیت کا حساب کرنا۔

(۳) برزدن - بقول برہان و ناصری و بحر و نوادر
و موارد بمعنی بہم بر آوردن و بقول جامع بہم آوردن
مؤلف عرض کند که مقصودشان جزین نیست
که برہم و منقض کردن باشد و صاحب موارد در
ترجمہ اردو ہم ہمین معنی نوشتہ است که (بہم برآمدن
بقول بحر بمعنی در غضب شدن می آید و این
متعدی آنست و عجبی نیست که کاتب جامع در
بیان معنی کلمۂ بر را بسہو ترک کرده باشد و اگر
کتابتش را درست دانیم (بہم آوردن) بمعنی
در غضب آوردن نیست - پس برای معنی بیان
کرده محققین بالا که بدون سند استعمال پیش کرده
اند محض قول ناصری سندی را ماند که از اہل زبان
و بحر و زدن ہم بمعنی برہم کردن و در غضب
آوردن نیامده که این را بزیادت کلمۂ بر مزید علیہ
آن دانیم پس ماخذ این جزین نباشد که (بر
زدن غضب و خشم) بمعنی حقیقی بلند کردن خشم و غضب

وکنایه از برهم کردن باشد۔ طرز بیان محققین بالا
حقیقت را ظاهر نکرد اندرین صورت (برزدن)
را بمعنی مخفف آن گیریم که خشم و غضب را
حذف کرده بمعنی استعمال کرده اند باین حال
مشتاق سند استعمال می باشیم تا به بینیم که استعمال
این چگونه می آید۔ معاصرین عجم برزبان ندارند
(اردو) بھڑکانا۔ بقول آصفیہ غصہ دلانا۔
برافروختہ کرنا۔

(۴) برزدن۔ بقول برہان وجامع وناصری
وبحر ونوادر وموارد بمعنی ازہم جدا کردن مؤلف
عرض کند که معاصرین عجم استعمال (برزدن)
بمعنی پریشان کردن صحبت می کنند و (برزدن
بنبه) هم شنیده ایم۔ پس معنی بالا موافق قیاس
است ولیکن تعمیم ندارد برای هر یک اضافت
بلکه مخصوص است برای چیزی که محاورہ آن
باشد (اردو) پریشان کرنا۔ ایک دوسرے
سے جدا کرنا۔ دیکھو ازہم جدا کردن دو چیز یا دو کس۔

(۵) برزدن۔ بقول برہان وجامع وبحر ونوادر
وموارد رسیدن کشتی بکنار دریا وبقول صاحب
ناصری رسیدن برلب دریا مؤلف عرض کند
که از (برزدن کشتی) اینمعنی پیدا می شود نه
از مجرد (برزدن) چنانکه گویند "کشتی برزدیم"
یعنی رسیدیم بساحل پس مجرد (برزدن) درینجا
بمعنی رسیدن باشد موافق قیاس است که
معنی حقیقی بالا زدن کنایه پیدا می کند از فائز
شدن بساحل ورسیدن بمنزل مقصود طرز
بیان محققین بالا بغلط می اندازد (اردو) پہنچنا
(۶) برزدن۔ بقول بحر بمعنی ظهور کردن و
بقول نوادر وموارد ظاهر وآشکارا شدن (امیر خسرو
۹) بسی می کرد زنیسان نا امیدی ۔ که ناگه
از افق برزد سپیدی ۔ مؤلف عرض کند
که موافق قیاس است که بر بمعنی بلند گذشت
وبلند شدن چیزی۔ ظاهر وآشکارا شدن آنست
واینهم تعمیم ندارد بلکه باضافت مخصوص باینمعنی

پیدا می شود (اردو) ظاہر ہونا۔

(۷) برزدن۔ بقول بحر و موارد بمعنی برداشتن چنانکہ برزدن پردہ و برقعہ (ناطق ۵) برزدی برقع و فوارۂ آتش گردید ز فروغ رخ تو دودکش خانۂ ما مؤلف عرض کند کہ در ہیچ ہم کلمہ بر بمعنی بالاست (اردو) اٹھانا۔ اتارنا

(۸) برزدن۔ بقول موارد بمعنی بالازدن چون آستین و دامن برزدن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است کہ بر بمعنی بالا آمدہ و من وجہٍ قریب بمعنی ہفتم (اردو) چڑھانا اٹھانا۔ جیسے آستین چڑھانا۔ دامن اٹھانا۔

(۹) برزون۔ بہ تحقیق ما مزید علیہ زدن باشد شامل بر جملہ معانیش کہ بجایش می آید بزیادت کلمۂ بر۔ بر من وجہٍ معانی خاص کہ بالا گذشت من وجہٍ داخل ہمین تعمیم است (اردو) دیکھو زدن کے تمام معنے۔

برزدن آستین | مصدر اصطلاحی۔ بقول نوادر کنایہ از ساختہ شدن برای کاری مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی آستین چیدن است متعلق بمعنی ہشتم (برزدن) کہ گذشت و (۲) مستعد شدن برای کاری چنانکہ بر (آستین برزدن) در ممدودہ گذشت و از کلام ملا عبد اللہ ہاتفی سندی ہم در انجا مذکور۔ طرز بیان صاحب نوادر خبری دہد ازین کہ قوت بیان ندارد (اردو) (۱) دیکھو آستین چیدن (۲) آستین چڑھانا (ناسخ ۵) قیامت کیون نہو جس دم چڑھاے آستین قاتل ز صفاے ساعد سیمین بیاض صبح محشر ہو

برزدن برقع | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برداشتن برقع یعنی دور کردن برقع متعلق بمعنی ہفتم (برزدن) و سند این از کلام ناطق ہمانجا مذکور (اردو) برقع اتارنا۔

برزدن دامن | مصدر اصطلاحی۔ بقول نوادر کنایہ از ساختہ شدن برای کاری مؤلف عرض کند کہ طرز بیانش غیر مرغوب متعلق است

بمعنی ہشتم برزدن (۱) بمعنی بلند کردن دامن که معنی حقیقی است و (۲) مستعد و آمادہ شدن چنانکه بر (برزدن آستین) گذشت معاصرین عجم برزبان دارند (عرفی ؎) اے برزدہ دامن بلا را پا خود رسم چنین بود شما را؟ (اردو) (۱) دامن اُٹھانا (۲) آمادہ ہونا مستعد ہونا۔

برزدن سپیدی از افق (مصدر اصطلاحی) بقول نوادر بدیل برزدن بمعنی ظاہر و آشکارا شدن سپیدی از افق است **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بمعنی ششم برزدن و سند این از کلام میر خسرو ہمدرانجا مذکور (اردو) سپیدی افق سے ظاہر ہونا۔

برزدن نالہ سر از لب (مصدر اصطلاحی) بمعنی بلند کردن نالہ سر از لب کنایہ از ظاہر شدن نالہ از لب متعلق بمعنی ششم

(برزدن) کہ بجایش گذشت (ظہوری ؎) برنزد نالۂ سر از لب ما؟ کہ نشد شعلہ از تف تپ ما؟ (اردو) نالہ لب سے بلند کرنا۔ نالہ لب سے نکلنا ظاہر ہونا

برزدہ بقول ضمیمۂ برہان (۱) شاخ درخت و (۲) ہر چیز ساختہ و (۳) بلند شدہ و بالیدہ را گویند۔ صاحب ہفت واند بر معنی سوم قانع و صاحب نوادر بذکر معنی دوم و سوم فرماید کہ (۴) بریدہ و (۵) بر مالیدہ۔ صاحب موارد بذکر معنی اوّل و دوم ذکر معنی چہارم ہم کرد **مؤلف** عرض کند کہ معنی پنجم تصحیف کاتبین است کہ ہمان بالیدہ را کہ بموحدۂ اوّل بود۔ (مالیدن بہ بیم) نوشت و باقی معانی داخل مصدر (زدن) و (برزدن) است طرز بیان محققین این را بصورت اسم جامد قائم کردہ است و حقیقت این

است که فارسیان بر ماضی مطلق (برزدن)
های هوز زیاده کرده اند که افادهٔ معنی مفعول
کند (اردو) (۱) شاخ بقول آصفیه مؤنث
ڈالی شعبہ (۲) ہر ایک بنائی ہوئی چیز مؤنث
(۳) بلند و بالیدہ چیز مؤنث (۴) کاٹی ہوئی
اور جدا کی ہوئی چیز مؤنث (۵) ملی ہوئی
چیز مؤنث ۔

برزگار اصطلاح ۔ بقول سروری و رشیدی
و برہان و جامع و ناصری و بجر بفتح با و سکون
را و زا برزگیر باشد (ناصر خسرو ؎) گہے
بدرود خوشہ برزگارے ۔ گہے شکست
شاخی باغبانت ۔ مؤلف عرض میکند که
صاحب ہفت صراحت می کند که به کاف
عربی است و دیگر محققین ہم مرکز دوم
را که علامت کاف فارسی است گذاشته اند
ولیکن صاحب جامع در طرز کتابت خود
صراحت کاف فارسی کرده و صاحب
رشیدی ہم این را آورده مؤلف می گوید
که از زبان معاصرین عجم ہر دو شنیده ایم آنچه
بکاف عربی است مرکب است از برزو کار
اسم فاعل ترکیبی یعنی کار برزدارنده و آنچه
به کاف فارسی است مرکب از برزو گار
که گار بقول برہان افادهٔ معنی فاعلیت کند
همچو آموزگار و سازگار و امثال آن و ہر دو
مفرس باشد که صراحتش بر لفظ برزگرده ایم
(اردو) کاشتکار ۔ دیکھو بازدار ۔

برزگر اصطلاح ۔ بقول بجر و سروری و
رشیدی و جامع و جہانگیری و برہان و ہفت
مرادف برزگار مؤلف عرض کند که مرکب
است از لفظ برز که بجایش گذشت و گر
بقول برہان بمعنی سازنده که افادهٔ معنی
فاعلیت کند وقتی که با کلمه دیگر ترکیب
شود همچو کارگیر و درودگر و امثال آن
(فخر گرگانی ؎) عقل بود برزگر و نجم رود

؎ آب حیوان خضر و مسیحا و نوح ؎ (اردو) دیکھو بزرگار۔

برزگری اصطلاح۔ بقول ہفت بمعنی کاشتکاری مؤلف عرض کند کہ یای مصدری در آخر برزگر زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) زراعت۔ کاشتکاری۔ مؤنث۔

برزم بقول سروری و رشیدی و ناصری بہ رای مہملہ و معجمہ بوزن مرہم (۱) بمعنی کرشمہ (فرہنگ منظومہ ے) ہست برزم کرشمہ بالا اسپ ؎ دہ ہزار است بیور اینجا اسپ ؎ صاحب برہان بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) نام قلعہ ایست بر کنار آب آمو و ہم او بر لغت زرم گوید کہ نام رودخانہ ایست صاحب جامع در ہر دو معنی ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی قدیم باشد و بمعنی دوم مرکب از کلمہ برو زم کہ نام رودخانہ ایست پس قلعہ را بدین اسم موسوم کردند کہ بر کنار این رودخانہ واقع است کہ آن را آمو نام است و آمو در محمد وہ بجای خودش گذشت (اردو) (۱) کرشمہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر آنکھ کا اشارہ۔ بہون کا اشارہ۔ جھانولی غمزہ۔ عشوہ۔ ناز۔ نخرہ (رند ے) سنین سرگوشیان غیرون سے اشارے دیکھے ؎ آج آنکھون سے کرشمے ترے سارے دیکھے ؎ (۲) برزم ایک قلعہ کا نام ہے جو دریائے آمو کے کنارے پر واقع ہے۔ مذکر۔

برزمین افتادن مصدر اصطلاحی بقول بہار لازم (برزمین افگندن) کہ می آید (صائب ے) می توان خواند از جبین خاک احوال مرا ؎ بسکہ پیش یار عرض برزمین افتادہ است ؎ مؤلف عرض کند کہ وارستہ و بہار از ہمین مصدر عام (برزمین افتادن تکلیف و صرف) را خاص

کرده اند ما می گوییم که احتیاط شان مبنی بر سند باشد که دران اضافت بسوی حرف است جادارد که این را مضاف کنیم بسوی (کسے) هم بای حال معنی عام این - خوار و بی اعتبار شدن است مرادف (بر خاک افتادن) که بجایش گذشت (اردو) دیکھو بر خاک افتادن

بر زمین افتادن تکلیف مصدر اصطلاحی - بقول وارسته و بحر کنایه از قبول ناشدن آن - حیف است که سند استعمال پیش نشد مؤلف عرض کند که مرادف (بر خاک افتادن تکلیف) است که بجایش گذشت و متعلق به تعمیم مصدر گذشته (اردو) دیکھو بر خاک افتادن تکلیف -

بر زمین افتادن حرف مصدر اصطلاحی - بقول وارسته و بحر قبول ناشدن حرف باشد صاحب انند فرماید که کنایه از خوار و بی اعتبار شدن آن (اسیر) گفتگوی بی عرض آخر بجائی میرسد

؎ حرف طوطی بر زمین افتاده سنبل سبز شد

؎ (طغرا) دمیده زبس سبزه و یاسمین

؎ نیفتاده حرف کسی بر زمین ؎ مؤلف عرض کند که مرادف (بر خاک افتادن حرف) که بجایش گذشت و متعلق با مصدر عام (بر زمین افتادن) که بالا مذکور شد (اردو) دیکھو بر خاک افتادن حرف -

بر زمین افگندن مصدر اصطلاحی - بقول بهار و انند (۱) کنایه از خوار و بی اعتبار کردن مؤلف عرض کند که موافق قیاس باشد حیف است که سند استعمال پیش نشد صاحب بحر (بر زمین افگندن تکلیف و حرف) را قائم کرده بمعنی قبول ناکردن آن نوشت یعنی عام را خاص کرده و ما تصحیح را می پسندیم چرا که بحالت اضافت در معنی تبدیل می شود چنانکه (بر زمین افگندن سایه

که بمعنی حقیقی است (انوری ؎) سایهٔ حلم
بر زمین افگند ؛ گوهر خاک از وقار گرفت
؛ پس مجرد (بر زمین افگندن) (۲) بمعنی حقیقی
و (۳) بمعنی مغلوب کردن هم که کشتی گیران مغلوب خود
را بر زمین می افگنند (اردو) (۱) خوار و بے اعتبار
کرنا (۲) زمین پر ڈالنا جیسے آفتاب اپنا سایہ زمین
پر ڈالتا ہے (۳) زمین پر گرانا مغلوب کرنا۔

بر زمین انداختن تکلیف مصدر اصطلاحی

بر زمین انداختن حرف بقول بحر و آنند
مرادف (بر زمین افگندن تکلیف و حرف)
که گذشت مؤلف عرض کند که مرادف
(بر خاک انداختن) که بجایش مذکور شد (صائب
؎) حرف حق را بر زمین انداختن بی حرمتیست
؛ از سر بردار منبر می کند منصور بین ؛ (اردو)
دیکھو بر زمین افگندن تکلیف و حرف۔

بر زمین پشت دست نهادن مصدر
اصطلاحی۔ کنایه باشد از سجدهٔ دعا کردن۔
صائب ؎) پیش آن طاق دو ابرو بر زمین
نه پشت دست ؛ قبلهٔ خود کن کمانی را که توانی
کشید ؛ مخفی مباد که سجده که برای دعا کنند
دران پشت دست را بر زمین دارند و از
همین عادت این اصطلاح قائم شد (اردو)
سجدهٔ دعائیه کرنا۔ دعا کے لئے سجدہ کرنا۔

بر زمین حرف نهادن مصدر اصطلاحی
مرادف بر زمین حرف افگندن که بر (بر زمین
افگندن) گذشت (ظهوری ؎) خوشا
رندی که کامش از شراب کام بردارد
نهد حرف جم از لب بر زمین و جام بردارد
؛ (اردو) دیکھو بر زمین انداختن حرف۔

بر زمین زدن مصدر اصطلاحی بقول
بهار مرادف (بر زمین افگندن) که گذشت
(صائب ؎) عاقبت زد بر زمینم آنکه
از روی نیاز ؛ سالها بر روی دستش
چون دعا می داشتم ؛ (انوری ؎) جهان

چون دل من بر زمین زد یکنون از دست ولداری بیفتاد (صائب ۵) بر زمین چندانکہ زد خورشید تابان خویش را آسمان سنگدل از خاک راہش برنداشت (اردو) دیکھو بر زمین افگندن۔

بر زمین منت می نہد مقولہ بقول بہار وبحر و انداے تکبر و زعم و رعونت و اعتقاد باطل بخود دارد و در واقع چنان نیست **مؤلف** عرض کند کہ تا آنکہ سند استعمال پیش نشود این مقولہ را تسلیم نکنیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و بگوش ما نخورد و معاصرین اہل زبان ازین ساکت و ہر سہ محققین بالا ہند نژاد اند (اردو) تکبر اور غرور کرتا ہے اور خلاف واقع اپنے آپ کو کچھ چیز سمجھتا ہے۔

بر زمین نشستن مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بر زمین افتادن) است (ظہوری ۵۵) غمزۂ صیاد تا کے بر زمین خواہد نشست پرورکن جگرگاہ شکار خویش را (اردو) دیکھو بر زمین افتادن۔

بر زمین نواختن مصدر اصطلاحی بقول [illegible] مرادف (بر زمین افگندن) است **مؤلف** عرض کند کہ نمی دانیم کہ محققین ما نشان این مصدر را از کجا پیدا کردہ اند و سندی پیش نکردند و ما از معاصرین ہم نشنیدیم۔ اعتبار را نشاید (اردو) بے اعتبار کرنا۔ زمین پر ڈالنا۔ دیکھو زمین افگندن)

بر زن بقول سروری (۱) سر کوچہ و محلت و بقول صاحبان رشیدی و [illegible] کوچہ و بقول صاحبان جامع و سراج و برہان و (بحر بذیل بر زدن) کوچہ و محلہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است معنی حقیقی این بالا بستہ و ساختہ

کہ زدن بمعنی بستن و ساختن بجای خود ثابت آمد پس مراد ازین سقف بالای کوچہ و در استعمال کوچہ سقف دار را ہم گویند و بجای مجرد کوچہ را نیز و در محاورۂ فرس از (بام و برزن) بام و سقف کوچہ مراد است و از (کوچہ و برزن) کوچہ مقصود بر سبیل تکرار و از (خانہ و برزن) خانہ و مقامی مراد است کہ بالای آن مسقف است و (بازی برزن) بازئی را گویند کہ دکان در سایۂ برزن می بازند تا از آفتاب و باران محفوظ مانند (منوچہری ؎) و یا اندر تموز می مہ بہار و چو اوفتد بر بام و برزن ؛ (از ناصری ع) ہمہ شہر ارزانی ما است خانہ و برزن ؛ (حکیم انوری ؎) ای ترک می بیار کہ عید است و بہمن است ؛ غائب مشو نہ نوبت بازی برزن است ؛ محققینی کہ در تعمیم و تخصیص و نزاکت معنی و استعمال فرق نکردہ اند۔ پے بماخذ نبردہ اند معاصرین عجم سر کوچہ و محلت ہمان کوچۂ مسقف را گویند (اردو) سقف کوچہ بمسقف کوچہ۔ کوچہ مذکر (دیکھو بارہ) کوچۂ مسقف کو دکن مین پٹی ہوئی گلی بھی کہتے ہین ۔

(۲) برزن۔ بقول سروری و جامع در ہان بحوالۂ ادات الفضلا و رسالۃ النصر بمعنی صحرا (حکیم قطران ؎) اے فتنۂ شہر و آفت برزن ؛ در روی تو خیرہ ماندہ مرد و زن ؛ خان آرزو در سراج گوید کہ این ہمہ از معنی اول ظاہر القیاس نوشتہ اند کہ کوی و برزن در شعر استادان دیدہ غلط کردہ اند مؤلف عرض کند کہ از مضمون کلام حکیم قطران مراد از شہر و برزن ہمان معنی اول کہ گذشت یعنی مطلق کوچہ چنانکہ خان آرزو خیال کردہ است ولیکن باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبان است معنی صحرا را ہم تسلیم

کنیم و برای این معنی مرکب دانیم از کلمہ بر بمعنی بستمش کہ گذشت یعنی زمین خشک و زن امر حاضر از مصدر زدن و معنی لفظی این زمین خشک دارندہ (اسم فاعل ترکیبی) کنایہ از صحرا (اردو) صحرا۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ میدان جنگل۔ بیابان۔

(۳) برزن۔ بالکسر بقول رشیدی و جامع و ناصری و سراج و برہان چیزی مانند تابہ کہ از گل سازند و بران نان پزند و این را بریزن نیز گویند (فرید الدہر ؎)

بر سفرۂ سخای تو خورشید و مہ دو نان ۔۔۔ در مطبخ نوال تو افلاک برزن است

مؤلف عرض کند کہ بر بکسر اول و تشدید رای مہملہ بقول منتخب در عربی زبان بمعنی نیکی آمدہ و بالضم بمعنی گندم پس بلحاظ اینکہ محاورۂ فارسیان بالکسر است توانگفت کہ مقرس باشد بہ تخفیف رای مہملہ بمعنی نیکی کنندہ و کنایہ از تابہ کہ نان مخلوق را درست می کند و پختہ می سازد و با مخلوق نیکی می کند و جادارد کہ مخفف بریزن گیریم بحذف تحتانی و (بریزن) لغتی باشد بزیادت نون نسبت۔ بر لفظ بریز بمعنی چیزی کہ نان بر و ریختہ می شود و جادارد کہ تحتانی (بریزن) را زائد گیریم۔ مخفی مباد کہ تخصیص بہ گل درست نیست کہ تابہ آہنی ہم می باشد (اردو) توا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر تابہ۔ لوہے کا وہ گول ظرف جس پر روٹی پکاتے ہیں مؤلف عرض کرتا ہے کہ لوہے کی تخصیص قابل عدم ہے

(۴) برزن۔ بالفتح بقول جامع و برہان امر (برزدن) مؤلف عرض کند کہ ضرورت نداشت کہ مشتقات را ذکر کنند و اگر این قسم تعریف اختیار کنیم (برزن) بمعنی حقیقی بالای زن ہم

(اردو) دیکھو برزدن یہ اس کا امر حاضر ہے۔

برزنی بقول ہفت بالفتح بمعنی (۱) طفلی کہ از کوچہ آورند و پرورش نمایند و (۲) ہمہ را بگذری و امر (زدن) ہم و یای خطاب است مؤلف عرض کند کہ در معنی اول یای نسبت است بمعنی منسوب بہ برزن و اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت کہ کنایہ باشد معاصرین عجم برزبان ندارند و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ صیغہ واحد حاضر امر است از مصدر (برزدن) نہ (زدن) (اردو) (۱) وہ لڑکا جس کو گلی کوچون مین پاوین اور پرورش کرین۔ مذکر۔ (۲) برزدن کے امر کا صیغہ واحد حاضر۔

برزون بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بالفتح وضم ثالث اسپ ترکی را گویند مؤلف عرض کند کہ محققین ترک ازین ساکت و در فارسی زبان یافتہ نمی شود اما بقول منتخب بہ ذال معجمہ عوض زاے ہوز بالکسر و فتح ذال ستور و نوعی از اسپان واسپی کہ مادر و پدرش عربی نباشد یا یکی ازان عربی نبود (الخ) پس عجبی نیست کہ فارسیان بہ تصرف خفیف در لفظ و معنی بمعنی خاص استعمال کردہ باشند اندرین صورت مفرس دانیم و مشتاق سند استعمال ہاشیم و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند (اردو) ترکی گھوڑا۔ مذکر۔

برزویلا بقول سروری و برہان بضم اول نام مبارزی تورانی کہ سرلشکر افراسیاب بود مؤلف عرض کند کہ چون تعریف مفید را نہ پسندیدند ترک این بربیان لفوق داشت (اردو) برزویلا ایک تورانی پہلوان کا نام ہے۔ مذکر۔

برزہ بقول سروری و برہان و جامع و ناصری بروزن ہرزہ (۱) زراعت و (۲)

شاخ درخت (شاعر ۱) برزہ گاوی گفت
باگاوی دگر یا مازمین سخت آسان می کنیم
(نزاری ۲) مکن بیش جہد و مزن آتشی
کہ در برزۂ تر نخواہد گرفت ۔ مؤلف عرض
کند بمعنی اول لغتی است از برز کہ بہ ہمین
معنی گذشت و ہای ہوز در آخرش زائد
است و بمعنی دوم مخفف (برزدہ) کہ بہمین معنی
گذشت (اردو) (۱) دیکھو برز (۲) دیکھو
برزدہ ۔

برزہ گار اصطلاح ۔ بقول رشیدی و
برہان و بحر و جامع و انند مرادف ہمان (برزگار)
کہ بجایش گذشت ۔ حقیقت برزہ بجایش
مذکور و حقیقت گار بر (برزگار) بعض محققین
این را بکاف عربی و بعض شان بکاف فارسی
نوشتہ اند و حقیقت این ہم بر (برزگار) بیان
شد (اردو) دیکھو (برزگار)

برزہ گاو استعمال ۔ بقول جامع بہ کاف
فارسی گاوی کہ جفت کردہ زراعت کنند
صاحب جہانگیری گوید کہ بکاف عجمی گاویست
کہ جفت نمودہ بآن قلبہ برانند (مختاری
در مذمت فلک ۵) برزہ گاویست کو خورد
ناچار ۔ برتخمی کہ خود کند شدیار ۔ صاحب
رشیدی ہمزبانش ۔ صاحب بحر بکتابت کاف
عربی بر کاو زراعت قانع و صاحب برہان
کہ پابند صراحت کاف فارسی است این را
بکتابت کاف عربی نوشتہ می فرماید کہ کاویست
کہ زمین را بدان شیار کنند مؤلف عرض کند
کہ مقصود برہان از کاو ۔ آلہ کاویدن است
کہ زمین را بدان آلہ می کاوند و مقصود محققین
بالا از (گاو و بکاف فارسی) ثور کہ قلبہ بدان
رانند ہر دو موافق قیاس ولیکن سند مختاری
ثور راست و این مرکب ۔ قلبہ اضافت
است بمعنی حقیقی (اردو) وہ بیل جس
سے ہل چلاویں یا وہ آلہ جس سے زمین کھود کر

صاف و پاک کرین ـ مذکر ـ

برزه گر اصطلاح بقول سروری و جهانگیری و رشیدی و بحر و برهان و جامع مرادف (برزگر) که بدون های هوز گذشت و حقیقت های هوز بر (برزه) مذکور اگرچه سند استعمال این پیش نشد ولیکن قول سروری و جامع که از اهل زبانند سندی را ماند (اردو) دیکھو برزگر

برزی بقول سروری (۱) بمعنی حاصل کنی و (۲) پیاپی کاری کنی (عطار ـ ۵)

اگر مهر فلک عمری ببرزی ☆ بدرد تا ندوزد

هیچ درزی ☆ و فرماید که (۳) بمعنی کشت و زرع کنی نیز و ورزی نیز باین معنی است صاحب آنند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ گوید که (۴) بمعنی دهقان و کاشتکار مؤلف عرض کند که (برزیدن) مبدل (ورزیدن) بمعنی مواظبت و مداومت کردن در کاری و کشت و زراعت نمودن و حاصل کردن می آید پس محقق

اهل زبان امر حاضر همین مصدر را بشکل اسم جامد بیان کرده و ورزی که بواو عوض موحده می آید مبدلش و همچنین چهارم خزین نباشد که یای نسبت بر برزن زیاده شد که برز بمعنی زراعت بجای خودش گذشت مخفی مباد که (۵) برزی بیای زائد در آخرش بمعنی زراعت هم و (برزگیری) ازهمین است که می آید (اردو) (۱) و (۲) و (۳) برزیدن کا امر حاضر (۴) (دیکھو برزگر) (۵) کھیتی ـ زراعت ـ مؤنث

برزیدن بقول سروری (۱) حاصل کردن و (۲) پیاپی کاری کردن و (۳) کشت و زرع کردن نیز و فرماید که (ورزیدن) هم بهمین معنی آمده ـ صاحب سوا در برمشق کردن و اختیار کردن قانع که متعلق بمعنی اول و دوم است ـ صاحب بحر بذکر معنی سوم معنی دوم را مداومت کردن گوید و فرماید که کامل التصریف و مضارع این برند و صاحب نوادر

گوید که مبدل (ورزیدن) است و بس و صاحبان جامع و ناصری و برهان بر معنی دوم قناعت کردند۔ خان آرزو هم این را مبدل (ورزیدن) گوید بمعنی دوم و از دیگر معانی ساکت مؤلف عرض کند که (ورز) اسم جامد فارسی زبان است بمعنی حاصل و کشت و زراعت و پیاپے پس برزیدن هم شامل بر همهٔ معانی بالا و مبدل این دانیم که واو به موحده بدل شود چنانکه آو و آب پس این مصدریست که مرکب شد از اسم جامد برز بزیادت تحتانی و علامت مصدر دن و باصول مقننین فرس مصدر رجعلی و باصول ما که بر (اسم مصدر) گذشت مصدر اصلی است که اسم مصدر آن مال فارسی زبان است و حق آنست که معنی سوم بر سبیل مجاز حاصل شده باشد از معنی اول که زراعت هم۔ حاصل است (اردو) (۱) حاصل کرنا (۲) کسی کام مین مداومت کرنا (۳) زراعت کرنا۔

برزیده بقول سروری بمعنی (۱) حاصل کرده و (۲) پیاپے کاری کرده و (۳) زرع و کشت کرده مؤلف عرض کند که محقق اهل زبان این را اسم جامد دانست و بر مصدر (برزیدن) که خود او بیان کرده است غور و بر قواعد زبان خود اعتنا نکرد و جزین نیست که این اسم مفعول (برزیدن) است ضرورت نداشت که مشتقات مصادر را همچو اسم جامد بیان کند (اردو) دیکھو برزیدن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔

(۱) برزیگر اصطلاح۔ (۱) بقول سروری
(۲) برزیگری وجهانگیری و رشیدی و برهان و بحر و جامع مرادف (برزگر) که گذشت و (۲) بقول رشیدی (بذیل برزیگر) و بقول هفت بمعنی کشاورزی۔ مرادف برزگری مؤلف عرض کند که برز و برزی هر دو

بمعنی زراعت بجای خودش گذشت وحقیقت ماخذ (برزگر) بجایش مذکور پس ترکیب این هم همچنان است ودر (۲) یای مصدری	در آخر (۱) زیادہ کردہ اند دیگر هیچ (اردو) (۱) دیکھو برزگر (۲) دیکھو برزگری ۔

برزین بقول سروری (۱) بالضم نام یکی از ائمہ دین ابراهیم زردشت کہ آتشکدہ ساخت ۔ صاحبان جهانگیری ورشیدی ووارسته وبهار ذکر این بالفتح کردہ اند وخان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بلحاظ معنی سوم تیمناً وتبرکاً نام کردہ باشند مؤلف عرض کند کہ ماخذ این بر معنی سوم می آید وآنچہ خان آرزو نسبت این علم خیال می کند قرین قیاس است (انوری ع) گفتی آتشکدۂ برزین است ۔ (اردو) برزین ۔ مذکر ۔ دین ابراهیم زردشت کے ایک امام کا نام ۔

(۲) برزین ۔ بقول سروری بالضم نام آتشکدۂ کہ قائم کردۂ برزین بود ۔ موسوم بہ نام بانی (لامعی جرجانی ؎) میر الامرا سید سادات فرامرز ۔ بر شاهان مهتر چو بر آذرها برزین ها مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول بلحاظ بنا کہ مسمی را بنام بانی خوانند یا مجاز معنی سوم کہ عام را خاص کردند (اردو) دیکھو آذر برزین ۔

(۳) برزین ۔ بقول جهانگیری ورشیدی وبرهان وبهار بمعنی آتش (نظامی ؎) زبرزین وهمقان وافسون زند ۔ برآورده دودی بچرخ بلند ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ وجه تسمیۂ این بر (آذر برزین) گذشت مؤلف عرض کند کہ برز بمعنی بلندی وشکوه وعظمت بجای خودش گذشت پس فارسیان بزیادت یا ونون نسبت در آخرش آتش را

بدین نام منسوب کردند و این کنایہ باشد (اردو) دیکھو آتش۔

(۴) برزین۔ بقول برہان و ناصری بمعنی برزن ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ از تصحیفات جدیدۂ برہان است مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ تحتانی زائد در لغت برزن باشد چنانکہ بست و بستی۔ از انکہ قول صاحب ناصری بحوالۂ مجرد برہان است مشتاق سند استعمال می باشیم۔ موافق قیاس است (اردو) دیکھو برزن۔

(۵) برزین۔ بقول برہان و ناصری نام مبارزی ہم کہ ایرانی بود۔ خان آرزو در سراج گوید کہ قول برہان غلط است مؤلف عرض کند کہ چنانکہ بمعنی اول علم است (تمہیداً و تبرکاً) چہ عیب است اگر این را ہم ازان قبیل دانیم و قول دو محققین را وجہی نیست کہ غلط خوانیم محقق ہمدمزاد با قلت معلومات خودش اشارۂ غلط را بہتر از تحقیق داند مخفی مباد کہ معنی لفظی (برزین) ہم برای لقب مبارزی موافق قیاس می نماید واللہ اعلم (اردو) ایک ایرانی پہلوان سپاہی کا نام برزین تھا۔ مذکر۔

(۶) برزین۔ بقول سواء السبیل در فارسی زبان زنبیل و کوزۂ پوست باشد مؤلف عرض کند کہ کوزۂ چرمی یعنی مشک خورد را بطرف زین اسپ آویزند ازینجاست کہ (برزین) نامش کردند۔ سکوت محققین و معاصرین عجم۔ تقاضای سند استعمال می کند۔ باوجود آنکہ موافق قیاس است قول صاحب سواء السبیل را کافی ندانیم (اردو) چھاگل۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ مشکیزہ۔ چھوٹی سی مشک (ناسخ ۵) نکلی زبان خشک ہر اک خار دشت

کی پہنچا جو آبلون کی مین چھاگل بھرے ہوے ؛

برزین کروس اصطلاح - بقول برہان بضم کاف و رای قرشت و سکون واو و سین سعفص نام یکی از مؤبدان است و مؤبد حکیم و دانشمند و عالم و بزرگ آتش پرستان باشد صاحب ناصری ذکر این کرده و صاحب جہانگیری (برزین کریس) به تحتانی مشتم عوض واو آورده مگر سندش هم از کلام (زرتشت بہرام) است که تصحیف کتابتش را ظاہر می کند (وهوهذا بہرام ؏) مر آن پیر را نام برزین کروس ؛ بیاید بہنگام بانگ خروس

؛ خان آرزو در سراج گوید که معلوم نیست که (برزین) بانی آتشکده بود یا غیر آن و صاحب ناصری اشاره کند که همان باشد مؤلف عرض کند که کروس مبدل خروس است که خای معجمه بدل شده به کاف چنانکه خمان و کمان پس همان برزین را که به معنی اولش گذشت - فارسیان نظر به واقعه که ذکرش در کلام بہرام است (برزین کروس) خوانده باشند (اردو) دیکھو برزین کے پہلے معنے -

برز بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بفتح اول و سکون ثانی و زای فارسی در آخر لغت فارسی است (۱) بمعنی کامل و تمام و بلند و اعلی و (۲) قدرت و توانائی و شان و شکوه و (۳) بمعنی گرداب مؤلف عرض کند که برز برای عربی بر معنی ششم و مفہوم معنی بلند و قدرت و توانائی و شکوه گذشت و معنی کامل و تمام را مجاز بلند گیریم پس معنی اول و دوم این مبدل آن یا آن مبدل این است زای هوز برای فارسی بدل شود و بالعکس آن هم چنانکه آزیر و آژیر و ژند و زند و بمعنی سوم اسم جامد فارسی زبان

ولہیم (اردو) (۱) دیکھو برز کے چھٹے معنے (۲) دیکھو برز کے ساتویں معنے (۳) گرداب بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بھنور۔ ورطہ۔ گھمن گھیری۔ وہ جگہ جہاں پانی گھومنے کے سبب چکر کھاتا ہے۔ پانی کا چکر (ظفر) ترے کیا ہجر میں روئے کہ ہم اب آپ حیران ہیں ہے یہ دور آستین یا رب ہے یا گرداب پانی کا ہے

برس بقول سروری بضم باو سکون رای مہملہ (۱) سروکوہی است و (ورس) نیز گویند صاحب برہان گوید کہ میوہ و بار سروکوہی باشد و صاحبان جامع وانند و مفت ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط کہ محقق مفردات طب است بر ابہل ذکر ابرس و او ورس کردہ گوید کہ لغت فارسی است ثمر سروکوہی باشد و برسوسن میفرماید کہ اہل فرنگ این را ابریس گویند چنانکہ اشارہ این برابرس و ابرسا گذشت و ذکر برس نکرد و برورس تعریفی کہ می کند و رای برس است و تحقیق مادرین اختلافات لفظی ہمین قدر است کہ برس اسم جامد فارسی زبان و ورس بہ واو مبدل آن کہ موحدہ بواو بدل شود چنانکہ آب و آو و برس ہمان ابہل است کہ تعریفش بجای خودش گذشت (اردو) دیکھو ابہل۔

(۲) برس۔ بقول مؤید بدیل لغات فرس بالکسر بمعنی پنبہ کہ بعربی قطن خوانند و بدیل لغات عرب ہم برس را ذکر کردہ و صاحب برہان ہم ذکر این کردہ۔ صاحب محیط بر پنبہ گوید کہ بعربی قطن و بترکی ماموق و بہندی روئی و بفارسی پنبہ و ہیچ ذکر برس نکرد و فرماید کہ گرم و خشک در دوم و بعضی تر دانستہ اند و گویند قریب باعتدال مقوی و مسخن و مجفف بدن و صلب آن و موافق صاحبان امراض دماغیہ و عصبانیہ

مانند رعشہ و استرخا و فالج و لقوہ و کزاز و امثال آن و منافع بیشمار دارد مؤلف عرض کند کہ برس بقول منتخب بالکسر لغت عرب است بمعنی پنبہ فارسیان استعمال این کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) روئی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ پنبہ قطن۔ قول صاف کی ہوئی کپاس۔

(۳) برس۔ بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی چوبی باشد کہ بریبنی شتر کنند و ریسمان را بدان بندند۔ مہار شتر مؤلف عرض کند کہ ہمین معنی برورس بہ واو عوض موحدہ ہم می آید کہ مبدل این است و جزین نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم است و بس و جادارد کہ مقرر گیریم کہ ہمین لغت بقول محیط المحیط بالفتح بمعنی سختی کردن است و مہار شتر ہم چیزی کہ بدرشتی آن شتر را محکوم کنند (اردو) مہار۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ اونٹ کی نکیل۔ وہ لکڑی جسے اونٹ کی ناک مین ڈالکر رسی باندہ دیتے ہین۔

(۴) برس۔ بقول برہان وجامع بالفتح بمعنی مہمیز مؤلف عرض کند کہ بر اعتماد صاحب جامع کہ از اہل زبان است عرض می شود کہ مجاز بمعنی سوم است و بس۔ وجادارد کہ معنی سوم را مجاز این گیریم (اردو) مہمیز۔ دیکھو اسپ انگیز۔

برسات بقول مہار بالفتح لغت ہند است و در کلام عجم بتحریک مستعمل کہ موسم بارش باشد (درویش والہ ہروی ؎) در دہر کرم گر نبود نیست عجب کان پُر نے معدنی و نے حیوانی نہ نبات است ؎ در لفظ کرم برورقی بینی مرقوم ؎ اندر ہمہ ہند بغایت برسات است ؎ صاحب انند گوید کہ برسات و برشکال ہر دو لغت ہندی است

بمعنی موسم بارش و فارسیان برسات بتحریک استعمال نمایند مؤلف عرض کند کہ بقول صاحب برسات و برشکال ہر دو لغت سنسکرت است بمعنی باران و موسم بارش۔ فارسیان برسات را مقرس کردہ اند بتصرف در اعراب تکمیل بحث برشکال بجایش کنیم (اردو) برسات بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ چوماسا۔ بارش کا موسم۔

برساختن مصدر اصطلاحی۔ مزید علیہ ساختن بمعنی موافقت کردن است بزیادتی کلمۂ بر بران (ظہوری ؎) ای در دنفس سوختہ برساز زمانی کہ از نالۂ پر شعلہ کہ دران گلہ دارد (اردو) موافقت کرنا۔

برسال خوردہ اصطلاح۔ بقول شمس (۱) پیر فرتوت (۲) شراب کہنہ مؤلف عرض کند کہ فارسیان پیر فرتوت را (سالخوردہ) گویند و شراب کہنہ را (ی سالخوردہ) توان گفت ولیکن (برسالخوردہ) بدین دو معنی نگوش ما نخورد و چشم ما ندید۔ معاصرین عجم بزبان ہا ندارند و محققین فرس ساکت بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) سالخوردہ۔ بقول آصفیہ۔ بوڑھا۔ بڈھا۔ زمانہ دیدہ (۲) پرانی شراب۔ مؤنث۔

برساختن (۲۹۲۵)

برساز رقصیدن مصدر اصطلاحی۔ رقص کردن بر آواز ساز (ظہوری ؎) نالہ برساز خویش می رقصد کہ در بر تار رگ زدہ این مضراب (اردو) ساز پر رقص کرنا۔ آواز ساز کی موافقت سے ناچنا۔

برسام بقول برہان و ناصری و اندبروزن سرسام نام علتی است و آن ورمی باشد حار کہ در سینہ مردم بہم میرسد چہ بر بمعنی سینہ و سام بمعنی ورم است صاحب سوانح اللیل فرماید کہ ورمی کہ در حجاب مابین جگر و معدہ پدید آید و صاحب اکسیر اعظم گوید کہ برسام

نزد اکثر در می چار است در حجابی کہ مابین معدہ و کبد حائل است و بقول بعضی در حجابی کہ میان آلات غذا و آلات تنفس فاصل است و بحوالہ راضی گوید کہ ذات الجنب را برسام گویند و علامت برسام زوال عقل است و صراحت کافی در (اکسیر اعظم) مؤلف عرض کند کہ سام ہم لغت فارسی زبان است و تعریف آن بجای خودش می آید (اردو) برسام فارسی مین ایک مرض کا نام ہے جسکو عربی مین ذات الجنب کہتے ہین۔ منکر۔

برسان بقول سروری بہ راو سین مہملتین بوزن افسان (ا) دوشاب خوشبوے اعلی صاحب جہانگیری گوید کہ نوعی از دوشاب خوشبو کہ رنگ آن بسیاہی زند۔ صاحب ناصری و برہان و جامع و سراج و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم مخفی مباد کہ دوشاب بقول غیاث شیرۂ انگور و خرما ست و بقول بعض شیرۂ انگور کہ یکدو روز نگاہ دارند تا ترش شود۔ صراحت کافی بجای خودش کنیم و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ معنی لغطی (برسان) چیزی کہ (برخوبی) است یعنی خوبی پیدا کردہ است چنانکہ دوشاب کہ چون شب بر شیرۂ انگور بگذرد و در خواص وطبیعتش خوبی پیدا شود کہ سان بقول برہان بمعنی نمائش بخوبی آمدہ و جاوارد کہ (برسان) را بمعنی آلہ جراحتی گیریم کہ فسانش کردہ باشند و تیز شود و فارسیان شیرۂ را (برسان) نام نہادند کہ بگذشتن یک شب بر و تندی و تیزی پیدا کردہ باشد مانند شمشیر فسان زدہ و امثال آن واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دوشاب۔ وہ شیرۂ انگور یا خرما جس پر ایک شب گزری ہو۔ منکر۔

(۲) برسان - بقول سروری بمعنی اژدهاست و فرماید که باین معنی (برسان) بزیادت واو هم آمده صاحب برهان هم ذکر این کرده - صاحب ناصری گوید که بدین معنی دیده نشد الا در برهان و خان آرزو در سراج بذکر قول محققین گوید که غلط کرده اند و آنچه بمعنی اژدها است (برغمان) است بغین و میم مؤلف عرض کند که قول سروری که صاحب زبان است معتبر تر از خان آرزوست برای لغات فارسی - هرگاه صاحب سروری این لغت را بدین معنی آورده - خان آرزو را نمی رسد که بی دلیل و حجت برخلاف آن رود اگر (برغمان) به همین معنی می آید - لازم نمی آید که (برسان) مرادف آن نباشد بخیال ما ماخذ این هم همان است که بر معنی اولش ذکر کرده ایم یعنی معنی لغطی این آلت جراحتی که برفسانش زده باشند و اژدها بوجه زهری که دارد همچو (تیغ تیز و امثال آن) مهلک انسان است و این استعاره باشد (اردو) دیکھو اژدہا کے پہلے معنے -

(۳) برسان - بقول جهانگیری امت را گویند و فرماید که با شین معجمه بزیادت واو هم آمده صاحبان ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند و صاحب برهان می فرماید که گروه آدمیان و امت هر پیغمبر - خان آرزو در سراج بذکر قول محققین گوید که غلط است و فرماید که آنچه بمعنی امت است (بربروسان) که گذشت مؤلف عرض کند که (بربروشان بشین معجمه) بمعنی امت پیغمبران بجای خودش گذشت و ما از ماخذش همدرانجا بحث کافی کرده ایم و (برسان) را که می آید اصل قرار داده ایم پس عیبی نیست که (برسان) را مخفف (برسان) گیریم و جادارد که (برسان) را مغرس گوئیم و مرکب از (برس) باشد که لغت عرب و بقول منتخب بالفتح بمعنی

محکم بودن بر عزم خود۔ فارسیان الف و نون جمع در آخرش زیادہ کردہ بمعنی امت ہر پیغمبر استعمال کردند بر سبیل کنایہ۔ اندر مفہوم رت (بروسان) را کہ بہمین معنی می آید مزید علیہ آن دانیم بزیادت واو چنانکہ مغل و مغول (اردو) امت۔ بقول امیر۔ گروہ جو کسی پیغمبر کا پیرو و تابع ہو (وزیر ے) نظر دہمین شفاعت کا عمل تول لئے ہین پہلے یہ ہی امت کے ترازو محمد

برسلت کسی تیزیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار واند بمعنی بر بروت کسی تیزیدن (حکیم شرف الدین شفائی ے) پور جولاہ شحنہ لاہور پاکہ بہ تیزم بسلت کرمش پا مؤلف عرض کند کہ سلت لغت عرب است بقول منتخب بفتحتین بمعنی بروت فارسیان بانفتح خواندہ اند و نامدورہ را در از نوشتہ (اردو) دیکھو (بر بروت کسی تیزیدن)

برسبیل اصطلاح بمعنی لفظی بر طریق و بر راہ است۔ فارسیان این را بمعنی بر وضع و بر آئین استعمال کنند صاحبان رہنما و بول چال بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گویند کہ (برسبیل استمرار) بمعنی بر طریق استمرار۔ است مؤلف عرض کند کہ حاصل معنی این دائماً و مدام (اردو) طریق پر۔ ڈھنگ پر۔ وضع پر۔

برستاد بقول سروری بفتح با و رای مہملہ و سکون سین مہملہ بمعنی وظیفہ باشد (شیخ عطار ے) روان می گفت شعر و می فرستاد پا نہادہ بود خود را این برستاد پا و گوید کہ (ورستاد) بواو ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ بقول محققین (ورستاد و ورشتاد) بمعنی روزمرہ و وظیفہ بجائے خودش می آید شیخ عطار (رستاد) مخفف (استاد) را با کلمۂ بر کہ زائد است در مصرع ثانی استعمال کردہ است بمعنی طرز و روش و عادت و آئین مخفی مباد کہ معنی حقیقی استادن قیام است کہ اسم مصدر استادن باشد و (براستاد) اسم مصدر (براستادن) و معنی طرز و روش و آئین

مجاز آن شاعر گوید کہ شعر را روان یعنی فی البدیہہ و فوراً می گفت و پیش ممدوح خود می فرستاد و ہمین آئین و روش خود نہادہ بود یعنی ہمین عادت می داشت بالجملہ (ورستاد بسین مہملہ) و (ورشتاد۔ بہ شین معجمہ) کہ بجای خودش می آید مبدل ہمین (برستاد) است کہ موحدہ بہ واو و سین مہملہ بہ شین معجمہ بدل می شود چنانکہ آب و آو۔ کستی و کشتی۔ پس ماخذی کہ ذکرش بالا گذشت متقاضی آنست کہ رائے مہملہ را مکسور خوانیم آنانکہ مفتوح بیان کردہ اند از ماخذش خبر ندارند (اردو) دیکھو آئین۔

برسخنش زن مقولہ۔ بقول مؤید و بحر و ہفت یعنی بر سخن او در آویز مؤلف عرض کند کہ بگوش ما نخورد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و از نظر ما نگذشت محققین فارسی زبان ما گویند اگر سند استعمال پیش شود تو انیم قیاس کرد کہ مصدر (برسخن کسی زدن) کنایہ باشد از در آویختن بر کلام کسی یعنی حملہ کردن بر کلام کسی و سلسل انہار ناخوشی خود بر کلام کسی کردن و از و قطع نظر نکردن و این امر حاضر ہمین مصدر است (اردو) دکن مین کہتے ہین (کسی کی بات کو جھنجوڑنا) کسی کے کلام پر حملہ کرنا یہ ہی مصدر کا امر حاضر ہے۔

برسر اصطلاح۔ بہار گوید کہ بر سر و بر سرے علاوہ و آن عبارت است از بار قلیلی کہ بر بار کثیر بر سر گذارند و آن را سربار ی نیز گویند و ارستہ گوید کہ ترجمۂ علاوہ باشد۔ صاحب بحر نقل ہر دو برداشتہ مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی بالائے سر ہیچ باری و دستاری و (۲) مجازاً بمعنی بالای آن و علاوہ و استعمال این بعد عرض واقعہ می شود (۳) کنایہ از بار (مولانا لسانی ۱۰۲۱ھ) از تو آزردہ دلی دارم و صد غم بر سر ۲ جان بلب سر زنش مردم عالم بر سر ۱

(اسیری لاہجی ؎) بہ یغما ترک چشم مستت از ما
دل و دین می برد جان نیز بر سر ہ (صلال
آذری ؎) اگر م برسم پرسش قدمی نہی
ببالین ہ سر خود کشم بپای تو وصد نیاز بر سر
ہ (میر معزی ؎) بخشش و مردی و دین و
داد و بایدشاہ را ہ ہر چہار ش ہست و تائید
الٰہی بر سری ہ (باقر کاشی ؎) نبار بر بشکن
طرہ پریشان را ہ بیا بگیر کہ جان بر سر است
ایمان را ہ (اردو) (۱) سر پر (۲) علاوہ
(۳) بار۔ بوجھ۔ مذکر۔

بر سر آسیا گردیدن مصدر اصطلاحی
۔ بی خواب داشتن و خلل انداز راحت
شدن کہ از آواز گردیدن آسیا خواب
نمی آید (انوری ؎) ہیچ شب نیست تا ز خون
جگر ہ بر سرم آسیا نمی گردد ہ (اردو)
سرہانے چکی چلنا۔ خواب راحت مین
خلل انداز ہونا۔ (دکن مین مستعمل ہے)

بر سر آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری
در ملحقات (۱) کنایہ از غلبہ و افزونی باشد
صاحب جہانگیری بذکر معنی بالا گوید کہ بہی ہم
داخل ہمین معنی و بقول صاحب رشیدی و (خان آرزو
در سراج) غلبہ و افزونی نمودن است و بقول
برہان و بحر کنایہ از غلبہ و افزونی و زیادتی
کردن و بقول بہار کنایہ از غالب و افزون
آمدن مؤلف عرض کند کہ معنی سوم این حقیقی
است و دیگر معانی مجاز آن (انوری ؎)
در پای تو ہر کہ کشتہ گردد ہ از کل زمانہ بر سر
آید ہ (کمال اسمٰعیل ؎) زانکہ باریک چو مونی
است معانی رہی ہ آمد از شعر مہ اہل خراسان
بر سر ہ (قدسی ؎) جہان دیدہ از تاجداران
بسی ہ بغیر از تو بر سر نیاید کسی ہ (اردو)
دکن مین کہتے ہین۔ سرسائی حاصل کرنا۔ سر پر
ہونا۔ بمعنی غالب ہونا۔ اور سر پر آنا بمعنی چڑھائی
کرنا۔ زیادتی کرنا۔

(۲) برسر آمدن ۔ بقول بہار و بحر کنایہ از سر آمدن و آخر شدن چنانکہ برسر آمدن عمر و امثال آن (سعید اشرف ؎) برسر آمد عمر و در گلگشت بستانی ہنوز ۔ وقت طفلی رفت و در سیر گلستانی ہنوز ۔ (اردو) آخر ہونا ختم ہونا ۔

(۳) برسر آمدن ۔ برای عیادت بیماری بر بالین آن رسیدن (میر خسرو ؎) وہ کین چہ عیش باشد نے مردہ را نہ زندہ ۔ نے بر سرم تو آئی نے عمر برسر آید ۔ (اردو) عیادت کے لئے آنا ۔

(۴) برسر آمدن ۔ کنایہ از واقع شدن چیزی و مصیبتی و بلائی (ظہوری ؎) ندانم توبہ را برسر چہ آمد ۔ کہ ساقی در مقام انتقام است ۔ (مثل معروف) ہر چہ آید بر سر فرزند آدم بگذرد ۔ (اردو) آن پڑنا بقول آصفیہ آفت سر پر آجانا (موزون ؎) چپ رہتے رہتے آن پڑی اپنی جان پر ۔ تو بھی نہ لائے ہم تراشکوہ زبان پر ۔

(۵) برسر آمدن ۔ کنایہ از بیکار شدن و بی اثر و دیوانہ شدن (خلاق المعانی ؎) برسر آمد زتہی مغزی خصمت چہ عجب ۔ ز آب چون گشت تہی پیکان آید برسر ۔ (اردو) بے کار ہونا بے اثر ہونا ۔ دیوانہ ہونا ۔

برسر آن ابن نہادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ و بحر برای آن ۔ این از دست دادن ۔ بہار ہمین را باستناد ہر دو سند کہ بدیل می آید (برسر این و آن نہادن) قائم کردہ ۔ مؤلف عرض کند کہ استناد ہمہ محققین بالا برای این مصدر اصطلاحی از کلام سالک و سلیم است (سالک یزدی ؎) سامان زہد برسر رندی نہادہ ایم ۔ ما توبہ نامہ را بہ می ناب شستہ ایم ۔ (سلیم رباعی ؎) اے سر تا پات تو چون آئینہ صاف ۔ چون تیغ مژہ برآمدی خوش ز غلاف ۔ رفتی بضیافت حریفان آخر ۔ کون را بسر شکم

نہادی چون ناف ؛ بخیال ما این ہر دو مصدر مصدر بالا قائم کردن غلط است کہ اسناد لفظاً مطابق دعوی نیست و ہر چہ ظاہر می شود (چیزی را بر سر چیزی نہادن) است بمعنی حقیقیش و مصدر خاص کہ از کلام سلیم پیدا می شود (کون را بر سر شکم نہادن) و آن کنایہ ایست از کون دادن۔ و ارستہ پی بمغز سخن نبردہ و صاحبان بحر و بہار باعتماد و ارستہ سکندری خوردہ کہ نقلش برداشتہ اند و بر لفظ و معنی اسناد توجہ نگاشتہ (اردو) اسکے لئے یہ ہاتھ سے دیدینا

بر سر آوردن مصدر اصطلاحی۔ غالب کردن متعدی (بر سر آمدن) کہ بمعنی آویش مذکور شد (ظہوری ۵) نزدیک شد زطوق خبون سر بر آورم ؛ خود را العقل از ہمہ کس بر سر آورم ؛ (ولہ ۵) زافتادگان جہان خویش را ؛ بافتادگی بر سر آوردہ ام ؛ (اردو) غالب کرنا۔

بر سر افتادن مصدر اصطلاحی بقول بحر (۱) بمعنی از حد متجاوز بودن (تاثیر ۵) یک سر موی تو کوتاہی ندارد در فریب ؛ ہر چہ از خط بر سر افتد زلف و کاکل می شود ؛ مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی این۔ (اردو) (۱) حد سے بڑہنا متجاوز ہونا۔ (۲) سر پر پڑنا۔

بر سر بازار نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند کنایہ از غایت آشکارا کردن و شہرت دادن (ظہوری ۵) راز ما بر سر بازار نہد گر نہہ ؛ آہ زنجیر بپای دل دیوانہ ما ؛ مؤلف عرض کند کہ در محاورہ فارسیان بحذف کلمہ بر ہم آمدہ (اردو) زیادہ شہرت دینا۔ مشہور کرنا۔

بر سر بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند بآخر رسانیدن مؤلف عرض کند کہ مرادف (بسر بردن) کہ بجایش می آید۔

(محسن تاثیر ؎) گرفتم آشنائی بعد ازینم با تو
درگیرد ؎ که برسرمی برد ایام طاقت آزمائی
را ؎ (اردو) آخر کردینا۔ بقول امیر ختم
کرنا (فقرہ) تم نے تو باتون ہی باتون مین
رات آخر کردی ""

برسر پا آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ (۱) ظہور کردن و پیدا شدن و فرماید
کہ اصطلاح لوطیان است (میر نجات ؎)
سرو بالا صنمی آمدہ خوش برسر پا ؎ از سر صدق
بگوئیم ہمہ نام خدا ؎ (قدسی ؎) یادگار سخنی
چند بر اوراق نوشت ؎ ہر کہ آمد دوستہ
روزی چو قلم برسر پا ؎ بہار گوید کہ معنی ظہور
آمدن است و فرماید کہ (برسر پا آمدہ) اصطلاح
لوطیان باشد صاحب بحر با معنی بیان کردہ
وارستہ متفق و ذکر اصطلاح لوطیان نکرد
مؤلف عرض کند کہ (۲) ایستادن چنانکہ از
سند میر نجات پیدا است و (۳) برفتار آمدن
و روان شدن چنانکہ از کلام قدسی ظاہر است
و این موافق قیاس است و معنی اول بیان کردہ
محققین مجاز آن کہ خلاف قیاس نیست و لیکن
سند شان بکار مامی خورد۔ طالب سند دیگر تا ہم
و آنچہ بہار (برسر پا آمدہ) را اصطلاح لوطیان
گوید جزین نباشد کہ ماضی مطلق است از
ہمین مصدر بزیادت ہائے ہوز در آخرش
کہ افادہ معنی مفعولی کند (اردو) (۱) ظاہر
ہونا۔ پیدا ہونا۔ (۲) کھڑا ہونا۔ دیکھو پیا شدن
(۳) چلنا۔

برسر پا آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار و انند (۱) بظہور آوردن گویند کہ۔
(برسر پا آوردہ) اصطلاح لوطیان است
مؤلف عرض کند کہ مفعول ہمین مصدر یعنی
آمادہ مفعولی کردہ شدہ اگر این معنی را با تعب
محققین بلا تسلیم کنیم معنی مصدری این مصدر
(۲) (آمادہ مفعولی کردن کسی را) باشد۔ بائی حاصل

طالب سند استعمال باشیم و بلحاظ معنی تحقیقی (۳) ایستاده کردن و (۴) مجازاً برقرار آوردن متعدی (برسر پا آمدن) که گذشت (اردو) (۱) ظاہر کرنا۔ (۲) کسی مفعول کو آمادہ بوقت کرنا (۳) کھڑا کرنا (۴) چلانا۔

(الف) برسر پا استادن | مصدر اصطلاحی

(ب) برسر پا ایستادن | (الف) بقول بہار مانند کنایہ از آمادہ و مہیا بودن برای کاری وصاحب بحر بر (ب) ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ (ب) مزید علیہ (الف) است بزیادت تحتانی چنانکہ بست و بیست و معنی لفظی این (۱) استادن برائے تعظیم و (۲) کنایہ از آمادہ شدن برفتن و (۳) مطلق آمادہ بودن برائے کاری کہ مجاز مجاز است (صائب ؎) استادہ اند بر سر پا شعلہ ہا تمام ؛ امشب کدام سوختہ جہان آتش است ؛ (مجمد ہمگر ؎) جان بی رخ تو بر سر پا ایستادہ است ؛ دل در غمت بر آتش سوزان نشستہ است ؛ محققین بالا بر معنی سوم قناعت کردہ اند طالب سند استعمال باشیم و از ہر دو اسنادشان معنی اول و دوم پیدا کردہ ایم۔ بہار در اینجا (حاطب اللیل) است و ما از اقسامش خبر دادہ ایم و تحقیقت آنرا ظاہر کردہ ایم (اردو) (۱) تعظیم کے لئے اٹھنا۔ کھڑا ہونا (۲) جانے کے لئے آمادہ ہونا (۳) مطلق کسی کام کے لئے آمادہ ہونا۔

(الف) برسر پا بودن | مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر و بہار استادہ و قائم بودن۔ (میر نجات ؎) دار منصور فلک در ہمہ جا برسر پاست ؛ چہ عجب گر سخن حق ز کسی سر نزند ؛ و بہ تحقیق ما ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) برسر پا بودن در خواب | کنایہ از غنودن و اونانیدن بحالت قیام (شاپور رہی ؎) خفتہ چون غنچہ گل زندہ دلان بیدار اند ؛ ہمچو نرگس تو چرا بر سر پائی در خواب (اردو)

(الف) قائم ہونا۔ استادہ ہونا۔ کھڑا رہنا۔ کھڑے ہوئے اونگھنا۔

برسر ماندن مصدر اصطلاحی۔ استادہ ماندن بانتظار کاری و آمادہ بودن (ظہوری ۵) بہ تمنای خدمت قدرش ہمہ سدرہ در خلد برسر پا ماند (اردو) کھڑے ہوئے انتظار کرنا۔ آمادہ رہنا۔

برسر پا نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (برسر پا استادن) و بقول بحر مرادف (برخشت زادن) کہ گذشت (ثانی تکلو ۵) در تولدگاہ مدحت مریم آبستن است چون نشیند برسر پا کلک عیسی زای من (مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی برسر کف پا نشستن کہ سرین بر زمین نہ رسید و ہمین نشست زنان باردار است وقت زائیدن و این رسم عجم باشد و گویند سہولت دست دہد در وضع حمل پس اصلا مرادف (برخشت زادن) نیست بلکہ بمعنی حقیقی است و (۲) آمادہ شدن برای زائیدن و سند ثانی تکلو استعمال ہمین دو معنی را ظاہر کند (محمد قلی سلیم ۵) تیر ہوائیم کہ زبس بی تعلقی ہمہ جا نشستہ ام برسر پا نشستہ ام و (۳) بمعنی بیان کردہ بہار کہ آمادہ و مہیا بودن است مطلقا (انوری ۵) بعذر ماضی تا کین زخصم بستاند نشستہ برسر پا ایست و برسر پیمان (اردو) (۱) اکڑو بیٹھنا۔ بقول امیر تلوؤں کے بل اسطرح بیٹھنا کہ گھٹنے پیٹ سے اور ہتھیلیاں زانو سے وصل رہیں (۲) جننے کے لئے آمادہ ہونا (۳) آمادہ ہونا۔ دیکھو (برپا استادن) کے تیسرے معنے

برسر پا نہادن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از ذلیل کردن (ظہوری ۵) چیست سامان کہ بدل رخت کشد از رویش ہمہ پا بنہ برسر آنکس کہ بسر پہ دارد (اردو) سر پہ پاؤں رکھنا۔ ذلیل کرنا۔

بر سر پای کسی زدن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ وبحر وبہار بر پای کسی افتادن از راہ نیاز (طغرا در تعریف فقیرے ؎)

شدہ زہرہ قربان بالاے او ۔ بزدہ مشتری بر سر پاے او ۔ مؤلف عرض کند کہ (خود را) درین محذوف است ومعاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) پاؤن پر گرنا بقول آصفیہ۔ قدمون پر گرنا۔ نہایت عجز کرنا۔ سر بسجود ہونا۔ پیرون مین سر دینا۔ قدم لینا۔ (شوق ؎) فعلیاین ہے یہ بھی اور کیا ہے ۔ پاؤن پر گرنا خوب سیکھا ہے

بر سر پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ (۱) مشہور کنایہ از نہادن (میر نجات ؎) بر مکرر شدہ دستار زری ۔ سادہ باشد بسرش می پیچم ۔ صاحب بحر این را مرادف (بسر پیچیدن) گوید کہ بقولش بمعنی نہادن می آید مؤلف عرض کند کہ مقصود خان آرزو از معنی مشہور ہمان پیچیدن دستار بسر باشد کہ معنی نہادن از و پیدا کردہ است وبخیال ما از سندش ہم معنی مشہور پیداست واین متعلق بہ (بسر پیچیدن) است کہ بجایش می آید ومصدر مرکب (بر سر یا بسر پیچیدن) بمعنی حقیقیش بہتر از نہادن بر سر است۔ (اردو) سر پر باندہنا۔ جیسے "دستار سر پر باندہنا۔ سر پر رکھنا"

(۲) بر سر پیچیدن۔ بقول بہار سماجت کردن وتنہ کردن۔ وارستہ بر (بر سر کسی پیچیدن) کہ می آید فرماید کہ (تنہ کردن امر را) وصاحب بحر گوید کہ راضی کردن امر را وہم او بر (بسر پیچیدن) فرماید کہ باصطلاح لوطیان فعل بد کردن مؤلف عرض کند کہ (تنہ شدن) بمعنی قبول کردن بجاے خودش می آید پس (تنہ کردن) کہ در تعریف این مذکور شد بمعنی راضی کردن است چنانکہ صاحب بحر نوشتہ واین کنایہ باشد

باصطلاح لوطیان از لواطت کردن کہ بر سر مفعول پیچیدن اشارہ ہمان است چنانکہ پای گرفتن اشارہ جماع با زن (میر نجات ؒ) بہتر است از ہمہ بر گردیدن و پشت برداشتن از پا بسر پیچیدن (اردو) اغلام کرنا (۳) بر سر پیچیدن۔ بقول بہار نام فنی از کشتی (میر نجات ؒ) کمتر از تکاکل خود نیستی اے شوخ دلیر بر سرش پیچ حریفانہ و پایش پس گیر۔ مؤلف عرض کند کہ (بر سر کسی پیچیدن و بسر کسی پیچیدن) حملہ کشتی گیر است بسر کہ می خواہد حریف خود را مغلوب کند بطریقی کہ حملہ بر سر کند و بر سر پیچد۔ مقابل برداشتن پا است طرز بیان بہار درست نیست کہ معنی مصدری را در خفای انداز دپس معنی حقیقی این حملہ بر سر کردن است (اردو) رقیب کو سر کے بل گرانا۔ سر سے لپٹ جانا۔

بر سر تخت کشیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار و اند بمعنی بر تخت نشاندن (میر خسرو ؒ) گرچہ پدر بر سر تختش کشید پشست و فرود آمد و پیشش دوید۔ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد (اردو) تخت پر بٹھانا۔ دیکھو بر تخت نشاندن۔

بر سر تیر آمدن نخچیر مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید کہ قراولان نخچیر را بمرور رام می کنند بمرتبہ کہ اگر تیر کمان یا تیر بندوق بران بیاید رم نخورد صاحبان اند و بجز نقل نگارش (میرزا رضی دانش ؒ) شوق مژگانت بدست از کوہ نخچیر آورد۔ گردش چشم تو آہو بر سر تیر آورد مؤلف عرض کند کہ این مصدر مرکب قائم کردہ بہار است و از سندش (بر سر تیر آوردن آہو) بمعنی بر نشانہ آوردنش پیدا است دیگر ہیچ و ہیچ [illegible] بیان کردہ بہار ندارد و سندش لفظاً ہم با مصدر بیان کردہ اش تعلق ندارد (اردو) آہو کو نشانہ پر لانا۔

بر سر چنگ آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند (۱) کنایہ از کمال قرب (۲) یا در قبض و متصرف خود آمدن۔ صاحب بحر گوید کہ قریب بقبض و متصرف آمدن۔ مؤلف عرض کند کہ تا آنکہ سند استعمال پیش نہ شود تصفیۂ معنی دشوار است۔ و قیاس معنی دوم را پسند کند و بس کہ با معنی حقیقی مطابق است بمعاصرین عجم بر زبان مذارند و محققین فارسی زبان ذکر این ترک کردہ اند (اردو) (۱) قرب حاصل کرنا (۲) قبض و متصرف مین آنا۔

بر سر چیزی بودن مصدر اصطلاحی۔ قائم بودن بر چیزی است کہ لفظ سر در ینجا ہیچ معنی ندارد (انوری ؎) گر لگد کوب صد جفا باشی ہمچنان بر سر وفا بودن ؛ (اردو) قائم رہنا۔ (کسی بات پر)

بر سر چیزی خون شدن مصدر اصطلاحی۔ صاحبان بہار عجم و انند بذکر این از معنی ساکت (میرزا صائب ؎) در طریق ما کہ نعل و آرگون خضر رہ است ؛ بیشتر خون بر سر تیغ تغافل می شود ؛ (ملا محمد باقر شیرازی ؎) چون خرامان در چمن آن سرو موزون می شود ؛ در میان لالہ و گل بر سرش خون می شود ؛ (علی خراسانی ؎) تا رگ افغان بلبل مانع گل چیدن است ؛ بر سر گلہای بستان عاقبت خون می شود ؛ مؤلف عرض کند کہ این است مصدر آفرینی ہر دو محققین بالا و شان تحقیق کہ کلام قدما را بحضور حقیقت جویان می کشند و فیصلۂ معنی بدست ناظرین می گذارند مخفی مباد کہ (خون شدن) بمعنی واقع شدن ہلاکت و مجازاً جنگ شدن بجایش می آید و (بر سر چیزی) بمعنی بوجہ آن چیز (اردو) کسی چیز کی وجہ سے خون ہونا لڑائی ہونا جنگ ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (خون ہونا) پر فرمایا ہے۔ قتل ہونا تلوار سے مارا جانا بندوق ہونا مجروح ہونا۔

بر سر چیزی لرزیدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و بحر و انند (۱) باک داشتن از چیزی و (۲) کنایہ از رحم آوردن بر چیزی و مرادف (بچیزی لرزیدن) کہ بجایش گذشت (خواجۂ شیراز ؎) چو بید بر سر امیان خویش می لرزم کہ دل بدست کمان ابرویست کافرکیش ؎ مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن کہ رحم بر حال کسی ہمان وقت پیدا می شود کہ از زبونی حالش دل خوفناک شود (اردو) خوف کرنا بقول آصفیہ (۱) ڈرنا۔ اندیشہ کرنا (۲) رحم کھانا۔ ترس کھانا۔

(۱) بر سر حرف آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار در سخن آمدن و فرماید کہ این لفظ از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ (ملا طاہر غنی ؎) جلوۂ حسن تو آوردہ مرا بر سر حرف کہ تو خانہ بستی و من معنی رنگین بستم کہ ہم او فرماید کہ در بعض نسخ (بر سر فکر) است صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ ذوق سخن ہمان نسخہ را صحیح میداند کہ در مصرع اول (بر سر فکر) دارد کہ مضمون بستن کار فکر است نہ کار حرف ہای حال این مصدر اصطلاحی۔ بدون سند ہم درست و قرین قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند صاحب بحر ذکر ---

(۲) بر سر حرف آوردن ہم کرد کہ متعدی این است بمعنی بگفتار آوردن (اردو) (۱) بات کرنا۔ بقول آصفیہ۔ فعل لازم۔ بولنا۔ گفتگو کرنا۔ اور اسی کا متعدی (۲) کہلوانا۔ بقول آصفیہ کسی عبارت کا منہ سے نکلوانا۔

بر سر حرف بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و بہار بر نگشتن از گفتۂ خود (رفیع ؎ رباعی ؎) ما عاشق زار جوہر حرف خودیم ؎ شیرازۂ ربط دفتر حرف خودیم ؎ آن نیست کہ از گفتۂ خود برگردیم ؎ چون نقطہ ہمیشہ بر سر حرف خودیم

(اردو) اپنی بات یا قول پر قائم رہنا۔ دکن
مین مستعمل ہے۔ اسی کو ہم نے محاورہ دانان
ہند سے بھی سنا ہے۔ صاحب آصفیہ اور امیر نے
اسکو ترک فرمایا ہے۔

بر سر خوان کسی مہمان شدن استعمال مہمان
کسی شدن است بمعنی حقیقی (صائب ؎) در ندامت
خاک صحرای قناعت تلخ بود ؎ بر سر خوانت سلیمان
مور تا مہمان نشد ؎ (اردو) کسی کے دستر خوان
پر مہمان ہونا۔ کسی کا مہمان ہونا۔

بر سر خود اصطلاح۔ بقول وارستہ بمعنی خود سر
و خود رای و باختیار خود۔ (اشرف ؎) کافی نبود
بارش گردون کہ گشتہ است ؎ ہر گرد باد بر سر
خود آسمان برف ؎ و بہار در نسخۂ قدیمش گوید
کہ کنایہ از خود سر و خود رای و در مصرع دوم
اشرف بجای (برف) (برفت) نوشتہ و در نسخۂ جدیدش
متحد با وارستہ و صاحب اند در مصرع اول
(بارش) را (گردش) نوشت و در مصرع دوم

(برف) را (برفت) نگاشت مؤلف عرض کند
کہ (وارستہ) موجد ایمعنی باستناد ہمین یک
شعر است و بہار و اند پیروانش و نقل شعر
در فرہنگ اند راج موافق اصل است یعنی
(؎) کافی نبود گردش گردون کہ گشتہ است ؎
بر گرد باد بر سر خود آسمان برفت ؎ شاعر گوید
کہ آیا گردون را گردش او کافی نبود کہ بجائی
شدہ کہ (بوسیلۂ گرد باد بر سر خود رفتہ است) یعنی
باوجودیکہ گردش در ذات خود می داشت چرا
بخود سری خود (گرد باد) را قائم کرد پس (بر
سر خود رفتن) مصدر ریست مرکب کنایہ از
خود سر شدن و ازین مصدر مجرد (بر سر خود)
را بمعنی (خود سر) اصلا نمی توان گرفت چنانکہ
وارستہ خیال کرد و آنانکہ در کلام اشرف تصرف
کردہ اند باوجود آن پی بحقیقت نبردہ اند
و (اتفاق شان در معنی اصطلاحی با وارستہ)
از انست کہ او مشتاق ایجاد است و ایشان

پابند اعتقاد و اعتماد۔ قاتل (اردو) دیکھو برسر خود رفتن۔

برسر خود بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول مؤلف عرض کند بجز خود سر و خود رای بودن (برسر خویش بودن) بہمین معنی می آید موافق قیاس است اگر سندی پیش نکرد علیحدہ نیست کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) خود سر ہونا خود سری کرنا۔

برسر خود رفتن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از خود سر شدن۔ سند این با صراحت کافی بر (برسر خود بودن) نقل کردہ ایم (اردو) خود سر ہونا خود سری کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (خود سر) یعنی خود رای۔ خود پسند۔ لکھا ہے اور (خود سری) بمعنی خود رائی۔ خود پسندی۔ سرکشی۔

(الف) برسر خویش اصطلاح۔ بقول وارستہ و بہار و دیگران مرادف (برسر خود) کہ گذشت۔ (اشرف ے) اینقدر ہم می توان بودن کہ برسر خویش پیش خود برپا؛ مؤلف عرض کند کہ ازین شعر مصدر

(ب) برسر خویش بودن حاصل می شود کہ خان آرزو در چراغ این را بمعنی خود سر و خود رای بودن نوشتہ گوید کہ (پیش خود برپا) مرادف اینست و از ہمین شعر استناد و این را منسوب بہ وحید کند و صاحب بحر ہم ذکر (ب) کردہ۔ مؤلف عرض کند کہ تسامح محققین است کہ مجرد (الف) غیر معنی لفظی معنی دیگر ندارد و تسامح خان آرزو است کہ (پیش خود برپا) را مرادف (ب) شمارد و حقیقت اینست کہ (پیش خود برپا بودن) مرادف (ب) باشد (اردو) (الف) دیکھو (برسر خود) (ب) خود سر ہونا۔ خود رائے ہونا۔ خود سری۔ خود رائی کرنا۔

برسر خی زدن گل مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار رنگین شدن اوراق گل۔ چہ اوّل موسم خوب رنگین نمی باشد بعد یک چندی بالیدہ و رنگین می گردد صاحبان بحر و اسند نقل نگارش مؤلف

عرض کند که تجربه ما اینست که رنگینی گل بموسم بهار مخصوص است و این مصدر کنایه ایست از موسم بهار رسیدن (میرزا رضی دانش ؒ) جام می در دست و از مرغ چمن دستان خوشست ؎ گل چو بر سرخی زند وقت سیه مستان خوشست ؎ (اردو) بہار آنا۔

بر سر دست آمدن مصدر اصطلاحی بهار گوید که بمعنی بر سر جنگ آمدن است (ملا ابوالبرکات منیر ـ رباعی) هر دل که ببزم وصل مست آمد است ؎ بر یاد لب تو می پرست آمده است ؎ تا شانه سر زلف تو آورد بدست ؎ پنداشت که شب بر سر دست آمده است ؎ هم او گوید که ازین عبارت که در مناظره از زبان شب بار روز آورده که (چون بر سر دست می آیم پنجه از آفتاب می ربایم) بمعنی بکمال قوت و غلبه مستفاد می شود صاحب بحر گوید که مرادف (بر سر جنگ آمدن) است که بجایش گذشت مؤلف عرض کند که کمال قوت و غلبه را هیچ تعلق باین مصدر نیست بالجمله (۱) (بر سر دست آمدن چیزی) بمعنی (بدست آمدن چیزی) است دیگر هیچ و (۲) (بر سر دست آمدن کسی) مقابله کردن باشد با کسی (اردو) (۱) ہاتھ آنا۔ (۲) مقابلہ کرنا۔

(الف) بر سر دندان رفتن مصدر اصطلاحی بقول بهار کنایه مؤلف عرض کند که مایه معلوماتش از صراحت کنایه باز داشت و این مرادف

(ب) بر سر دندان شدن است کنایه از (۱) (آمدن بمعرض ناخوشی کسی) و مجازاً (۲) بمعنی خودسری کردن و شتربی مهار شدن چنانکه دندان که از حسن و قبح چیزی خبر ندارد جزین که چیزی که در میان آید او را بجاوده (حکیم شرف الدین شفائی الف ؒ) با وجود آنکه صد سرکیری از اجلاف خورد ؎ بر سر دندان همان

(لم ۱۱۱)

آن نامقیدی رود ؛ (انوری ب ۱ ے) ازین دندان بکشم جور تو ؛ بو کہ ترا بر سر دندان شوم ؛ (اردو) (الف و ب) (۱) معرض ناخوشی بین آنا (۲) خود سر ہونا۔ خود سری کرنا۔ قابو سے باہر ہونا۔ دکن مین کہتے ہین بستر بی مہار ہونا۔ یعنی کسی کے قابو مین نہ رہنا

بر سر دویدن مصدر اصطلاحی۔ بقول واسطہ و بحر و بہار۔ مرادف بر رو و رخ و دیدہ دویدن کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ دویدن کسی بر سر کسی ؛ بخشم و غضب (حسن رفیع ے) پامال درد عشق شد آخر دل رفیع ؛ چون اشک اگرچہ بر سر مژگان دویدہ بود ؛ (طغرا ے) گر از خوان گردون لب نان بکشتم ؛ دود بر سرم بہر تاوان گرفتن ؛ (اردو) کسی پر غصہ سے دوڑنا۔

(الف) **بر سر راہ آمدن** استعمال۔ بدریافت چیزی یا برای مزاحمت کسی بر سر راہ رسیدن

معنی حقیقی است (ظہوری ے) با بیخبران از ہوس نکہت موئی ؛ پنہان ز صبا بر سر راہ خبر آیند ؛ و ازہمین قبیل است ----

(ب) **بر سر راہ نشستن** بمعنی نشستن بانتظار کسی (ولہ ے) بجلدی چون نگاہ تیز بنشان تا صبا خواہم ؛ نشستن بر سر راہ صبا از من نمی آید ؛ (اردو) (الف) سڑک پر آنا (ب) راہ دیکھنا بقول آصفیہ۔ انتظار کرنا۔ چشم براہ ہونا۔

بر سر رفتن چیزی مصدر اصطلاحی بقول بہار معروف و بقول صاحب انند مرادف (بر سر گذشتن چیزی) است مؤلف عرض کند کہ واقع شدن چیزی بر سر انسان مرادف (بر سر آمدن) کہ گذشت (حافظ شیرازے) سر ارادت ما آستان حضرت دوست ؛ کہ ہر چہ بر سر ما می رود ارادت اوست ؛ (اردو) دیکھو بر سر آمدن

بر سر ریختن استعمال بمعنی افگندن چیزی بر سر (صائب ے) از ہوا جوئی درین دریا ے

گوهر چون حباب ؛ بر سر من خانه را آخر هوای خانه ریخت ؛ (اردو) سر پر گرانا۔

بر سر زبان داشتن مصدر اصطلاحی۔ (۱) یاد داشتن و حافظ آن بودن و (۲) مجازاً واقف بودن ازان (انوری ؎) بر سرم هر چه عشق نوشته است ؛ یک بیک بر سر زبان دارم ؛ (اردو) (۱) نوک زبان رکھنا۔ صاحب آصفیہ نے نوک زبان کرنا اور نوک زبان ہونا کا ذکر فرمایا ہے (۲) واقف ہونا۔

بر سر زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان و بہار و بحر و مؤید (۱) بے خود شدن مؤلف عرض کند کہ کسی کہ بی خود و بی عقل می شود البتہ بر سر خود می زند در عالم بیخودی و دیوانگی و بحالت غم و اندوہ ہم دست بر سر می زنند و استعمال این در ملحقات بر (بر سر زدن دست) می آید (اردو) آپے میں نہ رہنا دیکھو بیخود بودن۔ (۲) بر سر زدن۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر و مؤید در اندیشہ شدن و بقول بہار در اندیشہ فرو رفتن مؤلف عرض کند کہ کسی کہ در اندیشہ غرق شود سر خود را بر دست تکیہ کند و ما این کنایہ را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ (سر بر دست زدن) البتہ موافق قیاس است و (بر سر زدن) برای این معنی خلاف قیاس و ہمچو معانی را سند باید یا قول محققین اہل زبان ہمچو ناصری و سروری و جامع (اردو) غور و فکر کرنا۔ سوچنا۔ (۳) بر سر زدن۔ بقول ضمیمۂ برہان ظاہر است و صاحب مؤید گوید کہ معنی ترکیبی این ظاہر است مؤلف عرض کند کہ مقصود ہر دو محققین از معنی حقیقی و لفظی است دیگر ہیچ (اردو) سر پیٹنا سر پر مارنا۔ (۴) بر سر زدن۔ بقول بہار و بحر استوار کردن چیزی را بر سر چون گل و گلدستہ و شاخ گل و ہالہ و افسر و پر و مسواک و مانند آن (علی قلی بیگ ترکمان ؎) تا شود مرغ چمن داغ بہر رنگ کہ ہست

میزند فاختہ را سرو چو گل بر سر خویش ؛ مؤلف عرض کند کہ این معنی متعلق است بترکیب چنانکہ افسر بر تارک زدن) بجایش گذشت و ہمہ ترکیبات این بجای خودش می آید ولیکن در تعریف این (قائم کردن بر سر) بہتر از (استوار کردن بر سر) است۔ فتامل و مقصود از بر سر نہادن و قائم کردن و پوشیدن است (اردو) سر پر رکھنا۔ پہننا۔ لگانا۔ قائم کرنا۔

(الف) بر سر زدن دست یا چوبی | مصادر
(ب) بر سر زدن گل | اصطلاحی

(الف) حرکتی کہ بحالت غم و اندوہ سر زند از مجبوری و بمجاز متعلق بمعنی اول (بر سر زدن) است تنبہی مباد کہ اضافت این مصدر مرکب بسوی (چوبی) مخصوص نیست بلکہ ہر چہ در دست بحالت غم و اندوہ باشد بدان بر سر می زنند و (ب) گل بر سر قائم کردن یعنی بر دستار زدنش متعلق بمعنی چہارم (بر سر زدن)

کہ گذشت (صائب ؛) آنکہ گل بر سر زنان
کہ ہنگام زدن ؛ دست را باشاخ گل کیا
بر سر می زند ؛ (اردو) (الف) سر پیٹنا بقول
آصفیہ ماتم کرنا۔ غم کرنا۔ نوحہ کرنا (نصیر ؛)
خیال زلف میں سر اے نصیر پیٹا کر ؛ نکل کے
سانپ گیا ہے لکیر پیٹا کر ؛ (ب) پھول سر پر لگا

بر سر سنگ راندن | مصدر اصطلاحی بقول
آنند بمعنی تیز کردن تیغ و خنجر و امثال آن متعدی
(بر فسان خوردن و نشستن) مؤلف عرض کند
کہ باید کہ این مصدر مرکب را مضاف کنیم بسوی
تیغ و امثال آن و بغیر اضافت معنی بیان کردہ
محقق درست نمی شود حیف است کہ سند متقدمین
پیش نکرد و معاصرین عجم و محققین فرس این
مصدر اصطلاحی ساکت (اردو) پتھر چیانا
بقول آصفیہ پتھری لگانا۔ دھار تیز کرنا۔ سان
رکھنا (مخبر ؛) چیانا یعنے نہیں خنجر کو پتھر اور
سے بید ردی ؛ کر گرتے ہیں گلے کو خاک

پتھر ذبح کرتے ہین ۔

بر سر سنگ زدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و انند (۱) کنایہ از ظاہر کردن و گفتن و (۲) بمعنی حقیقی شکستن چیزی بر سنگ چون بیضہ و شیشہ و مانند آن و (۳) بمعنی تیز کردن تیغ و خنجر و امثال آن و (۴) بمعنی عیار گرفتن مؤلف عرض کند کہ سند یک معنی ہم پیش نشد و معنی اول را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ موافق قیاس نیست ۔ البتہ معانی دوم و سوم و چہارم موافق قیاس است و مخصوص است باضافت خاص یعنی اضافت بسوی شیشہ و امثال آن برای معنی دوم و اضافت تیغ و امثال آن برای معنی سوم و اضافت سنگ و مانند آن برای معنی چہارم ۔ صراحت کامل و اسناد و معانی این بر (بر سنگ زدن) ہم آید کہ مرادف این است (اردو) دیکھو بر سنگ زدن ۔

(الف) بر سر سنگ نشاندن	مصادر اصطلاحی
(ب) بر سر سنگ نشستن	(الف) بقول بہار کنایہ از خوار و بی اعتبار کردن و (ب) کنایہ از خوار و بی اعتبار شدن (یحییٰ کاشی) ۔ بت سنگین دلی ہر چہ بہ نیرنگ بنشاندہ عاشقان را بر سر سنگ بہ (حسن تاثیر) بر نیاورد ۔ دوم بشہرت نام چون نقش نگین بہ چیرخ کجرفتار بیچا بر سر سنگم نشاندہ بہ (ولہ) زان تختۂ سنگ ہمچو اورنگ بہ ۔ پشتہ زمانہ بر سنگ بہ خان آرزو در چراغ ذکر کردہ گوید کہ کنایہ از زبون گشتن و معذب شدن است صاحب بحر بر (ب) متفق با خان آرزو و بدیل آن ذکر (الف) ہم کردہ ۔ مؤلف عرض کند کہ آئین عجم است (۱) ملزم و مجرم را تعذیباً بر سنگ نشانند و او در گرمی آفتاب عذابے می کشد (۲) ہر خلق رسوا ہم پس (الف) و (ب) متعدی و لازم از ہمین رسم است (اردو)

(الف) سزا دینا ۔ سوا کرنا (ب) سزا پانا ۔ سوا ہونا

بر سر شدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر بمعنی آخر شدن صاحب انند گوید کہ مرادف (بر سر آمدن عمر) است کہ گذشت (میر خسرو ؎)

عمر بر سر شد بر سوائی مرا ۔ این ہوس نہ بین جان بی حاصل نرفت ؛ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم استعمال (بر سر شدن) می کنند کہ می آید (اردو) آخر ہونا ۔ دیکھو بآخر آمدن ۔

بر سر صحرا افگندن راز مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند افشای راز کردن و فرماید کہ مرادف (بر سر بازار نہادن) است مؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم کہ کنایۂ لطیف نیست معاصرین عجم بر زبان نہ دارند و محققین فرس ازین ساکت (اردو) راز فاش کرنا ۔ بقول آصفیہ بھید کھولنا ۔

بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد مثل ۔ صاحب خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون کسی را بتلای مصیبتی بینند بحق او این مثل زنند (اردو) یہی فارسی مثل اردو میں مستعمل ہے صاحب محاورات ہند نے اس کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بنی آدم پر نیک و بد جو آتا ہے سب گزر جاتا ہے ۔ دکن میں کہتے ہیں ؎

جو کچھ نہ آنے (اچھا ہو یا برا) گزر ہی جاے

(الف) بر سر قدم است مقولہ ۔ وارستہ بذکر

(ب) بر سر قدم بودن (ب) گوید کہ در بیت الخلا بودن باشد و فرماید کہ چون کسی بہ بیت الخلا برود گویند (بر سر قدم است) (فوقی یزدی ؎) مگر آن زلف پیچش دارد ؛ کہ شب و روز بر سر قدم است ؛ مؤلف عرض کند کہ نشست بیت الخلا برای رفع حاجت بر سر قدم است از ہمین حادث این مصدر مرکب و مقولہ قائم شد (اردو) (الف) اپنانے میں ہے (ب)

بہیت اخلا مین ہونا (قدمچہ پر ہونا) کہہ سکتے ہین قدمچہ بقول آصفیہ کھڈی کا پایہ۔ پیخانہ کے اندر کا چبوترہ یا وہ پایہ جس پر پاؤن رکھکر بیٹھتے ہین۔

(الف) برسرکار اصطلاح۔ صاحب بہار عجم نسبت (ب) گوید کہ شروع نمودن درکاری و فرماید کہ از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ۔ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ (الف) باضافت سر۔ در محاورہ فارسی بمعنی مشغول کار است چنانکہ (ظہوری ؎) برسرکار اندستان لطف شامی برمزید ؎ ہفتہ مارا خمار جمعہ تعطیل نیست ؎ (انوری ؎) دست درکار عافیت نشود ؎ ہرکجا عشق برسرکار است ؎ پس معنی حقیقی (ب) (برآے کاری آمدن) و مشغول بکار آمدن و مشغول بکار بودن و شدن است نہ شروع کاری کردن و معاصرین عجم با ما اتفاق دارند۔ تا آنکہ سند استعمال پیش نشود اعتبار را نشاید مخفی مباد کہ

(ب) برسرکار آمدن

استعمال (الف) با مصادر فارسی در ملحقات می آید

(اردو) (الف) برسرکار۔ بے کار کا مقابل۔ کام پر مامور۔ باکار (ب) کام کے لئے آنا۔ برسرِ کار آنا جیسے ؎ آپ تو برسرکار آئے ہین۔ بے کار نہین ہین ؎ برسرکار ہونا۔

برسرکار آوردن مصدر اصطلاحی۔ آمادۂ کاری و مشغول بکاری کردن (ظہوری ؎) زبانم برسرکار آنچنان آوردہ حرف تو ؎ اگر خواہند نتوانم جز بحرفش ساخت خاموشم ؎ (ولہ ؎) عشق آورد برسرکارم ؎ کرد در ملک درد معمارم ؎ (اردو) کسی کام پر آمادہ کرنا کسی کام مین مشغول کرنا۔

(الف) برسرکار رفتن مصادر اصطلاحی۔

(ب) برسرکار نشستن بقول بہار و بحر و انند ہر دو بمعنی مشغول شدن بکاری مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ معاصرین عجم برزبان دارند (محمد قلی سلیم ؎) شد بہار و رفت ہر کس برسر کاری سلیم ؎ محتسب ہم در پس کاری کہ میدانی

نشست ؛ (طالب آملی ؎) زبان مار شده موی بر تن دشمن ؛ چو تیغ موی شگافش نشست

بر سر کار ؛ (اردو) کسی کام مین مشغول ہونا

بر سر کسی پیچیدن مصدر اصطلاحی بقول وارسته (۱) سماجت کردن و تذکر دن امر را و (۲) فرماید که نیز فنی است از کشتی چنانچه بحر نسبت معنی اول گوید که (راضی کردن امرد را) و ذکر معنی دوم هم کرده مؤلف عرض کند که (۳) بمعنی حقیقی و باهر سه معانی همان (بر سر پیچیدن) که بجایش گذشت و سند استعمال این هم همدر انجا مذکور (اردو) دیکهو بر سر پیچیدن

بر سر کسی چیزی شدن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته شریک شدن برادو او را زیر چاق خود دانستن - بهار و انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که هر سه محققین سندی پیش نکرده اند و توانیم گفت که ؎ روشنی طبیعت من بر سر من بلا شد ؎ همین است سند این مصدر اصطلاحی پس معنی بیان کرده محققین بالا اصلا درست نمی شود و بکار نمی خورد و حق آنست که این مصدر مرکب بمعنی حقیقی اوست و بالفظ (چیزی) تعمیم قائم کردن درست نباشد بلکه باید که بتخصیص کار گیریم و معنی بیان کرده شان را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم (اردو) شریک حال ہونا کسی کو زیر اقتدار سمجهنا -

(الف) بر سر کسی دوانیدن مصادر اصطلاحی

(ب) بر سر کسی دویدن (الف) و (ب) بقول بهار کنایه از شرمنده کردن کسی را بمعنی حرکات و سکنات بحقیقتی که از ان این کس در غضب آید و از جا برود (درویش واله هروی ؎) در پریشانی کم و آله سیه بختیم مین ؎ بسکه بر سر می دوانند برمثال کاکلم ؎ (ملا طغرا ؎) گل خیری ز شهرات بسرم چون نه دود ؎ که ز خیریت خود کرده ابا در کشمیر ؎ صاحبان بحر و انند نقل بهار کرده اند مؤلف عرض کند که در (الف) و (ب) فرق لایعقل

ومتعدی است و این فرق از معنی حقیقی دویدن و دوانیدن پیداست پس هر دو را بیک معنی آوردن قابل خیال است و از هر دو اسناد بالا هرچه ظاهر می شود همین قدر است که (الف) بمعنی شورانیدن و پریشان کردن است و هرچه از کلام و آله هروی حاصل می شود (بر سر دوانیدن کسی و کسی را) است و عادت است که چون کسی را بشورانند و پریشان کنند می دوند بر کسی و بر سر کسی همچون دیوانه (ب) بمعنی لازم یعنی (بر کسی دویدن) کنایه از حمله کردن بر کسی است خواه بشرارت باشد یا بعداوت و همین معنی (بر سر دویدن) گذشت (اردو) (الف) کسی کو غصه دلانا۔ پریشان کرنا۔ (ب) حمله کرنا۔

بر سر کسی نوشتن مصدر اصطلاحی۔ کنایه از (به تقدیر کسی نوشتن) که سر نوشت) کنایه از تقدیر و حکم ازل و خط پیشانی است۔

(کذا فی البحر) و سند این از انوری بر (بر سر زبان داشتن) گذشت (اردو) تقدیر میں لکھنا جیسے "ہماری تقدیر یوں ہی لکھا ہوگا"

(الف) بر سر کشیدن مصدر اصطلاحی۔

(ب) بر سر کشیدن پیاله و جام (الف) بقول (خان آرزو در چراغ) یکبدفعه و تمام و از جرعه در کشیدن (سلیم) چون تنگ ظرفان کجا من می ز ساغر می کشم؟ همچو غواص گهر چون شیشه بر سر می کشم؟ و فرماید که حقیقت شیشه بر سر کشیدن آنست که غواصان برای حفظ صورت از تندی و تلخی آب شور دریا ظرفی از شیشه ساخته بر روی گیرند یعنی سر را در ان داخل می کنند بعد از ان غوطه در دریا می زنند صاحب بحر بحواله وارسته نسبت (الف) گوید که نوشیدن است و بحواله خان آرزو فرماید که یکبدفعه تمام بلا جرعه در کشیدن۔ بهار بذکر (ب) گوید که (بسر کشیدن) بمعنی یکبار خوردن شراب بتمامه چنانچه

از وی چیزی نماند (ابراهیم ادهم ؒ) اگر تیغ بارد تو ساغر بکش ۔ قدح را سپر ساز بر سر بکش ۔ (صائب ؒ) بکش در زندگی مردانه جام نیستی بر سر ۔ که باشد در بلا بودن به از بیم بلا بودن ۔ مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی حقیقی است یعنی گرفتن بر سر شامل بر همهٔ معانی کشیدن و بحالت اضافت بسوی چیزی معنی خاص پیدا می شود که متعلق بمعنی حقیقی دارد چنانکه (بر سر کشیدن تاج) بمعنی پوشیدن تاج و (بر سر کشیدن تیغ) ارادهٔ قتل کردن و (بر سر کشیدن جام و پیاله و قدح و امثال آن) یعنی (ب) کنایه باشد از خوردن شرابی که دران است تمامه ـ که نتیجهٔ آوردن جام وغیره بر سر همین است که قطرهٔ دران باقی نماند مخفی مباد که (بر سر کشیدن شیشه) بحالتی که شیشه را بمعنی مینای شراب گیریم از قبیل (بر سر کشیدن جام و قدح) باشد و بحالتی که شیشه بمعنی مطلق آئینه گیریم پوشیدن همان ظرف آئینه بر سر و روی که غواصان و غواصی استعمالش کنند تا چشم شان وا باشد و دهن و بینی از اثر آب محفوظ و تنفس شان باقی ماند بواسطه نے که از ان ظرف بالا سطح آب می رسد (اردو) (الف) سر پر کھینچنا ۔ پہننا ۔ رکھنا (ب) ساغر یا جام یا قدح یا شیشہ کی تمام شراب کو ایک وقت مین پی لینا اور وہ آئینہ کا غلاف سر اور چہرے پر چڑھا لینا جو دریا مین غوطہ لگانے کے وقت استعمال کرتے ہین

بر سر گذشتن چیزی مصدر اصطلاحی ۔ بقول آنند مراد ف (بر سر رفتن) که گذشت بهار بر معروف تابع مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان دارند و محاوره (سر گذشت) متعلق به همین است (اردو) (بر سر رفتن)

بر سر مژگان دویدن اشک مصدر اصطلاحی کنایه باشد از جاری شدن اشک ۔ سند این

از کلام حسن رفیع بر (بر سر دویدن) مذکور شد.
مرادف اشک دویدن که بجایش گذشت (اردو)
آنسو چلنا۔ دیکھو اشک دویدن۔

بر سر من اصطلاح۔ بقول وارسته و بهار و بحر یعنی بذمه من و عهده من مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان دارند و عوض من استعمال میکنند (عالی ۵) عجب حریفی گیر دیدم از تو بگیر دلم تو بر سر باخته است بر سر من (اردو) میرے سر پر میرے ذمہ۔

(۱) بر سر نو مسلمان تیغ بودن مصادر اصطلاحی
(۲) بر سر نو مسلمان تیغ داشتن (۱) بقول بهار
(۳) بر سر نو مسلم تیغ داشتن مرادف (بر دوش
(۴) بر سر نو مسلم تیغ گذاشتن نو مسلمان تیغ بودن) و (۲) بقولش مرادف (بر دوش نو مسلمان تیغ داشتن) که گذشت (طغرا ۵) چون شود کافر مسلمان بر سرش دارند تیغ ژ

صاحب بحر (۳) و (۴) را مرادف (بر دوش نو مسلم تیغ داشتن) گوید و وارسته نسبت (۴) همزبانش مؤلف عرض کند که ما همانجا خیال خود را اظهار کرده ایم و در اینجا همین قدر کافی است که بوسیله همین یک سند طغرا محققین با نام و نشان این هر چهار مصدر را قائم کرده اند و هر آنچه از کلام طغرا مستنبط می شود علی که با نو مسلمانان عجم مرسوم و لفظاً هر چه بدست می آید (بر سر کافر که مسلمان شود تیغ داشتن) است حیف است از محققین بالاکه از لفظ و معنی سروکاری ندارند و نمیدانند که مصادر ها لفظاً و معنیً باسند ما تعلق دارد یا نے و خیال نمی کنند که از مصادر اصطلاحی موضوع عثمانی چه باشد (اردو) دیکھو (بر دوش نو مسلمان تیغ بودن و داشتن)

بر سر و برگ آوردن مصدر اصطلاحی

فروچیدم بکام خویشتن اسباب ناکامی ہا بسازم
و برگ خود را بر سر و برگ مراد آرم ہا (اردو)
سامان و سامان کے ساتھ مہیا کرنا۔

بر سر هم اصطلاح۔ بقول صاحب روزنامہ
بجوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار باضافت
سر (ا) بمعنی ہمہ و بہ تحقیق ما در کلام قدما (۲)
بر سر یکدیگر و بر یکدیگر (ظہوری ۵) از نگاہ
تیز ہر جا ترک چشمت تیر ریخت ہا از دل و جان
بر سر هم ما بکھیان نچیر ریخت ہا (اردو) (۱) تمام
(۲) ایک دوسرے پر۔

بر سر ی اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند در
(بر سر) کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ ہمانجا
صراحت کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو بر سر۔

بر سر یکدیگر افتادن مصدر اصطلاحی افتادن
بر یکدیگر محض اظہار کثرت است کہ چون
جای تنگ و مردمان بسیار باشند بر سر یکدیگر
می افتند (ظہوری ۵) بر راحت زخم دل

نہ غلطند ہگر بر سر یکدیگر نیفتند ہا (اردو) ایک
پر ایک گرنا۔ بقول آصفیہ۔ اوپر تلے گرنا کثرت
سے متوجہ ہونا۔

برسر غنچہ اصطلاح۔ بقول برہان بضم اول
و غین منقطہ و را و تخم سرو کوہی و آن سیاہ رنگ
و فربہ می شود و موصوف آن کرم عدہ را می کشد
و آن را بعربی (جوز الابہل) و (ثمرۃ العرعر)
صاحب بحر ہم ذکر این کردہ۔ صاحب انند
فرماید کہ لغت فارسی است۔ صاحب محیط
ذکر این نکردہ و بہ (ثمرۃ العرعر) و (جوز الابہل)
گوید کہ ابہل است مؤلف عرض کند کہ
اشارہ این بہ (اورس) کردہ ایم و بعضی بہ
سوم آرس ہم و لیکن بحث کامل این بہ ابہل گذشت
و ورس بہ ہمین معنی بجای خودش می آید پس غنچہ
نباشد کہ (ورس) بہ موحدہ مبدل (ورس) باشد
چنانکہ آو و آب و ترکیب این با غنچہ جز بنیست
کہ در فارسی زبان غنچہ بمعنی گل ہم آمدہ و (غنچہ بر

بمعنی گل برس مرکب اضافی است و برسپیل مجاز تخم برس را غنچهٔ برس گفتند که تخم در گل می باشد و (برس غنچه) قلب اضافت است و بس (اردو) دیکھو ابہل۔

برسکه رساندن مصدر راجه طلاحی بقول بهار و انند مسکوک گردانیدن۔ (والہ ہروی ۵) از چرخ بهیچ است تسلی دل والہ ؛ برسکه رساندیم زر مختصری را ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) مسکوک کرنا۔

برسم بقول سروری بحوالهٔ مؤید بر اوسین مهمله بوزن مرهم کتابیکه آتش پرستان در چین پرستش آتش و غیر آن بدست گیرند۔ صاحبان سراج و برهان و محققین دیگر هم ذکر این بحوالهٔ سروری کرده اند صاحب مؤید این را بدلیل لغات فارسی جا داده مؤلف عرض کند که مجاز معنی دوم است که حقیقت آن همه را نجا مذکور شود بعض فارسیان بنا و اقعی از ماخذ کتاب آتش پرستان را برسم نام کردند و در اصل برسم کتابی نیست بلکه همان است که برمعنی دوم می آید (اردو) برسم آتش پرستون کی ایک کتاب کا نام ہے جو پرستش کے وقت پڑھتے ہیں۔ مؤنث۔

(۲) برسم بقول جهانگیری شاخهای باریک بی گره بدرازی یک وجب باشد که از درخت هوم یا کنار یا انار برند بکار روی که دسته آن از آهن باشد و نامش (برسم چین) و در ظرفی مدور مانند قمقمه از طلا یا نقره یا مس که (برسم دان) نام دارد گذارند و در چین نسکی از نسک های ژند یا عبادت کردن یا طعام خوردن چند صد برسم بدست گیرند و شرط برسم بدست گرفتن بدن شستن و جامهٔ پاک پوشیدن است چنانچه بجهت

خواندن (نسک و ندیداوی) و پنج برسم بدست گیرند و چون یکبار (نسک و ندیداو) خوانده
شود آن برسم ها باطل گردد و بجهت خواندن نسک پشت بست و چهار برسم بدست گیرند
و هنگام خوردن خوردنی پنج برسم (حکیم فردوسی ؎) پرستندهٔ آذر زردهشت ۲ همی
رفت با پاز برسم بمشت ۲ چو از دور جای پرستش بدید ۲ شد از آب دیده رخش ناپدید
۲ فرود آمد از اسپ برسم بدست ۲ بزمزم همی گفت و لب را ببست ۲ فرماید که شرح
این لغت را از مجوسی که در دین خود بغایت فاضل بود و اردشیر نام داشت و او را
مجوسیان موبدی دانستند و حضرت آشیانی محض بجهت تحقیق لغات فرس مبلغها از پیش فرستاده
از کرمان طلبیده بودند تحقیق نموده نوشت (انتهی) صاحبان برهان و رشیدی و ناصری
ذکر این کرده اند ـ صاحب جامع گوید که گرفتن برسم بدست گویا بمنزلهٔ وضوی مسلمانان باشد
خان آرزو در سراج گوید که بقول بعض گیاهی و این بی تحقیق است و صحیح همان است که
مشروحاً در جهانگیری نوشت مؤلف عرض کند که برس نام درختی است که گذشت فارسیان
قدیم بزیادت میم تخصیص در آخرش شاخهای این درخت را نام کرده اند که بعبادت مخصوص است
یکی از معاصرین زردشت با او گفت که اگر شاخهای درخت برس بدست نیاید بدرجهٔ دوم
از شاخهای درخت هوم یا گز یا انار کار می گیرند (الخ) پس چنان معلوم می شود که محققین
بالا بنا واقفیت از ماخذ لغت (برسم) را به درخت هوم یا گز یا انار مخصوص کردند و اصل
درخت را گذاشتند که در رجه قسمیهٔ این داخل است بالجمله این لغت ژند و پاژند باشد
(اردو) برسم اون شاخون کا نام ہے جنکو آتش پرست لوگ درخت برس یا هوم یا گز

یا انار سے حاصل کرکے اپنی عبادت کے وقت استعمال کرتے ہین ۔ مؤنث ۔

برسم چین اصطلاح ۔ بقول برہان باجیم فارسی بروزن فروردین کاردی بود کہ دستہ آنہم از آہن بود و فارسیان بدان ۔ برسم از درخت ببرند ۔ صاحبان بحر و مؤید و سراج و انند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حقیقت برسم بمعنی دوشش مذکور شد و این اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حقیقی و ذکر این بمعنی دوم برسم گذشت (اردو) برسم چین ۔ فارسی ہین اوس چھری کا نام ہے جس سے شاخ ہاے درخت برس کاٹی جاتی ہین جن کا نام برسم ہے ۔ مؤنث ۔

برسم دان اصطلاح ۔ بقول انند بجوالۂ فرہنگ ظرفی مدور و دراز مانند قلمدانی کہ اندک از برسم کہ چیدہ اند بلند تر باشد و برسم را درون آن نہند مؤلف عرض کند کہ ذکر این بمعنی دوم برسم گذشت از قبیل قلمدان و آتشدان کہ مرکب است از برسم و دان و دان بقول برہان لغتی است کہ چون در آخر کلمہ آید معنی ظرفیت بخشد ۔ مامی گوئیم کہ دان مبدل دار است کہ امر حاضر باشد را ی مہملہ بدل شد بنون چنانکہ تار و تان پس این لغت مرکب اسم فاعل ترکیبی است و بس و خیال ما نسبت ہمۂ این قسم مرکبات ہمین است چنانکہ قلمدان و قہوہ دان و امثال آن و تصفیہ دان بجایش کنیم (اردو) برسم دان اوس ظرف کا نام ہے جس مین برسم رکھے جاتے ہین ۔ مذکر ۔

برسم ہدیہ استعمال ۔ بفتح اول و دوم و اضافت ہیم بسوی ہدیہ مرکب اضافی است با موحدہ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار این را بمعنی (بطریق ہدیہ) نوشتہ مؤلف عرض کند کہ رسم بمعنی آئین و طریق

است و این مرکب بمعنی حقیقی است (اردو) ہدیہ کے طور پر ۔	

برسن بقول انند بجوالہ فرہنگ فرنگ و فرہنگ وصاف بضم اول و ثالث و سکون ثانی لغت فارسی است بمعنی (۱) حلقہ چوبین یا از موکہ در بینی شتر کنند و ریسمان مہار راند آن بندند مؤلف عرض کند کہ چنین نباشد کہ نون زائد بر لغت (برس) زیادہ کردہ اند کہ بمعنی گذشت چنانکہ گذارش و گذارشن اختلاف اعراب تصرف محاورہ بیش نیست (اردو) دیکھو برس کے تیسرے معنے ۔

(۲) برسن بقول انند بضم اول و ثالث بمعنی زیور بینی کہ بمالک مشرقی زنان استعمال کنند مؤلف عرض کند کہ نون نسبت بر لغت برس زیادہ کردہ چنانکہ جوش و جوشن بلاق را نام کردند کہ زیور بینی است و معنی لفظی این منسوب بہ مہار شتر و کنایہ از زیور بینی کہ ہمچو مہار شتر است (اردو) بلاق بقول آصفیہ ترکی ۔ اسم مذکر ۔ ایک زیور کا نام ہے جو دیوا بیچ میں پہناتے ہیں

(۳) برسن بقول انند بضم اول و ثالث بمعنی عروس مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی دوم است کہ زیور بینی کہ بلاق است در بعض بلاد و اقوام مخصوص عروسان است و جا دارد کہ مجازاً ہمہ را مخصوص عروسان گفتند کہ مجازاً عروس را ہم بہمین نام خواندند معاصرین عجم این مملکت مخفی نماند کہ عروس در لغت عجم زنی را نام است کہ عروسی دیدہ و بقرب زمان عروسی عروس نام دارد و ہمچنان عروس را بمعنی دختر و پسر نوکند خدا گفتہ و لیکن بلحاظ اینکہ ہنگام بلاد بینی از دختر نوکہ خدا مراد است (اردو) عروس بقول آصفیہ عورت

اسم مؤنث - دلھن - بنی -

(۴) برسن - بقول انند بضم اول و ثالث بمعنی یوغ و یوغ بقول برہان بضم اول و سکون ثانی مجہول و غین منقطہ دار چوبی باشند کہ بر گردن گاو زراعت و گاو گردون گذارند - مؤلف عرض کند کہ این ہم از قبیل مہارشتر است بمجاز (اردو) جوا - بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - وہ لکڑی جو گاڑی یا ہل کے بیلون کے کندھے پر رکھی جاتی ہے - لبادہ - جغ (انتہی) اسی کو دکن مین کانڈی کہتے ہین جو غالباً کاندھی کا بگڑا ہوا لفظ ہے -

(۵) برسن - بقول انند بکسر اول و ضم ثالث بمعنی پنبہ مؤلف عرض کند کہ جز این نباشد کہ مزید علیہ برس دانیم کہ نون در آخرش زیادہ کردہ اند چنانکہ گذارش و گذارشن و برس بہمین معنی بجایش گذشت (اردو) دیکھو برس کے دوسرے معنے -

برسنگ اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث (ا) بمعنی پاسنگ است کہ آنرا برسنگ ہم گویند مؤلف عرض کند کہ از ملحقات این کہ می آید تصدیق این نمی شود اگر سند استعمال پیش شود تواہم عرض کرد کہ بحذف الف مخفف برسنگ است و بظاہر (ا) بمعنی حقیقی بالای سنگ باشد (اردو) (ا) پاسنگ - بقول آصفیہ اسم مذکر - وہ وزن جو ترازو کی ڈنڈی برابر کرنے کے واسطے ڈس مین باندہ دیتے ہین - (تہمہ)

برسنگ آمدن یا مصدر اصطلاحی - بہار عجم انند ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ا) بمعنی سکندری خوردن - گویند کہ "پایم در شب تاریک برسنگ آمد" یعنی سنگ بپایم خورد - صاحب بحر (پای برسنگ آمدن)

را در ردیف بای فارسی ذکر کرده و بهار هم همدرا نجا گوید که (۲) کنایه از بلا و مکروهی پیش آمدن (میرزا صائب ؎) اگر سیل سبک رفتار در دنبال من باشد ؎ همان از خواب سنگین پای من بر سنگ می آید ؎ ما می گوییم که ازین سند صائب معنی اول هم حاصل می شود مخفی مباد که (آمدن پا بسنگ) در محمدوده هم همین دو معنی گذشت (اردو) ٹھوکر لگنا دیکهو بر آمدن پا بسنگ - (۲) صدمه پهنچنا دیکهو بر آمدن تیر

بر سنگ آمدن تیر مصدر اصطلاحی - بهار و انند ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که در محمدوده (آمدن تیر بر سنگ) گذشت و صراحت معنی همدرا نجا (ابو طالب کلیم ؎) صبر را از دهنت حوصله تنگ آمده است ؎ نالهها را ز دلت تیر بسنگ آمده است ؎ (اردو) دیکهو (آمدن تیر بر سنگ)

بر سنگ آمدن ناخن مصدر اصطلاحی بهار و انند ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که صاحب بحر و بهار (ناخن بسنگ آمدن) را در ردیف نون بمعنی امر نا ملائم پیش آمدن نوشته و سندش هم همدرا نجا می آید عیبی نیست که در انجا موحده بمعنی کلمه بر مستعمل شده هر دو یکی است (اردو) ناگوار بات پیش هونا

بر سنگ خوردن پیکان مصدر اصطلاحی از قبیل (بر سنگ آمدن تیر) است که گذشت یعنی بی نتیجه و لاحاصل شدن کاری و این کنایه باشد (ظهوری ؎) گرم خونی بین که پیکان خدنگش هر کجا ؎ خورده بر سنگ از شرارش نیزه بالا آتش است ؎ (اردو) دیکهو بر سنگ آمدن تیر -

بر سنگ خوردن سر مصدر اصطلاحی - بهار و انند ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (۱) بمعنی حقیقی است که افتادن سر بر سنگ باشد و (۲) مبتلای تکلیف و درد

شدن که حاصل معنی اوّل است و کنایه (محمد قلی سلیم ؎) بعشق از بس سر من خورده بر سنگ ؎ کند دائم چو پای ره روان درد ؎ (اردو) (۱) سیر پتھر سے ٹکرانا (۲) مبتلای تکلیف اور درد ہونا

بر سنگ راندن مصدر اصطلاحی. بقول بهار معروف مؤلف عرض کند که خلاف محاوره و تا آنکه این را مضاف لسوی چیزی کرده سند استعمال پیش نکنند اعتبار ندارد شاید اگرچه بظاهر مرادف (بر سنگ زدن) است ولیکن بر سنگ راندن شمشیر یا چیز دیگر همان وقت درست شود که سند استعمال بدست آید (اردو) پتھر پر چلانا.

بر سنگ زدن مصدر اصطلاحی. بقول وارسته و بهار (۱) دلیرانه ظاهر کردن و گفتن. مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این چیزی را بر سنگ زدن است که آوازی می کند و ظاهر شود از همین معنی حقیقی که برنشان سوم می آید این کنایه پیدا شده است بجائی که اضافت این لسوی را دعوی و صرف و امثال آن کنند (صائب ؎) شیشه ام می شکند در جگر از حرف درشت ؎ باز تا دشمن دل سخت چه بر سنگ زده است ؎ (واله ؎) بی آئینه بر سنگ زند راز دو عالم ؎ این طوطی مست از شکرستان که جسته است ؎ (سالک یزدی ؎) کوه کن بیجاز ندبر سنگ یکیک راز دل ؎ صورت شیرین چه میداند زبان تیشه را ؎ (یحیی کاشی ؎) تا چها بر سنگ می زد خسرو ادعای عشق ؎ کوهکن میداد اگر یکدم بدستش تیشه را ؎ (وحید ؎) گرفت جای دران بزم شیشه دل را زم ؎ چها بسنگ دگر پیش یار من زده باشد ؎ حاصل این است که آنچه بلا اضافت استعمال این یافته میشود دران هم سخن یار آزو امثال آن محذوف می باشد

چنانکه (حسن بیگ رفیع ه) اگر نیم زشیشه
چیه برسنگ می زند ؛ می دانم این قدر که
بر آهنگ می زند ؛ مخفی مباد که از کلمهٔ چه
در مصرع اول چه سخن و چیه راز مراد است
بالجمله محققین بالا بر نزاکت استعمال غور نفرموده اند
فضائل (اردو) کسی بات یا دعوے یا
راز وغیره کو دلیری کے ساتھ کہنا اور ظاہر کرنا
(۲) برسنگ زدن ۔ بقول خان آرزو در
چراغ) بمعنی تہمت بستن و دروغ گفتن
(وحید ه) همچو نقش سنگ از آئینهٔ آن
دل نرفت ؛ هرچه بهر ما رقیب سنگدل بر
سنگ زد ؛ وارسته برسنگ می زند که بعض
اغره که بمعنی تهمت کردن نوشته اند محض
تهمت است و سند بالا را متعلق بمعنی اول
کرده است مؤلف عرض کند که با مخالفت
خان آرزو اتفاق داریم زیرا که چیزی که
آن را کسی دلیرانه ظاهر کند و می گوید لازم

نیست که دروغ باشد و جا دارد که سخن راست
یار از باشد و انچه رقیب نسبت عدوی خود
پیش یار ظاهر می کند تهمت و ناراست بود
نه واقعهٔ اصل پس وارسته برنزاکت معنی
شعر خورنکرد و ذوق سخن نداشت که برخان
آرزو اعتراض ملیح کرد ۔ مخفی مباد که در اینجا
هم اضافت (برسنگ زدن) بسوی سخن
و آرزو امثال آن است و اشارهٔ ظاهر چه
بسوی همان یعنی هر سخن ۔ (اردو) تہمت
کرنا ۔ جھوٹ کہنا ۔
(۳) برسنگ زدن ۔ بقول بهار بمعنی شکستن
چیزی برسنگ حقیقت است چون بیضه و شیشه
و مانند آن (عرفی ه) روبیضه را بسنگ زن
ای هدهد بهشت ؛ که برشاخ سدره جا
مخواه ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است
و اشارهٔ این بر معنی اول هم کرده ایم و مراد
ازین معنی حقیقی شکستن است و بس (اردو)

پتھر پر مارنا توڑنا۔ پھوڑنا۔

(۴) برسنگ زدن۔ بقول بہار بمعنی عیار گرفتن (میر خسرو ؎) برسنگ زن عیار زری را کلی است زرد ؎ چون در ترازو خردش برکشیدہ ایم ؎ (انوری ؎) خاک پایش را زغیرت آسمان برسنگ زد ؎ پایگاہ چرخ موزون نامعدل می رود ؎ گفت صراف قضا ای شیخ اگر ناخدمتم ؎ در دیار ما بصرف فرق فرقد میرود ؎ مؤلف عرض کند کہ برای این معنی ہم اضافت (برسنگ زدن) بسوی چیزی لازم است چنانکہ (برسنگ زدن عیار وغیر ذلک) وظاہر است کہ برای دریافت عیار زر و نقرہ و امثال آن را برسنگ محک می زنند (اردو) کسوٹی پر رکھنا کسنا۔ لگانا۔ بقول آصفیہ عیار کرنا کا ترجمہ۔ مہک پر گھسکر سونے چاندی کا کس دیکھنا۔ سنگ زرکش کے وسیلہ سے کھوٹا کھرا پرکھنا۔ جانچنی دیکھنا۔

(۵) برسنگ زدن۔ بقول بہار بمعنی تیز کردن تیغ و خنجر و امثال آن (ارادتخان واضح ؎) برسنگ محک زد نگہش تیغ تغافل ؎ اے غرم زدل ثمردہ رسان اہل وفا را ؎ (عبدالعزیز عزت ؎) صدائی برنمی خیزد دم بسمل زنخچیرش ؎ مگر زد آن شکار افگن بسنگ سرمہ تشمیرش ؎ (خواجہ سلمان ؎) چون زند برسنگ تیغ آن شوخ خوش می آیدم ؎ آب چون غلطد بروی سنگ گردد خوشگوار ؎ (میر خسرو ؎) حصارت سرچنان برآسمان برد ؎ کہ زد خورشید تیغ خویش برسنگ ؎ مؤلف عرض کند کہ برای این معنی ہم اضافت (برسنگ زدن) بسوی تیغ و خنجر و امثال آن لازم است و از مجرد (برسنگ زدن) این معنی اصلا پیدا نمی شود (اردو) پتھر چٹانا دیکھو برسنگ راندن۔

بر سنگ فسان خوردن و نشستن تیغ و مانند آن مصدر اصطلاحی بقول بحر تیز شدن شمشیر و مانند آن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) تلوار یا اسکے مماثل اسلحہ کا تیز ہونا۔

بر سنگ کشیدن خنجر و مانند آن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر تیز کردن آن مؤلف عرض کند کہ (بسنگ کشیدن خنجر و مانند آن) ہم بہمین معنی می آید و سندش ہم ہمدرانجا مذکور شود۔ مجرد موحدہ درانجا بمعنی کلمۂ بر است موافق قیاس باشد (اردو) سان چڑہانا۔ لگانا۔ بقول آصفیہ سان کے ذریعہ سے تیز کرنا۔ تیز چڑہانا (ذوق ؎) قتل کو کس کے چڑہائی تیغ تو نے سان پر یہ اترے ہے آنکھوں میں زخموں کے مرے خون دیکھکر ؎

بر سنگ نشاندن مصدر اصطلاحی بقول انند کنایہ از خوار و بی اعتبار کردن و ہمۂ اسنادش متعلق بہ (بر سر سنگ نشاندن) کہ بجایش گذشت۔ موافق قیاس است و صراحت کافی ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بر سر سنگ نشاندن۔

بر سنگ نشستن مصدر اصطلاحی بقول بحر (۱) زبون گشتن و (۲) معذب شدن مؤلف عرض کند کہ لازم مصدر گذشتہ و مرادف (بر سر سنگ نشستن) کہ بجایش گذشت موافق قیاس است (اردو) دیکھو (بر سر سنگ نشستن)

بر سو استعمال بقول سروری بہ راء و سین مہملتین بوزن بذخو بمعنی بالا (ابو شعیب صالح ہروی ؎) از فرو سو گنج و از بر سو بہشت ؎ سوی سیمین میان ہر دو حد ؎ مؤلف عرض کند کہ مقابل (فرو سو) و قلب اضافت سوی بر کہ بمعنی طرف بالاست یعنی بالا (اردو) اوپر

بر سوائی کشیدن کار مصدر اصطلاحی۔ نوبت

برسوائی آمدن ورسواشدن (ظہوری ؎) کار مجنونان برسوائی کشید پ عشوہ وپنہان نمی آید	دگر پ (اردو) رسوائی کی نوبت آنا۔ رسوا ہونا۔

برسولہ بقول سروری وجہانگیری وبرہان وناصری وسراج بسین مہملہ ولام بروزن مرغولہ قرصی مرکب از جوز وبزر باذ و بنگ ودیگر ادویۂ حارّہ (نزاری ؎) روح مرا عصای صافی است پ نہ معاجین وبنگ وبرسولہ پ صاحب جامع این را معجونی گفتہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است یکی از معاصرین عجم باما گفت کہ برسول در فارسی قدیم نام معجونی است کہ از تریاک ساختہ می شود وہای نسبت در آخرش زیادہ کردہ این معجون خاص را نام کردند ما می گوئیم کہ قولش قرین قیاس است وجا دارد کہ مرکب از برس باشد بقول ساطع بزبان سنسکرت نام معجونی است مسکر کہ از افیون می سازند وصاحب منتہی برس فرماید کہ معجون البرش است نوعی افیون وتلہ در فارسی زبان بہ لام مفتوح باہای ہوز شراب انگوری ودرخت صنوبر و (ول) بہ واو مفتوح ولام یعنی شگوفہ وشگوفہ انگور خصوصاً پس جا دارد کہ این معجون مرکب باشد بانوع افیون وشگوفہ انگور وہای ہوز در آخرش از برای نسبت باقی حال این معجون مرکب را با تریاک وانگور تعلق می نماید آنانکہ صراحت بجزای این کردہ اند نقل کنند از حقیقت این خبر ندارند چنانکہ از ما خذ ظاہر می شود واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) ایک معجون مرکب کا نام فارسی مین برسولہ ہے جو جوز اور بنگ وغیرہ ادویۂ حارّہ سے بنائی جاتی ہے یا افیون اور انگور سے۔ مؤنث۔

(۱) **برسیا** بقول ناصری وانند بجوالۂ تحفہ۔ نام گیاہی کہ منسوب آن بلاد بابل وکوفہ می باشد

و بی شگوفه و گل تخم کند و در اول تموز می رسد و عرق آن بوی قرنفل می دهد و در خواص مثل (بادرنجبویه) مؤلف عرض کند که بخیال ماهر دو محققین بالا (برسیان) و (برسیانا) را (برسیا) نوشته باشند یا (برسیا) مخفف (برسیان) است بای حال

(۲) برسیان | نام نباتیست - صاحب برهان ذکر (۳) کرده گوید که رستنی باشد که تخم آن

(۳) برسیانا | مانند کرفس است علت جرب را نافع و صاحب انند همین رابه های موز عوض الف (برسیانه) نوشته و صاحب محیط به (برسیان) فرماید که در آخر این با اضافه الف نیز آمده و این اسم فارسی زبان است و گویند اسم یونانی بقله طبیه - بالجمله نباتیست بی شگوفه و گل و تخم آن در عظم شبیه به بادرنگ - در اول تموز بهم رسد و بر زمین بابل که حوالی کوفه است بسیار می روید - معتدل در حرارت و رطوبت - گویند گرم و خشک - بوئیدن و آشامیدن آن مطیب نفس و مقوی دماغ و روح نفسانی و تیز کننده بصر و محلل ریاح و مسهل اخلاط و مقوی جگر و منافع بسیار دارد از ادویه غیر مشهوره (اردو) برسیان - ایک پودے کا نام ہے جس کا مشہور نام دوسری زبان مین معلوم نہ ہوسکا اور بقول بعض بقلہ طیبہ اس کا عربی ترجمہ ہے -

برسیخ زدن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر و بهار و انند بمعنی برسیخ کشیدن (شیخ شیراز ؒ) بهیم بیضه که سلطان ستم روا دارد بهار نند لشکر بانش هزار مرغ برسیخ ها - مؤلف عرض کند که گوشت پنجیر را برای بریان کردنش برسیخ نهادن و مرادف برسیخ کشیدن (اردو) سیخ پر لگانا - بقول آصفیه کباب لگانا - کباب بھونا -

برسیخ کشیدن | مصدر اصطلاحی - بقول بهار

مرادف بر سیخ زدن (صائب ؎) دل می طپد
بخون ز تمنای خویشتن ؎ بر سیخ می کشد رگ
خامی کباب را ؎ (میر یحیی شیرازی ؎) چون
بیاد کباب آہ کشد ؎ گوشت بر سیخ از نگاہ کشد
؎ (میرزا معز فطرت ؎) در ہمان گرمی کشد بر
سیخ ما نخچیر را ؎ ناوکش راست مصاف او
ناز کردہ است ؎ (اردو) دیکھو بر سیخ زدن

بر سینہ چسپیدن داغ مصدر اصطلاحی
بر سینہ قائم شدن داغ است (ظہوری ؎)
دگر داغ غمش بر سینہ چسپید ؎ چہ شادم مہر بر گنجید
چسپید ؎ (اردو) سینہ پر داغ قائم ہونا۔

بر سینہ دست نہادن مصدر اصطلاحی۔
(۱) بمحاورہ معاصرین عجم بحالت غم صرف کسی است
و (۲) بحق دیگری برای تسکینش (صائب ؎)
بحز اینچہ مرجان نہ پذیرد آرام ؎ چہ بر سینہ
نہی دست پی تسکینم ؎ (اردو) (۱) سینہ پر
ہاتھہ دھرنا۔ بقول آصفیہ کسی صدمہ پر دل کو
تھامنا۔ دلکو تسلی دینا۔ اضطراب خاطر کو
روکنا (ممنون ؎) ہاتھہ سینہ پہ مین دھر
دھر کے بہت بیٹھہ گیا ؎ راہ مین تیری
کیا دل نے یہ ہر گام قلق ؎ (۲) دوسرے
کے سینہ پر ہاتھہ رکھنا تسکین دینا۔

برشن بقول بہار (۱) بوزن خورش و نیز بہ تشدید دوم بمعنی بریدن و بقول صاحب
بحر بذیل بریدن حاصل بالمصدر شد و خان آرزو در چراغ این را آوردہ
مؤلف عرض کند کہ اسم مصدر ہم بمعنی قطع و تراش و آنچہ حاصل مصدر باشد
مرادف بُرندگی مقصود بہار از بریدن ہم ہمین است فارسیان مصدر بریدن
را از ہمین اسم مصدر بحذف شین معجمہ و بزیادت تحتانی مرکب کردند با علامت
مصدری دن و استعمال این بہ تشدید رای مہملہ متصرف محاورہ باشد و بس (خاقانی

ے) چون میغ رسیدی آتش آمیغ ؛ باغرش گوش و برّش تیغ ؛ (ابوطالب کلیم)
شمشیر امتیاز جهان را برش نماند ؛ یک جوهری دروخرف ازهم جدا نساخت ؛ (اردو)
برّش دیکھو براش ۔

(۲) برش ۔ بقول (خان آرزو در چراغ) وبقول ضمیمۂ برہان تراشہ وقاش وبقول بہار بمعنی قاش خربزہ وجز آن مجاز است (میرزا طاہر وحید در تعریف قاش فروش ے)
مرا نیست غیر از غم او خورش ؛ ز دنیا مرا بس بود یک برش ؛ صاحب بحر بذیل بر برین ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مطلقاً بمعنی قاش مجاز بمعنی اوّل است وتخصیص قاش خربزہ مجاز مجاز ولیکن برای معنی مخصوص سند استعمال پیش نشد ۔ مشتاق آن باشیم
(اردو) قاش ۔ بقول آصفیہ ۔ ترکی ۔ اسم مؤنث پھانک ۔ پھل کا طولانی تراشا ہوا ٹکڑا آم یا خربزہ وغیرہ کی پھانک اور بلحاظ معنی خاص خربزے کی قاش ۔

(۳) برش ۔ بقول تحقیق الاصطلاحات بضمّ اوّل وکسر رای مہملہ جای چلہ در گوشۂ کمان وآن را در عربی فرض بہ فا وضاد معجمہ گویند چنانچہ آملی در شرح قانون شیخ رئیس در مبحث تشریح آوردہ (خالص اصفہانی ے) دم شمشیر کجا قامت خم گشتہ کجا ؛ برش این است کہ بالشت کمان است اینجا ؛ مؤلف عرض کند کہ فرض بقول منتخب بمعنی سوفار یعنی سوراخ گوشۂ کمان وسپہ آمدہ پس بخیال ما درین شعر برش بمعنی اوّلش بہتر می نماید وبمعنی فرض خوش نمی نماید بای حال برای این معنی طالب سند دیگر می باشیم (اردو) گوشۂ کمان کا سوراخ ۔ صاحب آصفیہ نے سوفار پر فرمایا ہے کہ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ تیر کا وہ سوراخ

یا سگاف جو تیر کے گز مین جس طرف سے کمان مین رکھتے ہین اُس جانب ہوتا اور اسے چلاتے وقت چلّہ مین رکھکر چھوڑتے ہین۔ دہان تیر۔ تیر کی چٹکی (ذوق ۵) ہے کماندار تری تیر قرہ تشنۂ خون ہے منہ کہلا رہتا ہے اس واسطے سوفارون کا ہے

(۴) برش۔ بقول فدائی کہ از معاصرین عجم بود آنچہ بتازی جزر نام دارد و آن دور شدن آب دریاست از لب دریا رو بہ توی دریا چنانکہ باز بسوی لب دریا برمی گردد و آنرا کشش می گویند (برش وکشش) جزر و مد باشد مؤلف عرض کند کہ قول فدائی اعتبار را شاید و ہیچ ضرورت سند ندارد (اردو) جزر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بھاٹا سمندر کے پانی کا اُتار۔ بخلاف مد یا جوار۔

(۵) برش۔ بہ کسر اوّل بتحقیق ما اسم مصدر برشتن کہ بکسر تین بمعنی بریان کردن و بریان گردیدن بر آتش می آید و معنی لفظی این کباب کہ ترجمۂ آن در عربی شوی باشد حسیف است محققین فارسی زبان این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم بر زبان دارند و حاصل بالمصدر (برشتن) ہم (اردو) کباب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ کوئلون پر بھنا ہوا گوشت۔ دکن مین بہناوٹ۔ حاصل بالمصدر ہے (بھنا) کا اور صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے اردو کے محاورہ مین بہناوٹ کو بھناہی کہتے ہین۔

برشاخ آہو	اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات یعنی وعدۂ دروغ و نیز معدوم را موجود نمودن صاحب مؤید بحوالۂ ادات گوید کہ معدوم را موجود نمودن بہ دروغ و خیرہای بی بنیاد و وعدۂ دروغ است و فرماید کہ این ضرب مثل است جائیکہ حصول

مقصود ممکن نیست و وصول بمراد متعذر است زیرا که شاخ آهو خالی از برگ و بار است و حاصل ازان خار خار (الخ) چنانکه (ع) برات عاشقان بر شاخ آهو صاحب اند نقل نگارش مؤلف عرض کند که ما صراحت کافی برین مثل کرده ایم که گذشت و مجرد (بر شاخ آهو) را بغیر ترکیب مزید اصطلاحی ندانیم محققین بالا غور نکرده اند (اردو) جھوٹا وعدہ مذکر۔

برشان بقول برہان و جہانگیری و جامع برورن افشان بمعنی امت مطلقاً از ہر پیغمبر که باشد مؤلف عرض کند که ما صراحت ماخذ این بر معنی سوم برسان کرده ایم که به سین مہملہ گذشت و خبر نیست که این مبدل آن باشد که سین مہملہ بدل شد به شین معجمہ چنانکه کستی و کشتی (اردو) دیکھو برسان کے تیسرے معنے۔

برشت بقول مؤید بحوالہ قنیہ بکسر تین بمعنی بریان که در روغن بریان کنند صاحب ہفت ہم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که محققین بالا بر اصل حقیقت و ماخذ این غور نکرده اند در استعمال. این بدون ترکیب نیاید چنانکه (نیم برشت) و امثال آن و این مخفف برشته است بحذف های موز بمعنی مفعولی از مصدر (برشتن بکسر اول و دوم) دیگر ہیچ به تحقیق ما از معاصرین عجم خصوصیت روغن ندارد مخفی مباد که ماضی مطلق ہم از مصدر مذکور است (اردو) گھی مین تلا ہوا۔ بہنا ہوا

(الف) **برشتر نشستن** مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر کنایه از آشکارا شدن چیزی که اخفای آن مقصود باشد خان آرزو در سراج گوید که ---

(ب) **برشتر نشستن و سر بسایین کردن** بمعنی کار آشکارا پنہان کردن صاحب

جهانگیری در ملحقات هم ذکر مصدری کرده است که موافق خیال خان آرزو است و از کلام مولوی معنوی استناد کرده که ما بر مصدر مرکب (برا شتر سرفرو کردن) نوشته ایم و خیال خود را هم همدرانجا ظاهر کرده ایم و این بمعنی حقیقی خودش باشد مرادف (برا شتر نشستن) و معنی اصطلاحی پیدا نمی شود تا آنکه با مصدر دیگر مرکب نه کنیم یعنی

(ج) **برشتر نشستن و سرفرو کردن** صاحب رشیدی هم ذکر (ب) کرده از کلام مولوی معنوی استناد می فرماید حیف است از محققین بالا که غور بر لفظ و معنی نکرده اند (اردو) دیکھو برا شتر نشستن و سرفرو کردن۔ جو گذرا ہے۔

برشتن بقول بحر بکسر تین (ا) بریان کردن و بریان گردیدن بر آتش و فرماید که کامل آنرا تصغیر و مضارع این برید و گوید که (برشته بدیان و هرچه مرغوب و محبوب باشد) از همین مصدر صاحبان نوادر و موارد و بهار و انند بر معنی متعدی قانع مؤلف عرض کنند که برشت که بمعنی پنجیدن گذشت۔ اسم مصدر این فارسیان بزیادت علامت مصدر تن در آخرش مصدری ساخته اند و بقاعدهٔ فارسی مضارع این برشتد ولیکن در استعمال فارسیان برید بالکسر و فتح تحتانی مضارع است و این دلیل آنست که بریدن بکسر تین هم بهمین معنی آمده ولیکن استعمالش متروک و یادگارش در مضارع باقی ماند و همین قدر کار قیاس است و متقنین فارسی که از مصدر برشتن۔ برید را مضارع گرفته اند نسبت آن گویند که شاذ است (کذا فی تحقیق القوانین) و حقیقت این همین قدر معلوم می شود که (بریدن) بکسر تین مصدری بود بمعنی (برشتن) که استعمالش ترک شد و از مضارع

این برید نشانش باقی ماند وحقیقت این مصدر را بر(بریدن) بیان کنیم که می آید(صائب ؎) زدود داغ محبت سرشتہ اند مرا ؎ در آفتاب محبت برشتہ اند مرا ؎ (اردو) بھونا بقول آصفیہ بریان کرنا۔ بھنّا بقولہ بریان ہونا۔

(۲) برشتن۔ بقول نوادر وموارد یکسر تین بودادن مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم مصدر این ہم ہمانست کہ بر معنی اوّل ذکرش کردہ ایم کہ کباب ہم بومی دہد واین معنی بر سبیل مجاز باشد از معنی اوّل (اردو) بودینا۔

(۳) برشتن۔ شامل بر ہمۂ معانی مصدری برشتہ کہ اسم مفعول ہمین مصدر می آید بسبیل مجاز در لغات ہمین مصدر (اردو) دیکھو برشتہ جسکے تمام مجازی معنون کا یہہ مصدر ہے (۲۹۵۷)

برشتہ بقول سروری یکسر باورا (۱) بریان کردہ وبقول بہار وسراج بریان کردہ شدہ وبقول سراج بودادہ صاحب ضمیمہ برہان گوید کہ بریان کردہ وبریان گردیدہ مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول مصدر (برشتن) کہ گذشت بمعنی حقیقی اوّلش (حکیم زلالی ؎) دیگر من وآن شعلہ کہ برخوان برشتہ ؎ تسبیح کنندش ہمہ مرغان برشتہ ؎ در جوش در آفگند ؎ دگر مطبخ حسنش ؎ صحرای غزل را زغزالان

برشتہ ؎ مخفی مباد کہ (خوان برشتہ) مراد از خوانی است کہ شامل بر انواع برشتہ باشد وخوانی کہ بوی از و آید متعلق بمعنی اوّل و دوم برشتن۔ (ولہ ؎) بر سفرۂ لخت جگر وخوان دل ریش ؎ با داغ دو رویہ ہمہ مہمان برشتہ ؎ مخفی مباد کہ مہمان برشتہ مرکب اضافی است نہ توصیفی (اردو) بھونا ہوا۔ بھنا ہوا۔ بودار۔

(۲) برشتہ۔ بقول بہار ہر چیز کہ بغایت مرغوب

ومحبوب باشد و اسنادیکه از کلام حکیم زلالی پیش کرده است طوفان بی تمیزی را ماند که هیچ اعتنا بر ادعای خود نکرده و حاطب اللیلی را بکار آورده ما از اسنادش (دیوان برشته) و (آن برشته) و (خوبان برشته) را برای ایمعنی اخذ کرده ایم و این معنی مجاز معنی اول است که کباب برشته. مرغوب طبع می باشد پس فارسیان بر سبیل مجاز لفظ (برشته) را بمعنی مرغوب ومحبوب برای غیر غذا هم استعمال کرده اند. (حکیم زلالی ه) توحید خدائیست که گل داره وخواند ۴ در خون دل مرغان همه. دیوان برشته ۴ (وله ه) در کار شکر خنده عاشق همه کردیم ۴ حسنی که به مجلس بود از آن برشته ۴ از گرد رهش داد زتغییر نشانی ۴ رنگی که برشته است بخوبان برشته ۴ (اردو) نهایت مرغوب (محبوب) دیکھو اگدش (۳) برشته. بقول بهار درمند چنانکه (یار برشته) مؤلف عرض کند که مرادش از دلسوز است متعلق بمعنی حقیقی اول که فارسیان بر سبیل مجاز (برشته) را برای غیر غذا هم بدین معنی استعمال کرده اند و بصفت (کسی) آورده اند (واله هروی ه) جز داغ جگر سوز که یاریست برشته ۴ در کس نتوان بست دل امروز که باریست ۴ (اردو) دلسوز. بقول آصفیه درمند. همدرد. خیرخواه. غمخوار.

(۴) برشته. بمعنی سوزدارنده چنانکه (افغان برشته) (حکیم زلالی ه) گل کرد دماغ همه از شعله داغش ۴ غمازی بوی ودم افغان برشته ۴ در آتش و آهم من گریان برشته ۴ بر شاخه در دشت گل خندان برشته ۴ خاموشی هم از چنگ جگرسوز شد آهنگ ۴ قانون نوا را رگ نالان برشته ۴ مؤلف عرض کند که در شعر اول (افغان برشته) مرکب توصیفی است

(۵۸۴۵)

یعنی فغان و نالهٔ که سوز دارد و در شعر دوم (شخص برشته) کنایه از عاشق که سوز عشق دارد و در مصرع دوم (گل برشته) متعلق به معنی پنجم است که می آید و در شعر سوم (رگ برشته) هم بمعنی رگ و تاری که در آوازش سوز و درد باشد. و این معنی هم متعلق به معنی حقیقی اول است برسبیل مجاز که فارسیان (برشته) را برای غیر غذا هم استعمال کرده اند

(ظهوری ؎) خام سوزی شد است پروانه ☆ از ظهوری برشته تر مائیم ☆ (اردو) صاحب سوز و گداز جس کا دل جلا اور بھنا ہو۔

(۵) برشته۔ بمعنی روشن و سرخ و گلگون چنانکه (چهرهٔ برشته) و (رخ برشته) و امثال آن۔ بهار گوید که (چهرهٔ برشته) کنایه از چهرهٔ آتشین است مؤلف عرض کند که مراد ازین و این هم مجاز معنی اول است که چیزی که برنیان شود سرخ گردد از همین علل فارسیان بر سبیل مجاز (برشته) را بدین معنی برای غیر غذا هم استعمال کرده اند صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید که چهرهٔ برشته چهرهٔ که حسن شوخ دارد۔

(صائب ؎) سمن بران لب آبدار چون گهر اند ☆ بچهره از جگر عاشقان برشته مراند

(ولہ ؎) اگرچه لاله بسی هست نوبهاران را ☆ ز چهرهٔ تو ندارد برشته تر لاله ☆ (کلیم ؎) ز لالی ؎) هرگاه که در خرمن و گلگون از خط امد ☆ فرش است براهش رخ خوبان برشته ☆ افروخت ز خامی سخن مطلع دیگر ☆ چون شعله برق فروزان برشته ☆ داده ز گهر آب بتاب سخنانم ☆ آن حقهٔ یاقوت بدخشان برشته ☆ خان آرزو در سراج فرماید که بمعنی حسن شیرینی گلگون است و آن را تنه برشته هم گویند ما می گوئیم که تعریفش بر (برشته تنه) می آید و بر مجرد معنی (برشته) ذکرش بیکار است (اردو) روشن۔ لال۔ گلگون۔

(۶) برشته - بمعنی سوخته چنانکه (جگر برشته) و (دل برشته) و (جان برشته) سند جگر برشته از صائب بر معنی پنجم گذشت (سراج الدین راجی ؎) تنی با شیرهٔ محنت سرشته ۔ دلی در آتش فرقت برشته ۔ (حکیم زلالی ؎) نو نوزده ام شاخ سمن بر سر توحید ۔ از جسم کهن ساخته و جان برشته ۔ در هر چمنی تجربه داغش کردم ۔ دیدم ز شقائق سر و دامان برشته ۔ مؤلف عرض کند که این هم مجاز معنی اول است که از برشتن سوختگی پیدا می شود (اردو) جلا ہوا - جیسے جلا ہوا دل اور جگر یا جلا ہوا سامان -

(۷) برشته - بمعنی صاف و پاک و خالی از زوائد بالائی چنانکه (میدان برشته) مؤلف عرض کند که چیزی که برشته باشد از زوائد بالائی صاف و پاک و خالص می شود همچنان میدانیکه از خس و خاشاک و درختان پاک و صاف باشد آنرا فارسیان بر سبیل مجاز (میدان برشته) گفته اند و این هم متعلق به معنی اول است (حکیم زلالی ؎) بکشاد دلم دامن میدان برشته ۔ بر خنجر دو دانگن مژگان برشته ۔ (اردو) صاحب و پاک - ستھرا - زوائد بالائی سے خالی -

(۸) برشته - بمعنی تاب داده شده بر آتش چنانکه (مژگان برشته) و سند این از زلالی بر معنی هفتم مذکور شد (ولہ ؎) از تیر و کمانش که جگر سوختگانند ۔ ز خیلیت نهان غمزهٔ مژگان برشته ۔ مؤلف عرض کند که اسلحهٔ آهنین را بر آتش تاب دادن هم گویا بر شتن آنست فارسیان بر سبیل مجاز برشته را بدین معنی استعمال کرده اند که مجاز معنی اول است (اردو) آتش پر تاؤ دیا ہوا -

(۹) برشته - بمعنی چست و درست همچون (سپاهان برشته) (حکیم زلالی ؎) بر درگه

شکرش سخنانند شکرزار کہ پرشور و نمک
خوردہ سپاہان برشتہ کہ مؤلف عرض کند
کہ کباب بعد از انکہ برشتہ شود چست و درست
می شود۔ فارسیان بسبیل مجاز سپاہان چست
و درست را بصفت برشتہ استعمال کردہ اند
و این ہم مجاز معنی اول است (اردو)۔
چست اور درست۔
(۱۰) برشتہ۔ بمعنی حرکت کنندہ و جوش زدہ
و جوشندہ چنانکہ (ماہی برشتہ) و (عثمان برشتہ)
(حکیم زلالی ؒ) خوناب کفش کردہ نگارین
کف و کلکم کہ نالیدہ بہم ماہی و عثمان برشتہ
کہ مؤلف عرض کند کہ چون گوشت و غیر ذلک
را در روغن بر آتش برشتہ کنند روغن از
گرمی آتش جوش می زند و چیزی کہ در وست
ہمچون ماہی در آب حرکت می کند پس فارسیان
ماہی و عثمان ہر دو را بصفت برشتہ استعمال
کردند کہ سیر ماہی در آب ہم ہمچنان است

کہ بحالت برشتنش در روغن و (عثمان برشتہ)
کنایہ از بحر جوشندہ ہمچو روغن جوشندہ بحالت
برشتن چیزی۔ دیگر ہیچ (اردو) تہ کرتا ہوا
جیسے مچھلی پانی مین تہ کرتی ہے یا پھڑکتا ہوا
جیسے مچھلی پھڑکتی ہے اور جوش مارتا ہوا
موج زن۔ جیسے "جوش مارتا ہوا اور موجزن سمندر"
(۱۱) برشتہ۔ بمعنی چاک زدہ و چاک شدہ۔
(حکیم زلالی ؒ) دامان شقائق بمن از دور
خبر داد کہ از چاک دل لالہ گریبان برشتہ کہ مخفی
مباد کہ گوشت و غیر ذلک در عالم برشتن
پارہ پارہ می شود و شقوق ہم پیدا می کند
پس فارسیان از ہمین واقعہ۔ برشتہ را بر
سبیل مجاز بمعنی چاک زدہ و چاک شدہ
بصفت گریبان استعمال کردہ اند (اردو)
چاک زدہ۔ پھٹا ہوا۔

برشتہ تہ اصطلاح۔ بقول بہار و انند چیزے
کہ (۱) تہ او برشتہ شدہ باشد۔ خان آرزو

در سراج بذیل برشته گوید که (حسن ته برشته) بمعنی حسن سبز ته گلگون است مؤلف عرض کند که فارسیان بصفت جام شراب و حسن (برشته ته) را استعمال کردند که چون شراب در جام انداز ند در ته جام جوش می زند چنانکه در برشتن گوشت و امثال آن روغن بر آتش در ته خود جوش زند پس (۲) (برشته ته) چیزی است که در ته او جوش پیدا می شود. این هم مجاز معنی اول برشته باشد که گذشت (حکیم زلالی ۵۲) جام برشته تهش داغ دل لاله زار ؛ ساقی مستانه اش نرگس تکیه عصا ؛ (جام برشته ته) بمعنی ساغری است که در ته آن جوش پیدا شده و اگر سند استعمال (حسن برشته ته) بدست آید چنانکه خان آرزو نوشته توانیم عرض کرد که کنایه از حسنی است که از ته آن سرخی عارض نمایان شود (اردو) (۱) وہ تلی ہوئی یا بھنی ہوئی چیز جسکے نیچے کا حصہ سرخ ہوا ہو۔ مؤنث (۲) تہ مین جوش مارنے والی چیز جیسے تہ مین جوش مارنیوالا دریا یا گرم دودھ یا گرم گھی یا کھولتا ہوا پانی وغیرہ وغیرہ۔

(الف) برشجا

(ب) برشجان

(ج) برشجنا

(د) برشجنان

اصطلاح۔ صاحب جامع بذکر الف و ب گوید که بروزن کربلا و کهکشان نام موضعی است میان ایران و توران و فرماید که بجای جیم خای معجمه نیز آمده صاحبان رشیدی و جهانگیری هم ذکر الف و ب کرده اند صاحب برهان و ناصری بذکر (ج و د) گویند که به جیم عربی عوض خای معجمه هم آمده (خان آرزو در سراج (ج) را آورده و بذیل آن ذکر (الف و د) هم کرده می فرماید که گویا این تصحیف است و صاحب سروری بر (د) قانع مؤلف عرض کند که خان آرزو مسلکی که در تحقیق لغات اختیار کرد بسیار آسان است ما به حدی که تحقیق کرده ایم

(برشخان بشین وخای معجمه ونون در آخر) اصل است مرکب از برش که بمعنی پنجم گذشت و خان بمعنی خانه می آید پس فارسیان (برشخان) بمعنی خانه کباب یعنی سیخ موضعی را نام کردند که باعتبار آب وهوا بسیار گرم است نون آخر تخفیف شده (ج) باقی ماند و (الف و ب) مبدلش که خای معجمه به جیم بدل شود چنانکه (اسفاناخ) و (اسفاناج) (اردو) برشجا و برشجان - برشخا - برشخان - ایک موضع کا نام ہے جو ایران اور توران کے درمیان واقع ہے

برشدن بقول موارد (۱) نشستن و (۲) بالا رفتن (سکندرنامۂ نظامی ۱۲) شد از مهر فرزند فیروزبخت ۔ بدر گنج بگشاد و برشد بتخت ۔ و فرماید که مضارع این (برشود) (فردوسی ۱۲) فرو شد بماهی و برشد بماه ۔ بن نیزه و قبّه بارگاه ۔ صاحب آنند بمعنی دوم قانع مؤلف عرض کند که مصدر مرکب است بالکمه بر بمعنی علی و شدن بمعنی حقیقی آن و معنی این بالا شدن و بلند شدن و به بلندی رفتن و معنی اوّل بیان کرده موارد حاصل آنست که (برشدن به تخت) نشستن بر تخت است (اردو) (۱) بیٹھنا (۲) بلند ہونا بلندی پر جانا

برشدن به تخت مصدر اصطلاحی بمعنی رفتن بالای تخت و کنایه از بر تخت نشستن و عنان شاهی بدست گرفتن ۔ سند این از کلام نظامی بر (برشدن) گذشت (اردو) تخت پر بیٹھنا ۔ بقول آصفیه تخت نشین ہونا حکومت ہاتھ میں لینا ۔ بادشاہ بننا ۔

برشدن بخود مصدر اصطلاحی خود بخود بالا شدن و بلند شدن متعلق بمعنی اوّل برشدن است (انوری ۱۲) چه ظن بری که بخود بر شد آسمان بلند ۔ گهی ز گردش او رو نشیب و گاه عمق ۔ (اردو) خود بخود بلند ہونا

برشدن بگردون مصدر اصطلاحی بلند

شدن بفلک و بالا رفتن (انوری ص) همچو قارون در زمین پنهان کنی بدخواه را گر گمردون برشود همچون دعای مستجاب (اردو) آسمان پر چڑھنا۔ بہت بلند ہونا۔ انتہای عروج۔

برشدن بماه مصدر اصطلاحی۔ مرادف (برشدن به آسمان) سند این از فردوسی بر (برشدن) گذشت (اردو) دیکھو برشدن بہ آسمان۔ (۲۹۶۹)

برشدن دام مصدر اصطلاحی۔ گسترده شدن دام بالای زمین (ظهوری ص) زد تر دام طره برشده است گر از خال دانه بوده است (اردو) دام زمین پر بچھایا جانا۔ (۲۹۷۰)

برشدن دود مصدر اصطلاحی۔ بلند شدن ور سیدن دود است (ظهوری ص) ظهوری غالبا سوزت ندارد آنچنان مغزی بمغزی دود برشد داغ بوی استخوان دارد (اردو) دھوان بلند ہونا پہنچنا۔ (۲۹۷۱)

برشدن سپهر مصدر اصطلاحی۔ بلند شدن

برشدن فلک آسمان۔ سند اول از انوری بر (برشده) می آید (ظهوری ص) فلک از دشمنی خاک نهادان برشد بندهد دست به برخاستن افتادهٔ ما (اردو) آسمان بلند ہونا۔ (۲۹۷۲)

برشده بقول سروری بالا رفته و بلند شده (انوری ص) سپهر برشده را رای او نجنبد خواند میان به بست به جوزا چو بندگان بدو ال مؤلف عرض کند که های هوز که افادهٔ معنی مفعولی کند بر ماضی مطلق برشدن زیادہ کرده اند حیف است از سروری که این را بصورت اسم جامد نوشت (اردو) بلندی پر گیا ہوا۔

برش دید اصطلاح۔ بقول انند و ناصری (بحوالهٔ فرهنگ دساتیر) ترجمهٔ قطع نظر است

صاحب سفرنگ در شرح چارمی فقرہ (نامۂ شت
ساسان نخست) گوید کہ بضمّ بای ابجد وکسر
رای مہملہ وسکون شین وکسر دال ابجد و
تحتانی معروف و دال ابجد دیگر بمعنی قطع نظر
است (و ہو ہذا) زیرا کہ اگر نگہ در روان
ہمرافتہ او کردہ بیرش دید از جزا و از لاد
شایش نیستی نداشتہ باشد بایستہ ہستی است
"، مؤلّف عرض کند کہ برش بمعنی قطع بجایش
گذشت و دید بمعنی مشاہدہ می آید پس این مرکب
اضافی است بمعنی حقیقیش و استعمال این در
فارسی زبان (۱) بمعنی حقیقی است چنانکہ "برش دید
از و کردم" یعنی قطع نظر از و کردم و بگذاشتم
او را و ندیدم بسوی او و باز آمدم از و و (۲)
بمعنی مجازی سوا و غیر او و علاوہ۔ باشد چنانکہ
گویند "برش دید از افلاسش قابلیت او ہم درست
نیست" یعنی ورای افلاس او قابلیت او ہم

درست نیست مخفی مباد کہ معاصرین عجم حالا استعمال
این نمی کنند و (قطع نظر) را بر زبان دارند
(اردو) قطع نظر (۱) تجاہل۔ درگذر کرنے۔
باز آنے۔ جیسے "میں نے اس کے عیبوں سے
قطع نظر کر کے اس سے ملاقات کی" (۲) بقول
آصفیہ۔ علاوہ۔ سوا۔ چھوڑ کر۔ جیسے "اس کے
اخلاق سے قطع نظر۔ قابلیت بھی اچھی نہیں ہے"

برشست یا نشستن مصدر اصطلاحی بقول
ہوا رستہ و بحر و بہار و انند (۱) ہیئای اجتماع شدن
چہ در انحالت برشست یا نشینند (شاعر)
ہرگز نہ شد کہ با تو دو زانو فرو کنم ۔ برپشت پا
نشینم و تا خایہ تو کنم ۔ مؤلّف عرض کند کہ موافق
قیاس است۔ معاصرین عجم بر زبان دارند۔
(۲) بمعنی حقیقی (اردو) (۱) اجتماع پرندگان وغیرہ
میں مرد کی نشست (۲) پاؤں کے پنجوں
پر بیٹھنا۔

برشک بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث لغت فارسی است (۱) بمعنی

شکنجہ و معصر و (۲) تسمہ و تنگ۔ زین بند مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است مجرد قول محققین بالا کہ ہندنژاد ند قیاس را نشاید کہ معاصرین عجم بر زبان مذار [illegible] (اردو) (۱) شکنجہ۔ دیکھو باک (۲) تنگ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ گھوڑے کی پیٹی۔ دکن میں زیر بند بھی کہتے ہیں۔

برشکال اصطلاح۔ بقول بہار فصل باران و فرماید کہ این لغت ہندیست مثل برسات و در فارسی زبان مستعمل (باقر کاشی ؎) فرو زنیکدہ باقر اگر حریف مئی ؟ رسید خم بتہ و برشکال می گذرد ؟ (ابو طالب کلیم ؎) می شادمانی بزم طرب ؟ فراوان تر از آب در برشکال ؟ (طالب آملی ؎) گہی ابر تر و گاہی ترشح گون گہی باران ؟ بیاد چشم سن سنگر ہوای برشکالی ؟ (صائب ؎) تنگی دلہا اگر باشد چنین در برشکال ؟ قطرہ حاشا کہ از دست سحاب آید بیرون ؟ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ اصل این در ہندی بہ سین مہملہ است یعنی برس بمعنی بارش و کال بمعنی موسم و ترکیب آن مثل گیتی خداوند است فارسیان سین مہملہ را معجمہ خواندند صاحب غیاث فرماید کہ مفرس برشکال مؤلف عرض کند کہ بہ شین معجمہ ہم تقول ساطع لغت سنسکرت مرکب از برشا کہ بمعنی باران است و کال بمعنی اجل و وقت و ہنگام ما از تفریس این اتفاق داریم و ضرورت تبدیل سین مہملہ با شین معجمہ باقی نماند (اردو) برشکال بقول آصفیہ۔ سنسکرت۔ اسم مؤنث۔ برسنے کا زمانہ۔ برسات۔

برشکر زدن مصدر اصطلاحی جملہ کردن برشکر و خود را افگندن برشکر و ہمہ تن شتاق شکر بودن (ظہوری ؎) پروانہ ام شبعد ظہوری نمای راہ ؟ آن نیستم کہ ہمچو مگس بر

(۲۹ × ۳)

شکر زنم ہ اگرچہ بخیال مؤلف خصوصیت شکر نباشد و بلحاظ سند مصدر مخصوص قائم شد و ہمین معنی عام از (بر چیزی زدن) ہم پیدا است ولیکن مصادر خاص فرق نازک در محاورہ دارد چنانکہ بر (بر چیزی زدن) بیان کردہ ایم (اردو) شکر پر ٹوٹ پڑنا جھک پڑنا گر پڑنا حملہ کرنا پل پڑنا۔ نہایت خواہش ظاہر کرنا۔

بر شکرش پرگس ریختہ مقولہ بقول ضمیمہ برہان و بحر و ہفت یعنی عاشق و معشوق ہم آمیختہ و بہم پیوستہ مؤلف عرض کند کہ (بر شکر پر گس ریختن) مصدریست و بیان مصدر بہتر است ازین مقولہ۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ولیکن خلاف قیاس نیست کہ نگس عاشق شکر است (اردو) عاشق اور معشوق کا ملجانا۔

بر شکستن بقول جہانگیری و جامع و برہان و رشیدی و سراج و (سروری در ضمیمہ) کنایہ از اعراض کردن و رو تافتن بہار بذکر معنی اول الذکر سند حاصل المصدر پیش کردہ (خسرو ؎) از وی خوشست بر شکنیہا بگاہ ناز ہ و ز خسرو شکستہ فغانہای زار خوش ہ صاحب بحر فرماید کہ رنجیدہ شدن ہم کہ مجاز رو تافتن است (کامل التصریف) و مضارع این بر شکند و بقول صاحب موارد کنایہ از اعراض نمودن و بید ماغ شدن۔ مؤلف عرض کند کہ ضمیر علیہ شکستن بر یادت کلمہ بر بران و معنی حقیقی این بر نشان ہ ہم می آید (اردو) منہ پھیر لینا۔ (دیکھو بر تافتن رو) و (اعراض)

(۲) بر شکستن۔ بقول ناصری مرادف (آستین بر زدن) کہ گذشت یعنی مستعد و آمادہ شدن مؤلف گوید کہ (بر شکستن بانگشتان و بیلستہ) کنایہ ایست از قبضہ کردن پس معنی لفظی

آن آماده شدن بانگشتان است کنایه از قبضه و از همین مصدر اصطلاحی که می آید این معنی پیدا شد (اردو) آماده ہونا۔

(۳) برشکستن۔ بقول موارد برہم خوردن چون (برشکستن مجلس) که در ملحقات می آید مؤلف عرض کند که مزید علیه شکستن است چنانکه بر معنی اول ذکر کرده ایم (اردو) برہم ہونا۔ بقول آصفیه پریشان ہونا۔ گڈمڈ ہونا تتر بتر ہونا۔

(۴) برشکستن۔ بقول موارد بمعنی از هم وا کردن مو ها چنانکه (برشکستن زلف و کاکل) که در ملحقات می آید۔ مؤلف عرض کند که متعدی معنی سوم است یعنی پریشان کردن۔ مزید علیه همان شکستن که ذکرش بر معنی اول گذشت (اردو) کھولنا۔ پریشان کرنا۔

(۵) برشکستن۔ بقول موارد بمعنی شکست دادن چنانکه (برشکستن غنیم را) که در ملحقات می آید مؤلف عرض کند که مزید علیه همان شکستن که به همین معنی بجای خودش می آید (اردو) شکست دینا۔ بقول آصفیه۔ ہرانا۔ پسپا کرنا۔ مغلوب کرنا۔

(۶) برشکستن۔ بقول موارد و بحر۔ ترک دادن و واگذاشتن و برگشتن مؤلف عرض کند که قطع تعلق کردن هم داخل همین معنی (سعدی ؒ) پیام من که رساند بیار مهر گسل ؎ به برشکستی و ما را هنوز پیوند است ؎ (اردو) ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔ پھر جانا۔ قطع تعلق کرنا۔

(۷) برشکستن۔ بمعنی حقیقی شکستن بزیادت کلمه بر بران که مزید علیه آنست چنانکه (برشکستن شاخ) که در ملحقات می آید مخفی مباد که این هم مزید علیه شکستن است بزیادت کلمه بر

بران (اردو) توڑنا۔

(۲۹۷۵) **برشکستن ازطرف** مصدر اصطلاحی بمعنی ترک دادن و واگذاشتن و دوری اختیار کردن ازطرف متعلق بہ بمعنی ششم (برشکستن) (سعدی ع) یکی فتنہ دید ازطرف برشکست (اردو) جانب اور طرف سے دوری اختیار کرنا

(۲۹۷۶) **برشکستن ازکسی** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی اعراض کردن ازو متعلق بمعنی اوّل برشکستن (امیر خسرو ع) ازین شوخی و زین درعم نشستن ؎ ازین زاری و ازوی برشکستن ؎ (مسعود رشید ع) بقول دشمن بدگوی برشکست از من ؎ چہ شد چہ کردہ ام و بہر چہ چرا برگشت ؎ وجہ دارد کہ این را متعلق بہ بمعنی ششم (برشکستن) کنیم (اردو) کسی سے منہ پھیر لینا۔ اعراض کرنا۔ دوری اختیار کرنا۔ پلٹ جانا۔ قطع تعلق کرنا۔

(۲۹۷۷) **برشکستن بہ بیلیتہ** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از قبضہ کردن متعلق بمعنی دوم و صراحت کامل این ہمہ را بجا کردہ ایم مخفی مباد کہ بیلیتہ بمعنی انگشتان بجای خودش می آید (اسدی ع) ؎ بیلیتہ دیبای چین برشکست ؎ بما مورۂ سیم بگرفت شست ؎ (اردو) قبضہ کرنا۔

(۲۹۷۸) **برشکستن بکسی** مصدر اصطلاحی۔ مرادف (برشکستن ازکسی) کہ گذشت (حکیم انوری ع) ؎ مہر من آزرم جوی بسکہ تو در گریخت ؎ خوی تو بیگانہ وار بسکہ من برشکست ؎ مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی اوّل و ششم برشکستن (اردو) دیکھو برشکستن ازکسی۔

برشکستن زلف و کاکل مصدر اصطلاحی بقول انند از ہم وا کردن زلف و کاکل۔ و آنرا بذیل معنی چہارم (برشکستن) ذکر این کردہ۔ (حافظ شیرازی ع) چو برشکست صبا زلف عنبر افشانش ؎ بہر شکستہ کہ پیوست زندہ شد جانش

مؤلف عرض کند که پریشان کردن زلف و کاکل باشد (اردو) زلف و کاکل کو کھولنا پریشان کرنا۔

برشکستن سلام مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل (برشکستن) کنایه از روز بازپسین چنانکه نسقچیان نادرشاه بجرائیان می گفتند که "سلام برشکست بخانهای خود بروید" بهار بذیل (برشکستن مجلس) ذکر این کرده مؤلف عرض کند که این هم متعلق است بمعنی سوم برشکستن۔ (اردو) سلام کا موقع نهونا۔

برشکستن شاخ استعمال۔ بمعنی قطع کردن وشدن شاخ متعلق بمعنی حقیقی شکستن که برزبان هفتم گذشت (انوری ؎) جزم تو ازبس درنگ بیخ خطر پاک سوخت ۔ عزم تو ازبس شتاب شاخ ستم برشکست ۔ مخفی مباد که برای این معنی عام (برشکستن چیزی) هم درست باشد (اردو) شاخ توڑنا۔ ٹوٹنا۔

برشکستن غنیم را مصدر اصطلاحی۔ کنایه از شکست دادن به غنیم۔ صاحب موارد ذکر این بذیل معنی پنجم برشکستن کرده (از سوانح عمری حزین۔ نثر) غنیم را برشکست" ای شکست داد مؤلف عرض کند که مجاز معنی پنجم است (اردو) شکست دینا۔

برشکستن مجلس مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار وسراج پاشیدن صحبت وبقول بحر برپا کنده شدن یاران بعد برخاستن از مجلس۔ صاحب موارد بذیل معنی سوم برشکستن ذکر این کرده (ملا نظیری ؎) مجلس چو برشکست تماشا بما رسید ۔ ما در برزم چون نماند کسی جا بجا رسید ۔ مؤلف عرض کند که کنایه از برهم خوردن مجلس که موافق قیاس است و مزید علیه (شکستن مجلس) (اردو) مجلس توٹنا۔ دکن مین مستعمل ہے۔ مجلس برہم ہونا۔ باقی نرہنا۔

برشکستن معرکه مصدر اصطلاحی۔ کنایه از

(۲۹۷۹)

(۲۹۸۰)

فتح و غلبه حاصل کردن. متعلق به معنی پنجم برشکستن (ظهوری ص) برکج کلهان معرکه داری بسر آمد ؛ بس معرکه ها برشکند طرف کلاهش ؛ مؤلف عرض کند که چون معرکه پریشان شود و برهم خورد نتیجهٔ آن فتح یکی است (اردو) فتح حاصل کرنا ۔ ہونا ۔

برشگافتن | مزید علیه شگافتن است بزیادت کلمهٔ بر بران (ظهوری ص) برکند عیدی سر از هر قطره خون ؛ برشگافی گر دل قربانیان ؛ مخفی مباد که (برشگافتن دل) و (شگافتن دل) بمعنی حقیقی چاک زدن به دل باشد (اردو) چیرنا

برشماباد | مقوله ۔ بقول وارسته و بحر و بهار یعنی لازم باد برشما مراعات و حفظ این امر (خان زمان امانی ص) همچو مینای می از خون دلم مالامال ؛ برشما باد مرا بر سر گفتن سپید ؛ مؤلف عرض کند که هیچ تخصیص از مراعات و حفظ نیست معنی این همین قدر است که (برذمهٔ شماست) مثلاً کسی گفته که (ص) برشما باد که جانم هدف تیر شماست ؛ نگه تیز شما بر سر نخچیر شماست ؛ مقصود آنست که صورت حال که پیش شده است که عاشق بمعرض هلاکت است ضمان این بذمه شماست وبس (اردو) آپ کے ذمہ ہے ۔ آپ ذمہ دار ہین ۔

برشمردن | مزید علیه شمردن است بزیادت کلمهٔ بر بران (انوری ص) هر تیره شبی که ره به روزی نبرد ؛ گردون ز نجاب عمرمن برشمرد ؛ (اردو) گننا ۔ حساب کرنا ۔

برشن | بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول و ثالث و سکون نون لغت فارسی است بمعنی عشق پیچه مؤلف عرض کند که صراحت کامل این بر (ارنج) گذشت صاحب محیط هیچ ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که اسم جامد فارسی زبان است و فاضل این غیر ازین نباشد که بر بمعنی بالاست که گذشت و شن در فارسی زبان ناز و کرشمه را

گویند پس نباتیکه بالا درخت ناز و کرشمه کند عشق پیچ است و بس (اردو) دیکھو ارغج۔

برشوریدن بقول شمس در غضب کردو جوشید **مؤلف** عرض کند که (برشوریدن) فریدعلیه (شوریدن) است که بجای خودش می آید۔ پس این ماضی مطلق آن۔ موافق قیاس است مشتاق سند استعمال باشیم وتحقیق کامل بر (شوریدن) می آید (اردو) دیکھو شوریدن۔

برشوم بقول برہان و انند و ہفت بروزن موسوم بلغت اہل نجد نوعی از خرمای خشک **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیهٔ این چنین نباشد که بر بمعنی بار گذشت و شوم لغت عرب است که فارسیان بمعنی منحوس استعمال کنند کذا فی الغیاث پس مراد از (بار منحوس) خرمای خشک باشد (اردو) سوکھی کھجور۔ مؤنث۔

برشهی بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح شین معجمه و کسر ہا لغت فارسی است (۱) بمعنی موی نرم و ملائم که بر جناح مرغان باشد و فرماید که (۲) بمعنی جناح مرغ نیز آمده **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال این پیش شود توانیم قیاس کرد که اصل این (پرشهی) به بای فارسی باشد از قبیل شهپر که اولین بال جانوران پرنده است که بجایش می آید و بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب وجادارد که شهپر جناح را بدین نام موسوم کرده باشند و معنی دوم مجاز آن۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین بالاغیر از اہل زبان پس طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) پرندون کے پکہ کے نرم اور ملائیم پر۔ مذکر (۲) پکہ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ پنکھ۔ بازو۔ پر۔ پکش۔

برشی بقول شمس بمعنی برشجان که بجایش گذشت و فرماید که لغت فارسی است محققین

دیگر و معاصرین عجم ازین ساکت مؤلف قیاس کند که برشجا بدون نون هم به معنی برشجان است که حقیقت آن همدر انجا مذکور پس محقق غیر محتاط (برشجا) را بدون نقطه جیم عربی (برشی) خوانده باشد که مشابهت لفظی دارد و با حال طالب سند باشیم (اردو) دیکھو برشجا۔

برشیان دارو اصطلاح۔ بقول برہان و انند بهجت بکسر ثالث و تحتانی بالف کشیده و به نون زده دارویست که آن را سرخ مرد گویند و بعربی (عصا الراعی) صاحب محیط ذکر این کرده بر (عصا الراعی) حواله کند و مابحث کامل این بر (بخشجات) کرده ایم و نسبت وجه تسمیهٔ این جزین متحقق نمی شود که برشیان مبدل برشجان است که نام مقامی است جیم عربی بدل شده بتحتانی چنانکه کالجوش و کالیوش و عجبی نیست که این نبات در برشجان به دارو مستعمل می شود نسبت این هم همان مقام باشد۔ قلب اضافت است و بس (اردو) دیکھو بخشجات۔

برشیان زدن بقول شمس بالفتح تخصیص و تحسین کردن مؤلف عرض کند که همین مصدر بنای فارسی بجای خودش می آید بمعنی برباد دادن و صراحت ماخذش همدر انجا کنیم و در ینجا همین قدر کافی است که محقق بی تحقیق مصدری دیگر را بتصحیف نوشته است معاصرین عجم بزبان ندارند و محققین مصادر ازین ساکت بدون سند استعمال اعتبار را نشاید که هیچ ماخذ هم بدست نمی آید (اردو) تخصیص کرنا تحسین کرنا۔

برشیر نر زین نهادن مصدر اصطلاحی بقول سروری و جهانگیری (در ملحقات) و شیدی و برہان و بحر و سراج کنایه از نهایت غلبه و افزونی کردن (سعدی ؒ) گدائی که برشیر نر

زین نہد ہ ابو زید را اسپ و فرزین نہد ہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و بہتر آنست کہ کنایہ گیریم از (دشمن قوی را مطیع کردن)۔ (اردو) غالب آنا۔ قوی دشمن کو مطیع کرنا۔

برصحرا افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول واسطہ و بحر کنایہ از ظاہر شدن (حیاتی گیلانی ے) قصہ گل می کند و راز بصحرا افتد ہ آہ اگر باد صبا نہ ما بکشاید ہ مؤلف عرض کند کہ این مخصوص می نماید بہ راز و امثال آن یعنی سخن و استعمال این با غیر آن از نظر ما نگذشت (اردو) ظاہر ہونا۔ افشا ہونا۔

(الف) برصحرا افگندن مصادر اصطلاحی۔

(ب) برصحرا نہادن بہار نسبت ہر دو گوید کہ کنایہ از غایت آشکارا کردن و شہرت دادن است (شیخ شیراز ے) مجال صبر تنگ آمد بہ یکبار ہ حدیث عشق برصحرا فگندم ہ (کمال اسمٰعیل ے) بہ نیم جرعہ کہ از ساغر ہوا بکشید ہ نہاد خاک ہمہ راز خویش بر صحرا ہ صاحبان بحر و جامع و برہان و (سروری و ناصری در ملحقات) ذکر ترکیب کردہ اند (شاعر ے) ہر ان راز یکہ بر صحرا نہادیم ہ تو زیبا بین کہ ما زیبا نہادیم ہ (شیخ عراقی ے) تا کمال علم او ظاہر شود ہ این ہمہ اسرار بر صحرا نہاد ہ مؤلف عرض کند کہ متعدی مصدر گذشتہ و موافق قیاس و ضرورت ندارد کہ در معنی این غایت را داخل دہیم (اردو) افشا کرنا۔

برصراط مستقیم ایدل کسی گمراہ نیست مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان بحق کسی می زنند کہ بر جادۂ اعتدال و بر راہ راست قائم باشد یعنی محتاط و راست باز باشد استعمال این بطریق موعظت است (اردو) دکن میں کہتے ہیں "سیدھے راستے سے کوئی نہیں بہکتا" سیدھی روش میں جو کھم نہیں "

سید ها راسته منزل پهنچاے - تیرهی روش گرهے مین گرائے -

بر صفحه صفحه گشتن مصدر اصطلاحی بقول بهار وبحر و انند کنایه از مطالعه کردن کتاب بهار گوید که مرادف (ورق ورق گشتن) وهم او بر (ورق ورق گشتن) گوید که مطالعهٔ خوب نمودن مؤلف عرض کند که این را هم بهان معنی گیریم که موافق قیاس است ومشتاق سند استعمال باشیم که معاصرین عجم در استعمال خود کلمهٔ بر را حذف کنند وگویند "صفحه صفحه گشتیم واین مضمون را نیافتیم" (اردو) خوب مطالعه کرنا

بر طاق ابروی کسی می خوردن مصدر اصطلاحی بقول انند وغیاث بیاد کسی شراب خوردن صاحب انند حوالهٔ بهار دهد وصاحب غیاث حوالهٔ چراغ هدایت - بهار (بطاق ابروے کسی کار کردن) را بیاد کسی کاری کردن گفته از محمد قلی سلیم سندی پیش می کند (ے) آنم که می بنغمهٔ زنجیر می خورم ہ ساغر بطاق ابروے شمشیر می خورم ہ وخان آرزو در چراغ (بطاق ابروے کسی می خوردن) بمعنی بیاد کسی شراب خوردن گفته مؤلف عرض کند که محققین بالا از مطالعت لغت ومعنی کار نگرفته اند وحواله های غلط داده اند - ما این مصدر اصطلاحی را با کلمهٔ بر نمی پسندیم که محاورهٔ فارسیان نیست واز زبان معاصرین عجم نه شنیدیم ودر کلام متاخرین ومتقدمین ندیدیم (بطاق ابروی کسی کاری کردن) بیاد کسی کاری کردن البته درست باشد که بجایش می آید ونظر برین مصدر عام (بطاق ابروی کسی می خوردن) موافق قیاس باشد ولیکن ازین مصدر عام مصادر خاص پیدا کردن غیر از سند استعمال درست نباشد (اردو) کسی کی یاد مین شراب پینا -

(الف) بر طاق بلند گذاشتن مصدر اصطلاحی

(ب) بر طاق بلند نهادن هر دو بقول بحر (۱) مشهور گردانیدن و (۲) ترک کاری نمودن

بهار بذکر (ب) فرماید که (۳) بدور داشتن و
(۴) فراموش کردن (نظام دست غیب
ز کیوان جهان دید رسم گزند هستم رانعاق
بطاق بلند که صاحب غیاث نسبت معنی اول
گوید که چیزی را کمال نمایش دادن و بذکر معنی
دوم و سوم فرماید که (۵) بمرتبهٔ اعلی رسانیدن
و (۶) برجای بلند نهادن که دست بآن نرسد
خان آرزو در چراغ برای معنی اول سند بالا
پیش می کند و برای معنی دوم از (ظاهر غنی ؒ)
به بزم می چو آئی سرکشی برطاق نزاهد که
می ریزند مستان بی محابا خون مینا را (مؤلف
عرض کند که سند معنی اول پیش کرده همان آرزو
متعلق (بطاق بلند نهادن) است و سند
معنی دوم متعلق (برطاق نهادن) که می آید
و در اینجا همین قدر کافی است معنی ششم بیان
کرده غیاث حقیقی است و معنی اول و دوم
و سوم و چهارم مجاز آن بسبیل کنایه و برای

این طالب سند استعمال می باشیم و نسبت معنی
پنجم گوئیم که کنایه ایست مستند از کلام نظام
دست غیب اگرچه دران بای موحده عوض
بر مستعمل میبی ندارد (اردو) (۱) مشهور
کرنا (۲) ترک کرنا (۳) دور رکھنا (۴) بھولنا
فراموش کرنا (۵) مرتبهٔ اعلی پر پہنچانا (۶)
طاق مین رکھنا۔ حقیقی معنون مین بلند جگہ پر رکھنا

برطاق گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر (۱) بمرتبهٔ اعلی رسانیدن و (۲) ترک
دادن و (۳) فراموش کردن مؤلف عرض
کند که (۴) معنی حقیقی۔ نهادن چیزی برطاق
و معنی دوم و سوم مجاز آن بسبیل کنایه و
برای معنی اول طالب سند باشیم که خلاف
محاوره و اهل معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) (۱) اعلی مرتبه پر پہنچانا (۲) ترک
کرنا۔ بھولنا۔ فراموش کرنا (۴) محراب مین
رکھنا۔ طاق مین رکھنا۔

برطاق نسیان نہادن مصدر اصطلاحی فراموش کردن است (صائب ؎) طاعت صد سالہ را برطاق نسیان نہ کہ ہست پیش رحمت از تہی دستی متاعی ناب تر ہ (اردو) طاق نسیان پر رکھنا۔ بقول آصفیہ بھلا دینا یا دنہ رکھنا (حیرت ؎) سمجھتے ہم جو پہلے معنی لفظ جدائی کو ہ تو رکھتے طاق نسیان پر کتاب آشنائی کو ہ۔

برطاق نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و برہان و جامع (۱) ہر تبہ اعلی رسانیدن مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبان است تسلیم کنیم کہ چیزے کہ برطاق نہادہ می شود بہ بلندی می رسد ہمین معنی بر (برطاق بلند نہادن) گذشتہ و آن بوجہ صفت بلندی واضح تر است زین (اردو) مرتبہ بلند کرنا۔

(۲) برطاق نہادن۔ بقول بحر و برہان و جامع ترک دادن صاحب ناصری در تضمیم فرماید کہ کنایہ از ترک کردن و موقوف داشتن بہار گوید کہ بدور داشتن است مؤلف عرض کند کہ کنایہ ایست لطیف یعنی چیزی را کہ بطاق نہند دور و ترک می شود (شہاب الدین خرقانی ؎) برطاق نہ ہوای جہان را کہ در ہواے قوس قزح زالوان صد طاق می کشد ہ (الوحشی ؎) بر لب و چشمت نہادم دین و دل ہا ہر دو برطاق خم ابروی تو ہ (اردو) طاق پر رکھنا بقول آصفیہ الگ کرنا منقطع کرنا۔ باز آنا۔ کام نہ رکھنا۔

(۳) برطاق نہادن۔ بقول برہان و بحر و جامع و بہار فراموش کردن مؤلف عرض کند کہ چیزی کہ برطاق می نہند عادت است کہ آنرا فراموش کنند زیرا کہ پیش نظر نمی ماند۔ این ہم کنایہ ایست (ملا ابو البرکات منیر ؎) ہر کہ ماند بہ بند قصر و رواق ہ ذوق آزادگی نہد برطاق ہ

(اردو) طاق پر رکھنا۔ بقول آصفیہ بھلانا (ذوق ؎) طاق سے تو اتار لے شیشہ بھی طاق پر رکھ کتاب اندیشہ کو	نہادن چیزی بر طاق (اردو) طاق پر رکھنا۔ بقول آصفیہ طاق پر اٹھا رکھنا۔ (فقرہ) یہ کتاب یہان کیون پڑی ہے۔ طاق پر کیون نہین رکھدیتے "۔
(ہ) بر طاق نہادن۔ بہ تحقیق ما بمعنی حقیقی یعنی	

(۴۸۹ ص)

برطانیقی بقول برہان بکسر نون وسکون یای حطی وقاف بہ تحتانی رسیدہ بلغت یونانی گلی است کہ آن را بستان افروز گویند وبقول بعض تخم بستان افروز۔ صاحب سواد السبیل گوید کہ معرب و در اصل لغت یونانی برتنکی است کہ بستان افروز باشد۔ صاحب محیط فرماید کہ یونانی است و این را بہ رومی قسطرق و بہندی سروالی گویند معروف بتاج خروس و حماحم و بستان افروز و بقول بعض این نباتیست ربیعی و غیر بستان افروز۔ سرد و خشک در اول و بقولی مرکب باقوت قابضہ و نزد بعضی گرم و خشک در اول و دوم و بقول شیخ برگ آن قابض و (منافع بسیار دارد) مؤلف عرض کند کہ اطباء فارس باوجود نام این در فارسی زبان کہ گل یوسف است استعمال این لغت یونانی کردہ اند ازینجاست کہ محققین فارسی زبان جا دادہ اند (اردو) سروالی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کی نہایت چکنے اور چمکدار سیاہ تخم کا نام جو اکثر دوا کے کام مین آتے ہین اور نیز جہان دشمنون کو رپٹانا منظور ہوتا ہے وہان بھی ڈال دیتے ہین (الخ) لیکن صاحب محیط نے سروالی اسکے درخت کو کہا ہے۔ صاحب جامع الادویہ نے سروالی پر لکھا ہے برطانیقی ایک [illegible] بقدر گز بھر کے جسکی شاخین اور پھول سرخ اور پتے برابر اور مشابہ پالک کے۔

برطایل بقول سروری و برہان بفتح با و سکون رای مہملہ و کسر یای حطی نام جزیرہ ایست در ہند کہ آنجا از درختی بانگ عظیم آید (اسدی ے) جزیرہ ہمہ جای شادی و کامرانی کہ خوانند برطائل او را بنام پادشاہ فرماید کہ در یکی از نسخ معتبرہ بنظر رسیدہ کہ کوہیست در ان جزیرہ و از ان کوہ شبہا بانگ طبل و دف و سنج می آید صاحب انند ذکر این کردہ گوید کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ در فارسی بودن این محل نظر و حیف است کہ از جغرافیہ حال نام این معلوم نمی شود تا بوجہ تسمیہ چہ رسد (اردو) برطایل بقول فارسیان ہندوستان ہین ایک جزیرہ کا نام ہے جسکے ایک درخت سے ڈراونی آواز نکلتی ہے اور بقول بعض ایک پہاڑ سے راگ و رنگ کی آواز آتی ہے مذکر افسوس ہے کہ اسکا نام جغرافیہ حال سے معلوم نہو سکا۔

برطبع خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول خانان آرزو در چراغ۔ بیدماغ نمودن دیگری مرادف (بر دماغ خوردن و بر دل خوردن) کہ گذشت (سلیم ے) بی لب او بادہ برطبع ایاغم می خورد بوی نکہت گل بیخ او بر دماغم می خورد۔ صاحب بحر گوید کہ ناخوش و ناپسند آمدن و غم افزا شدن و رنجانیدن و بیدماغ نمودن صاحبان غیاث و انند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد و ما حقیقت این بر (بر دل خوردن) نوشتہ ایم (اردو) دیکھو بر دل خوردن۔

برطبق اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی مطابق و بر وفق مؤلف عرض کند کہ طبق بکسر اول و سکون با بمعنی طریق و دستور (کذا فی الغیاث) و بزبان عربی بقول منتخب باکسر ہر چیز کہ بچسپد و بقول محیط المحیط بمعنی موافق و برابر پس فارسیان با کلمہ بر کہ بمعنی علی است آنرا ضم این کردہ اند بمعنی بر وفق و مطابق و بموجب (اردو) مطابق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ موافق۔ بموجب جسب

برطرف اصطلاح۔ (۱) معنی حقیقی این یکسو و یکطرف و علیحدہ و جدا و (۲) کنایہ از بیکار و بی ضرور یعنی ما را در کار نیست۔ و ما را ہیچ پروا و باک نیست چنانکہ ظہوری در غزلی این را ردیف کردہ و (۳) غیر از چنانکہ یکی از معاصرین عجم گوید ؎ (ع) فضولی برطرف حسن تو دارد وصف یکتائی ؎ یعنی غیر از فضولی و مبالغہ می گویم کہ حسن تو بی بدل است و یکتا۔ (ظہوری ؎) شعلہ خوا ریم آب حیوان برطرف ؎ مردہ در دیم و درمان برطرف ؎ را زہا در دامنت از چاک دل ؎ بخیۂ چاک گریبان برطرف ؎ از شمیم طرہ می گوید مشام ؎ بوی سنبل عطر ریحان برطرف ؎ بر سر کوی تو یا از پا فتاد ؎ سیر گلشن گشت بستان برطرف ؎ غیرت عشق تو بر ہنگاہ زد ؎ فکر سر سودای سامان برطرف ؎ زد ظہوری نقب بر گنج وصال ؎ سینہ کاویہای مژگان برطرف ؎ (اردو) (۱) یک طرف۔ بقول آصفیہ یکسو ایک جانب۔ علیحدہ۔ جدا (۲) بے کار بے ضرر یعنے ہمکو نہ چاہیئے۔ (ہوا کرے) یعنی ہمکو اسکی پروا اور خوف نہین ہے (۳) غیر از۔ سوائے۔

برطرف افتادہ اصطلاح۔ بقول بحر خود رای و خود پسند۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مشتاق سند استعمال باشیم معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) خود رای و خود پسند۔

برطرف شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار (۱) دور شدن و (۲) بر کنار افتادن و بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۳) موقوف شدن و بہ تحقیق ما (۴) مردن مؤلف عرض کند کہ دفع شدن و باقی نماندن متعلق است بمعنی اول و معنی دوم حقیقی است کہ بسوئی افتادن داخل آنست و دیگر ہمہ معانی بر سبیل مجاز کہ اشاد در ملحقات می آید (اردو) (۱) دور ہونا۔ دفع ہونا۔ باقی نہ رہنا (۲) کنارے پر پڑنا۔

(۳) موقوف ہونا۔ (۴) مرنا۔

(۲۹۸۹) **برطرف شدن آمد و شد** مصدر اصطلاحی بند و موقوف شدن آمد و رفت متعلق بمعنی سوم (برطرف شدن) کہ بجائیش گذشت (ملا شریف ؎) می خواست با خیال تو دل دوش خلوتی ؎ آمد شد نسیم و صبا برطرف نشد ؎ (اردو) بند ہونا۔ موقوف ہونا۔

(۲۹۹۰) **برطرف شدن بلا** مصدر اصطلاحی۔ دور شدن و دفع شدن بلا متعلق بمعنی اوّل۔ (برطرف شدن) کہ بجائیش گذشت (ملا شریف ؎) درد اگہ در دمن بدوا برطرف نشد ؎ از جانم این بلا بدعا برطرف نشد ؎ (اردو) بلا دفع ہونا۔

(۲۹۹۱) **برطرف شدن بیماری** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی دور شدن و دفع شدن مرض متعلق بہ معنی اوّل (برطرف شدن) کہ بجائیش گذشت (ملا شریف ؎) یک مو فرو گذاشت نکرد از دوا طبیب ؎ بیماری شریف چرا برطرف نہ شد ؎ (اردو) بیماری دور ہونا۔ دفع ہونا۔

(۲۹۹۲) **برطرف شدن درد** مصدر اصطلاحی مرادف (برطرف شدن بیماری) کہ بالا گذشت و سند این بر (برطرف شدن بلا) گذشت (اردو) درد دفع ہونا۔

(۲۹۹۳) **برطرف شدن رسم** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بند و موقوف شدن رسم متعلق بہ معنی سوم (برطرف شدن) کہ بجائیش گذشت (ملا شیریف ؎) زارم بہ میکشی چہ شد آئین جور را ؎ این نیز ہم چو رسم وفا برطرف نشد ؎ (اردو) رسم بند ہونا۔ موقوف ہونا۔

(۲۹۹۴) **برطرف شدن سیر** مصدر اصطلاحی۔ موقوف شدن سیر متعلق بمعنی سوم (برطرف شدن) کہ بجائیش گذشت (ظہوری ؎) برطرف شد سیر باغ و بوستان ؎ باغ و بستان را بزندان کردہ ایم ؎ (اردو) سیر موقوف ہونا۔

برطرف شدن کسی مصدر اصطلاحی بمعنی (۱) موقوف شدن کسی از سلسلۂ ملازمت چنانکہ معاصرین عجم گویند کہ "او از عہدۂ خویش یا ملازمت خود برطرف شد" و (۲) مردن (ملا شریف ؎) جان رفت و ہمچنان بہ بلا مبتلاست دل ما برطرف شدیم و بلا برطرف نشد (اردو) (۱) برطرف ہونا۔ بقول آصفیہ موقوف ہونا۔ برخاست ہونا (۲) مرنا۔ (۲۹۹۱)

برطرف کردن استعمال۔ بمعنی موقوف و معزول کردن از عہدہ و ملازمت۔ متعدی معنی اول (برطرف شدن کسی) چنانکہ۔ معاصرین عجم گویند "ما برطرف کردیم این پدر سوختہ را کہ در کار خود خیلی تساہل می کرد" (اردو) برطرف کرنا۔ بقول آصفیہ۔ موقوف کرنا۔ برخاست کرنا جواب دینا۔ نوکری سے چھڑانا۔ نام کاٹنا۔ (۲۹۹۲)

برطرف گردیدن صحبت (مصدر اصطلاحی) برہم شدن صحبت است (محمد قلی سلیم ؎) صحبت ما و تو ای طوفان نگردد برطرف ما ناخدا کو تا حریف ساحل بیند مرا (اردو) صحبت برہم ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (صحبت برخاست ہونا) اور (صحبت برخاست کرنا) کا ذکر فرمایا ہے (۲۹۹۳)

برطرف نہادن (مصدر اصطلاحی) بجوائہ فرہنگ فرنگ معنی برکنار نہادن و دور نمودن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم بہ زبان دارند (اردو) دور کرنا۔ ہٹانا۔

برطلیقون بقول برہان۔ بفتح اول و سکون ثانی و ثالث بہ تحتانی رسیدہ و بسین بی نقطہ زدہ و ضم قاف و واو و نون ساکن بلغت یونانی گل سرخ را گویند و بعربی طین الاحمر خوانند و بہترین وی آن بود کہ از مصر آورند و آن قائم مقام گل مختوم است۔ صاحب محیط ذکر این نکرد و برطین گوید کہ (طین احمر) مغرہ باشد و بر مغرہ فرماید کہ طین احمر و

بیونانی میلطوس و بروی (فلاعامغری) و بہندی گیرو گویند و بقول گیلانی فرماید کہ در بعض بلاد (گل ارمنی) نام دارد۔ خاکی است سرخ تیرہ مائل بہ زردی گویند از روم آورند و در ہندوستان بہ نواح گوالیار و راج محل و بنگالہ کثیر الوجود۔ سرد در اول و خشک در دوم و بقول بعض سرد در دوم نیز مغری و قابض و مجفف و حابس و آشامیدن آن نافع اوجاع جگر و منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ فارسیان باوجود اسم این در فارسی زبان استعمال ہمین لغت می کنند از ینجاست کہ محققین لغات این را جا دادہ اند (اردو) گیرو۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی لال مٹی جس سے اکثر جوگی یا سپیرے وغیرہ اپنے کپڑے رنگتے ہین۔ گل ارمنی۔ منده۔ اور آپ ہی نے گل ارمنی کو مستقل طور پر لکھا ہے۔

برعالم عرفان زدن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر و بہار و انند از حجاب و شرم برآمدن (میلی ـہ) داد میلی بہ جنون دامن ناموس زدست پا زدہ برعالم عرفان و فراغی دارد۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف (بردر عرفان زدن) است کہ بجایش گذشت و ما خیال خود را ہمدر انجا ظاہر کردہ ایم و درینجا ہم کہ معنی بیان کردہ محققین بالا درست نیست بلکہ اختیار کردن سلوک و معرفت است و بس (اردو) دیکھو (بردر عرفان زدن)

برعذر لنگ زدن مصدر اصطلاحی۔ احتراز کردن از عذر ہای لنگ کہ معقول نباشد (ظہوری ـہ) دیدہ دیدن نداری در صف کوران نشستن۔ مرد این رہ نیستی برعذر ہای لنگ زن۔ (اردو) عذر لنگ سے احتراز کرنا۔

برعکس اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فر

بمعنی برخلاف مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (انوری ؎) بہ حقیقت نہ بہشتی نہ جہانی کہ جہان ہمہ عمر کاہست و تو برعکس جہان عمر فزای ہمہ مخفی مباد کہ ترجمہ علی العکس باشد و مرکب از کلمہ بر کہ بمعنی علی است و عکس عربی (اردو) برعکس بقول آصفیہ خلاف۔ الٹا۔ متضاد۔

برعکس نہند نام زنگی کافور | مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون واقعہ برخلاف حقیقت و برعکس آن بینند این مثل رانند

برغ | بقول سروری بفتح با و سکون رای مہملہ (۱) کوی بزرگ کہ دران آب جمع باشد و بند نیز گویند و (سر برغ) جائی کہ آب از جوی یا از چشمہ در برغ رود صاحب جہانگیری گوید کہ (۲) بندی کہ از چوب و خس و گل در پیش آب بندند و آنرا ورغ نیز خوانند و فرماید کہ با اول مفتوح و ثانی مکسور نیز درست است (شیخ عطار ؒ) چو شمع از عشق ہر دم با خدائم بہ پیش چشم برغی باز بندم ؎ (ولہ ؒ) زمین از خون خصمان لالہ زاری ؎ ہوا از تیر باران

(اردو) ڈرین لومڑی سے نام دلیر خان ؒ پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل ؒ

برعنان پیچیدن | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از عنان گیر شدن و ساکن کردن از سیر۔ (ظہوری ؎) آہ آنچنان دمید کہ پیچید بر عنان ؎ اشک آنقدر دوید کہ گرد بر شتاب نشست ؎ (اردو) لگام کو لپٹ جانا روکنا

برعیش اینکار | اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی حیلہ و تدبیر مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین اصطلاح ساکت و بخیال ما محض اصطلاح آفرینی است بدون عثور بر لغت و معنی۔ تا آنکہ سند استعمال پیش نشود اعتبار را نشاید (اردو) حیلہ۔ مذکر۔ تدبیر مونث

ژاله باری که جهان را بود برغ آب جسته پژ نگشته پیش برغی بازلبته که صاحبان رشیدی و جامع و ناصری ذکر این کرده اند و خان آرزو در سراج فرماید که آنچه برهان به زای منقوطه نیز آورده غلط است که آن بمعنی غوک است مؤلف عرض کند که باغ بقول کنز و لغات ترکی بمعنی بند آمده فارسیان الف را به زای معجمه بدل کرده مفرس کرده اند چنانکه آروغ و زروغ پس آنچه بزای هوز عوض زای آید اصل است و این مبدلش و جاداروکه تبدیل الف با رای مهمله گیریم و برای این هر دو همین مثال است این است تحقیق خان آرزو که خود غلط می کند و حکم غلط می دهد باقی حال معنی اول را مشتاق سند استعمال می باشیم که به زای معجمه هم می آید (اردو) (۱) گڑھا جس مین پانی جمع ہو۔ مذکر (۲) بند۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ روک پشتہ بینڈ

برغاب بقول سروری بحوالهٔ شرح السامی با رای مهمله و غین معجمه بوزن مهتاب بمعنی بند آب یعنی کوی که آب دران جمع شود و بحوالهٔ نسخهٔ حلیمی فرماید که بزای معجمه هم آمده و رای خود ظاهر می کند که اول اصح است۔ و بقول ناصری و برهان جائی که پیش آب را به بندند تا آب در انجا جمع شود مؤلف عرض کند که برغ بجای خودش بمعنی بند گذشت و درینجا مرکب شده است بالفظ آب۔ و لفظ اضافت بمعنی بند آب و آنچه سروری بصراحت معنی بند۔ کوی آب را ذکر کرد مهمل است و آنچه بزای معجمه می آید مرکب است از برغ که اشارهٔ آن بر (برغ به رای مهمله) گذشت (اردو) دیکھو برغ کے دوسرے معنے۔

برغالیدن بقول شمس بمعنی انگیختن و فرماید که در لغت آغالیدن گذشت مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مخفف (برآغالیدن) است بحذف الف و

(برآغالیدن) بجایش مذکور شد مزید علیه (آغالیدن) که در محمدوده گذشت و ازانکه در انجا ذکر ماخذش نکرده ایم تلافی	مافات کنیم که اسم مصدر آن همان آغالیدن است که ذکرش رفت (اردو) دیکھو آغالیدن ۔

برغست بروزن سرمست ۔ بقول سروری بحوالهٔ تحفه و معیار جمالی به راو سین مهملتین (۱) گیاهی است که بچهار پایان دهند و بیشتر خورش خر بود و گل زرد دارد و گویند در عراق عجمه و موجه گویند (شمس فخری ۵) برای دشمنان گاو طبعش پاز تخم حنظل آرد (۲) برغست ۴ و بحوالهٔ نسخهٔ وفائی گوید که (تره بهاری) که طعم آن تیز بود و آنرا پزند و خورند و چون خشک شود بگاو دهند ۔ صاحب جهانگیری گوید که بمعنی اول الذکر گیاهی باشد سبز خودرو که مانند اسبناج داخل آش ساخته پزند بخلاف اسبناج که آن را در باغات بکارند و مجه و تیزه نیز خوانند و بیشتر در میان زراعت گندم و دیگر غلات و کناره های جوی آب روید (حکیم سوزنی ۵) برین قوافی گر سوزنی نه شاعر ۴ خدای داند تا چند خایدی برغست ۴ صاحب رشیدی بذکر معنی اول الذکر فرماید که بعضی مردم خراسان (بلغست) هم گویند صاحبان جامع و ناصری و سراج و برهان ذکر این کرده اند ۔ صاحب محیط این را بثای مثلثه عوض سین مهمله آورده گوید که اسم خراسانی قنابری است و برقنابری فرماید که لغت عربی است و گویند لغت نبطی که بعربی عملول و تملول و تملول و فوهق و شجرة البهق و بیونانی قنفهیالون و به رومی (قبارومبدوس) و بخراسانی برغشت و بفارسی بژند و بجند و بشیرازی سبزه و سوده و به اصفهانی موجه نامند نباتی است که باول ربیع می روید گرم در اول و خشک در آخر

آن وگویند معتدل در حرارت لطیف وجلاء ومقطع واز ادویۂ نافعہ برای سرد مزاجان
ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ فارسیان بہ مجاز این را برغست نام
کردند وماخذ این بر معنی دوم بیان کنیم واز بنکہ این نبات بر کنار آب ہامی روید
این را ہم برغست گفتند وجا دارد کہ اصل این (بلک است) باشد بمعنی تحفہ (است) کہ
بلک بکسر اوّل وفتح ثانی بمعنی تحفہ می آید واست چار پایۂ خاص کہ در ہند آن را خچر نامند
لام بدل شد بہ رای مہملہ چنانکہ آلوند وارونند وکاف بدل شد بہ غین چنانکہ کشکاؤ غشکاؤ
والف حذف شد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال باجملہ فارسیان بمعنی مطلق خوراک چار پایان ہم استعمال
کنند چنانکہ از کلام شمس فخری پیداست کہ بالا گذشت (اردو) (۱) ایک خود رو گھاس
کا نام جو کنارۂ آب پر پیدا ہوتی ہے جسکو مثل بھاجی ترکاری کے استعمال کرتے ہین اور
سوکھنے پر چار پایون کو کھلاتے ہین۔ افسوس ہے کہ اس کا اردو یا مشہور نام معلوم نہوسکا
اور بقول محیط قنا بری ہے اور صاحب جامع الادویہ نے (قنب بری) پر لکھا ہے کہ ایک
گھانس ہے تیز بو جو بنگ کی قسم کی ہے۔ لیکن ہمارے خیال مین یہ وہ موٹی گھانس ہے
جو پانی مین اگتی ہے جسکو دکن مین تنگا کہتے ہین خچرون اور ہاتیون کو اور دیہاتی خود
بھی پکا کر کھاتے ہین واللہ اعلم۔ چار پایون کی خوراک ہوتی ہے۔

(۲) برغست۔ بقول سروری سبزی روی آب۔ صاحب ناصری این را سبزہ نام نہادہ کہ
بر روی آب ہا بندد وبالیستد وزغ بران منزل کند صاحب جامع این را جل وزغ
گوید کہ بر روی آب باشد صاحب برہان ہم ذکر این کردہ خان آرزو در سراج بحوالۂ تحفہ

وبرہان فرماید کہ بمعنی (جامۂ غوک) وآن سبزیست کہ بر روی آب پیدا می شود صاحب برہان (جامۂ غوک) را ذکر کردہ است وگوید کہ چیزی باشد سبز شبیہ بہ ابریشم کہ در رسن آب بہم رسد وصاحب محیط ذکر (جل وزغ) کردہ حوالہ کند بر طحلب وبر طلحب فرماید کہ اسم عربی است ونیز بعربی (خز الضفادع) و (عرماض) و (خز الماء) و بہ سریانی طلحبا) وبیونانی اولیسون وبرومی برونیا وبفارسی (کشش جوی) وجغزابہ وجام خواب بک و (پشم وزغ) وبشیرازی (جلبک) و بہ اصفہانی (جل وزغ) وبہندی سوار وکائی نامند وآن سبزیست کہ بالای آبہا ایستادہ پیدا می شود وبہترین آن آنست کہ در آب شیرین پیدا می شود سرد وتر در دوم۔ قابض۔ حابس نزف الدم ومنافع بسیار دارد مؤلف عرض کند کہ برغ بمعنی گو آب بمعنی اوش گذشت واست امر حاضر استادن ومعنی لفظی این استادہ بر گو آب وبمجاز روئیدہ بر آب۔ اسم مفعول ترکیبی۔ فارسیان (جامۂ غوک) را بدین نام موسوم کردند دیگر ہیچ (اردو) کائی۔ بقول جامع الادویہ۔ طحلب ایک قسم کی سبزی ہے جو پانی مین پیدا ہوتی ہے۔ صاحب آصفیہ نے کائی پر فرمایا ہے۔ اسم مؤنث۔ وہ سبزی جو اکثر بند پانی کے اوپر یا برسات مین چونے کی دیوارون وغیرہ پر جم جاتی ہے۔ جامۂ غوک۔ ایک قسم کی پہپوند۔ پانی کا جالا۔ (گہرا۔ سیاہی مائل سبز رنگ)۔

(۳) برغست۔ بقول جہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج جوی آب کہ بر زمینہا از منبع بجانب زراعت خود ببرند (خسروانی ص) وگرش آب نبودی وحاجتی بودی بکزنوک ہر قشرۂ بر راندی دو صد برغست پا مؤلف عرض کند کہ نالۂ آب را فارسیان بر

سبیل مجاز (برغست) گفتند وحقیقت آنست که برغست در نالہ ہامی روید (اردو) نالا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ نہر۔

(۲۹۹)

برغستاب اصطلاح۔ ہمان برغست است که بمعنی سومش گذشت فارسیان بترکیب آن بالفظ آب استعمال کردہ اند قلب اضافت است یعنی آب برغست (عطار ؎) ہمہ خلق جہان را خواب بردہ ؎ ترا گوئی که برغستاب بردہ ؎ (اردو) نالا۔ مذکر۔ دیکھو برغست کے تیسرے معنے۔

(الف) **برغست آوردن** مصادر اصطلاحی

(ب) **برغست خائیدن** (الف) بمعنی

(ج) **برغست راندن** حقیقی آوردن و پیش کردن و مہیا کردن برغست که بمعنی اولش گذشت وسند این از کلام شمس فخری ہمانجا مذکور شد و (ب) کنایہ باشد از (کار نکردن بہ نزاکت) و (کار را بہ بد سلیقگی کردن) و (شعر بی لطف گفتن) سند این از کلام سوزنی بمعنی اول (برغست) گذشت و (ج) کنایہ از آب تالاب و غیر ذلک بہ کشت بردن متعلق بہ معنی سوم (برغست) وسند این از کلام خسروانی ہمانجا گذشت (اردو) (الف) برغست لانا (ب) گھاس کاٹنا۔ بقول آصفیہ۔ بے سلیقگی سے کام کرنا۔ بیگار سے ٹالنا۔ بے مزہ شعر کہنا (معروف ؎) کہے ہے شعر جو معروف اتنی جلد دستی سے ؎ لکھے ہے شعر اب یا گھانس تو اے یار کاٹے ہے ؎ (ج) نالا چلانا۔

برغستوا بقول برہان باو او بالف کشیدہ طعامی و آشی که آنرا از برغست بپزند صاحب ناصری فرماید که باو وا بمعنی آش است مؤلف عرض کند که معنی لفظی اش آش برغست قلب اضافت (وای برغست) صاحبان اتند

وهفت هم ذکر این کرده اند (اردو) برتوا فارسی مین اُس آتش کا نام ہے جو برغبت	سے پکائی جاتی ہے۔ مؤنث۔ اس کے لئے اردو مین کوئی خاص نام نہین ہے۔
برغلانیدن بقول بحر بروزن خرچرانیدن بمعنی برانگیختن وتحریص کردن شخصی بہ کاری وفعلی وچیزی فرماید کہ کامل التصریف است ومضارع این برغلاند صاحب برہان متفق بابحر وبقول صاحب جہانگیری وموارد وجامع مرادف (برآغالیدن) است کہ بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ (ورغلانی) درسنسکرت بمعنی برانگیختگی واغواست واز ہمین است مصدر ہندی (ورغلانا) کہ مرادف برغلانیدن است فارسیان واو (ورغلانی) را بموحدہ بدل کردند چنانکہ آب وآوو پس ازان علامت مصدر دن بروزیادہ کردہ مصدری ساختند وبمعنی (برآغالیدن) استعمال کردند کہ بہ اصول ما مصدر جعلی است و بمعنی ہرانند کہ (برغلانیدن) مخفف ومقلوب ومزید علیہ (برآغالیدن) کہ ماخذش آغال باشد وگاہ بر زائد بران کہ مجرد (آغالیدن) ہم بہمین معنی گذشت اندرین صورت (الف) اول را حذف چنانکہ آہنگ وہنگ والف دوم را کہ بعد غین معجمہ واقع است بعد لام بہ سبیل بدل بعض چنانکہ استخر واسترخ ونون اول را زائد گیریم چنانکہ گذارش وگذارشن ولیکن ماخذ اول قوی تر است از ثانی وبصورت ثانی مصدر اصلی باشد کہ اسم مصدر ہم مال فارسی زبان است (اردو) دیکھو برغلانیدن۔
برغلطیدن مزید علیہ غلطیدن کہ بمعنی برگردیدن ازین سو بآن سو وازان سو باین سو می آید۔	(ظہوری ؎) سروکار این تمنا را کہ در زخم تو برغلطم بہ غزالان را اگر بیمایگی صیاد می کردمگ

(اردو) لوٹنا۔ بقول آصفیہ غلطان ہونا۔ لڑکیان کھانا۔ زمین پر لوٹنا (ذوق ؎) لیلی کے شوق وصل مین مجنون کو دیکھنا ہے کیا کیا ہے راہ ناقۂ محمل مین لوٹنا ہے

برغم بقول شمس لغت فارسی است بمعنی شگوفۂ درخت مؤلف عرض کند کہ محققین فرس ازین لغت ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و در لغات ترک و عرب یافتہ نمی شود مجرّد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید اگر استعمال این بنظر آید تو انیم قیاس کرد کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) شگوفہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو اشگفتہ۔

(الف) برغمان بقول سروری و برہان و جامع بہ رای مہملہ و غین معجمہ و میم بوزن ارغمان مار بزرگ (مولوی معنوی ؎) آدمی را عجز و فقر آمد امان ہے از بلای حرص و نفس برغمان ہے

و بقول صاحب جہانگیری از دہا صاحب رشیدی بحوالۂ سروری فرماید کہ بہ تقدیم میم (برمغان) ہم آمدہ خان آرزو فرماید کہ آنچہ در سروری بتقدیم میم گفتہ غلط است کہ مخالف جمیع فرہنگہا معتبرہ است صاحب ناصری فرماید کہ بہ اضافت ---

(ب) برغمان روئین کنایہ از توپ است (ملک الشعرای کاشانی ؎) بہار خرمی بنگر عیان بر درگہ دارا ہے ز روئین برغمانش برق و از روئینہ خم تندر ہے مؤلف عرض کند کہ مادر سروری ذکر (برمغان) نیافتیم و اگر در نسخہ کہ پیش ہر دو محققین بالا باشد مذکور باشد غلط نتوانیم گفت کہ بدل بعض در فارسی زبان بسیار آمدہ چنانکہ استطر و استطرخ و افراز و افرار و اغلدہ و النغدہ و ابناقون و اناقون و باموں و مابون منحنی مباد کہ مغ بالکسر مخفف میغ است و بخاری را گویند کہ تیرہ و ملاصق زمین باشد (کذا فی البرہان) و بالف و نون مزید علیہ آن

که باکلمهٔ بر مرکب شد یعنی لفظی این بخار بلند که بر بمعنی بلند آمده و کنایه از مار بزرگ و جا دارد که اصل این (برقمان) بقاف عوض غین معجمه بمعنی مثل برق و کنایه از اژدها که زبانش می درخشد مثل برق و جا دارد که اصل این (برنمان) باشد بمعنی بر بلندی خم دارنده و کنایه از اژدهای معجمه بدل شد به غین معجمه چنانکه تاخ و تاغ و (ب) کنایه باشد نظر بر بسیاری و سطبری و درازی و مضرت اژدها و الله اعلم بای حال اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکھو اژدہا (ب) توپ۔ مؤنث دیکھو بادلیج۔

برغمه بقول شمس لغت فارسی است بالفتح بمعنی شگوفه با غلاف برون آوردن درخت مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت و وضع لغت متقاضی معنی مصدری در فارسی زبان نیست اگر سند استعمال فارسیان بدست آید توانیم گفت که شگوفه با غلاف باشد و اسم جامد فارسی زبان و ظاهر اللغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی هم ازین ساکت و مجرد برغم را ماند که بقول همین محقق بی تحقیق گذشت بای حال اعتبار را نشاید که مایهٔ تحقیق صاحب شمس بین من الاس (اردو) وہ شگوفہ جو غلاف کے ساتھ ہو۔ مذکر۔

برغنچه اصطلاح۔ بقول محیط ابهلی است و ما بحث ابهلی بجایش کرده ایم محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند و ما بر اعتبار صاحب محیط که محقق مفردات طب است این را نوشته ایم او هم نه نوشت که این لغت فارسی زبان است ولیکن از الفاظ لغت معلوم می شود که لغت فارسی است و مرکب یافته می شود از کلمهٔ بر بمعنی ثمر و غنچه بمعنی شگوفه

پس معنی لفظی این ثمرۂ شگوفہ باشد۔ فارسیان تخم سرو کوہی را بدین اسم موسوم کردہ اند بر سبیل کنایہ (اردو) دیکھو ابہل۔

برغندان بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع و ناصری با اوّل مفتوح بثانی زدہ و غین مفتوح بانون زدہ جشن و نشاطی را گویند کہ در ماہ شعبان بسبب نزدیک آمدن رمضان کنند و بسیرگاہ ہا روند (حکیم نزاری ؎) رمضان می رسد اینک و ہم شعبان است پدید می بیاریدو بنوشید کہ برغندان است پدید (ولہ ؎) تو چو در آخر مہ شعبان پدید زدہ یک ہفتہ طبل برغندان پدید صاحب برہان صراحت مزید کند کہ بقول بعضی آخر ماہ شعبان است و بجای حرف ثالث قاف ہم آمدہ و صاحب مؤید گوید کہ درین جشن شراب خواران بکثرت شراب نوشند و تفریط روا ندارند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا فرماید کہ ہمین لغت کہ بقاف آمدہ بسبب اختلاط عرب و عجم و ترکی و فارسی است مؤلف عرض کند کہ وضع لغت ترکی را ماند ولیکن محققین ترک ازین ساکت و ہمہ محققین بالا این را لغت فارسی زبان گفتہ اند و آنچہ بقاف آید مبدل این کہ غین معجمہ بہ قاف بدل شود چنانکہ آرغ و آروق و ماخذ این جزین نباشد کہ اصل این (برخندان) بود بمعنی خندہ کنندہ و مسرور اسم حال از مصدر (برخندیدن) کہ مزید علیہ (خندیدن) است خای معجمہ بدل میشود بہ غین معجمہ و قاف ہر دو چنانکہ تاخ و تاغ و چخاق و چقماق (اردو) فارسیون نے ایک خاص جشن کا نام (برغندان) رکھا ہے جو ماہ شعبان مین مناتے ہین اور شراب خوار کثرت سے شراب پی لیتے ہین اس لئے کہ رمضان مین می خواری نصیب نہوگی۔ مذکر۔

برغو بقول سروری وجہانگیری و برہان وجامع وسراج بروزن پرگو بضم باو غین معجمہ (۱) شاخ سیان تہی کہ چون نفیر نوازند (شیخ آذری ؎) آہ سحر از نایژۂ صبح بر آمد ۔ پیچان بہوا چون نفس از لولۂ برغو ۔ (ولہ ؎) زان طرف چون کند برغو ساز ۔ نشنود زین طرف کسی آواز ۔ (شیخ مطہر ؎) ز بانگ طبل و دم نای و نالۂ برغو ۔ ہمی درید دل کوہ و سینۂ گردون ۔ و فرماید کہ بر قو بہ قاف ہم آمدہ صاحب رشیدی بفتح اول آوردہ بہار و واژہ بذکر معنی اول گویند کہ از ظفرنامۂ شرف الدین علی یزدی (۲) بمعنی منادی معلوم می شود و از کلام خواجۂ شیراز ہم (؎) عاشق از قاضی نترسد می بیار ۔ بلکہ از برغوی سلطان نیز ہم ۔ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بلند صدا و بلند آواز کہ بر معنی بلند پایہ اشیا گذشت و غو بالفتح معنی صدا و آواز بسیار بلند پس زیادتی کلمۂ بر بر لفظ غو مبالغہ کند در بلند آوازی پس معنی اول بفتح غین معجمہ صحیح باشد و معنی دوم مجاز آن یعنی نفیر سلطانی را ہم گفتہ اند کہ برای (اطلاع عام) از واقعہ می نوازند کہ در انگلیسی زبان بیوگل نامند واللہ اعلم مخفی مباد کہ آنچہ بقاف عوض غین معجمہ می آید مبدل این است چنانکہ آروغ و آروق (اردو) (۱) ایک قسم کی نفیری یعنی ترہی جو سینگ کے مغز کو خالی کرکے بناتے ہین ۔ مؤنث (۲) شاہی بیوگل یا ترہی جسکے ذریعہ سے حکم شاہی کی منادی کرتے ہین ۔ مؤنث ۔

برغوثی بقول برہان با ثای مثلثہ بروزن سرگوشی تخمیست کہ آنرا بفارسی اسفیوشہ و بعربی بزر قطونا و بشیرازی بنگو و ہیونانی فسلیون خوانند ۔ صاحب انند این را لغت عرب گوید و مابحث این جز اسفیوش و اشتغول کردہ ایم فہ ورت نداشت کہ صاحب برہان

این را در لغات فرس جا دهد (اردو) دیکھو اسبغول ۔

برغول بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ وفائی به رای مهمله وغین معجمه بوزن اسلوب (۱) آشیکه از گندم وجو نیم کوفته پزند (شمس فخری ص) مطلب مال وجاه قانع شو بدو تا نان وکاسهٔ برغول بخور وفرماید که این را بلغور نیز گویند و (۲) جو وگندم نیم کوفته و (برغوی) نیز خوانند (حکاک ص) آسیای صبوریم که ورا بگه ببرغول وگه بسبرمه کشتم بخور وبحوالهٔ نسخهٔ میرزا فرماید که (۳) حلوائیست که از آرد سازند وآن را آفروشه هم گویند وگوید که به بای فارسی هم آمده و بقول جهانگیری آش جوکه باگندم دلیده بپزند صاحب برهان گوید که با واو مجهول بروزن مرغول بهر سه معنی بالا آمده ومعنی اول ودوم بالضم هم ومعنی دوم را عام کند یعنی هر چیزی که آن را ورهم کوفته باشند برغول نام دارد ۔ صاحب رشیدی بر معنی اول قانع وصاحبان ناصری وجامع متفق با برهان ۔ خان آرزو در سراج گوید که تحقیق آنست که بضم اول وواو معروف بمعنی گندم نیم کوفته وآشی که از ان پزند وبلغور قلب بعض آن وآن نیز بالضم وبالفتح حلوای مذکور مؤلف عرض کند که مفرس است که بقول کنز (بلغور به لام دوم ورای مهمله آخر) سمید را گویند که نان سفید است وبقول لغات ترکی (بلغر بضم اول وسوم آش گندم) و بقوله (بلغور ۔ بالضم وبالفتح با واو معروف) طعام کاچی ودیگ مخصوص وظاهر است که رای مهمله به لام وبالعکس آن تبدیل می شود چنانکه چنار وچنال والوند والارند وواو وظا نیز هم می آید پس فارسیان این لغت را ساخته اند از لغات بالا وغیر از معنی اول باقی معانی برسبیل مجاز است آنچه خان آرزو معنی سوم را بالغت مفتوح مخصوص کند بی دلیل است

(اردو) (۱) نیم کوفتہ جو یا گیہون کی آش۔ مونث (۲) نیم کوفتہ گیہون اور جو۔ مذکر گوندھا ہوئی ہر چیز۔ مونث۔ (۳) ایک حلوا جو آٹے سے پکایا جاے۔ مذکر۔

برف بقول سروری بفتح با۔ آنچہ در شدت سرما بارد کہ بعربی ثلج گویند (خلاق المعانی ؎) ہرگز کسی ندادہ بدین سان نشان برف ہ گوئی کہ لقمہ ایست زمین در دہان برف بہار گوید معروف و فرماید کہ سیم از تشبیہات اوست و بالفظ بارید و دمیدن و تخمین و گداختن و ماندن مستعمل (ابوطالب کلیم ؎) بی قدری سیم برف را بین ہا در چشم بخیل تیز خوار است ہ (حکیم رودکی ؎) بفصل اندر کردہ چنین وزی کہ زبرف ہ زمین چو برف شدہ بود و آب چون سندان ہ صاحب فدائی گوید کہ آنچہ در زمستان مانند ریزہ ہائی بجای باران می بارد و بقول محیط لغت فارسی زبان است و بعربی ملج و بہترین آنست کہ بر زمین سنگریزہ و سخت افتد و ردی آنست کہ بر خنادق افتد و آب گداختہ آن ردی است۔ سرد در سوم و خشک در دوم و گویند گرم و تر در ان و گفتہ اند سرد بالتبع و خشک بالعرض و خشکی آن در مزاج انسان اثر نمی کند بلکہ باطل می شود چون بر تارک سر نہند رعاف را قطع نماید و خوردن آن اخراج زلوی تشبث در حلق کند و مضمضہ باب آن مسکن درد دندان حار است و آن مخدر و محرک سرفہ و تشنگی و گاہ تشنگی ساکن کند و برای مشائخ و سرد مزاجان و صاحبان معدہ و جگر بارد و ضعیف و اورام باطنی و گرم مزاجان و صاحبان معدہ و جگر گرم و کسانیرا کہ بر ایشان خون با صفرا غالب موافق بود و مضر عصب و مقبض معدہ و مضر آن و مصلح آن قرنفل و عسل مؤلف عفی

اسم جامد فارسی زبان است وبس. معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو) برف. فارسی اسم مؤنث. پالا. وہ کہر جو برونی کی شکل مین برستی ہے۔

برفاب اصطلاح. بقول بحر (۱) آب سرد و (۲) کنایہ از آب دہان کہ در وقت خوردن شخصی چیزی را بسبب میل و خواہش بطبیعت در دہن دیگری می گردد صاحب ناصری فرماید کہ (۳) آب برف و ذکر معنی دوم ہم کردہ کہ سند ہر (برفاب دادن) می آید صاحب برہان بذکر ہر سہ معنی نسبت معنی دوم صراحت مزید کند کہ گاہ باشد کہ از دہن بیرون آید و بی اختیار بریزد. صاحب جامع ہم ذکر ہر سہ معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ مرکب است از برف کہ آب بقلب اضافت (آب برف) و معنی سوم تشبیہی است و مقصود از آب برف نہ آبی کہ از برف جمع شدہ باشد بلکہ آبی کہ برف دران گذارند تا سرد تر شود و معنی اول ہم کنایہ کہ آب سرد را برفاب گفتند ولیکن دران مبالغہ ضرور است یعنی آب سرد تر و آب حسرت را ازین وجہ برفاب نام نہادند کہ سرد تر میباشد (اردو) (۱) بہت ٹھنڈا اور سرد پانی مذکر. (۲) دیکھو آب حسرت (۳) برف مین لگایا ہوا یا برف ڈالا ہوا پانی. مذکر۔

برفاب دادن مصدر اصطلاحی. بقول (جہانگیری و ناصری و رشیدی و بحر و سراج و برہان (۱) کنایہ از دل سرد کردن و نا امید ساختن (حکیم سنائی ؎) برف آب ہمی دہی تو ما را پا ما از تو قفع ہمی کشائیم پا (نظامی ؎) تنش چون کوہ برفین تاب می داد پ ز حسرت قفع را برفاب می داد پ مخفی مباد کہ قفع لغت عرب است بمعنی در کشیدگی دست و پای از سردی بہار. بذکر معنی بالا و سند سنائی گوید کہ فقیر را در معنی این بیت کلام است. مؤلف گوید کہ

(۲) بمعنی آب خنک تر دادن و (۳) دادن آبی
کہ برف دران داخل است حیف است کہ ما
نفہمیدیم کہ فقیر را چہ وجہ در کلام سنائی کلام آ
زرہ بردار خان آرزوست و طرزش را اختیار
کردہ (اردو) (۱) دل سرد کرنا۔ نا امید کرنا
(۲) بہت ٹھنڈا پانی دینا۔ (۳) برف مین لگایا
ہوا پانی دینا۔ برف ڈالا ہوا پانی دینا۔

برفاب کردن مقولہ۔ بقول مؤید ای در دہان
کردن بوقت خوردن دیگر بسبب حمیت طبع
و فرماید کہ این معنی سماع از عمائد خراسانی است
مؤلف عرض کند کہ (برف آب کردن)
بمعنی سرد کردن آب بواسطہ برف یعنی
انداختن پارہ برف در آب باشد کہ معنی حقیقی
و موافق قیاس است معاصرین عجم بہ خادم خود
گویند "امروز حرارت بسیار است برف
آب کن و بیار" آنچہ مؤید الفضلا از عمائد
خراسان نقل کردہ است روزمرہ شان را

نفہمیدہ باشد یا قوت عرض مطلب ندارد۔
ما نفہمیدہ ایم و فضلا بفہمند (اردو) حمیت
کی وجہ سے منہ مین لیا (یہہ صرف ترجمہ ہے)

برفان بقول اند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح
لغت فارسی است (۱) بمعنی پشم بز غالہ و
(۲) بمعنی پیراہن چرمین۔ مؤلف عرض کند
کہ آن کہ بمعنی مضمش گذشت افادۂ معنی تخصیص
و اضافت کند پس لفظ برف مرکب شد با آن
و معنی لفظی این متعلق بہ برف یا الف و نون
نسبت گیریم کہ بر برف زیادہ کردہ اند۔
بمعنی منسوب بہ برف از قبیل ایران و تورانی
پس چیزی کہ منسوب بہ برف است پشم بز غالہ
باشد یا پیراہن چرمین کہ استعمال این ہر دو
در برفستان می کنند ہر چہ ما نوشتہ ایم موافق
قیاس است و لیکن بدون سند استعمال
ہر دو معنی بالا را تسلیم نکنیم کہ محققین فرس
ازین ساکت و معاصرین عجم ہر زبان ندارند

(اردو) (۱) بزکوہی کے بال۔ مذکر۔ (۲) پوستین بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی کھال کی پوشش جو بالوں کے باعث نہایت گرم ہوتی ہے۔ بال دار چمڑے کا کوٹ۔

برف باریدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و سند این بر مصدر آیندہ می آید (اردو) برف برسنا۔

برف باریدن بر پر زاغ مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از ہنگام پیری رسیدن و پیر شدن (نظامی ؎) مرا برف بارید بر پر زاغ ہنوز چو بلبل تماشای باغ ؎ (اردو) بال سپید ہونا۔ بقول آصفیہ بڑھاپا آنا۔

برفتادن شور استعمال۔ مزید علیہ افتادن شور و بلند شدن و برپا شدن آن (انوری ؎) ازافق برکشیدہ شیر علم ؎ در جہان برفتاد شور سیاہ ؎ مؤلف عرض کند کہ (برافتادن) مزید علیہ افتادن است بزیادت کلمہ بر بر آن کہ بجایش گذشت و (برفتادن) بحذف الف مخفف آن و این متعلق است بمعنی بست و دوم افتادن کہ بجایش گذشت (اردو) شور برپا ہونا۔ شور بلند ہونا۔

برفنج اصطلاح۔ بقول انند مرادف (برخنج) کہ بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ ہمدر انجا کردہ ایم اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ قلب بعض است چنانکہ استخر و استرخ (اردو) دیکھو (برخنج)

برف دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ پیدا شدن برف است و بس۔ (رودکی ؎) ہمی دمیدی بر چشم برف چون الماس ؎ ہمی وزیدی بر چہرہ باد چون سوہان ؎ (اردو) برف بننا۔

برفر اصطلاح - بقول برہان و ناصری و جامع و مؤید و انند و موارد بروزن صرصر (۱) بمعنی شان و شوکت و علو و قدر و منزلت مؤلف عرض کند که صاحب سفرنگ در شرح فقرهٔ شانزدهم (نامهٔ شت و خشور کیخسرو) کیخسرو را در شکوی زرین چار زن برفر بودند" می فرماید که (۲) برفر بمعنی باشان و شوکت است پس اسم فاعل ترکیبی باشد نمیدانیم که همهٔ محققین بالابچه وجه سکندری خورده اند خصوصاً قول صاحبان ناصری و جامع که از اهل زبان اند بسیار تعجب خیز است که از معنی لغطی هیچ کدام نگذشته اند و معنی اول خلاف قیاس را بیان کرده اند اگر سند استعمال سفرنگ پیش ما نمی بود کلمهٔ برفر را در معنی اول زائد خیال می کردیم تا آنکه سند دیگر برای معنی اول بر ادعای ما بدست نیاید (برفر) را بمعنی مطلق شان و شوکت تسلیم نکنیم - تسامح شان بیش نیست

(اردو) (۱) فر بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - شان و شوکت (۲) باشان و شوکت - باکروفر

برفراختن رایت استعمال - بلند کردن رایت وعلم است و مصدر (برفراختن) مخفف همان (برافراختن) که گذشت بتخفیف الف (ظهوری ؎) خیل امید و بیم خورد شکست ؎ رایت فتح برفراخته ایم ؎ (انوری ؎) چه برفراز دهر بامداد رایت صبح ؎ که برکشاید هر شب بضد صبح شفق ؎ (اردو) جھنڈا کھڑا کرنا - دیکھو انگیختن رایت -

برفروختن استعمال - (۱) مخفف همان (برافروختن) که بجایش گذشت - الف را حذف کرده اند و (۲) مزید علیه (فروختن) که بجایش می آید بمعنی کلمهٔ بر بران (اردو) (۱) دیکھو برافروختن (۲) دیکھو فروختن -

برفروختن چراغ استعمال - روشن کردن چراغ باشد مرادف (برافروختن شمع) که بجایش گذشت

(ظهوری ؎) آسان مدان چراغ وفا برفروختن ؎ باید که کار مغز کند استخوان کس ؎ (اردو) دیکھو برافروختن شمع۔

برفروختن رخساره مصدر اصطلاحی۔ (۱) کنایه از روشن شدن رخسار باشد چنانکه (برافروختن رخ) که بجایش گذشت و (۲) کنایه از می خوردن هم که از ان رخساره سرخ و روشن می شود (ظهوری ؎) رخساره برفروخته باغ از گل قدح ؎ باعندلیب باش که مست ترنم است ؎ (اردو) (۱) دیکھو برافروختن رخ (۲) شراب پینا۔

برفروختن شعله استعمال۔ روشن و مشتعل کردن شعله چنانکه (برافروختن شمع) بجایش گذشت (ظهوری ؎) از داغهای سینه توان شعله برفروخت ؎ دل بروفای لاله خودرو گذاشتیم ؎ (اردو) شعله روشن کرنا۔

برفروشان اصطلاح۔ بقول برهان و مؤید وهفت وانند بروزن پرده پوشان (باقی بر برهان)

است که امت پیغمبر باشد مؤلف عرض کند که صراحت کامل همدرانجا کرده ایم و دریخا همین قدر بس است که این مبدل آن که موحده به فا بدل شود چنانکه زبان و زفان (اردو) دیکھو بربروشان۔

برفره اصطلاح۔ بقول برهان و جامع وهفت وموارد وانند بروزن شه تره بمعنی برفر که گذشت مؤلف عرض کند که حقیقت این همه (برفر) بیان کرده ایم و این جزین نباشد که مزید علیه آنست که های هوز در آخر این زیاده کرده اند (اردو) دیکھو برفر۔

(الف) برف ریختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (۱) بارانیدن برف باشد و (۲) انداختن برف در چیزی (نظامی ؎) بنفشه نکرده سر غنچه تیز ؎ چو ابر بهار آسمان برف ریز ؎

مؤلف عرض کند کہ ما این سند را متعلق با

(ب) برف ریزیدن | کنیم کہ ریختن و ریزیدن

ہر دو مرادف یکدیگر است کہ تعریف آن بجایش

کنیم و سند معنی دوم الف از روزمرہ شان

بدست می آید گویند کہ "برف در آب بریزو

بیار" (اردو) (الف) برف برسانا (ب) برف

(الف) برف زدن | اصطلاح (ب) بقول

(ب) برف زدی | اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بالفتح و فتح زای معجمہ و کسر دال مہملہ تحتانی معروف

بمعنی ضرر و نقصانی کہ از برف بزراعت میرسد

مؤلف عرض کند کہ طالب سند استعمال باشیم

فارسیان زراعتی را کہ از ژالہ نقصان خورد

گویند "این کشت را ژالہ زدہ است"

پس چنین نیست کہ ہمین مصدر (زدن) را

با برف استعمال کنیم و گوئیم کہ (الف) بمعنی

افتادن و باریدن برف باشد معنی حقیقی و

از ہمین مصدر۔ حاصل بالمصدرش (برف زدگی

واستعمال (ب) ندیدیم (اردو) (الف) برف

پڑنا۔ برف برسنا۔ حقیقی معنون مین۔

(ب) برف پڑنا بمعنی حاصل بالمصدر جیسے

"یہ کھیت برف پڑنے سے بگڑا" یعنے برف

زدگی سے نقصان اٹھایا ہے اور برف زدہ

(الف) برفسان خوردن | مصادر

(ب) برفسان زدن تیغ و مانند آن | اصطلاحی

(ج) برفسان کردن | بہار

(د) برفسان کشیدن | ذکر الف

(ہ) برفسان نشستن | و ج و

(و) برفسن زدن | دوہ

ذکر کردہ گوید کہ بمعنی تیز شدن و کردن تیغ

و امثال آن (محمد سعید اشرف الف ہ)

نے تند گردد آن و نہ این سودہ می شود

ہر چند تیغ مہر خورد برفسان برف (قاسم

مشہدی د ہ) خوبان بدیر و کعبہ عنانی کشیدہ اند

تا تیغ غمزہ را بعنانی کشیدہ اند (ظہیر فاریابی

و) سپهر برنکشد بامداد خنجر صبح ؛ اگر بشب
نزند همت تو بر فسنش ؛ (خواجه سلمان و
و) دمبدم غمزهٔ تو بر دل من تیزتر است
؛ راست مانندهٔ تیغی که زنی بر فسنی ؛ صاحب
اند همزبانش . صاحب بحر الف و ه را
بمعنی لازم و ب و ج و د را بمعنی متعدی
آورده و اضافت هر یک مصدر بسوی تیغ
و خنجر و امثال آن کرده . ما اضافت را پسند
کنیم مخفی مباد که در سند (ج) استعمال (بفسان)
است نه (برفسان) عیبی ندارد که موحده و
کلمهٔ بر هر دو بدین معنی مرادف یکدیگر است
و فسن مخفف فسان باشد . همه مصادر موافق
قیاس (اردو) (الف و ه) سان پر چڑھنا
بقول آصفیه تیز ہی پر تیز ہونا . فسان پر لگنا
(ه) آنکھوں کی گردشوں سے یہ جوہر عیان
ہوے ؛ تیغ نگاہ یار بھی چڑھتی ہے سان پر ؛
(ب) و (ج - د - و) سان چڑھانا یا رکھنا یا لگانا
سان دھرنا . دیکھو (بر سنگ کشیدن خنجر)

برفشاندن بقول بحر نثار کردن (ظہوری)
بسنبل ز مابوسه ها برفشان ؛ که آورده از
زلف ساقی نشان ؛ و فرماید که کامل التصریف
است و مضارع این برفشاند . خان آرزو
در سراج فرماید که رقص کردن و افروختن
آتش و فرماید که تحقیق این گذشت و ظاهرا این
معنی حقیقت است نه مجاز چه بر بمعنی بالا مستعمل
و در افروختن بی تکلف راست می آید و لهذا
آتش مشتعل را گویند بلند شد و بعضی بمعنی محفظ
نیز گفته اند و بحث این گذشت (انتہی) صاحب انند
فرماید که بمعنی حرکت دادن دست را تا هر چه
در دست باشد بیفتد و ازینجا بمعنی نثار کردن
اخذ کرده اند مؤلف عرض کند که محققین بالا
از نزاکت و حقیقت کار نگرفته اند حقیقت
اینست که معنی چهارم اصل است که معنی حقیقی
است ولیکن دست را در معنی هیچ تعلق نیست

دست باشد یا زلف یا دامن از برای همه (برفشاندن) بمعنی حرکت دادن مستعمل می شود پس معنی چهارم مجرد حرکت دادن است ولبس. مخفف (برافشاندن) و در معنی دوم بر بمعنی بدن است و بمعنی سوم بیان کرده خان آرزو مرادف (آتش افشاندن) که در محمدوده گذشت حاصل اینست که همه معانی مصدر (افشاندن) که گذشت در (برافشاندن) باشد و محاوره فارسیان بجای اضافت در ملحقات آن گذشت و (برفشاندن) مخفف (برافشاندن) باشد که بجایش مذکور شد و همه ملحقات (افشاندن) و (برافشاندن) از برای این هم پس بعض معانی را ذکر کردن و بعض را گذاشتن درست نباشد (اردو) دیکھو (افشاندن و برافشاندن) مع ملحقات

برف گداختن مستعمل. صاحب همفر ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف معرض

که آب کردن و شدن برف (سعدی) بوی چمن برآمد و برف چمن گداخت بلبل باشگوفه آمد و بلبل به بوستان بگ (اردو) برف کو گھلانا۔ پانی کرنا۔ برف کا گھلنا۔ پانی ہونا۔

بر فلان چکیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وملحقات برهان و بهار بر فلان افتادن و (۲) بر فلان گمان بردن و (۳) بر فلان ثابت شدن۔ صاحبان مؤید و هفت و شمس ذکر معنی مطلق این کرده اند مؤلف عرض کند که شتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) کسی پر پڑنا (۲) کسی پر گمان کرنا۔ (۳) کسی پر ثابت ہونا

بر فلان قلم نیست مقوله۔ بقول بهار و (انند نقل نگار) ای محاسبه و بازپرس نیست یعنی معاف و مرفوع القلم است و حسابی و کتابی ندارد و فرماید که آنچه صاحب برهان تهمه (قلم نیست) را بدین معنی آورده صحیح نباشد (سانب ۵) گنج است اگر همت بویرانه خراجی

تیغ است اگر بر سر مجنون قلمی نیست ؎ (ولہ ۵) ہر کہ شد دیوانہ اینجا در حساب مردم است ؎ در دیار ما قلم بر مردم آگاہ نیست ؎ (مولانا ناظمی ۵) بستد خدا آزادی خود کاتبی از عشق ؎ دیگر قلمی نیست برین بندۂ درگاہ ؎ (بابا فغانی ۵) مارند خرابانی و معشوق پرستیم ؎ بر ما قلمی نیست کہ دیوانہ و مستیم ؎ مؤلف عرض کند کہ صاحبان برہان و بحر بترک صلہ نوشتہ اند البتہ اظہار صلہ بہتر از ترک است بہترین طرز بیان (قلم نیست بر کسی) یعنی او لائق محاسبہ و مواخذہ نیست (اردو) وہ مرفوع القلم ہے۔ وہ قابل گرفت نہیں ہے وہ معذور ہے (درد ۵) مشابہ کوئی ان آنکھوں سے کم ہے ؎ یہ نرگس ہے سو مرفوع القلم ہے۔

برفلک خوردن زور مصدر اصطلاحی۔ واقع شدن زور بر فلک یعنی لازم (با فلک زور آزمائی کردن) (انوری ۵) زور تو در کشاکش اگر بر فلک خورد ؎ زیبد اوگسستہ شود تا روزگار ؎ (اردو) آسمان معرض مقابلہ میں آنا آسمان پر زور آزمائی

برفناک اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ از عالم غمناک و غضبناک مؤلف عرض کند کہ لفظ (برف) را مرکب کردہ اند با کلمۂ (ناک) و ناک بقول برہان لفظی کہ بجہت بیان اتصاف موصوف بصفتی در آخر کلمات می آورند کہ دلالت می کند بر داشتن چیزی ہمچون طربناک و معنی آلودہ و آغشتہ (الخ) پس این قسم استعمال بدون سند یا قول صاحب زبان اعتبار را نشاید و ما از معاصرین عجم نہ شنیدیم کہ گفتہ باشند "این آب برفناک است" یعنی برف در و شامل است۔ فاعل (اردو) برف ڈالا ہوا۔ برف لگایا ہوا۔

برفنج اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث و سکون نون و جیم لغت نامانوس است بمعنی (۱) سخت و درشت و (۲) ناہمواری راہی و ناسازگاری کاری

و (۳) بمعنی نو و نادر و (۴) میوهٔ نورس مؤلف گوید که فنج بمعنی اوّل می آید که اسم جامد فارسی زبانست و این مزید علیه آن بزیادت کلمهٔ بر بران و معنی دوم مجاز آن و معنی سوم البته خلاف قیاس است طالب سند باشیم و معنی چهارم مجاز سوم (اردو) (۱) سخت (۲) راستہ کی ناہمواری۔ کام کی خرابی مونث (۳) نیا۔ نادر (۴) تازہ میوہ۔ مذکر۔

برفنجک اصطلاح۔ بقول سروری و برہان و ناصری و جامع کابوس را گویند صاحب جہانگیری فرماید که با اوّل مفتوح بثانی زده و فای مفتوح همان (برخنج) که گذشت و (فرنجک) هم گویند و بتازی کابوس و بسربانی خرخنجیون۔ صاحب رشیدی بدیل (برخنج) ذکر این کرده مؤلف عرض کند که ماخذ این جزین نباشد که بر لغت (برفنج) بمعنی اوّلش۔ کاف تحقیر زیاده کرده برای مرضی خاص مخصوص کردند دیگر هیچ (اردو) دیکھو برخنج۔

برفند اصطلاح۔ بقول انندراج فرهنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث لغت فارسی است بمعنی (۱) مکر و حیله و فریب و (۲) گفتار ناشایسته و (۳) ظرف و (۴) جای عمیق و خندق و (۵) عمارت محراب دار و (۶) بمعنی لشکر و فوج۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده مؤلف عرض کند که فند بمعنی مکر و حیله و فریب و شید و زرق بجایش می آید و این مزید علیه آن بزیادت کلمهٔ بر بران و معنی دوم را مجاز آن توان گرفت و اگر برای معنی سوم و چهارم و پنجم و ششم سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد که اسم جامد فارسی قدیم است مجرد قول فرهنگ فرنگ را برای این معنی کافی ندانیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اهل زبان ساکت (اردو) (۱) مکر و حیله و فریب۔ مذکر (۲) ناشایسته گفتگو۔ مؤنث (۳) ظرف۔ مذکر (۴) عمیق مقام

مذکر (خندق دیکھو بارگین) (۵) محراب دار عمارت۔ مؤنث (۶) لشکر۔ مذکر۔

برفندار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی (۱) مفسر (۲) مدرس و (۳) دانشمند و (۴) عالم کہ مسائل شرعیہ را حل نماید و (۵) مطرب و سراینده مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی فن دارنده و صاحب فن و کلمۂ بر زائد یا آن را بمعنی بلند گیریم کہ بجایش گذشت یعنی فن بلند دارنده و بلند مرتبه در فن پس معنی چہارم حقیقی است کہ عالم۔ دانشمند و صاحب علم و فن باشد و باقی ہمہ معانی مجازی آن و برای آن طالب سند باشیم کہ صاحب فرہنگ فرنگ صاحب زبان نیست معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) مفسر بقول آصفیہ۔ عربی تفسیر کرنے والا۔ معنی بیان کرنے والا۔ شارح (۲) مدرس بقول عربی۔ درس دینے والا۔ پڑھانے والا۔ ملا۔ مکتبی۔ پنڈت۔ معلم۔ استاد طلبا (۳) دانشمند بقولہ عقلمند۔ سمجھدار۔ زیرک (۴) عالم بقولہ عربی۔ صاحب علم (۵) مطرب بقولہ عربی گویا۔ گانے والا۔ مغنی۔

برفور اصطلاح۔ بقول انند و غیاث و مؤید بالفتح و فتح فا و سکون واو و رای مہملہ زدہ بمعنی جلد و شتاب و فی الفور مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم ہم بر زبان دارند و گویند کہ "برفور حکمش تعمیلش کردیم" پس حجتی نیست کہ کلمۂ بر بر لغت فور عربی زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) فی الفور۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ فوراً۔ جلد۔ معاً۔

(الف) **برفوز** با زای معجمہ و سین مہملہ در آخر۔

(ب) **برفوس** بقول برہان و جامع بروزن سروزہ و افسوس اطراف و پیرامون دہان و مرادف بر پوز۔ صاحب ناصری فرماید کہ بہمین معنی بکاپوز و برکاپوس و برکافوز و کافوس

هم می آید (مولوی معنوی ؎) چنان باشد بیان نور ناطق ہ نه لب باشد نه آواز و نه برفوز ہ مؤلف عرض کند که اصل این بتیوز است که بقوقانی دوم و بای فارسی سوم بجایش گذشت و صراحت ماخذش همدر انجا کرده ایم و (الف) مبدل (بدیوز) که به همین معنی گذشت. دال مهمله دوم بدل شد به رای مهمله چنانکه باد و باران و بای فارسی سوم بدل شد به فا چنانکه سپید و سفید

و (ب) مبدل (الف) که زای هوز بدل شد به سین مهمله چنانکه ایاز و ایاس و سندی که صاحب ناصری از مولوی معنوی آورده همان است که بر دبدیوز گذشت حیف است از محققین که کلامی را بسند خود در جاها می آرند به تبدیل املای لفظ. خدای داند که مولوی معنوی درین شعر استعمال بدیوز کرده یا بدفوز (اردو) دیکھو بتیوز.

برفی بقول انند بجواله فرهنگ فرنگ بالفتح و کسر فائقت فارسی است نوعی از حلوا مؤلف عرض کند که معاصرین عجم برزبان دارند و گویند که از شیر و شکر ساخته می شود و سفید رنگ است همچون برف پس تحتانی آخره برای نسبت باشد و بس (اردو) برفی. بقول آصفیه. فارسی. اسم مؤنث. ایک قسم کی سفید اور میٹھی دودھ کی مٹھائی

برق (۱) بقول سروری بروزن و معنی برغ است که گذشت و بند نیز گوید (شیخ آذری ؎) بگشا بندشی ز مغرب برق ہا می کند شرق و غرب را همه غرق ہا و فرماید که (۲) بتازی معروف. بهار نسبت معنی دوم گوید که درخشیدن برق و روشنی که از ابر بجهد و آنرا بفارسی درخش گویند و جمع آن بروق و آتشدست و بی محابا و بی مروت

وخانہ سوز وسبک سیر وعالم سوز از صفات اوست وتیغ وجوی وچراغ ومصرع از تشبیہات او وبالفظ افتادن وجہیدن ودرخشیدن وریختن مستعمل۔ (ملا طغرا ؎) زرنگینی مصرع تند برق بہ جہان گشت در آتش لعل غرق بہ مؤلف عرض کند کہ نسبت معنی اول حقیقت برغ بجایش گذشت واین مبدل آنست چنانکہ آروغ وآروق واین بمعنی دوم لغت عرب است فارسیان استعمالش (۳) بمعنی سوزندہ ہم کردہ اند کہ بر (برق حاصل) می آید وبر (برق مذہب) ہم کہ بہ ہمین معنی مستعمل (اردو) (۱) دیکھو برغ (۲) برق۔ مونث دیکھو ادرخش (۳) جلانیوالا۔

برق آفت استعمال۔ فارسیان برق را بہ تشبیہہ آفت استعمال کردند۔ اضافت تشبیہی است یعنی آفتی کہ مثل برق است (صائب ؎) یکی صد شد زگلچین برگ عشرت گلشن مارا بہ حمایت کرد مور از برق آفت خرمن مارا بہ (اردو) وہ آفت جو مثل برق کے ہے۔ مؤنث۔

برق آہ استعمال۔ از قبیل (برق آفت) است کہ فارسیان آہ را بہ برق تشبیہہ دادند (ظہوری ؎) جولان بعشق گرچہ دہد باد درخش شوق بہ خواہد زبرق آہ گہی تازیانہ بہ (اردو) وہ آہ جو مثل برق کے ہے۔ مؤنث۔

برق آہنگ استعمال۔ بہار ذکر این کردہ بر معروف قانع مؤلف عرض کند کہ بدون اضافت اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ آہنگ او مثل برق است وکنایہ باشد از تیز وچالاک وہوشیار۔ اگرچہ سند استعمال پیش نشد ولیکن خلاف قیاس نیست۔ (اردو) برّاق۔ بقول آصفیہ۔ عربی چالاک ہوشیار۔ زبرک۔

برق ابرگردش اصطلاح - مرکب توصیفی است - کنایه از اسپ - سند استعمال این از میر معزی بر (ابرگردش) گذشت و اشاره باین همه را نجا کرده ایم (اردو) براق بقول آصفیه - باد رفتار - تیز گام - سبک رفتار - گھوڑے کی صفت مین اس کا استعمال ہے -

برق اشک استعمال - اضافت تشبیهی یعنی اشکی که مثل برق می تابد و می سوزد و ظهوری ؎ ز برق اشک ما بیدرد مسرای خواب ناید [illegible] چراغ مجلس افسانه نور طور کن پاک (اردو) وہ اشک جو مثل برق ہے (اشک آتش ناک) - (اشک آتشین)

برق افتادن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (۱) بمعنی حقیقی یعنی افتادن برق بر چیزی و (۲) کنایه از آفت و مصیبت نازل شدن (واضح اصفهانی ؎) چو برق شعله یادش مرا بجان افتاد ؎ فروغ ماه در آئینه کستان افتاد ؎ (اردو) بجلی پڑنا - بقول آصفیه (۱) بجلی گرنا - بجلی کا شعله گرنا - (۲) آفت آنا - صدمه پہنچنا -

برق افگندن استعمال - مرادف برق انداختن است که می آید (ظهوری ؎) عشق بر قسمت بخرمن افگنده است ؎ آرزو طرح شیون افگنده است ؎ (اردو) دیکھو برق انداختن

برق انداختن مصدر اصطلاحی - بقول واریسته (۱) مهیا کردن و سر انجام دادن (زلالی ؎) فرود آمد قضا از عالم پاک ؎ که بر قالب زند خود را کفن تاک ؎ (طغرا در توصیف کاغذ ابری - فقره) گلستان بر قالب زدن را اینگونه شماری می شمارد ؎ و فرماید که بزعم جمعی معنی این (۲) هزینه کردن و کار بیهوده کردن است ؎ بغرابت (اردو) - صاحب بحر نقل نگارش بهار بر معنی اول قانع - خان آرزو در چراغ

برای معنی دوم سند محسن تاثیر آورده (ع)
خنده ها دارد زروزن خانه بر معماریت
یا تا چه بر قالب زند بهر تو قالب کاریت
مؤلف عرض کند که (۳) بمعنی حقیقی مراد
به پیمانه زدن باشد که بجایش گذشت یعنی
چیزی را درست کردن و ساختن بذریعهٔ
قالبش و بخیال ما سند زلالی و طغرا هر دو
برای معنی سوم است و معنی اول و دوم
بیان کرده محققین بالا از اسنادشان اصلا
نمی برآید مشتاق سند دیگر باشیم و سند محسن تاثیر
بمعنی (۴) بروی کار آوردن است و
نتیجه پیدا کردن. فتاتل (اردو) (۱) مہیا
کرنا۔ سرانجام دینا۔ (۲) فضول باتیں کرنا
بیہودہ کلام کرنا (۳) دیکھو پیمانہ زدن (۴)
نتیجہ پیدا کرنا۔

برقان بقول شمس لغت فارسی و عربی است
بمعنی درخشیدن مؤلف عرض کند که برقیدن

در فارسی زبان بمعنی درخشیدن نیامده که
این را اسم حال گیریم. پس این را لغت
فارسی نگیریم مجرد قول شمس اعتبار را نشاید
که سند استعمال پیش نشد و معاصرین عجم بزبان
ندارند (اردو) چمکنا۔

برق انداختن استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که متعدی (برق افتادن) است بهر دو
معنی اش (ثنائی مشهدی ع) دمادم شعله
کش ترمی شود سوز دل در تسم که برق غیرتی
در خرمن گردون بیندازد (اردو)
بجلی گرانا۔ آفت ڈہانا۔ دیکھو (برق افتادن)
یہ دونوں معنون میں اس کا متعدی ہے۔

برق بار بدن مصدر اصطلاحی. صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی حقیقی لازم و متعدی هر دو
آمده یعنی برق افتادن و برق انداختن و

(برق بار) کہ اسم فاعل ترکیبی بسند مغربی نیشاپوری بر (ابر گردش) بصفت اسپ گذشت از ہمین است (اردو) بجلی گرانا بجلی گرانا۔

برق برخاستن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ ظاہر شدن و سر برآوردن و درخشیدن برق است (اثیر اخسیکتی ؎) برخاستہ زجہۂ غزا و گوش تیز ؛ برقی کزو دو پیکر الماس شد عیان ؛ (اردو) بجلی ظاہر ہونا۔ بجلی چمکنا۔

برق تازہ اصطلاح۔ بقول بہار معروف (ناصر علی ؎) برق تازان جہان تا کردل بستند ؛ چون شرر بر نفس سوختہ محمل بستند ؛ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی تیز رو و چالاک (اردو) تیز رفتار بقول آصفیہ۔ جلد چلنے والا۔ چالاک۔

برق جستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ درخشیدن برق باشد (ملک قمی ؎) کنون کہ تیر فلک سینہ کرد سینہ بدز د ؛ بجست برق بلا نم در آبگینہ بدزد ؛ (اردو) بجلی چمکنا۔

برق جولان استعمال۔ بقول بہار معروف مؤلف عرض کند کہ جولانی برق دارندہ۔ اسم فاعل ترکیبی (صائب ؎) بپوش چشم چو شبنم درین چمن صائب ؛ کہ چون ستارۂ صبح است برق جولان گل ؛ (ولہ ؎) آہ کہ جولان برآرد دود از خرمن مرا ؛ در میان نی سواران برق جولانی کجاست ؛ (اردو) برق جولان کہہ سکتے ہیں بمعنی تیز رو۔ صاحب آصفیہ نے برق خرام۔ برق رفتار کا ذکر کیا ہے معنوں میں کیا ہے۔

برق جہیدن استعمال۔ صاحب آصفیہ ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند

کہ مرادف (برق جستن) است کہ بجایش گذشت
(کلیم ہمدانی ؎) از ہر کنار برق بلا جہیدن است
باید گلیم بخت سیہ را بجا گذاشت
(اردو) دیکھو برق جستن۔

برق چنگال اصطلاح۔ بقول بہار معروف
(صائب ؎) زدلہای ضعیفان استعانت جو چو درمانی
کہ شیر برق چنگال از نیستان می شود پیدا
مؤلف عرض کند کہ بصفت درندہ مستعمل مراد از درندی کہ چنگال می زند بہ تیزی و خونخواری اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) تیز چنگون والا پنجہ مارنے والا درندہ جس کا پنجہ مثل بجلی کے تیز اور چمکتا ہو

(الف) برق حاصل اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انتد کنایہ از تاراج کنندہ و غارتگر (نامہ علی ؎) دل و دین جمع کردم خط مشکینش میان شد ہجوم مور نزدیک است گردد برق حاصل ہا
مؤلف عرض کند کہ در اینجا برق بمعنی سوزندہ ضمن است کہ حاصل کشت ہمان خرمن باشد و از مجرد حاصل در اینجا۔ حاصل کشت مراد است از قبیل (برق مذہب) کہ می آید بالجملہ ----

(ب) برقِ حاصل گردیدن مصدر است اصطلاحی بمعنی خرمن را سوختن و برباد کردن مرکب از ہمان معنی لفظ برق کہ ذکرش بر (الف) گذشت (اردو)
(الف) غارتگر۔ تاراج کرنے والا اور ہمارے محاورہ کے لحاظ سے خرمن کو جلانے والا (ب) خرمن سوختہ ہونا۔

برق حسرت استعمال۔ فارسیان حسرت و حوادث را
برق حوادث تشبیہ دادند بہ برق یعنی این ہر دو دل انسان را می سوزد۔ چنان کہ برق مرکب اضافی است و بس۔

یعنی برق حسرت حسرت است و برق حوادث حوادث (ظہوری ؎) ز برق حسرتم دودی تر و برخرمنم ہرگز نہ شد انبار آرزوی خام تا کی از اثر جوشم (صائب ؎) دانۂ من صائب از برق حوادث سوختہ ست تخمی خوش کہ دارد نوبہاری در نظر (اردو) حسرت کی بجلی۔ حوادث کی بجلی۔ مؤنث۔

برق خاستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بلند شدن برق و کنایہ از تیز شدن برق در رفتار و سریع السیر شدنش (واصف بخاری ؎) پیداست کہ خیز برق گردون سیرت ؎ برقی نتوان دید کہ خیزد ز زمین ؎ (اردو) بجلی کا تیز ہونا۔ بلند ہونا۔ سریع السیر ہونا۔

(الف) برق خاطر استعمال (الف) باضافت

(ب) برق خانہ سوز مرکب اضافی و تشبیہی است

کہ خاطر را بہ برق تشبیہ دادند و در (ب) خانہ سوز صفت برق است کہ بر لفظ برق اشارہ و آن گذشت۔ مرکب توصیفی (اردو) (الف) ز آہ خورشید شعلہ بار دل گرم ؎ بر جہ[illegible] خاطرش بنام ؎ (صائب ؎) این برق سوز مہیای جستن است ؎ ای خون گرفتہ بیخبر من ناتوان مگیر ؎ (اردو) (الف) دل ملیحہ جو مثل برق کے تیز ہے۔ فارسی ترکیب ہے (ب) گھر جلانے والا خاطر) کہ سکتہ مین۔ (ب) گھر جلانے والا بجلی (برق خانہ سوز) ترکیب فارسی اردو مین مستعمل ہے

برق خرمن شدن مصدر اصطلاحی بمعنی خرمن ؎ (ظہوری ؎) شدن کرشمہ متمنا برق خرمن مبرم ؎ [illegible] ہے (اردو) خرمن کو جلانا ترکیب بجلی گرانا۔ خرمن کے حق مین بجلی ہونا۔

برق خزان استعمال۔ فارسیان خزان را بہ برق تشبیہ دادہ اند مرکب اضافی است

(صائب ؎) هر نسیمی می تواند خضر راه او شدن ؛ هر که چون برق خزان آماده رفتن شود ؛ (اردو) خزان کی بجلی۔ برق خزان بھی کہہ سکتے ہیں۔

برق خو | استعمال۔ مرکب اضافی است کہ تند رسیان خوی را به برق تشبیه داده اند (ظهوری ؎) عجب دارم از کشتهٔ بوالهوس ؛ بخجلت من رسد برق خوی تو هست ؛ (اردو) طبیعت کی بجلی۔ طبیعت کی تیزی۔ وہ طبیعت جو مثل بجلی کے ہے۔

برق قد جامه دوختن | مصدر اصطلاحی۔ موافق حوصلهٔ کار ساختن کردن (ظهوری ؎) در تقاضا نزاکت ابجا کردی کار خویش ؛ برق قد خود جامهٔ عشق بلندی دوختی ؛ (اردو) حوصلہ کے مطابق کام کرنا۔

برق درخشیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی مرادف برق جستن و جهیدن (حافظ شیرازی ؎) برقی از منظر لیلی بدرخشید سحر ؛ وه کہ با خرمن مجنون دل افگار چه کرد ؛ (اردو) بجلی چمکنا۔ دیکھو برق جستن۔

برق در عنان داشتن | مصدر اصطلاحی۔ تیز رفتار بودن (ظهوری ؎) زشوق گرم دوی آه تازیانه شد است ؛ زبا قی ده ام و برق در عنان دارم ؛ (اردو) تیز رفتار ہونا۔

برق دمان | اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ مظهر العجائب بمعنی برق درخشنده مؤلف عرض کند کہ (دمیدن برق) بمعنی (درخشیدن برق) از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم بزبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت۔ بدون سند استعمال این محاوره را تسلیم نه کنیم و اگر سند بدست آید توانیم عرض کرد کہ مرکب توصیفی است کہ دمان را صفت برق قرار

دادہ اند و (دمیدن آفتاب) آمدہ کنایہ از طلوع شدنش (اردو) چمکنے والی بجلی ہونا۔

بر قدم خاک زد مقولہ۔ بقول مؤید بحوالہ قنیہ (۱) خدمت بسر کنانید و (۲) خوار گردانید۔ صاحب انند نسبت معنی دوم گوید کہ (خوار کرد) و صاحب شمس فرماید کہ (خوار شد) مؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم اگرچہ قول ہر دو محققین بالا موافق قیاس است و قول شمس نسبت معنی دوم خلاف قیاس معاجین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) خدمت ادا کروایا (۲) ذلیل کیا۔

برق را در آستین داشتن مصدر اصطلاحی۔ شعلہ را مخفی داشتن و سوز را پنہان داشتن۔ و این کنایہ ایست (صائب ۵) نہان در پردہ ہر موی من آہ آتشین دارد چو رگ ابر بہاران برق را در آستین دارد (اردو) بجلی آستین میں رکھنا۔ ترجمہ ہے اور سوز مخفی رکھنا اس کا مقصود۔

برقرار استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث بمعنی (۱) ثابت و (۲) بحال مؤلف عرض کند کہ قرار لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی آرام۔ فارسیان بالکلیہ بر مرکب کردہ بمعنی بالا استعمال کردہ اند بر سبیل مجاز و معاصرین عجم بر زبان دارند و گویند "عہد میمنت مہد او قائم و برقرار باد" مخفی مباد کہ برحال خود و باقی۔ داخل معنی دوم است (انوری ۲) در ہجر زد رہے قرارم ہمگان درد ہنوز برقرار است (اردو) (۱ و ۲) برقرار دیکھو برجا۔

(الف) **برقرار داشتن** استعمال۔ الفاظ

(ب) **برقرار بودن** کنایہ از نشستن

(ج) برقرار ماندن او آرام یافتن (ظهوری ص) اضطراب من بر آرد آفت تسکین زپی ؛ خوشدلم در بی قراری برقرار افتاده ام ؛ و (ب) قائم و دائم بودن سند این از معنی عجم بر معنی اول برقرار گذشت و (ج) باقی ماندن و بحال خود بودن (صائب ص) چون ریشهٔ درخت که ماند بجای خویش ؛ شد زندگی و طول امل برقرار ماند ؛ (اردو) (الف) آرام پانا۔ (ب) برقرار رہنا۔ قائم و دائم رہنا (ج) باقی رہنا بحال خود رہنا۔

برق روانی اصطلاح۔ بقول شمس کنایه از سالکان که زود و تیز روند۔ مؤلف عرض کند که کنایه غیر لطیف و نامرغوب و محققین ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) سالکان۔ سالک کی جمع۔ سالک بقول آصفیہ عربی۔ راہرو۔

برق ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف (برق انداختن) که گذشت (صائب ص) فروغ روی تو برقی بخرمن گل ریخت ؛ که جای نغمه شعر را ز زبان بلبل ریخت ؛ (اردو) دیکھو برق انداختن۔

برق زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار می گوید که (۱) روشن شدن و درخشیدن چنانکه برق می زند ؛ (بدر چاچی ص) راه برانر ستاره شد خنجر او چو برق زد ؛ خود قمر دو پاره شد سهم چو در کمان گرفت ؛ و بتحقیق ما (۲) مرادف برق انداختن (ظهوری ص) گرند آرزو گو برق هم بر خرمن خود زن ؛ که جان شعله پرورشد سپند دانه خالی ؛ (اردو) (۱) روشن ہونا چمکنا (۲) دیکھو برق انداختن۔

برق زده را کافور چه سود مثل - صاحبان

خزینه و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر

این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف

عرض کند که فارسیان این مثل را بجائی زنند

که بمقابلهٔ آفت و مصیبت تدبیری حاصل نباشد

(اردو) آگ لگنے پر کنوان کھودنے سے کیا

دکن مین کہتے ہین بجلی کی آگ پانی سے نہین بجھتی

(الف) برق سنان اصطلاح - بقول

(ب) برق سوار هر کدام معروف

(ج) برق سیر عرض کند که هر سه بدون

اضافت اسم فاعل ترکیبی است یعنی (الف)

(۱) بدون اضافت کسی که سنان او مثل برق

می درخشد و جگر سوز است و (۲) با اضافت

مرکب اضافی یعنی سنانی که مثل برق است

برقش بقول ضمیمهٔ برهان بروزن و رزش معنی رنگ برنگ شدن مؤلف عرض کند که

بکسر اول و ثالث بزبان عرب مرغی است خوش رنگ مانند عصفور و بزبان اهل حجاز

شترشور - صاحب محیط این را ترک کرده و برزشتر شور فرماید که مرغ کوچک تیره رنگ با

(۲) درخشیدن (انوری ۵) ازپس گردو

برق سنان آبدار همچنان باشد که اندر پیرقن

شب اختری (ب) کسی که مثل برق

بسیار تیز رو یا بر اسپ تیز و تند سوار باشد

(بیدل ۵) با برق سواران چه کند سعی

غبارم هوا ماندگی هست اگر پیش برآید

(ج) کسی که بسیار زود سیر و تیز رو باشد

(صائب ۵) از عمر برق سیر لود پیچ

من باشد بقدر سه گست رفتار چیست

(اردو) (الف) (۱) وہ شخص جسکی

مثل برق کے چمکتی ہو - مذکر (۲) وہ سنان جو مثل

بجلی کے چمکتی ہو - مؤنث (ب) و (ج) وہ شخص جو

بہت تیز رو ہو یعنی نہایت تیز رو صاحب آصفیہ

اور برق رفتار کا ذکر فرمایا ہے یعنی تیز رفتار - زود رفتار

سرخی وگویند کہ اقس است مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال بدست آید تو انیم عرض کرد کہ مفرس باشد کہ فارسیان ہمان لغت عرب را بہ متصرف در اعراب ومعنی بمعنی رنگارنگی و رنگ برنگی استعمال کردہ باشند دیگر ہیچ۔ محققین فارسی زبان ساکت ومعاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) رنگ برنگی اور رنگارنگی دکن مین کہتے ہین۔ رنگ برنگ ہونے کا حاصل بالمصدر۔

برق شتاب اصطلاح۔ بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی تیز تر رونده۔ فارسیان بصفت اسپ استعمال کنند ہیچون باد پا (میرزا معز فطرت ؎)

از بسکہ سمند تو برہ برق شتاب است ہر صید از نفس سوختہ بر سیخ کباب است

(اردو) بجلی کا سا تیز رو۔ برق رفتار۔ دیکھو برق سیر۔

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است بمبالغہ ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند ومشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) نہایت پھرتیلی کو اردو مین بجلی کہتے ہین جیسے "گھوڑا کیا ہے بجلی ہے" یعنی نہایت تیز رو ہے پس اس کا ترجمہ برق رفتار ہونا۔ اور بلحاظ قول محققین فارسی (جلد چلنا۔ دوڑنا)

برق شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ملحقات برہان وبحر وبہار وانند (۱) کنایہ از شتاب رفتن ودویدن صاحبان ہفت وانند ذکر ماضی مطلق این کردہ اند

(الف) **برقص آمدن** (ب) **برقص افتادن** (ج) **برقص در آوردن** استعمال۔ الف وب لازم است بمعنی آمادۂ رقص شدن ورقصیدن و (ج) متعدی آن

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰)

یعنی رقصانیدن وکنایہ از تکلیف دادن (ظہوری الف ے) چو نغمۂ طرب از بزم وصل برخیزد ؎ برقص آی بر آہنگ احتراز ایں دل ؎ (ولہ ے) ندارم گرچہ برگ و ساز آغوش ؎ برقص افتادہ ام بر ساز آغوش ؎۔

(النوری ج ے) صبر کہ ساکن ترین عالم عشق است ؎ زلف تو ہر ساعتش برقص در آرد ؎ (اردو) (الف) (وب) آمادۂ رقص ہونا۔ ناچنا۔ (ج) نچانا۔ بقول آصفیہ رقص کرانا۔ ستانا۔ دق کرنا۔ ناک میں دم کرنا

برقع بقول بہار بالضم روبند زنان عرب و فارسیان مطلق بمعنی روبند و بالفظ (از رخ برافگندن و برانداختن و برداشتن) و (از روی درکشیدن) و (برخ افگندن و بستن و دریدن و زدن و شگافتن و فروہشتن) استعمال کنند مؤلف عرض کند کہ بقول منتخب لغت عربست بمعنی اول المذکور و استعمال فارسیان در ملحقات می آید و تعمیم استعمال شان متصرف محاورۂ فرس بلش نیست تفرلیگا (اردو) برقع۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ روپوش۔ نقاب۔ وہ سلا ہوا کپڑا جو عورتیں سر سے پاؤں تک اوڑھ کر باہر نکلتے ہیں اور اس میں آنکھوں کے موقع پر جالی لگی ہوتی ہے۔

برقع از جمال افتادن مصدر اصطلاحی دور شدن برقع باشد از روی (نظیری نیشاپوری ے) شبی بمیکدہ اش برقع از جمال افتاد ؎ قرابہ آب فشان جام در خمش است ہنوز ؎ (اردو) برقع چہرے سے جدا ہونا۔ دور ہونا۔

برقع از جمال برافگندن استعمال مرادف (برقع از رخ برافگندن) است کہ می آید یعنی دور کردن برقع (رضی اردستانی ے) برقع ز جمال خود برافگن ؎ تا ملک

آرد به عفت اقرار ۔ مؤلف عرض کند که عیبی ندارد که عوض کلمهٔ آز مخففش (زای هوز) را گیریم (اردو) دیکھو برقع از چهره کشودن)

برقع از چهره کشودن استعمال دور کردن برقع از رخ (شفائی اصفهانی ؎) برغم منکر رویت ز چهره برقع ناز ۔ چنان کشود که هم کافر و مسلمان دید ۔ (اردو) نقاب اوٹھانا ۔ الٹنا ۔ بقول آصفیہ گھونگٹ اٹھانا ۔ کھولنا ۔ منہ کے اوپر سے پردہ ہٹانا ۔

برقع از رخ برافگندن استعمال بقول آصفی دور کردن برقع ۔ مؤلف عرض کند که اگرچه سند استعمال پیش نشد ولیکن خلاف قیاس نیست معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو برقع از چهره کشودن ۔

برقع از رخ برانداختن استعمال بقول آصفی ۔ مرادف (برقع از رخ برافگندن) که گذشت (طالب آملی ؎) بدست حسن چو برقع ز رخ برانداری ۔ بازمانه بر سر خورشید چادر اندازد ۔ مؤلف عرض کند که عیبی نیست که عوض کلمهٔ آز زای هوز استعمال کنیم که مخفف آنست (اردو) دیکھو برقع از چهره کشودن ۔

برقع از رخ برداشتن استعمال بقول آصفی دور کردن برقع (ظهوری ؎) که برداشت برقع ز رخ راز را ۔ نگفت بر لب باز آواز را ۔ مؤلف عرض کند که سند بالا بکارش می خورد ۔ و هم از ان مصدر (برقع از رخ برداشتن راز را) بمعنی افشای راز کردن هم پیدا می شود که بجای خودش می آید ۔ مخفی مباد که عوض کلمهٔ آز مجرد زای هوز هم درست است که مخفف اوست (اردو) دیکھو برقع از چهره کشودن ۔

برقع از رخ برداشتن راز را مصدر

اصطلاحی۔ کنایہ از افشای راز کردن است سند این از ظهوری بر (برقع از رخ برداشتن) گذشت (اردو) راز افشا کرنا۔

برقع از رخ فگندن استعمال۔ مرادف (برقع از رخ برافگندن) است (ظهوری ؎) بخلوت آمد و برقع ز رخ فگند آنجا رسانده خوش مددی عشق چشم بند آنجا مؤلف عرض کند کہ کلمۂ از و مخففش مجرد زای ہوز و افگندن و فگندن ہمہ یکسان است عیبی ندارد (اردو) دیکھو برقع از چہرہ کشودن

برقع از رخ گرفتن مصدر اصطلاحی بود کردن برقع از رو باشد (خان آرزو ؎) دران محفل کہ ای نور نظر برقع ز رخ گیری بہ حباب باده می گردد گل چشم ایاغ من مؤلف عرض کند کہ مجرد زای ہوز مرادف کلمۂ از باشد عیبی ندارد۔ و معاصرین بر زبان دارند (اردو) دیکھو برقع از چہرہ کشودن۔

برقع از روی برداشتن استعمال بقول صاحب آصفی دور کردن برقع مؤلف عرض کند کہ اگرچہ سند استعمال پیش نہ شد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند موافق قیاس است (اردو) دیکھو برقع از چہرہ کشودن

برقع از روی درکشیدن استعمال بقول آصفی دور کردن برقع (سلمان ساوجی ؎) بدان نسیم عنایت کہ درکشد ناگہ ز روی شاہد مقصود برقع حرمان مؤلف عرض کند کہ عیبی ندارد کہ عوض کلمۂ از زای ہوز را استعمال کنیم کہ مخفف آن است (اردو) دیکھو برقع از چہرہ کشودن۔

برقع از روی دریدن استعمال بقول آصفی دور کردن برقع۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی کہ چاک کردن نقاب و برقع باشد و سند این بر (برقع کسی و چیزی دریدن

بر کسی) می آید و معنی بیان کرده آصفی نتیجه آنست و بس و در اینجا ضرورت نباشد که از سند مذکور هم پیدا نیست (اردو) برقع پھاڑنا۔ دور کرنا۔

برقع از روی شگافتن استعمال بقول آصفی دور کردن برقع مؤلف عرض کند که سند این به (برقع شگافتن) می آید و همان است سند آصفی برای این و آنچه صاحب آصفی (از روی) را زیاده کرده است بی ضروری اوست (اردو) دیکھو برقع از روی دریدن۔

برقع از روی کشادن استعمال بقول آصفی دور کردن برقع (ناظم هراتی ؎)

سرم بر وارد از زانو بدستی ؛ کشاید برقعم از روی بدستی ؛ مؤلف عرض کند که رو در فرید علیه آن روی هر دو یکی است۔ (اردو) دیکھو برقع از چهره کشودن۔

برقع از روی کشودن استعمال بقول آصفی دور کردن برقع۔ مؤلف عرض کند که اگرچه سند این پیش نشد ولیکن بر زبان معاصرین عجم است و مصدر (برقع از چهره کشودن) بجایش گذشت موافق قیاس باشد (اردو) دیکھو برقع از چهره کشودن۔

برق عالم سوز استعمال۔ مرکب اضافی است که (عالم سوز) را که اسم فاعل ترکیبی است بصفت برق آورده اند و اشاره است در صفات برق گذشت (صائب ؎) از جلالت برق عالم سوز در هر خرمنی ؛ فرش در جمالت آفتابی فرش در هر خانه ؛ (اردو) عالم کو جلانے والی بجلی۔ برق عالم سوز بھی کہتے ہیں

برقع برخ افگندن استعمال بقول آصفی بمعنی برقع بستن (صیدی طهرانی ؎) برقع برخ افگنده بر دنبال باغش ؛ تا نکهت گل پیچیده آید بماغش ؛ مؤلف عرض کند که

موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) برقع ڈالنا بقول آصفیہ برقع اوڑھنا۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ نقاب چہرہ پر ڈالنا بھی کہہ سکتے ہیں۔

برقع برخ بستن استعمال۔ آویختن برقع بر روی (خالص اصفہانی ؎) برقع برخ زدیدن ما از حیا بند ہ بر روی باغبان در این باغ را بند ہ (اردو) دیکھو برقع برخ افگندن۔

برقع برخسار فروہشتن استعمال بقول آصفی بمعنی برقع بستن مؤلف عرض کند کہ اگرچہ سند استعمال پیش نکرد ولیکن موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند (برقع فروہشتن) می آید (اردو) دیکھو برقع برخ افگندن۔

برقع برفگندن استعمال۔ بمعنی دور کردن برقع باشد (ظہوری ؎) دیدہ می بایست پوشیدن چو برقع برفگند ہ دود از خود

خود برآوردم تماشا آنشست (اردو) نقاب چہرہ سے ہٹانا۔ دیکھو برقع از رخ کشادن

برقع بروی کشیدن استعمال بقول آصفی بر بستن برقع (نظام شیرازی ؎) بروی خود چو کشد روز روز برقع شب ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو برقع برخ افگندن۔

برقع بستن استعمال بقول آصفی بمعنی برقع بستن مؤلف عرض کند کہ چہ خوش تعریف است کہ از روی وسعت زبان محقق تبلیغ بیجا انداز د و مقصودش جز این نباشد کہ آویختن برقع باشد بر رخ و سند این از خالص اصفہانی بر (برقع برخ بستن) گذشت (اردو) دیکھو برقع برخ بستن۔

برقع زدن استعمال بقول آصفی مرادف برقع بستن مؤلف عرض کند کہ (برقع نسیان زدن) کنایہ باشد از فراموش کردن

که بجای خودش می آید (عرفی ؎) حسن عبادت را برقع نسیان زدن ؛ زشتی اعمال را لوح وقلم داشتن ؛ (اردو) دیکھو برقع برخ بستن

برقع شگافتن استعمال (۱) بمعنی حقیقی و (۲) دور کردن برقع بر سبیل مجاز (عرفی ؎) مگر دعای تو جوشد زدل که حسن قبول ؛ شگافت برقع و تا سر چدز زبان آمد ؛ (اردو) برقع پھاڑنا (۲) دیکھو برقع از چہرہ کشودن)

(الف) برقع فرو ہشتن استعمال - حسب

(ب) برقع فرو ہلیدن آصفی ذکر (الف) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی انداختن برقع بر روی باشد (امیای اصفہانی ؎) آن روی را بہر کس منمای الله الله ؛ یا پردہ بر افگن یا برقعی فرو ہل ؛ (شیخ شیراز ؎) یا خلوتی برآور یا برقعی فرو ہل ؛ ورنہ بشکل شیرین شور از جہان برآید

مؤلف عرض کند کہ (ہشتن و ہلیدن) مرادف یکدیگر است و فرمد علیہ آن (فرو ہشتن و فرو ہلیدن) پس وجہی نباشد کہ این سند را متعلق بہ فرو ہلیدن نہ کنیم از ینجاست کہ (ب) را قائم کردہ ایم (اردو) (الف و ب) دیکھو برقع برخ افگندن ۔

برقع کحلی اصطلاح - بقول بحر و شمس (۱) شب و (۲) آسمان باشد صاحبان انند و ہفت بر معنی اوّل قانع مؤلف عرض کند کہ کحل در عربی زبان بقول منتخب بالضّم بمعنی سرمہ آمدہ پس فارسیان بزیادت تحتانی نسبت در آخرش این مرکب توصیفی را بمعنی شب استعمال کردند و آسمان ہم و این کنایہ لطیف است و موافق قیاس مشتاق سند می باشیم معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) رات ۔ مؤنث (۲) آسمان ۔ مذکر ۔ امیر نے تشبیہات آسمان

مین پردہ شبرنگ ۔ پردہ نیلگون کا ذکر فرمایا ہے

برقع کسی وچیزی دریدن برکسی مصدر اصطلاحی ۔ ظاہر کردن حقیقت چیزی وکسی برکسی (فیضی اکبرآبادی ؎) آئینہ طلعتش نظر سوز پا برچرخ دریدہ برقع روز ۔ (اردو) حقیقت کو ظاہر کرنا ۔ حقیقت پر سے پردہ اُٹھانا ۔

(الف) برقع کشا اصطلاح

(ب) برقع کشادن بہار ذکر

(ج) برقع کشای ہر مشکل الف کردہ از معنی ساکت (عرفی ؎) ہر کجا خواست شاہدی بطلب پا شوق برقع کشا فرستادے پا صاحب آصفی ذکر (برقع از روی کشادن) کردہ گوید کہ بمعنی دور کردن برقع کہ بجای گذشت وسند این ہم ہمد را نجا مذکور و صاحب اند (ج) را بحوالۂ فرہنگ فرنگ آوردہ فرماید کہ ای گشاینده وحلال ہر مشکل

مؤلف عرض کند کہ مجرد (ب) (۱) بمعنی حقیقی است یعنی دور کردن برقع و (۲) بمجاز افشا وظاہر کردن کہ چون برقع دور شود حسن ظاہر می شود پس (الف) اسم فاعل ترکیبی است و (ج) بوجہ اضافت بسوی مشکل بر سبیل مجاز بمعنی بیان کردہ اند خلاف قیاس نیست ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) الف ۔ برقع اُٹھانے والا ۔ (ب) (۱) برقع اُٹھانا (۲) ظاہر اور افشا کرنا ۔ (ج) ہر مشکل کو حل کرنیوالا آسان کرنے والا ۔

برقع کشودن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی (برقع از روی کشودن) را بمعنی دور کردن برقع نوشتہ وسندش بر (برقع از چہرہ کشودن) گذشت واین مرادف (برقع کشادن) است وبس (اردو) دیکھو برقع کشادن ۔

برقع کشیدن استعمال - صاحب آصفی (برقع بروی کشیدن) را بمعنی برقع بستن نوشته که بجایش گذشت و سندش از نظام شیرازی مضارع را ظاهر کند که از برای کشادن و کشودن و کشیدن - هرسه آمده پس در اینجا همین قدر کافی است که این مصدر مرکب بصلهٔ آوزای هوز بمعنی دور کردن برقع باشد و بصلهٔ بر و موحده بمعنی پوشیدن و آویختن برقع (اردو) برقع اٹھانا - برقع ڈالنا -

برقع گرفتن استعمال - صاحب آصفی این را ذکر کرده از معنی ساکت و ما (برقع از رخ گرفتن) را بجایش ذکر کرده ایم وسندش هم همدر انجا مذکور پس در اینجا همین قدر کافی است که با صلهٔ آز و بر اختلاف در معنی پیدا شود چنانکه ذکرش بر (برقع کشیدن) کرده ایم (اردو) دیکھو برقع کشیدن

(الف) برق عنان اصطلاح - بقول انند وبهار معروف مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بدون اضافت بمعنی تیز و تند و زود تر رونده فارسیان این را بصفت اسپ وغیر آن استعمال کنند و مصدر...

(ب) برق عنان کردن هم آمده یعنی تیز و تند کردن در رفتار (صائب ۵) خار صحرای ملامت پر و بال است مرا ؎ تازبیتابی دل برق عنانم کردند ؎ (طالب آملی ۵) طالب از عرصهٔ اندیشه برون خواهم تاخت ؎ توسن ناطقه را برق عنان خواهم کرد ؎ (اردو) (الف) تیز رو - تیز رفتار (ب) تیز رفتار کرنا -

برقع نسیان زدن مصدر اصطلاحی - کنایه باشد از فراموش کردن سند این از عرفی بر (برقع زدن) گذشت (اردو) بھولنا - فراموش کرنا -

برق غم اصطلاح۔ مرکب اضافی است باضافت تشبیہی کہ برق غم۔ غم باشد یعنی غمی کہ مانند برق قلب و جگر را می سوزد (ظہوری ؎) دردش کشد چون کاروان در سینہ ام آید فرو ؎ ہر جا جہد برق غمش جان و دل من خرمنست ؎ (اردو) وہ غم جو مثل بجلی کے ہے۔ برق غم۔ ترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں

برقفای آئینہ نشستن استعمال۔ کنایہ باشد از منعکس شدن کہ چون آئینہ را پیش رخ گیرند عکس آن در قفای آئینہ ظاہر شود نہ پیش آئینہ (ظہوری ؎) بعکس آئینہ دل آنچنان نیم محرم کہ روبروی نشینیم برقفا نشست ؎ مقصود شاعر خرین نباشد کہ ہر چند کہ من مقابل نشینی آن آئینہ رو دارم ولیکن بوجہ اینکہ محرم عکس او نبودہ ام عکس من در پس آئینہ روی او نمی نشیند یعنی عکس من بر آئینہ دل او ظاہر نمی شود و آنچہ برخلاف عادت بوقوع می آید قصور من است یعنی بناداقفیت و نامحرمی خود از آئین عکس۔ عکس خود را در آئینہ دلش نمی بینم۔ (اردو) منعکس ہونا۔ آئینہ مین نظر آنا۔

برق فتادن استعمال۔ مخفف ان (برق افتادن) کہ بجایش گذشت بہ تخفیف الف (ظہوری ؎) در پیشہ تشکیب و تحمل فتادہ برق ؎ در پای شعلۂ زتف ہر شرر چکیدہ ؎ (اردو) دیکھو برق افتادن۔

برق فنا استعمال۔ مرکب اضافی است کہ فنا را برق قرار دادہ یعنی فنائی کہ ہمچو برق است باضافت تشبیہی (صائب ؎) مرغ امید را آب تنک برق فناست ؎ عیش را ناقص کند جامی کہ مالامال نیست ؎ (ولہ ؎) عجب کہ برق فنا گردمن تواند یافت ؎ چنین کہ جلوہ او می برد مرا از ہوش ؎ (اردو) برق فنا۔ فارسی ترکیب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں یعنی وہ فنا جو مثل برق کے ہے۔ ہوشنگ

برتلک بقول برہان وموارد با قاف بروزن زردک (۱) طلق و (۲) زر ورق را گویند وبقول صاحبان ہفت واند طلق وصاحب منتخب برطلق فرماید کہ بالفتح لغت عرب است یعنی سنگ سفید براق کہ ابرک نام دارد معرب تلک بالجملہ فارسیان کاف تصغیر یا نسبت بر برق زیادہ کردہ طلق را بدین نام موسوم کردند ونیز ورق زر را کہ ہر دو مثل برق می تابد۔ بحث طلق بر (ابرک) گذشت وورق زر ہمانست کہ زر را کوفتہ ہمچو کاغذ باریک کنند (اردو) (۱) دیکھو ابرک (۲) ورق۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ چاندی یا سونے کا باریک کیا ہوا ٹکڑا۔

برق لشکر اصطلاح۔ بقول بحر وبہار واند شمشیر **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است وکنایہ از چیزی کہ در لشکر می تابد مانند برق ہمان شمشیر باشد (حکیم نزلالی ؎) ایا زاز برق لشکر تند خو خندہ بجوش شعلۂ فرو افروشد ؛ (اردو) تلوار۔ مؤنث۔

برق مذہب اصطلاح۔ مرکب اضافی است بمعنی سوزندۂ مذہب وبرق در اینجا بمعنی ستوہش کہ گذشت (صائب ؎) زہی بغمزۂ جانسوز برق مذہب ہا ؛ بخندۂ تسکین

نوبہار شرب ہا ؛ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل (برق حاصل) کہ بجایش مذکور شد (اردو) مذہب کا جلانے والا۔ مذہب کو برباد کرنے والا۔

برقندان بقول سروری وبرہان بحوالۂ نسخہ میرزا روز آخر شعبان **مؤلف** عرض کند کہ مبدل ہمان برغندان کہ گذشت واشارۂ این ہمہ را بنجا کردہ ایم وصراحت ماخذ ہم بنجا گذشت حیف است از بعض محققین کہ سندزاری قہستانی را کہ بر (برغندان)

گذشت دریں جا ہم نقل کردہ اند ولفظ برغندان را دریں جا بہ قاف برقندان نقل کردہ اند۔ (اردو) دیکھو برغندان۔

برق نگاہ اصطلاح۔ بقول بہار وآنند معروف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی نگاہ ہمچو برق تیز دارندہ کہ مقابل را بسوزد۔ کنایہ از معشوق باشد (صائب ۵) فریاد ازیں برق نگاہان کہ نکردند پروائی بہ گل کاغذی ما (اردو) وہ شخص جس کی نگاہ مثل برق کے تیز ہو۔ برق نگاہ بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ معشوق۔ مذکر۔

برق نور اصطلاح۔ بقول شمس صبح کاذب وعمود الصبح۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است وکنایہ از نور صبح کاذب کہ ہمچو برق درخشد وگم شود۔ خلاف قیاس نیست ولیکن بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم از معاصرین عجم ہر زبان ندارند ومحقق بالا در پایۂ اعتبار بقولش برق نور است (اردو) صبح کاذب۔ اسم مؤنث۔ دیکھو اوّل ثانوی۔

برق وجود سوز استعمال۔ فارسیان (وجود سوز) را بہ صفت برق استعمال کردہ اند۔ (ظہوری ۵) ہستی ما نقاب شد آن رخ جان فروز را ہی کاش بر وزن افگند برق وجود سوز را (اردو) وہ بجلی جو وجود شی کو جلا دیتی ہے۔ مؤنث۔ (برق وجود سوز) بقاعدہ فارسی کہہ سکتے ہیں۔

برق و زرق اصطلاح۔ بقول بحر وآنند وغیاث (۱) روشنی وساختگی صاحب بحر بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۲) بمعنی آب وتاب وروشنی صاحب بحر ہمین اصطلاح را بتقدیم وتاخیر الفاظ (زرق وبرق)

نوشته و (۳) فرماید که طمطراق و کروفر باشد۔ مؤلف عرض کند که برق بمعنی دوم لوست و زرق بقول برہان بمعنی مکر و دروغ و نفاق آمده شک نیست که بلحاظ ماخذ معنی اول درست می نماید ولیکن با استعمال این را از زبان معاصرین عجم بمعنی دوم و سوم شنیده ایم و معنی سوم مجاز دوم پس معنی اول را طالب سند باشیم که هر سه محققین اول الذکر هند نژاد اند و معنی سوم بیان کرده خود صاحب بحر هم فرقی دارد با معنی اولش که دران ساختگی را هیچ دخل نیست یعنی طمطراق و کروفر مجاز آب و تاب می نماید نه روشنی و ساختگی و جا دارد که زرق مبدل زرک باشد که بقول برہان بفتح اول و ثانی زر ورق را نام است و آن چیزی است که زنان عجم بر روی پاشند و داخل هر هفت باشد فارسیان کاف عربی را بقاف بدل کردند چنانکه کندوقند و درین معنی ساختگی را دخل است بای حالِ ما معنی دوم را تسلیم کنیم و معنی سوم را مجاز آن دانیم و معنی اول را طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) بناوٹی آب و تاب (۲) (زرق برق) یا (زرق و برق) بقول آصفیه۔ آب و تاب کا آراستہ و پیراستہ۔ چمک دمک کا۔ بھڑکیلا۔ پھڑک دار (۳) زرق برق بقوله کروفر طمطراق

(الف) برق یمان اصطلاح (الف) بقول

(ب) برق یمانی اند و غیاث و مؤید

و هفت برقی که از طرف یمن آید و اکثر برقی از انطرف جهد دلیل بر باران بود و (ب) بقول انند شمشیر یمنی و بقول بحر شمشیری که در یمن سازند و در ملحقات برہان (ب) بمعنی الف هم آمده مؤلف عرض کند که (الف) مرکب اضافی است مخفی مباد که یمن ملکی است در عرب که چون کعبه را به پشت گیرند بجانب دست راست واقع پس برق یمانی بلحاظ

ہند برقی است که جانب جنوب می درخشد (ب) مرکب توصیفی و استعاره باشد به تشبیه شمشیر با برق و تحتانی آخره در (ب) برای نسبت

(اردو) (الف) وہ بجلی جو مین کی جانب سے چمکتی ہے۔ مؤنث یعنی جنوبی برق مؤنث (ب) مین کی بنی ہوئی تلوار۔ مؤنث۔

برک با کاف عربی۔ بقول سروری و برہان و ناصری و سراج (۱) بروزن نمک رود خانہ ایست (خسروی ص) چون نمک خود تبہ شود چہ علاج پارہ چہ غرقہ را رود برک پاخان آرزو در سراج فرماید کہ قطب جنوبی از ہمین جا نمودہ می شود۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب انند صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است و صاحب برہان این را در ردیف بای فارسی ہم آوردہ و جزین نباشد کہ ازین ہر دو یکی اسم جامد و علم است و دیگری مبدلش کہ بای عربی بفارسی بدل شود و بالعکس این ہم چنانکہ تب و تپ۔ و پیغارہ و بیغارہ۔ حیف است کہ وجہ تسمیہ معلوم نشد معاصرین عجم ہم از ان ناواقف و نمی دانند کہ این رود خانہ کجا واقع است و آنچہ خان آرزو منظر قطب جنوبی قرار می دہد بر خلاف دیگر محققین است چنانکہ بر معنی پنجم می آید۔ (اردو) برک۔ فارسی مین ایک ندی کا نام ہے جسکی تعریف مزید معلوم نہو سکی کہ کس مقام پر واقع ہے۔ مؤنث۔

(۲) برک۔ بقول سروری و برہان و جامع و ناصری و سراج بروزن نمک بمعنی سہیل (منتخب عمیدی ص) ملک مہ شکستہ شد در سر و پای ہر مہی پارہ بہ محیط بستہ شد گرد ستارۂ برک پا و فرماید کہ جامع شرفنامہ بدین معنی بہ بای فارسی آوردہ و فرمودہ (ص) بتابد

اگر چند در شب پرک ؛ بر مهر رایش بود شپرک ؛ مؤلف عرض کند که صاحب [illegible] این را در ردیف بای فارسی هم آورده و بخیال ما جزین نباشد که فارسیان [illegible] را که بمعنی بالا گذشت با کاف تصغیر مرکب کرده برای ستارهٔ سهیل نام نهادند چنانکه لغت عربی سهیل هم مصغر است والله اعلم و ما پرک را که بای فارسی می آید [illegible] این دانیم چنانکه تب و تپ (اردو) سهیل بقول آصفیه . اسم مذکر دیکھو اگست (۳) برک . بروزن فلک بقول سروری قسمی از گلیم و نقل قول جهانگیری هم کند (شاعر ؎) برکی بسته بود بر سر خویش ؛ بر زمین می کشید ریشهٔ آن ؛ و بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج و مؤید به فتح اول و دوم بافته از پشم نرم که از آن درویشان قبا و دستار سازند (شیخ سعدی ؎) حاجت بکلاه برکی و دلق نیست ؛ درویش صفت باش و کلاه تتری دار ؛ صاحب رشیدی فرماید که آنرا از پشم جامه سازند برکی نام دارد . صاحب ناصری صراحت مزید کند که این پشمینه اکنون در ایران چنان تکمیل یافته که ملوک و امرا از ان قبا و جبه سازند و صاحب جامع مذیل (برک) فرماید که برکی کلاه درازی است و خان آرزو در سراج فرماید که این کلاه را برکی گفتن صحیح نیست آنرا (کلاه کاهی) گویند مؤلف عرض کند که مالفظ برک را که بمعنی برنی است با کاف نسبت مرکب دانیم بمعنی منسوب به برک و این را اسم جامه [illegible] دانیم برای این قسم پارچه و برکی بیای نسبت در آخر منسوب به برک چنانکه کلاه برکی در کلام شیخ شیراز مذکور که بجای خودش می آید و قول صاحب جامع که از اهل

زبانست برای کلاہ مخصوص معتبر خیال می کنیم و تردید خان آرزو را بی دلیل و داخل عادت او دانیم اگر (کاہ کاہی) نام این کلاہ باشد لازم نمی آید کہ نامی دیگر برای او نباشد حیف است کہ او بر خلاف قیاس و بر خلاف اہل زبان در اصطلاحات زبان شان می رود (اردو) برک بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک اونی کپڑے کا نام جو اونٹ کی پشم سے بنایا جاتا ہے (۴) برک۔ بر وزن فلک بقول سروری و جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری و مؤید و سراج جامہ کوتاہ کہ اکثر اہل دار المرز پوشند صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ تا بکمر باشد (کمال غیاث ۵) تو سبز پوش و روی سپیدی بسان خضر پاز سندست عمامہ و زاستبرقت برک پاز گوید کہ از ین بیت معنی اول نیز می توان فہمید مؤلف گوید کہ حاشا و اگر چنان می فہمد معنی شعر را نہ فہمیدہ باشد کہ استبرق نام پارچہ ایست نہ لباسی۔ قتال۔ صاحب رشیدی فرماید کہ این را عجائبی ہم گویند و صاحب ناصری گوید کہ مردم تبرستان از ان پوشش کنند و آن را پشک خوانند مؤلف عرض کند کہ درین جا ہم کاف نسبت مرکب است بالفظ برہ کہ بمعنی آغوش بجایش گذشت و معنی لفظی این منسوب بحصۂ جسم بالائی و نام ملبوسی خاص کہ تا بکمر سازند (اردو) فارسی مین برک ایک خاص لباس کا نام ہے جو کمر تک ہوتا ہے جسکو دکن مین کبچہ اور محاورۂ اردو مین سیرزائی کہتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے۔ سیرزائی۔ فارسی۔ نیم جامہ کمری۔ جو مرزا لوگون کا ایجاد ہے۔ مؤنث۔

(۵) برک۔ بقول برہان و جامع بر وزن فلک نام ولایتیست کہ قطب

جنوبی آنجا نموده می شود صاحب مؤید این معنی را بحوالہ زفانگو یا نوشتہ مؤلف عرض کند
کہ غیر از نیکہ اسم جامد دانیم بہ ترکیب کاف تعظیم یا نسبت باکلمہ برچارہ نیست وجادارد
کہ این مقام بربلندی باشد وحیف است کہ از تحقیق مزید قاصریم (اردو) برک
فارسی مین ایک ولایت کا نام ہے جہان سے قطب جنوبی نظر آتا ہے۔ مؤنث۔
(۶) برک بروزن فلک۔ بقول برہان وجامع وسراج نام مکانیست خوفناک در راہ فارس
کہ الحال بہ امن آباد اشتہار دارد مؤلف عرض کند کہ اجمال بیان محققین و بی خبری
معاصرین عجم از تحقیق مزید قاصر داشت اسم جامد فارسی زبان دانیم وبس (اردو)
برک ایک خوفناک مکان کا نام ہے جو فارس مین واقع اور اسوقت اس کا نام (امن آباد)
ہے۔ مذکر۔
(۷) برک۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار زرہ آہن
وبرگستوان۔ مؤلف عرض کند کہ این زبان معاصرین عجم است وبخیال ما باکاف
فارسی مخفف برگستوان باشد کہ بجای خودش می آید۔ صاحب روزنامہ صراحت کاف
فارسی نکرد ومعاصرین عجم بکاف فارسی استعمال کنند (اردو) دیکھو برگستوان۔
(۸) برک۔ بقول مؤید بحوالہ شرفنامہ بفتحتین۔ گلخن مؤلف عرض کند کہ بدون سند
استعمال تسلیم نکنیم کہ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند ومعاصرین عجم ساکت۔
(اردو) گلخن بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ آتش گاہ بھٹی چولھا تنور۔ آتشدان
بھاڑ۔ کوڑا پھینکنے کی جگہ۔

(الف) برکاپوز بقول برهان وجهانگیری و ناصری وجامع با بای فارسی پنجم (۱) پیرامون واطراف دهان باشد وهمین هر دو لغت با فا عوض بای فارسی هم می آید مرادف بپتوز که گذشت. صاحب ناصری بحوالهٔ مصحح برهان گوید که در فرهنگ شعوری (برکاپوز وغیر آن را) تنها (۲) بمعنی کابوس نوشته که فرنجک باشد خان آرزو در سراج بذیل الف - ب را هم نوشت ومعنی متفق بامحققین اوّل الذکر. مؤلف عرض کند که هرچه صاحب ناصری بحوالهٔ مصحح برهان گوید موافق قیاس است که کلمهٔ بر بر لفظ کابوس زائد وتبدیل بعض حروف وبعض مرادفاتش قرین بقیاس یعنی تبدیل بای عربی بافارسی ورای هوز باسین وبای فارسی بافا در فارسی آمده چنانکه تب وتپ وآیاز وآیاس وسپید وسفید وباماخذ معنی اوّل که اصل آن (بتپوز) گذشت این را تعلق نمی نماید ولیکن باعتبار صاحب جامع ما نیز معنی اوّل هم کرده ایم. حیف است که سند استعمال پیش نشد که بوسیلهٔ آن دریافت حقیقت می کردیم معاصرین عجم از معنی اوّل ساکت ومعنی دوم کابوس را بر زبان دارند که لغت عربست (اردو) (الف) و(ب) (۱) دیکھو بتپوز (۲) دیکھو استنبہ کے تیسرے معنے

برکار اصطلاح. بقول وارسته باضافت برآمدگی سینه وپستان نو رسیده وفرماید که لوطیان گویند "این زن خوش برکاری دارد" یعنی سینه وپستان خوشی دارد و فرماید که (درکار) هم بهمین معنی می آید غنی آرزو در چراغ گوید که (۱) سینه برآمدهٔ جوانان و (۲) پستان (میر نجات ه) سینهٔ باز تو ای سیمبر خوش برکار، در گلزار بود واشده بر روی بهار، صاحب بحر نقل هر دو محققین مطلا

کرده بهار گوید که (۳) روی کار است و
به مجاز (۴) سر و ذکر معنی اوّل هم کند و فرماید
که (۵) کنایه از کون و کفل و به نقل مقولهٔ اوّل
الذکر صراحت کند که معنی کون و کفل چاقی
دارد. (میر نجات ه) باد در معرکهٔ فتح و ظفر
عشق یار ؛ آن برکار که بر دست دلم
را از کار ؛ صاحب غیاث فرماید که (۶) بمعنی
معشوق و بحوالهٔ (شرح گل کشتی) گوید که برآمدگی
و بالیدگی سینه و پستان باشد مؤلف عرض
کند که معنی سوم حقیقی است چنانکه گویند "
او برکار خود است " و معنی اوّل مرکّب از
بر که بمعنی سینه گذشت و کار بمعنی صنعت.
پس معنی لفظی این سینهٔ صنعت و کنایه از سینهٔ
خوشی و بلندی دارنده و معنی دوم هم مجاز
آن که پستان نو رسیدهٔ زنان هم بلند و خوش
باشد و معنی چهارم ایجاد بهار راست و غلطی
اوست و معنی پنجم را اگر سند استعمال بدست آید
مجاز معنی اوّل گیریم که بلندی کفل هم همچو پستان
است و کون را دران دخلی نیست که کون
ورای کفل باشد و معنی ششم را بر مجرّد قول
غیاث بدون سند استعمال تسلیم نکنیم بهار هر دو
اسناد میر نجات را غالباً متعلق بمعنی پنجم کرده
است که فارسیان را اشتاق سینه و پستان
نمی داند معاصرین عجم هم با بهار اتفاق دارند
(اردو) (۱) ابھرا ہوا سینہ۔ سینہ کا ابھار
مذکر۔ (۲) چھاتیون کا ابھار۔ بقول آصفیہ
مونث پستان۔ مذکر (۳) کام پر (۴) سر۔ مذکر
(۵) چوتڑ۔ دیکھو است (۶) معشوق۔ مذکر۔

برکار بستن کسی را مصدر اصطلاحی بقول
بهار و بحر و انند مقرر کردن کسی را بر کاری.
(صائب ه) موم گردد سنگ خارا در کفش
چون کوهکن ؛ روی گرم کار فرما هر کرا بر
کار بست ؛ مؤلف عرض کند که موافق
قیاس و کنایه باشد (اردو) کسی کو کسی

کام پر مقرر کرنا۔

(الف) برکار خود سوار بودن

(ب) برکار سوار است

(ج) برکار سوار بودن

(د) برکار سوار شدن

مصادر اصطلاحی

(الف) بقول وارستہ وبحر برکسب وپیشۂ خود غالب بودن وکار را مغلوب کردن (وحید ۵) سوار است سراج برکار خویش یکہ از خوبرویان قتاد است پیش یکہ وفرمایند کہ (سوار بودن) بمعنی غالب بودن مخصوص کار نیست چنانکہ زعم غریزان است بلکہ عموم دارد۔ مؤلف عرض کند کہ (برچیزی سوار بودن) بجایش گذشت ودرینجا کار ما از مرکبات (برکار) بیان کردن است کہ داخل ہمان مصدر عام باشد تسامح وارستہ باشد کہ خود را در تعریف (الف) شامل کردہ وسند او برائے (خویش) وحق آنست کہ از خود وخویش درین اصطلاح کاری نیست ونہ استعمال این با مصادر۔ صاحبان اسند وبہار کہ (ج) را بمعنی عام بلا تخصیص خود قائم کردہ اند اند کی پی بحقیقت برده اند وبوضع مصدر سکندری خورده۔ خان آرزو در چراغ (د) را قائم کردہ بر جدت تلاش خود نازان است کہ مصدر بودن راشد نوشت واز ہمان سند بالا کار گرفت کہ نہ بودن دارد نہ شدن ومحاورۂ فارسیان ایں مقولہ ایست کہ ما بر (ب) قائم کردہ ایم واستاد وحید بکار ما می خورد (وحید ۵) سوار ایست خونریز گرم شکار یکہ برکار خود ہست دائم سوار یکہ مخفی مباد کہ این کنایہ ایست کہ سوار بودن برچیزی گویا بقبضہ وقابوی خود آوردن آنچیز راست وما کہ بودن را در تعریف این مقولہ نوشتہ ایم نتوانیم کہ در محاورۂ (ب) تصرف کنیم ونمی توانیم کہ در محاورہ قیاس را دخل دہیم (اردو) (الف) اپنے کام پر

غالب آنا (ب) کام پر غالب ہے۔ حاوی ہے (ج و د) کام پر غالب آنا۔ حاوی رہنا۔ غالب ہونا۔ قادر ہونا۔

برکاریدن بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) تراشیدن قاش از تربز و (۲) قطع نمودن گریبان پیرہن و مانند آن مؤلف عرض کند کہ محققین مصادر این را ترک کردہ اند و (کاریدن) را ہم بخیال ما این مزید علیہ (کاریدن) است بزیادت کلمۂ بر بران و ماخذ این کارد باشد کہ بمعنی سکین لغت فارسی است کہ بجایش می آید فارسیان بحذف دال مہملہ بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر (دن) مصدری ساختند یا در مصدر (کاردن) از دو دال مجتمع اول را بہ تحتانی بدل کردند چنانکہ لاد و لای حال طالب سند استعمال باشیم مخفی نماند کہ معنی حقیقی این (۳) بریدن و تراشیدن باشد مطلقاً و ہر دو معنی بالا مجاز آن (اردو) (۱) تربز کی قاش تراشنا (۲) گریبان اور پیرہن پھاڑنا۔ (۳) کاٹنا۔ تراشنا۔

(الف) برکاشت (الف) بقول سروری

(ب) برکاشتن بروزن برداشت یعنی برگردانید (فردوسی ؎) عنان را بپیچید و برکاشت اسپ پویاند بکردار آذرگشسپ ؛ صاحب ناصری ہرچہ می تواند حاصل آن ہمین است کہ مصدر این بمعنی (۱) برگردانیدن و (۲) رو برگردانیدن است خصوصاً۔ صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ ذکر این کردہ بر معنی اول قانع و صاحب ہفت متفق با ناصری مؤلف عرض کند کہ (کاشتن) بمعنی برگشتن و برگردانیدن و تنہا گذاشتہ رفتن از روی مکر و فریب بجای خودش می آید و دیگر این نیست کہ (ب) (برکاشتن) بزیادت کلمۂ بر بران مزید علیہ آنست شامل بر ہمہ معانیش

والف ماضی مطلقش و ماخذ (کاشتن) بجایش مذکور شود (اردو) (الف) پھیرا موڑ اور پھیرنا موڑنا کاستن کے تمام معنون پر شامل ہے

برکافوز اصطلاح۔ صاحبان جہانگیری

برکافوس و ناصری و جامع و برہان ذکر این کردہ اند و مابحث این بر (برکاپوز و برکاپوس) کردہ ایم و این مبدّل آنست و بس (اردو) دیکھو برکاپوز اور برکاپوس۔

برکانون بقول شمس بالکسر نام گاوی کہ فریدون از شیر آن پرورش یافت و فرماید کہ لغت فارسی است دیگر محققین ازین لغت ساکت و سند استعمال پیش نشد اگر بدست آید توانیم قیاس کرد کہ این گاو را در جای گرم داشتند یا شیرش بخصوصیت مزاجی بسیار گرم بود کہ کانون بمعنی آتشدان آمدہ ازین سبب این را بدین نام موسوم کردہ باشند یعنی چیزی کہ بر آتشدان است و نیز عادت است کہ شیر گاوی کہ باطفال خورانند دائما بر آتشدان می دارند تا حرارت خفیفی دایما دران باشد پس عجبی نیست کہ حکمای شاہی ہمین قسم تدبیری برای خوبی شیرش بکار کردہ باشند کہ شامل در روجہ تسمیہ شد و اختلاف اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ محاورۂ زبان باشد واللہ اعلم (اردو) برکانون اُس گائے کا نام تھا جس کے دودھ سے فریدون کی پرورش ہوئی۔ مؤنث۔

برکاوس بقول شمس باول مفتوح و ثانی زدہ لغت فارسی است بمعنی بریدن و پیراستن شاخہا کہ زیادتی باشد از تاک و دیگر درختان مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فرس و معاصرین عجم ازین ساکت و لیکن (پرکاوش) بباای فارسی و شین معجمہ بہمین معنی می آید کہ حاصل بالمصدر است یعنی پیراستگی شاخہای زائد از درختان اگر سند استعمال این پیش شود

توانیم عرض کرد که این مبدل آنست که بای فارسی موحده و شین معجمه به مهمله بدل شود چنانکه تپ و تب دشتی و دستی وجا دارد که محقق بی تحقیق یا کاتبش تصرف در نقطه های حروف کرده باشد ولیکن سلسلهٔ ردیف کاتب را بری کند (اردو) شاخون کی کانٹ چھانٹ موئنث

برکت بقول وارسته بفتحتین معروف وبسکون نیز آمده (هاتفی در معراج ص) چو افتاد برآفتابش عبور ۔ شد از برکتش چشمه دریای نور ۔ بهار گوید که بالتحریک بالیدن و افزودن که فارسیان بسکون استعمال می نمایند صاحب غیاث گوید که آنچه در عوام به تشدید مستعمل است محض غلط (قدسی ص) چنان باد شمشیر دستی فشاند ۔ که در خرمن عمر برکت نماند ۔ مؤلف عرض کند که لغت عربست که فارسیان بتصرف در اعراب مفرسش کرده اند (اردو) برکت بقول آصفیه ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ افزایش ۔ افزونی نعمت ۔ بالیدگی ۔ درازی ۔

برکت شدن مصدر اصطلاحی ۔ خان آرزو در چراغ گوید که بمعنی تمام شدن و مردن ۔ (میر نجات ص) مطربا خانه ات آباد شود ۔ جزم بدان ۔ که بیک نالهٔ دیگر برکت خواهم شد ۔ بهار گوید که کنایه ایست ۔ صاحب بحر هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که ازین استعمال می نماید که فارسیان به تحریک دوم هم استعمال کرده اند و در اینجا مفرس نباشد واستعمال این ترکیب فارسی آمده و بامعنی بالیدن متعلق کنیم که تن انسان بعد از مرگ هم می بالد (اردو) تمام ہونا ۔ مرنا ۔

برکتف ابر چادر آسا اصطلاح ۔ بقول مؤید و هفت ۔ ای بالای ابر آفتاب و روشنی آفتاب مؤلف عرض کند که حیف است که

سند استعمال پیش نکرد تا ظاهر می کردیم که محققین بالا بواسطهٔ آن چسان این اصطلاح را پیدا کرده اند فارسیان گویند که "آفتاب برکتف ابر چادر آسا می نماید" و ازین استعمال شان لفظ آفتاب را گذاشتن و مجرد (برکتف ابر چادر آسا) را بمعنی اول الذکر آوردن غلط انداز حقیقت طلبان است نه مؤید فضلا فتامل و در عرض معنی تکرار (روشنی آفتاب) ظاهر می کند که از آفتاب قرض مهر هم گرفته اند این هم غلط است (اردو) ابر پر دھوپ

برکت ماندن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از سند پیش کرده اش می کشاید که (در خرمن برکت نماندن) کنایه باشد از برباد شدنش و مجرد (برکت ماندن و نماندن) بمعنی حقیقی اوست (قدسی مشهدی ـه) چنان باد شمشیر دستی فشاند ☆ که در خرمن عمر برکت نماند ☆ (اردو) برکت رہنا جیسے "آج کل ہماری آمدنی مین برکت نہین رہی"

(الف) **برکران افگندن** (مصادر اصطلاحی)

(ب) **برکران داشتن** (الف) کنایه باشد از

(ج) **برکران فشاندن** از کناره کردن و کناره کشیدن (انوری ـه) راست چون جان برمیان بندد دلم ☆ خویشتن را برکرانی افگنی ☆ و (ب) مراد فش (وله ـه) در میان دلی و خواهی بود ☆ خویش را چند برکران داری ☆ و (ج) کنایه از یکطرف و دور داشتن (ظهوری ـه) عشقت بمیان جان فشاندیم ☆ مهر همه بر کران فشاندیم ☆ (اردو) (الف و ب) کنارہ کرنا. کنارہ کشی کرنا (ج) دور رکھنا

برکردن مصدر اصطلاحی. بقول جهانگیری در ملحقات رشیدی و برهان و ناصری و بهار و سروری (ا) کنایه از افروختن آتش مؤلف

عرض کند که سند این بر (برکردن آتش)
می آید کلمه بر درین مصدر بمعنی بلند باشد
پس بلند کردن آتش افروختن آنست که
شعله ها بلند شود۔ مخفی مباد که مجرد معنی این مصدر
افروختن است وبس که استعمالش برای
آتش می شود (اردو) دیکھو افروختن۔
(۲) برکردن۔ بقول سروری در ملحقات و
بقول برہان وناصری بمعنی حفظ کردن ونگاه
نگاه داشتن چنانکه (از برکردن شعر وامثال
آن) (حافظ شیرازی) صبح دم از عرش
می آمد خروشی عقل گفت پاک قدسیان گویا که
شعر حافظ از بر می کنند۔ صاحب موارد
گوید که این مخفف (از برکردن) است۔
مؤلف عرض کند که (از برکردن) بجای
خود گذشت وسند دیگر از ظهوری (برگردانیدن ورق) می آید۔ وبنا باعتماد
قول سروری وناصری که از اهل زبانند این

معنی را تسلیم کنیم معاصرین عجم بر زبان مذارند
(اردو) دیکھو از برکردن۔
(۳) برکردن۔ بقول رشیدی وناصری وبہار
وموارد بمعنی روشن کردن شمع وچراغ
وسند این بر (برکردن چراغ) می آید و
درین اصطلاح هم کلمه بر بمعنی بلند که چون
شمع روشن شود زبانش بلند گردد مخفی مباد
که معنی این محض روشن کردن که از برای شمع
مستعمل (اردو) سلگانا۔ روشن کرنا۔
(۴) برکردن۔ بقول موارد وبہار بلند کردن
وافراختن چون (برکردن سر) و (برکردن
نام) مؤلف عرض کند که درین مصدر
اصطلاحی هم کلمه بر بمعنی بلند است وبس
(اردو) بلند کرنا۔
(۵) برکردن۔ بقول بہار بر آوردن وبیرون
انداختن از چیزی۔ سند این بر (برکردن چیزی
از جائی) و (برکردن سر از غرفه) می آید۔

مؤلف عرض کند کہ کلمہ بر دریجا بمعنی بیرون است کہ برمعنی سیزدہمش گذشت (اردو) نکالنا۔ باہر کرنا۔ دور کرنا۔

(۶) برکردن۔ بہ تحقیق ماکنایہ از پیدا کردن وظاہر کردن چنانکہ بر (برکردن رنگ) می آید وسند این ہم ہمانجا مذکور شود ودرین اصطلاح ہم بر بمعنی بلند است کہ بلندی چیزی از اظہار کند وبمعنی لازم ہم می آید یعنی ظاہر و پیدا شدن وسندش بر (برکردن روئے) می آید واین متعلق باشد بمعنی سوم کلمہ بر کہ بلندی است وبلندی کردن ظاہر شدن است (اردو) پیدا کرنا۔ ظاہر ہونا۔

(۷) برکردن۔ بہ تحقیق ما بمعنی آویختن بسند این بر (برکردن بدار) می آید مخفی مباد کہ برای آویختن بدار ہم مجرم را از جایش بلندی می کنند پس کلمہ بر دریجا ہم بمعنی بلند است۔ (اردو) لٹکانا۔

(۸) برکردن۔ بقول موارد نصب کردن و برپا کردن چنانکہ (برکردن خیمہ) وسند این ہمانجا می آید مؤلف عرض کند کہ کلمہ بر دریجا بمعنی بلند است و من وجہ متعلق بمعنی چہارم کہ گذشت (اردو) نصب کرنا۔ کھڑا کرنا۔

(۹) برکردن۔ بقول موارد بمعنی کشادن چنانکہ (برکردن دیدہ) وسند این ہمدرانجا می آید مؤلف عرض کند کہ دریجا ہم کلمہ بر بمعنی بلند است کہ در کشادن دیدہ حصہ بالائی غلاف چشم بلند شود (اردو) کھولنا۔

(۱۰) برکردن۔ بقول موارد بمعنی تبدیل کردن چنانکہ بر بمعنی سوم (برکردن رنگ) می آید مؤلف عرض کند کہ این مجاز بمعنی پنجم است کہ من وجہ تبدیل ہم دران داخل است (اردو) بدلنا۔

برکردن آتش مصدر لفظی بمعنی

افروختن آتش متعلق بمعنی اول برکردن (حکیم نزاری ؎) تا چند زجان وتن تن میزن وجان می کن ۔ درخرمن هستی زن این آتش برکرده ۔ مؤلف عرض کند که (آتش برکردن) بجایش گذشت ۔ (اردو) آگ سلگانا ۔ دیکھو آتش برکردن

برکردن به دار مصدر اصطلاحی بمعنی آویختن بدار ۔ سند این از نظامی بر (بردار کردن) گذشت ۔ متعلق به معنی هفتم برکردن است (اردو) دیکھو بردار کردن ۔

برکردن چراغ وشمع مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل (برکردن) روشن کردن چراغ وشمع (حافظ شیرازی ؎) ستاره شب هجران نمی فشاند نور ۔ بیا بام قصر برافروز چراغ مه برکن ۔ (ولہ ؎) دگر باره ژند آتشی می زند ۔ ندانم چراغ که برمی کند ۔ (صائب ؎) بروشنائی دل رازنه محک خوانی ۔ اگر تو در دل شب ها چراغ برنکنی ۔ (میرخسرو ؎) زآتش دل شمع خرد برکنم ۔ بیت به بیتش همه انور کنم ۔ مؤلف عرض کند که متعلق است بمعنی سوم برکردن (اردو) چراغ روشن کرنا ۔ شمع روشن کرنا ۔

برکردن چیزی از جائی مصدر اصطلاحی دور کردن وبیرون انداختن آن چیز از انجا متعلق بمعنی پنجم برکردن ۔ بهار بذیل (برکردن) ذکر این کرده (انوری ؎) همین که برکرد مرغ وماهی را ۔ شغب از خوابگاه وخلوتگاه ۔ (اردو) دور کرنا ۔ باهر کرنا ۔

برکردن خیمه مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (بذیل معنی هشتم برکردن) نصب وبرپا کردن خیمه (میرخسرو ؎) در سوادی بتازگی چو بهار ۔ خیمه برکرد کاروان سالار ۔ مؤلف عرض کند که حقیقت این برمعنی هشتم برکردن ظاهر کرده ایم (اردو) خیمه کھڑا کرنا ۔

برکردن دیده مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل معنی نهم برکردن. کشادن چشم (سلمان ؎) من جز قدح بر نکنم دیده چو نرگس ؎ فردا که ز خاک لحدم باز نشانند ؎ مؤلف عرض کند که ما همدر اینجا حقیقت این را ظاهر کرده ایم (اردو) آنکھ کھولنا

برکردن رسوائی مصدر اصطلاحی ظاهر شدن و سر کشیدن رسوائی متعلق بمعنی ششم برکردن (ظهوری ؎) بر کرد در رسوائی مگر از پرده های ساز ما ؎ چنگ ملامت ساز شد از طالع ناساز ما ؎ (اردو) ظاہر ہونا۔

برکردن رنگ مصدر اصطلاحی بقول بعضی خان آرزو در چراغ (۱) بمعنی پیدا کردن رنگ متعلق بمعنی ششم برکردن (صائب ؎) مکن تعجیل تا از عشق رنگی برکند کارت ؎ که سازد سنگ را لعل آفتاب آهسته آهسته ؎ بخیال ما این کنایه باشد از نتیجه بخش شدن و رونق گرفتن و (۲) بقول موارد بذیل معنی دهم برکردن تبدیل کردن رنگ (نادم گیلانی ؎) گاه مستم از نگاه و گاه مخمورم بناز ؎ اول عشق است رنگی هر زمان بر میکنم (طاهر وحید ؎) چو من در هر لباسی می شناسم جلوهٔ او را ؎ بهر ساعت چرا بر می کند آن لاله رو رنگی ؎ و (۳) به تحقیق ما کامیاب شدن من وجه متعلق بمعنی ششم برکردن (ظهوری ؎) با میدی که شاید آرزوها بر کند رنگی ؎ دل صد پاره شب تا روز در خون جگر غلطد ؎ (اردو) رنگ نکالنا۔ دیکھو برآوردن رنگ او در ہمارے خیال کی رو سے نتیجہ بخش ہونا۔ رونق پانا۔ (۲) رنگ بدلنا (۳) کامیاب ہونا۔

برکردن سر مصدر اصطلاحی بقول بهار و موارد (بذیل معنی چهارم برکردن) (۱) بمعنی افراختن سر۔ (خواجه شیرازی ؎)

زر در درآی و شبستان ما منور کن ☆ میان بزم حریفان چو شمع سر برکن ☆ مؤلف عرض کند که سر برکردن شمع (هم از اضداد است یعنی پیدا شدن و) که بجای خود روشن یعنی روشن شدن شمع می آید و (۲) بمعنی برآوردن سر و کنایه از ظاهر شدن (ظهوری ☆) برکشد عید چو سر از سر قطره خون ☆ برشگانی گردن قربانیان بگذاشت حقیقت این معنی را بر معنی ششم برکردن بیان کرده ایم (اردو) (۱) سر بلند کرنا (۲) ظاہر ہونا۔

برکردن سر از غرفه مصدر اصطلاحی یعقول بکر وخان آرزو در چراغ یعنی برآوردن سر از دریچه (طغرا ☆) گل از دختر رز بچین ای پسر ☆ که برکرده از غرفه جام سر ☆ مؤلف عرض کند که متعلق است به معنی پنجم برکردن (اردو) دریچہ سے سر نکالنا۔

برکردن نام مصدر اصطلاحی۔ یعقول بهار بدلیل معنی چهارم برکردن بمعنی بلند کردن

نام مؤلف عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نشد و بدون سند تسلیم نه کنیم معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فرس ساکت (اردو) نام نکالنا دیکھو برآوردن نام

برکرده اصطلاح۔ یعقول سروری بفتح با و کاف بمعنی روشن کرده و افروخته (نظامی ☆) خرد را تو روشن بصر کرده ای ☆ چراغ هدایت تو برکرده ای ☆ و فرماید که بمعنی حفظ کرده نیز آمده مؤلف عرض کند که می تواند از و که فارسی۔ زبان مادری تست آیا نمی دانی که (برکردن) مصدری شامل برده تا متعلق گذشت و خود تو ذکرش کرده و میدانی این مفعول و مشتق از وست باز چرا همچون اسم جامد با چند معانی مخصوصش نمی وسند بالاهم بکارش نمی خورد که متعلق به ماضی قریب است و معنی مفعولی در رونیت چنانکه (چراغ برکرده) (اردو) روشن

کیا ہوا۔ سلگایا ہوا۔ حفظ کیا ہوا۔ دیکھو برکردن یعنی اُس کا اسم مفعول ہے اور تمام معنون پر شامل۔ صرف ان تین معنون کے لئے مخصوص نہیں ہے۔

برکرسی شرف اصطلاح۔ بقول مؤید و شمس یعنی آفتاب بر نقطۂ حمل صاحب ہفت گوید کہ کنایہ از آفتاب است بر نقطۂ حمل مؤلف عرض کند کہ حاشا کہ این اصطلاح باشد زیرا کہ بمعنی حقیقی است۔ نمی دانیم کہ ہر سہ محققین بچہ حجت و برہان این را در مصطلحات جا دادہ اند۔ فتامل (اردو) آفتاب برج حمل میں۔

برکرسی نشاندن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی حقیقی کہ جا دادن کسی را برکرسی و نشاندنش بران و (۲) مرتبہ افزودن و این مجازاست و (۳) بقول جہانگیری کنایہ از خوب سامان دادن (ظہوری ؎) نبود از من تلاش دلغش

اما این تمنا را پا نشانیدم بکرسی داغ از لخت جگر کردم پا صاحب رشیدی نسبت یعنی سوم صراحت مزید کند۔ یعنی کار را خوب نظام و سامان دادن صاحب برہان بیفزاید کہ بفعل آوردن کاری۔ صاحب بحر جہانگیر (تاثیر ؎) نوای راستی سرمایۂ صاحب کلاہی کن پا بکرسی گفتہای خویش رابنشان و شاہی کن پا خان آرزو در سراج فرماید کہ سرانجام دادن کاری چنانکہ باید مؤلف عرض کند کہ بحالت اضافت بسوی کسی معنی اول و دوم پیدا کند و بحالت اضافت بسوی چیزی از قوہ بفعل آوردن و خوب ادا کردن مضمون و خوب کردن کاری و انتظام ہر چیزی آئین چنانکہ (برکرسی نشاندن حرف و سخن) کہ کنایہ باشد از ادا کردن حرف و سخن آئین بہین۔ بہار بر تمثیل قانع و فرماید کہ از

عہدہ دعوی خود برآمدن وحرف خود را راست ساختن (ظہوری ۵۳) یک سخن نشاندن برکرسی یعنی اگرچہ واعظ منبر صد زینہ داشت یک ہمین یک سند است کہ بکار این مصدر اصطلاحی می خورد واکثر استعمال فارسی بموجدہ ایست یعنی برآید وسند آوں بامصدر نشاندن تعلق دارد (اردو) (۱) کرسی پر بیٹھنا (۲) کرسی نشین کرنا (۳) صاحب آصفیہ نے اسی مصدر کے لازم (کرسی نشین ہونا) کا ذکر کیا ہے جو مصدر آیندہ سے متعلق ہے پس اسی کا متعدی کرسی نشین کرنا ہے یعنی (کسی بات یا انتظام کا کرسی نشین کرنا) سے مراد اچھی طریقہ سے ادا کرنا اور عمدہ طریقہ سے انتظام کرنا (قوہ سے فعل میں لانا۔ ادا کرنا)

برکرسی نشستن مصدر اصطلاحی۔ (۱) و (۲) لازم مصدر گذشتہ بمعنی اول ودوم یعنی جا یافتن برکرسی وکرسی نشین شدن و (۳) بقول بحر از قوہ بفعل آمدن ونیک سامان یافتن وفرماید کہ لازم ومتعدی ہر دو اکثر باحرف وسخن ودعوی مستعمل صاحبان بہار عجم وانند بذیل (برکرسی نشستن حرف وجزآن) گویند کہ راست شدن حرف (مرزا اسد عریان تخلص ۵۳) نظر بر پایہ عرش خموشی می توان گفتن یک سخن ہرجا کہ برکرسی نشیند برزمین افتد یک مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است ودیگر معانی بسبیل مجاز وکنایہ۔ (اردو) (۱) کرسی پر بیٹھنا (۲) کرسی نشین ہونا۔ بقول آصفیہ۔ دربار میں کرسی پانا۔ کرسی پر بیٹھنے کے درجہ کو پہنچنا مقبول ومنظور ہونا۔ (۳) سرانجام پانا۔ خوبی کے ساتھ سرانجام پانا۔

برکرشمہ زدن مصدر اصطلاحی۔ کرشمہ کردن واین کنایہ باشد (ظہوری ۵۳)

جواب صدنگہ از یک نظر فروریزد ؛ چو برگرشمہ	زند زرگس سخن گویت ؛ (اردو) کرشمہ کرنا۔

(الف) برکس
(ب) برکست

اصطلاح۔ صاحب سروری بذکر ہردو گوید کہ بروزن ہرکس و برکست معنی (۱) نعوذ باللہ و (۲) مبادا (رودکی الف ے) گرچہ نامردست آن ناکس ؛ بشود سیر از و دلم برکس ؛ (شمس فخری ب ے) کسی چون او بود در ملک ہیہات ؛ شہی چون او بود بر تخت برکست ؛ (حکیم قطران ے) بہمت چون فلک عالی بصورت ہمچو مہ رخشا ؛ فلک چون او بود برکست و مہ چون او بود حاشا ؛ مؤلف عرض کند کہ (برک) لغت ترکی است بمعنی خسیس (کذا فی الکنز) فارسیان قدیم این را با کلمہ (است) مرکب کردند معنی لفظی این (خسیس است) و بدو معنی استعمال کردند بجائی کہ (۱) اظہار ناگواری و (۲) تردید چیزی مقصود باشد۔ چنانکہ حاشا و (الف) مخفف آن بحذف فوقانی در سند اول و سوم بمعنی حاشا مستعمل است و در سند دوم بمعنی نعوذ باللہ و مبادا (اردو) (الف و ب) (۱) نعوذ باللہ۔ بقول آصفیہ۔ پناہ مانگتے ہین ہم خدا سے۔ خدا کی پناہ۔ خدا بچاے۔ خدا محفوظ رکھے (۲) مبادا بقول آصفیہ خدا نکرے۔ خدانخواستہ۔ دور پار ایسا نہو (حاشا و کلا) بقول آصفیہ۔ حرف تردید۔ پہلی بات کی رد کرنے کے لئے بولتے ہین۔ ہرگز نہین۔

برکسی بخشودن	مصدر اصطلاحی۔ رحم کردن برکسی (انوری ے) دل گفت مرا کہ بر تو باید بخشود ؛ در عشق صبور اگر من خواہی بود ؛ (صائب ے) سوختم تا گرم شد ہنگامۂ دلہا زمن ؛ بر جہان بخشودم و بر خود نبخشیدم چو شمع ؛ (اردو) کسی پر رحم کرنا۔

برکسی جا تنگ گردیدن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی حقیقی و (۲) کنایه از پیش آمدن دقت و واقع شدن تکلیف (صائب ۲۰) ز کثرت نیست بر خاطر غباری سینهٔ صافان را پ ز جوشش عکس بر آئینه کی جا تنگ می گردد پ تلاش صدر در بیرون در گذارد خوش نشین پ که بر بالانشینان بیشتر جا تنگ می گردد ۔ (اردو) (۱) جگهه تنگ هونا (۲) دقت پیش آنا

برکسی خندیدن استعمال بمعنی خنده زدن بر حال کسی است که می آید و این بمعنی ذلیل کردن آنرا است و عادت است که چون کسی را متکبر حماقتی و غفلتی بینند مردمان بر او می خندند (ظهوری ۵) آنقدر قدر ندارم که بر ما خندند پ جز گل گریه ما کس ز رخ ما نگفت پ (انوری ۵) بخندد خرد بر کسی کو ز غفلت پ به بلبل چنین لحن و دستان فرستد پ (اردو) کسی کی حماقت اور غفلت پر قهقهه مارنا هنسنا

برکسی روزگار تنگ آوردن مصدر اصطلاحی ۔ از زندگی برداشته خاطر و بیزار کردن کسی را (انوری ۵) خوی تنگش بروزگار آخر پ بردلم روزگار تنگ آورد پ (اردو) کسی کو زندگی سے بیزار کرنا ۔

برکسی قلم راندن مصدر اصطلاحی حکم بحق کسی دادن (انوری ۵) ای چرخ بخر آیت بلاخوانی نے پ برکس قلمی ز عافیت رانی نے پ (اردو) کسی کے حق مین قلم چلانا ۔ حکم دینا جیسے "ہمارے حق مین کاتب تقدیر نے یون ہی قلم چلایا ہے"

برکسی گرفتن مصدر اصطلاحی ۔ الزام نہادن و حرف نہادن برکسی (ظهوری ۵) از حدیث بوسه بر مستان مگیر پ ساغر لبهای میگون می کشند پ (اردو) کسی پر الزام لگانا ۔ بقول امیر ۔ قصور عائد کرنا مجرم ٹهہرانا

برکسی لشکر کشیدن مصدر اصطلاحی

تاخت آوردن برکسی (انوری ؎) حسن تو
برماه لشکری کشد ؛ عشق تو برعقل خنجری کشد
؛ (اردو) کسی پر حملہ کرنا۔ دھاوا کرنا۔ چڑھائی
کرنا۔ یورش کرنا۔

برکسی نرم شدن دل مصدر اصطلاحی
۔ رحم کردن برحال کسی (انوری ؎) دل
برتو زنالہ ات کجا گردد نرم ؛ آنرا کہ ہزار دیدہ
باشد بی شرم ؛ (اردو) کسی پر رحم کرنا۔

برکشادن مزید علیہ کشادن است بزیادت
کلمہ بر بران شامل برہمہ معانی لازم و متعدی
ہر دو کہ بجایش می آید حیف است کہ محققین
مصادر این را ترک کردہ اند و محققین فارسی
زبان ازین ساکت چنانکہ (برکشادن شفق)
بمعنی ظاہر کردن و پیدا کردن شفق و (برکشادن
عقدہ) بمعنی عقدہ و گرہ کشادن و (برکشادن
نور) بمعنی ظاہر شدن و ظاہر کردن نور۔
(انوری ؎) کہ برفرازد ہر بامداد رایت صبح

؛ کہ برکشاید ہر شب بصدق صبح شفق ؛ (ظہوری
؎) ز عرض حال بکارم چہ عقدہ ہا افتاد
؛ بہ برکشادن آن بستن زبان نذر است ؛
(انوری ؎) آفتابی گر بخواہد برکشاید نور
او ؛ جاودان از نیمہ روز اندر شبی گیتی فروز
؛ (اردو) دیکھو کشادن۔

برکشیدن بقول موارد و نوادر و بحر (ا)
بمعنی بالا بردن چنانکہ (برکشیدن سر بفلک)
و (برکشیدن گردن) کہ بجایش می آید بمعنی
برمعروف قانع۔ صاحب بحر گوید کہ (کامل) انیق
است و مضارع این برکشد **مؤلف** عرض
کند کہ در اینجا ہمین قدر کافی است کہ این
مزید علیہ کشیدن است بزیادت کلمہ بر بران
و معنی ہفتم کہ می آید حقیقی است و باقی ہمہ
معانی مجاز آن مخفی مباد کہ کش در فارسی زبان
بالفتح بمعنی جذب آمدہ و بمجاز بمعنی جرعہ معاصرین
عجم بر زبان دارند و گویند "دو کشی از ساغر

کشیدم و بی محود شدم" و برای قلیان هم کش را استعمال کنند و گویند "یک کش قلیان حواس ما را درست کرد" و همین است حاصل بالمصدر کشیدن که بجایش می آید عجب است که محققین فارسی زبان این معنی را از لغت کش ترک کرده اند و صاحب ناصری اینقدر نوشت که کش کشیده را گویند و مقصودش از همان جذب است که ذکرش بالا گذشت - طرز بیانش واضح نیست پس کش اسم مصدر کشیدن است و کشش حاصل بالمصدر آن با جمله معنی اول مجاز معنی هفتم یا که حقیقی است و نیز معنی بستم این حقیقی باشد که معنی هفتم کشیدن بدست است و معنی بستم کشیدن بلب - وجا دارد بلکه بهتر است که کلمه بر را در ریخا بمعنی بلند گیریم که بالا کشیدن بمعنی بالا بردن قرین تر است بقیاس - (اردو) بلند کرنا -

(۲) برکشیدن - بقول موارد و نوادر بمعنی نواختن و پروردن مؤلف عرض کند که (پروردن) را ازین معنی هیچ تعلق نیست و نواختن بس است که در حقیقت مقبول بارگاه کردن را از خاصان و برگزیدگان قرار دادن - برکشیدن است و سند این بر (برکشیدن کسی و کسی را) می آید مخفی مباد که این هم مجاز معنی حقیقی است که ذکرش بر معنی هفتم می آید و من وجهٍ جذب را هم با این تعلق است و کلمه بر را بمعنی بلند هم توان گرفت که خاصان بارگاه و نواختگان را رتبهٔ بلند حاصل می شود - و معنی دهم که می آید داخل همین معنی است (اردو) مقبول بارگاہ بنانا -

(۳) برکشیدن - بتحقیق با بمعنی گستردن و سند این از انوری بر معنی اول (برکشیدن دامن) می آید و این هم مجاز معنی حقیقی

(۳۰۷۶)

است که ذکرش بر معنی هفتم می آید که در گستردن کشیدن داخل است (اردو) بچھانا۔
(۴) برکشیدن۔ بقول موارد بمعنی بلند کردن چنانکه (برکشیدن علم) که بجای خودش می آید **مؤلف** عرض کند که برپا کردن است که در ان بلندی هم داخل و فرق نازک است میان این و معنی اول که اینجا در بلندی قیام داخل است۔ این هم مجاز معنی حقیقی باشد که ذکرش بر معنی هفتم می آید و جا دارد که در اینجا هم کلمه بر را بمعنی بلند گیریم چنانکه در معنی اول (اردو) کھڑا کرنا۔ دیکھو استاد دادن۔
(۵) برکشیدن۔ بقول موارد بمعنی دور کردن و برداشتن چنانکه (برکشیدن نقاب از چهره و روی) که بجای خودش می آید **مؤلف** عرض کند که این هم مجاز معنی حقیقی است که ذکرش بر معنی هفتم می آید (اردو) دور کرنا ہٹانا۔ اٹھانا۔

(۶) برکشیدن۔ بقول موارد و وارسته و بحر و نوادر بمعنی وزن کردن و سنجیدن چنانکه (برکشیدن چیزی با چیزی و کسی با کسی) که بجایش می آید **مؤلف** عرض کند که مقصود از مقابل کردن است اعم از اینکه بذریعۂ وزن یا کیل یا محک یا آلۂ دیگر و اینهم مجاز معنی حقیقی است که ذکرش بر معنی هفتم می آید (اردو) وزن کرنا۔ بقول آصفیه۔ تولنا۔ اندازہ کرنا مقابل کرنا۔
(۷) برکشیدن۔ بقول موارد بمعنی بیرون آوردن چنانکه (برکشیدن خنجر) که بجای خودش می آید و بقول بحر برآوردن چیزی از چیزی۔ چون (تیغ از غلاف) و (دست از بغل و جیب) **مؤلف** عرض کند که (آه برکشیدن) هم که در محاوره گذشت متعلق از همین است و همین است معنی حقیقی این مصدر۔ مزید علیه کشیدن۔ بزیادت کلمه بر بران که جذب در

داخل است وحقیقت این بصراحت ماخذ
برمعنی اوّل بیان کردہ ایم (اردو) کھینچنا
بقول آصفیہ۔ اینچنا۔ باہر لانا۔ نکالنا۔
(۸) برکشیدن۔ بقول موارد بمعنی حاصل کردن
چنانکہ (برکشیدن خرمن) کہ بجای خودش می آید
مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی حقیقی است
کہ برہفتمی نشان گذشت کہ درحصول چیزی
ہم کشیدن داخل است (اردو) حاصل کرنا
(۹) برکشیدن۔ بقول موارد بمعنی برکندن
چنانکہ (برکشیدن مسمار) کہ بجایش می آید
مؤلف عرض کند کہ مسمار بمعنی میخ آہنی
لغت عربست پس قریب بمعنی ہفتم است
بہ فرق نازک کہ دربیرون آوردن آسانی
است ودربرکندن زحمت ودشواری
(اردو) اکھاڑنا۔ اکھیڑنا۔ بقول امیر
گاڑنا کا ضد جیسے کیل اکھاڑنا کھینچنا کہنا
(۱۰) برکشیدن۔ بقول موارد بہار وواسوخت

وبجر بمعنی وزن وترقی دادن کسی را وبرتبۂ
او افزودن چنانکہ (برکشیدن کسی را) کہ
بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ دریجا
کلمۂ بر بمعنی بلند باشد وزائد نیست پس
درینصورت مزید علیہ کشیدن نباشد وحق
آنست کہ این را داخل معنی دوم دانیم کہ نوازش
کسی رتبۂ او افزودن است (اردو) ترقی
دینا۔ مرتبہ بڑہانا۔
(۱۱) برکشیدن۔ بقول موارد بمعنی نہادن و
قائم کردن ودرست کردن چنانکہ (برکشیدن
اساس) کہ بجای خودش می آید۔ و(برکشیدن
خرمن) بمعنی دومش ہم متعلق بہمین است
کہ ذکرش برنشان ہفتم گذشت (اردو)
رکھنا۔ قائم کرنا۔
(۱۲) برکشیدن۔ بقول موارد بمعنی پوشانیدن
چنانکہ (برکشیدن چادر) کہ بجای خودش

می آید **مؤلف** عرض کند کہ برجسم کردن و
کشیدن است تخصیص پوشانیدن را ازین
پسند نکنیم کہ پوشانیدن چادر محاورۂ عجم
نیست بلکہ پوشانیدن ملبوس مستعمل است
وچادر برجسم کشیدن و برکشیدن ہر دو بر زبان
معاصرین عجم است مخفی مباد کہ این ہم مجاز
معنی حقیقی است کہ ذکرش بمعنی ہفتم گذشت
(اردو) اُڑہانا جیسے (چادر اُڑہانا) دیکھو
برکشیدن چادر۔ اسی کا لازم چادر اوڑہنا
بھی مستعمل ہے۔

(۱۳) برکشیدن۔ بقول موارد بمعنی گذاشتن
ونہادن وزدن چنانکہ (برکشیدن داغ)
کہ بجای خودش می آید **مؤلف** عرض کند کہ
این ہم مجاز معنی حقیقی است کہ ذکرش بمعنی
ہفتم گذشت (اردو) دینا۔ لگانا جیسے
(داغ دینا) دیکھو (برکشیدن داغ)

(۱۴) برکشیدن۔ بقول بحر بمعنی دراز کردن

مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از
معنی سوم نباشد کہ طرز بیانش صورت
معنی جدید پیدا کردہ سندی پیش نشد تا
مقصود این را ظاہر کند (اردو) دیکھو
برکشیدن کے تیسرے معنے۔

(۱۵) برکشیدن۔ بہ تحقیق ما بمعنی بازداشتن
چنانکہ (برکشیدن کسی را از کاری) کہ بجایش (۳۰۷۷)
می آید وجا دارد کہ این متعلق بہ معنی پنجم کنیم
مخفی مباد کہ این ہم مجاز معنی حقیقی است کہ
ذکر آن بر معنی ہفتم گذشت (اردو) باز رکھنا

(۱۶) برکشیدن۔ بہ تحقیق ما بمعنی حرکت دادن (۳۰۷۸)
چنانکہ (برکشیدن دامن) بمعنی دوشش می آید
واین ہم مجاز معنی حقیقی است کہ ذکر آن بر
معنی ہفتم گذشت (اردو) حرکت دینا۔ ہلانا

(۱۷) برکشیدن۔ بہ تحقیق ما بمعنی پیدا کردن (۳۰۷۹)
وظاہر کردن۔ سند این بر (برکشیدن آہن
از موم) و (برکشیدن پرتو) می آید کہ بجای

خودش مذکور شود۔ این ہم مجاز معنی حقیقی است کہ ذکرش بر معنی ہفتم کردہ ایم (اردو) پیدا کرنا۔ نکالنا۔

(۱۸) برکشیدن۔ بہ تحقیق ما بمعنی جدا کردن چنانکہ (برکشیدن تار) کہ بجایش می آید و این ہم مجاز معنی حقیقی است کہ ذکر آن بر معنی ہفتم گذشت (اردو) جدا کرنا۔

(۱۹) برکشیدن۔ بہ تحقیق ما بمعنی داخل کردن چنانکہ (برکشیدن مس بہ اکسیر) کہ بجایش می آید و این متعلق بمعنی حقیقی است کہ برنشان ہفتم گذشت (اردو) داخل کرنا ملانا۔

(۲۰) برکشیدن۔ بہ تحقیق ما بمعنی خوردن و آشامیدن چنانکہ (برکشیدن از ساغر) کہ بجای خودش می آید و این معنی حقیقی است بلحاظ ماخذ کہ اشارۂ این بر معنی اول کردہ ایم (اردو) پینا۔

برکشیدن آہ مصدر اصطلاحی۔ ہمان آہ کشیدن کہ بجایش در محمودہ گذشت و این متعلق است بمعنی ہفتم برکشیدن کہ آہ را از اندرون سینہ بیرون می آرند۔ (اردو) دیکھو آہ برکشیدن۔

برکشیدن آہن از موم مصدر اصطلاحی۔ برآوردن و پیدا کردن آہن از موم و کنایہ از کار عجیب و غریب کردن و این من وجہ متعلق بہ معنی ہفتم باشد و بظاہر متعلق بامعنی ہفدہم برکشیدن۔ و ہمین مصدر بر (آہن از موم برکشیدن) در محمودہ گذشت (اردو) دیکھو (آہن از موم برکشیدن)

برکشیدن از ساغر مصدر اصطلاحی (۱) گرفتن و حاصل کردن از ساغر متعلق بمعنی ہشتم برکشیدن (ظہوری ؎) ساقیا دارم کہ شاخ ارغوان از عکس خویش برکشید از ساغر و بر گوشہ دستار زد یعنی قصد

شاعر از بیان حسن ساقی است و سرخی رخسارش
کہ عکس او ہمچو شاخ ارغوان بر ساغر می افتد
و باز از ساغر بر گوشۂ دستارش مانند شاخ
ارغوان قائم می شود و (۲) معاصرین
عجم این را بمعنی می خوردن ہم استعمال
کنند کہ چیزی کہ در ساغر است ہمان می باشد
کہ آن را از لب می کشند و این متعلق ہاشد
بمعنی بستم برکشیدن (اردو) (۱) ساغر
سے لینا۔ حاصل کرنا (۲) شراب پینا۔

برکشیدن از عیش مصدر اصطلاحی۔
باز داشتن از عیش باشد متعلق بمعنی یازدہم
برکشیدن (ظہوری ۵) دل را کہ ریش بود
بر ہم نہادہ ایم ز از عیش برکشیدم و بر عزم
نہادہ ایم کہ (اردو) عیش سے باز رہنا

برکشیدن اساس مصدر اصطلاحی بمعنی
قائم کردن و نہادن اساس است۔ صاحب
موارد ذکر این بذیل معنی یازدہم برکشیدن
کردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است و معاصرین عجم بر زبان دارند و
بجای اساس۔ بنا و بنیاد و مماثل آن را
ہم توانیم استعمال کرد و (اساس برکشیدن)
در مقصورہ گذشت و سند این ہم ہمدرانجا
(اردو) دیکھو اساس برکشیدن۔

برکشیدن بازو مصدر اصطلاحی بمعنی
شکستن بازو باشد و برکندنش متعلق بمعنی
نہم برکشیدن۔ سند این از ظہوری بر (برکشیدن
زبان از کام) می آید (اردو) بازو
توڑنا۔ اکھیڑنا۔

برکشیدن پرتو مصدر اصطلاحی بمعنی
ظاہر کردن پرتو باشد متعلق بمعنی ہفدہم۔
برکشیدن (ظہوری ۵) آفتاب از بام او
گر بگذرد مقدور نیست کہ پرتو خود را اگر
خواہد ز روزن برکشد کہ (اردو) پرتو ڈالنا

برکشیدن پینہ از گوش مصدر اصطلاحی

کنایہ باشد از خبردار شدن و از غفلت باز آمدن و برکشیدن در اینجا بمعنی پنجم اوست ومن وجہٍ بمعنی ہفتم (ظہوری ے) بوعظ پیر خرد ساعتی نشستم دوش ؎ دل سخن نشنود برکشید پنبہ ز گوش (اردو) غفلت سے باز آنا۔ خبردار ہونا۔ دکن مین (کان سے روئی نکالنا) انھین معنون مین مستعمل ہے۔

برکشیدن تار مصدر اصطلاحی۔ جدا کردن تار متعلق بہ معنی ہجدہم برکشیدن و من وجہٍ با معنی ہشتم ہم تعلق دارد (ظہوری ے) می برد عشقم بدیر و تحفہ می بایدم ؎ تار دلقم بہر زنار برہمن برکشید (اردو) تار کھینچنا۔ تار کو پود سے جدا کرنا۔

برکشیدن تیغ مصدر اصطلاحی۔ بیرون آوردن تیغ از غلاف متعلق بہ معنی ہفتم برکشیدن۔ صاحب بحر بہ ذیل برکشیدن ذکر این کردہ (ظہوری ے) برکشیدی تیغ و جان از شوق گردن برکشید ؎ خون برقص افتاد و از ہر قطرہ شیون برکشید (اردو) تلوار کھینچنا۔

برکشیدن چادر مصدر اصطلاحی یعنی پوشانیدن چادر است (انوری ے) سایۂ بید او بچہرۂ روز ؎ بی سبب برکشیدہ چادر قاز ؎ صاحب موارد بذیل معنی دوازدہم برکشیدن ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ معنی این کشیدن بر تن باشد (اردو) چادر اڑھانا۔ امیر نے اڑھانا کا ذکر فرمایا ہے (نسیم ے) آبشار اشک کے کام آتے ہین عریانی مین ؎ گدا کرتا ہے تجھ پر اکثر مجھے چادر آنسو

برکشیدن چاک گریبان مصدر اصطلاحی یعنی حاصل کردن چاک باشد متعلق بہ معنی ہشتم برکشیدن (ظہوری ے) بیدلی را گر شود چاک گریبانی ضرور ؎ رخصت است از سینۂ صد پارۂ من برکشد (اردو)

چاک کریبان حاصل کرنا۔

برکشیدن چیزی از چیزی مصدر اصطلاحی بیرون آوردن چیزی از چیزی متعلق بمعنی ہفتم برکشیدن و برکشیدن تیغ و خنجر و امثال آن متعلق ازیمین مصدر عام (انوری ؎) ہفتہ را زقدر برکشد بجذب ضمیر ۔ درونہ رنگ ثواب آید و نہ بوی خطا ۔ (اردو) ایک چیز سے دوسری چیز نکالنا۔ باہر لانا کھینچنا

برکشیدن چیزی باچیزی وکسی باکسی مصدر اصطلاحی بمعنی وزن کردن چیزی وکسی باچیزی وکسی (میر خسرو ؎) یکشبہ رنج تو کہ ما در کشید ۔ بادو جہانش نتوان برکشید ۔ صاحب موارد تبدیل معنی ششم برکشیدن ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مراد از مقابلہ ہر دو کردن است کہ این نتیجہ از وزن کردن در ترازو ہم پیدا می شود (اردو) کسی چیز کو کسی چیز کے ساتھ وزن کرنا مقابلہ کرنا۔ اندازہ کرنا۔ تولنا۔

برکشیدن چیزی وکسی بچیزی وکسی مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی مقابل کردن چیزی بچیزی وکسی بہ کسی متعلق بہ معنی ششم برکشیدن۔ (ظہوری ؎) بادد امانش زخار وخس گل وسنبل دماند ۔ نوبہار گلخن ما را بہ گلشن برکشید ۔ (اردو) دیکھو برکشیدن چیزی باچیزی وکسی باکسی۔

برکشیدن خار از پای مصدر اصطلاحی بیرون آوردنش از پای و دور کردنش ازان متعلق بہ معنی پنجم و ہفتم برکشیدن (ظہوری ؎) تیزی مژگان خلد تا حشر در چشم ترش ۔ خار از پای سگش ہر کس بسوزن برکشد (ولہ ؎) در دیدہ ام چو سوزن مژگان نشستہ باد ۔ گر خار رہگذار تو از پا نمی کشد ۔ (اردو) کانٹا پاؤں سے نکالنا۔

برکشیدن خرمن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی حاصل کردن خرمن (ظہوری ؎) تخم الفت کاشت دل در مزرع مہر و وفا ۔ حاصلش ننگر کہ از ہر گوشہ خرمن برکشد ۔ صاحب موارد بدیل معنی ہشتم برکشیدن ذکر این کردہ و (۲) بہ تحقیق ما با معنی یازدہمش ہم تعلق دارد یعنی درست کردن و قائم کردن خرمن ہم (ولہ ؎) جملہ ملک حسن ملک اوست ارباب نماند ۔ خوشہ چین تا بد بمہر و ماہ خرمن برکشد ۔ (اردو) (۱) خرمن حاصل کرنا (۲) خرمن بنانا۔ خرمن لگانا۔

برکشیدن خنجر مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بیرون آوردن آن از نیام (ظہوری ؎) الفرار ای عقل۔ سلطان جنون لشکر کشید ۔ الوداع ای سر غرور حسن خنجر برکشید ۔ صاحب موارد بدیل معنی ہفتم برکشیدن ذکر این کردہ (اردو) خنجر کھینچنا۔

برکشیدن خود را مصدر اصطلاحی۔ صاحب مرتبہ بلند دانستن خود را (افضل کاشی ؎) عیب است خطیم برکشیدن خود را ۔ و ز جملہ خلق برگزیدن خود را ۔ از مردک دیدہ بباید آموخت ۔ دیدن ہمہ کس را و ندیدن خود را ۔ صاحب موارد بدیل معنی دہم برکشیدن ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھنا۔

برکشیدن داغ مصدر اصطلاحی بمعنی گذاشتن و نہادن و زدن داغ است (نظامی ؎) بفرمود تا داغ شان برکشند ۔ جبش زین سبب داغ بر سر کشند ۔ صاحب موارد ذکر این بدیل معنی سیزدہم برکشیدن کردہ۔ موافق قیاس است و اصل این (بداغ کشیدن) بود موحدۂ اول در محاورہ

حذف شد (اردو) داغ دینا۔ دیکھو افگندن داغ۔

برکشیدن دامن مصدر اصطلاحی۔ (۱) کنایہ باشد از پہنائی دادن و گستردن دامن متعلق بہ معنی سوم برکشیدن (انوری ے) دامن سایہ برکشیدہ اوست یکہ ازو را ز روز مستور است یکی صاحب مواد این را متعلق بہ معنی دوم کردہ گوید کہ برکشیدہ درین شعر بمعنی نواختہ و پروردہ مؤلف عرض کند کہ غور بہ معنی شعر نکردہ و (۲) حرکت دادن دامن را برای رساندن ہوا متعلق بمعنی شانزدہم برکشیدن (ظہوری ے) در نہادن ہیچ کس نہ نہادہ عشق از تاب و تف یکی برق بر من گذرد از شعلہ دامن برکشد یکی و (۳) کنارہ کردن و این متعلق باشد بہ معنی پنجم برکشیدن (انوری ے) چو برکشید شفق دامن از بسیط ہوا یکی شب سیاہ فروہشت خیمہ را

دامن یکی (اردو) (۱) دامن بچھانا حقیقی معنون مین (۲) دامن ہلانا (ہوا دینے کے لئے) (۳) دامن چھڑانا یقول آصفیہ۔ پیچھا چھڑانا۔ گریز کرنا دکن مین (دامن کھینچ لینا) بھی انھین معنون مین مستعمل ہے کنارہ کرنا (دامن جھٹک لینا) بقول آصفیہ۔ الگ ہونا۔ انکار کرنا۔

برکشیدن روز مصدر اصطلاحی یعنی پیدا کردن روز باشد متعلق بہ معنی ہفدہم برکشیدن (ظہوری ے) صبح و شام می پرستان را فروغ دیگر است یکی از شب تارم سپہر این روز روشن برکشید یکی (اردو) دن پیدا کرنا۔

(الف) برکشیدن ریشہ از خیری

(ب) برکشیدن ریشۂ جان و دل از تن

(ج) برکشیدن ریشہ مہر از دل

مصادر اصطلاحی ۔ (الف) صاف و خالص کردن آنرا و (ب) با جان و دل مخلص بودن و محبت خالص کردن و (ج) محبت را خالص کردن (ظہوری ؎) ریشۂ مہر بت از دل چون برہمن برکشد ؎ ریشہ ہای جان و دل صد بار از تن می کشد ؎ و سند دیگر از ظہوری بر (برداشتن بچیزی) مذکور شد و بعضی از معاصرین ما گویند کہ (الف) یعنی بی کار کردن آن چیز را و (ب) بمعنی بیجان کردن تن را و (ج) دور کردن مہر از دل و دل را بی مہر کردن است مخفی مباد کہ این ہر سہ مصادر از ہمین یک سند ظہوری می برآید۔ خدا می داند کہ مقصود شاعر چہ بود و ما بحد ذوق خود معنی این شعر را بیان کردہ ایم و نقل خیال محبان ہم (اردو) (الف) کسی چیز کو صاف اور خالص کرنا (ب) جان و دل کے ساتھ مخلص ہونا اور محبت خالص کرنا (۳) محبت کو خالص بنانا اور ملحاظ خیال احباب (الف) کسی چیز کو بے کار کرنا (ب) تن کو بیجان کرنا۔ بے کار کرنا (ج) محبت دل سے دور کرنا۔

(۱۰۱۳)

برکشیدن زبان از کام مصدر اصطلاحی ۔ سزائیست کہ مجرمین عجم را می دہند کہ زبان از کام می کشند و نتیجۂ آن موت است مرادف (زبان از قفا کشیدن) کہ بجایش می آید و (زبان از کام برکشیدن) ہم (ظہوری ؎) گر زابراہیم عادل شہ بگوید در جہان ؎ پنجہ یازد گل زبان از کام سوسن برکشد ؎ مخفی مباد کہ (برکشیدن) در اینجا بمعنی ہفتم است (اردو) گدی سے زبان کھینچنا۔ کاٹنا۔ بقول آصفیہ۔ پشت گردن کو چیر کر راستہ سے زبان نکال لینا تاکہ مجرم کو نہایت تکلیف ہو۔ سخت سزا دینا فرمایا ہے کہ بیرحمی کے زمانہ میں بادشاہون اور راجاؤن کی طرف سے

یہ سزا دیجاتی تھی (نکہت ے) گر آکے ترے بزم مین تقریر نکالے پاگدی سے زبان شمع کی گلگیر نگارا

برکشیدن سر بفلک مصدر اصطلاحی بردن (سر ۱۰ ب)
و بلند کردن سر باشد از تکبر و تفاخر (ظہوری ے) حاشا کہ سرکشی زمن آید بزیر تیغ ؎ گر سر کشم ز فخر بافلاک برکشم ؎ صاحب موارد نقل این سند بذیل معنی اوّل برکشیدن کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند و حقیقت این معنی بر معنی اوّل (برکشیدن) بیان کردہ ایم (اردو) سر بلند کرنا۔ (غرور اور تفاخر سے)

برکشیدن شیون مصدر اصطلاحی بمعنی پیدا کردن شیون متعلق بمعنی ہفدہم برکشیدن و سند این از ظہوری بر (برکشیدن تیغ) گذشت۔ مخفی مباد کہ شیون بمعنی نالہ و فغان است (اردو) شیون نکلنا۔ پیدا ہونا نالہ و فغان پیدا ہونا۔

برکشیدن علم مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بلند کردن علم و رایت و امثال آن (نظامی ے) علم برکش ای آفتاب بلند ؎ خراشان شوای ابر مشکین پرند ؎ صاحب موارد ذکر این بذیل معنی چہارم برکشیدن کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بر پا کردن علم است (اردو) جھنڈا کھڑا کرنا۔ جھنڈا گاڑنا۔ دیکھو انگیختن رایت۔

(الف) **برکشیدن کسوت** مصدر اصطلاحی (سر ۱۰ ب)
دور کردن ملبوس باشد متعلق بمعنی پنجم برکشیدن (انوری ے) برکشد زور بازوی سخطش ؎ کسوت صورت از نہاد جنین ؎ مخفی مباد کہ

(ب) **برکشیدن کسوت صورت از نہاد** بمعنی مسخ کردن صورت است و این کنایہ باشد (اردو) (الف) لباس اتارنا (ب) مسخ کرنا۔ صاحب آصفیہ نے اس کے لازم

پر فرمایدہ (سخ ہو جانا) صورت بگڑنا۔ چہرہ پلٹ جانا۔

(الف) برکشیدن کسی مصادر اصطلاحی

(ب) برکشیدن کسی را نواختن و مرتبہ افزودن و از خاصان خود کردن و این متعلق است بمعنی دوم و دہم برکشیدن کہ گذشت (فرخی) ؎ خدایگان جہان را بہ برکشیدن او ۔ عنایتی است کہ آن را پدید نیست کنار ۔ (انوری) ؎ گر ترا یزدان و سلطان برکشید ۔ بر جہانی تا جہانت شد غلام ۔ (اردو) الف و ب کسی کو نوازنا۔ مرتبہ بڑہانا۔ مقبول بارگاہ بنانا۔

برکشیدن کسی را از چاہ مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی برآوردنش از چاہ و (۲) کنایہ از قعر گمنامی برآوردن ہم متعلق بہ بمعنی ہفتم برکشیدن (ظہوری ملا) داستان از رستم دستان مرتب کردہ شد ۔ رستم زابلستان از چاہ بیژن برکشید ۔ (اردو) (۱) باولی سے نکالنا (۲) قعر گمنامی سے نکالنا۔ مشہور کرنا۔

برکشیدن کسی را از کاری مصدر اصطلاحی۔ باز داشتن کسی از کاری (ظہوری) ؎ برکشیدم از تلون خویش را ۔ در ملال و عشر تم تغییر نیست ۔ مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی پانزدہم برکشیدن و جا دارد کہ این را متعلق بمعنی پنجم کنیم (اردو) باز رکھنا۔ دور رکھنا۔

برکشیدن گردن مصدر اصطلاحی یعنی بلند کردن گردن و گردن افراختن (صائب) ؎ بیم از مردن ندارد شعلۂ بی باک ما ۔ شمع ما گردن بامید صبا برمی کشد ۔ صاحب موارد ذکر این بدیل یعنی چہارم (برکشیدن) کردہ و بخیال ما متعلق بمعنی اوّل برکشیدن است (اردو) سر بلند کرنا

گردن بلند کرنا۔

برکشیدن مس به اکسیر مصدر اصطلاحی بمعنی اکسیر را بمسِ گداختہ انداختن و داخل کردن یعنی مس را طلا کردن و این متعلق بمعنی نوزدہم است (ظہوری ؎) از طلای جان ظہوری گشت صاحب دستگاہ ؛ تا بہ اکسیر غم عشقت مس تن برکشید ؛ (اردو) اکسیر کو گلائے ہوئے تانبے مین ڈالنا۔ تانبے کو سونا بنا دینا۔

برکشیدن سمار مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برکندن سمار است (انوری ؎) سمار سہ ملک برکشیدیم ؛ جائیکہ دو دم بالتیادیم ؛ صاحب موارد ذکر این بذیل معنی نہم بر کشیدن کردہ گوید کہ در بعض نسخ انوری بجای (برکشیدیم) (برکشادیم) نوشتہ۔ مؤلف عرض کند کہ (برکشیدن میخ آہنی یا چوبین) برزبان معاصرین عجم است۔ (اردو) میخ اکھاڑنا۔ اکھیڑنا کیل اکھیڑنا

برکشیدن نفس از سینہ مصدر اصطلاحی (۱) حرکت دادن نفس را و نفس کشیدن و دم زدن و (۲) کنایہ از سخن برآوردن از زبان و زبان کشادن متعلق بہ معنی شانزدہم برکشیدن (ظہوری ؎) بہرہ از آفرین ہرگز ظہوری را مباد ؛ گر نفس از سینہ در نفرین دشمن برکشد (اردو) (۱) دم لینا (۲) زبان کھولنا۔ بات کرنا

برکشیدن نقاب از چہرہ وروی مصدر اصطلاحی۔ دور کردن و برداشتن نقاب است از چہرہ و روی (حافظ شیراز ؎) حافظا غم مخور کہ شاہد بخت ؛ عاقبت برکشد ز چہرہ نقاب ؛ (انوری ؎) یک مہ از ہجر خدمت صاحب ؛ برکش از روی اضطراب نقاب ؛ صاحب موارد ذکر این را بمعنی پنجم برکشیدن کردہ۔ مؤلف عرض کند کہ خصوصیت نقاب و روی ندارد

بلکه پرده و برقع و رخ و چهره وامثال
آن هم درین داخل است (اردو) نقاب
اٹھانا۔ الٹنا۔ دیکھو از رخ نقاب کشیدن

برکشیده اصطلاح۔ بقول بهار نوخته
و پیرورده۔ صاحب بحر هم بدیل برکشیدن
ذکر این کرده (خواجه جمال الدین سلمان
ع) هم تاب خورده غضبش آتش جحیم
(هم برکشیده و گرمش آب زمزم است
(ع) تیغ تو برکشیدهٔ دولت تست راستی
(ع) چه باصل خویشتن هست باصل گوهری
(انوری ع) دامن سایه برکشیدهٔ اوست
(ع) از و راز روزگار است ۔ مؤلف
گوید که اسم مفعول مصدر برکشیدن
است و با معنی قریبش هم بزیادت های
آخر۔ و شامل باشد بر همهٔ معانی
(برکشیدن) که بجایش گذشت نمیدانیم که
با معنی بالا را نوشته چرا سه تا اشعار بدش

آورد که هر یک معنی جداگانه دارد و این هر
معنی داخل معانی برکشیدن است (اردو)
دیکھو برکشیدن۔ یہ اس کا اسم مفعول ہے۔

برکف کسی دادن مصدر اصطلاحی
بقول بهار و انند حواله کردن و سپردن
(میر خسرو ع) سیاست برکف ابرام داده
(ع) سعادت مشتری را وام داده ۔ مؤلف
عرض کند که کلمهٔ بر در اینجا بمعنی در باشد
چنانکه بر معنی بست و دوش گذشت موافق
قیاس است (اردو) حوالہ کرنا۔ سپرد کرنا۔

(الف) **برکف گرفتن** مصدر اصطلاحی

(ب) **برکف نهادن** صاحب بهار
عجم و انند ذکر این کرده از معنی گذشت۔
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی بدست
گرفتن است و (ب) نهادن بدست
مرادف الف در مقصود (ملا مغربی ع الف)
ما را فراق نرگس او پیر کرده است ۔ برکف

زمیل سرمہ عصائی گرفتہ ایم ؎ (میر معزی ۵)
از بہر ترا توبہ و سوگند شکستیم ؎ بر کف قدح
بادہ نہادیم دگر بار ؎ (اردو) (الف ۵)
ہاتھہ مین لینا۔

برک لاجورد اصطلاح۔ بقول (جہانگیری
در ملحقات) کنایہ از آسمان۔ مؤلف عرض
کند کہ چنین نباشد کہ برک را کہ بکاف عربی
بر معنی پنجم یا ششم گذشت مضاف کردند
بسوی لاجورد و این مرکب توصیفی است
و معنی لفظی این مکانی یا جیزے کہ رنگ لاجورد

دارد و کنایہ از آسمان کہ فارسیان آنرا
بہ لاجورد منسوب کردہ اند و جا دارد کہ
برک بہ کسر لغت عرب را کہ بمعنی حوض آمدہ
اضافہ کردند بسوی لاجورد دیگر
فارسی زبان ازین ساکت۔ معاصرین ما ہم
بر زبان ندارند۔ مشتاق سند استعمال باشیم
(اردو) دیکھو آسمان۔ امیر نے
تشبیہات مین۔ سقف لاجوردی۔ طاق لاجوردی
قدح لاجوردی۔ مہرہ لاجورد ورق
لاجورد۔ لکھا ہے۔

برکم بقول سروری بروزن پرچم (۱) بمعنی بازداشتن (شمس فخری ۵) کے شود
گر نہ عدل او باشد ؎ خیل یاجوج ظلم را برکم ؎ (مسعود سعد ۵) اندرین کوہسار
چون گوہر ؎ اگر امروز ماندہ برکم ؎ و فرماید کہ ازین بیت معنی (۲) بازداشتہ
بہتر ظاہر می شود۔ صاحب مؤید بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۳) منع را گویند و (۴)
بازدارندہ و منع کنندہ و (۵) امر بدین معنی نیز یعنی منع کن و بازدار۔ صاحب
برہان بہ کاف فارسی ذکر معنی اوّل و سوم و چہارم و پنجم کردہ فرماید کہ بجای
حرف ثانی زای فارسی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ کلمہ بر درین لغت زائد است

واز بیان محققین بالا معلوم می شود که کمیدن و مزید علیه آن برکمیدن مصدر لیست ازکم و مزید علیه آن برکم که اسم جامد است به ترکیب فارسی با علامت مصدر دن بزیادت تحتانی معروف و معنی لفظی اسم جامد منع باشد و بس. پس معنی این مصدر منع کردن است و حاصلش باز داشتن. اندرین صورت معنی اول و دوم برای برکم غلط و معنی سوم حقیقی است و بمعنی چهارم بحالت ترکیب با اسمی (اسم فاعل ترکیبی) و بمعنی پنجم امر حاضرش. مخفی مباد که صاحب برهان هم کم را اسم جامد بمعنی ترک نوشته و ازین تائید تحقیق ما می شود و آنچه به زای فارسی عوض رای مهمله می آید مبدل این است اگرچه خلاف قیاس می نماید ولیکن از بزرگان معاصرین عجم شنیده ایم که فارسیان قدیم در همهٔ لغات فارسی زای هوز را بزای فارسی می خواندند و تبدیل رای مهمله به زای هوز هم آمده چنانکه برغ و بزغ پس کلمهٔ برر را در فارسی قدیم به زای فارسی بزگر گفتن غلط نباشد. حیف است که سرمایهٔ لغات ژند و پازند در لغات فرس محفوظ نیست تا ازان تحقیق قدامت کلمهٔ برمی کردیم باری حال نظر بر قوت باخذ این لغت که به رای مهمله گذشت (برکم) را که به زای فارسی آید اصل ندانیم و خبرین لیست که مبدل همین برکم است و مصدر کمیدن و برکمیدن حالا از استعمال متروک. و یادگارش از صیغهٔ امر و اسم فاعل ترکیبی آن باقی ماند که بر معنی چهارم و پنجم ذکرش گذشت با جمله معنی اول و دوم هیچ است و حقیقت معنی سوم و چارم و پنجم همان که بالا مذکور شد. و ازهمین است مصادر (برکم باشیدن) بمعنی مانع بودن چنانکه از شمس

فخری بر الف گذشت و (بر کم ماندن) بمعنی مخفی ماندن کہ معنی خفا مجاز معنی سوم باشد و آنچہ صاحب سروری این را بمعنی دوم (باز داشتہ) نوشت بر قواعد فارسی زبان غور نکردہ و بر معنی شعر مسعود سعد توجہ بر نگاشت. فتأمل (اردو) (۱) باز رکھنا (۲) باز رکھا ہوا۔ (۳) منع (۴) باز رکھنے والا منع کرنے والا (۵) باز رکھ۔ منع کر۔

بر کمر آمدن شیشہ مصدر اصطلاحی۔ بہار و انندش نقل نگار گوید کہ ظاہر در اینجا کنایہ از سنگ است یا کنایہ از کمر کوہ و حاصل ہر دو یکی است مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تعریف معنی مصدریست و بہ خیال ما شکستن یا خورد بنظر آمدن است کہ کمر بقول برہان بمعنی کمر کوہ و بلند آمدہ پس شیشہ کہ بر کمر کوہ می آید خورد می نماید یا بشکند (صائب) از کمرش کام دل چگونہ بر آید کہ خرد شود شیشہ کہ بر کمر آید ما نمی دانیم کہ ہر دو محققین بالا معنی شعر را چہ فہمیدند کہ این مصدر اصطلاحی را کنایہ از سنگ و کمر کوہ گرفتند شاعر گوید کہ از کمر یار کام دل ما بر آمدن دشوار است زیرا کہ شیشہ او یعنی کوشش خرد تر است ازین کہ بر بلندی کفل است و ہر شیشہ کہ بر بلندی کوہ آید بشکند یا بسیار خرد می نماید بوجہ بعد از نگاہ۔ پس (بر کمر آمدن چیزی) بمعنی حقیقی بر کوہ آمدن آنچیز و کنایہ از خرد بنظر آمدن است یا شکستن این است حقیقت مصدر و تحقیق ہر دو محققین دانشور (اردو) شیشہ کا چھوٹا نظر آنا۔ ٹوٹ جانا۔

(الف) **بر کمر بستن** استعمال۔ بقول بہار و انندبر (شمشیر و امثال آن) معروف مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی بستن چیزی بر کمر اعم از اینکہ شمشیر باشد یا کمر بند و امثال آن و (۲) آمادہ شدن برای کاری

واز همین مصدر عام است مصدر خاص۔

(ب) **برکمر بستن توشه** بمعنی آماده سفر شدن و

(ج) **برکمر بستن دامن** آماده شدن بکاری

(صائب ؎) زخواب سیر در منزل تواند
زآلهابستن ؎ سبک سیری که جای توشه
دامن برکمر بندد ؎ و

(د) **برکمر بستن شمشیر** آماده پیکار شدن

(اردو) (الف) (۱) کمر پر باندهنا (۲) آماده هونا (ب) کمر پر توشه باندهنا۔ آماده سفر هونا (ج) کمر پر دامن باندهنا۔ کسی کام کے لئے آماده هونا (د) کمر مین تلوار باندهنا۔ لڑائی کے لئے آماده هونا۔

برکمرت می زنم مقوله۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که فارسیان این را در مقام ترسانیدن می گویند (اشرف مازندرانی ؎) میزنم برکمرت واقف باش ؎ دلم از دست تو چون بهله پرست

مؤلف گوید که عادت سپاهان است که چون کسی را خواهند که قتل کنند حمله برگردن کنند و چون خواهند که تعزیری رسانند برپشت و کمر زنند پس مقصود ازین مقوله همین قدر است که آگاه باش حمله می کنم بر تو و سوقیان عجم ازین مقوله معنی لوطیت هم پیدا کنند (اردو) مارتا هون خبردار هوجا

برکمر کوه اصطلاح۔ بقول شمس (۱) میان کوه و بلندی او و (۲) بر آسمان چهارم۔ صاحب مؤید فرماید که باو او فارسی بر میانه کوه و بلندی کوه و قیل تا آسمان چهارم مؤلف عرض کند که بدون کلمه بر معنی اول حقیقی است و معنی دوم را اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که استعاره باشد که آسمان چهارم هم میانه آسمان ها است و با کلمه بر موافق قیاس نیست باری حال طالب سند استعمال باشیم

(اردو) (۱) کمر کوہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ پہاڑ کا بیچ کا حصہ۔ میان کوہ (۲) چوٹی سے آسمان تک۔

برکمیدن ہمان مصدری کہ ذکر ماخذش برلغت برکم گذشت بمعنی منع کردن و باز داشتن۔ استعمال این متروک است و محققین مصادر ذکر این نکردہ اند (اردو) منع کرنا۔ باز رکھنا۔

برکن بقول سروری در ملحقات کنایہ از بالا کردن مطلقاً چنانچہ آستین بالا کردن۔ (حکیم خاقانی ؎) ہر ثریا نہ خوشۂ عنب است یک دست برکن ز خوشہ می بفشار ہ و فرماید کہ ازین معنی دست بالا کردن نیز می توان فہمید باندک تکلفی۔ صاحب ناصری فرماید کہ برون مرہم باز داشتن و منع را گویند و باز دارندہ را نیز و امر بدین معنی ہم مؤلف عرض کند کہ این است طرز تحقیق ہر دو محققین اہل زبان۔ مخفی مباد کہ ہر دو این را اسم جامد تصور کردہ اند و حاشا کہ چنین باشد بلکہ۔ (۱) بضم کاف عربی امر حاضر است از مصدر برکردن شامل بر ہمۂ معانیش و (۲) بفتح کاف امر حاضر است از مصدر برکندن کہ بہ جاے خودش می آید و اصلاً درین معنی مصدری نباشد و نہ بدون ترکیب معنی فاعلی دارد۔ محقق اوّل الذکر سکندری خورد و معنی (برکردن دست) را از مجرد (برکردن) پیدا کرد در حالیکہ از سندش مصدر (برکردن دست) پیداست و نمیدانیم کہ مقصودش از تکلف چیست جز این نیست کہ اہل زبان بر آنکای زبان مادری از قواعد زبان خود کار نگیرند و ہمچنین خامہ فرسائی کنند و محقق آخر الذکر ہم پیرو اوست و نظر بر اعتبار ثانی اگر این را

بمعنی منع اسم جامد گیریم مبدّل (برکم) باشد
کہ گذشت میم بہ نون بدل شد چنانکہ کجیم و
کجین (اردو) دیکھو برکم۔ اور برکردن
اور برکندن یہ ان دونوں مصادر کا امر
حاضر ہے۔ تمام معنون پر شامل۔

برکنار استعمال۔ (۱) بمعنی حقیقی است
یعنی برساحل و (۲) کنایہ از طرفی و (۳)
محفوظ و کامیاب (انوری ۵۲) برکنار رم
دریا را گرنہ مرا پہ ہمہ مقصود برکنارستی پہ استعمال
این با مصادر و لغات فارسی در ملحقات
می آید (ظہوری ۵۲) آرزو در کنار می
خواہند پہ آرزو برکنار می باید پہ (اردو)
(۱) کنارے پر۔ ساحل پر (۲) ایک طرف
(۳) محفوظ۔ کامیاب۔

برکنار آمدن استعمال۔ (۱) واصل
شدن بساحل و (۲) کنایہ از نکبو شدن
و (۳) کامیاب و محفوظ شدن (صائب

(۵۲) می توان از آب تیغ آمد سلامت برکنار
پہ وای بر آنکس کہ بر دلہای پرخون می خورد
پہ (اردو) (۱) کنارے پر پہنچنا (۲) ایک
طرف ہو جانا۔ (۳) محفوظ اور کامیاب ہونا۔

برکنار افتادن استعمال۔ (۱) بساحل رسیدن
و (۲) بطرفی افتادن و (۳) محفوظ و کامیاب شدن
(صائب ۵۲) حال زخم من جدا از تیغ او دانند
کہ چیست پہ موجہ از بہر رحمت برکنار افتادہ
است پہ (ظہوری ۵۲) دیدہ بودی در میان
بہر بلای صحبتم پہ حرفتم ہیہات کز ہمہ چون بر
کنار افتادہ ام پہ (اردو) (۱) کنارے
پہنچنا۔ (۲) ایکطرف ہونا۔ (۳) محفوظ ہونا
کامیاب ہونا۔

برکنار بودن استعمال۔ (۱) برساحل
بودن و (۲) بسوئی بودن و (۳) محفوظ
و کامیاب بودن (انوری ۵۲) آن روز گار
کہ مرا یار یار بود پہ من برکنار از غم او

درکنار بود ؛ (اردو) (۱) کنارے پر ہونا۔ ساحل پر ہونا۔ (کنارے لگنا) بقول آصفیہ۔ ساحل پر پہنچنا۔ دریا پار ہونا۔ (۲) ایک طرف ہونا (کنارے ہو جانا) بقول ایکطرف کو ہٹ جانا (۳) محفوظ ہونا کامیاب ہونا

برکنار رفتن استعمال۔ (۱) بر ساحل رفتن و (۲) یکسو شدن و (۳) کامیاب شدن (ظہوری ؎) ہر کہ دم در میان نالہ زند ؛ برود بر کنار و دم نزند ؛

(اردو) (۱) کنارے پر جانا۔ ساحل پر جانا۔ (۲) ایکطرف ہونا (۳) کامیاب ہونا

برکنار نشستن استعمال۔ بمعنی در کنار نشستن و در بر نشستن است و کلمۂ بر در اینجا بمعنی در باشد چنانکہ بر معنی بست و ستوش گذشت (انوری ؎) بنشست بر کنار من و باده نوش کرد ؛ آن ماہ سرو قامت و آن سرو کش خرام ؛ (اردو) گود میں بیٹھنا۔

برکنار بودن استعمال۔ مرادف برکنار بودن است کہ گذشت و حقیقت کنار و کنارہ بجای خودش می آید (انوری ؎) بودیم بر کنار و زتیمار روزگار ؛ ناداشت روزگار ترا در کنار ما ؛ (اردو) دیکھو برکنار بودن۔

برکند بقول سروری بضم کاف عربی و فتح نون (۱) بمعنی برافروزد و روشن کند و حفظ کند (حافظ ؎) در و نہا تیرہ شد باشد کہ از غیب ؛ چراغی برکند خلوت نشینی ؛ و بقول برہان و جامع و ناصری و ہفت بروزن فرزند (۲) امرد ضخیم و تنومند و (۳) بمعنی رشوت و (۴) بمعنی پارہ۔ صاحب مؤید بر معنی دوم و سوم قانع۔ صاحب انند این را بکاف عربی و فارسی ہر دو بہ ہمین معنی آوردہ و صاحب سروری ذکر معنی سوم بصراحت کاف فارسی کردہ

صاحب برهان هیچ صراحت کاف فارسی وعربی نکرد و سلسلهٔ ردیفش در کاف غیر ممتاز است مؤلف عرض کند که وای بر سروری که مصدر (برکندن و برکردن) را پیش نظر نداشت و معنی اوّل را بصورت اسم جامد نگاشت که مضارع همان هر دو مصدر است و بسکون نون ماضی مطلق برکند و شامل بر همهٔ معانی آن ضرورت نداشت که این را قائم کند۔ نسبت معنی دوم و سوم عرض می شود که به کاف فارسی است که بجای خودش می آید و صراحت ماخذش هم همدرانجا کنیم۔ بی اعتنائی بعض محققین است که این را بکاف عربی آوردند و بعض شان صراحت کاف نکردند البته معنی چهارم را موافق قیاس می دانیم که مخفف (برکنده) باشد که اسم مفعول برکندن است و کنایه از پارهٔ شتاق سند باشیم و باعتماد صاحب جامع جاداده ایم که صاحب زبان است

(اردو) (۱) دیکھو برکردن و برکندن یہ اس کا مضارع اور برکندن کا ماضی مطلق ہے۔ تمام معنون پر شامل (۲) و (۳) دیکھو برگند۔ بکاف فارسی (۴) پارہ یقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو برخ۔

برکندن صاحب موارد ذکر این کرده از معنی ساکت صاحب بحر فرماید که (۱) از بیخ و بن برآوردن است (سالم التصریف) و مضارع این برکند مؤلف عرض کند که مزید علیه کندن بزیادت کلمهٔ بر بران و صراحت ماخذ بجایش کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که از روی قیاس شامل باشد بر همهٔ معانی کندن و آنچه در محاورهٔ فارسیان بنظر آمد در ملحقات می آید و معنی بیان کرده صاحب بحر حقیقی است و جا دارد که در این معنی کلمهٔ بر معنی بالا باشد که در کندیدن

چیزی از زمین وکشیدن آن به بالا۔ کلمہ بر
ہم معنی خوبی دارد واین لطف معنی از مجرّد
کندن حاصل نمی شود فتامّل۔ معاصرین
عجم گویند کہ "برکن این درخت راکہ بی
بار است" یعنی برکش از زمین وبیرون
کن (اردو) اکھیڑنا۔ دیکھو برکشیدن
کے نوین معنے۔

(۲) برکندن۔ بقول موارد بحوالہ نفائس
گرفتن بجبر وزبردستی چنانکہ (برکندن از دست)
مؤلّف عرض کند کہ این مجاز معنی اوّل است
سند این بر (برکندن از دست) می آید
ولیکن این معنی غیر از ترکیب حاصل نمی شود
(اردو) چھین لینا (زبردستی سے) صاحب
آصفیہ نے چھیننا پر فرمایا ہے۔ زبردستی سے لینا

(۳) برکندن۔ بقول موارد قطع کردن چون
(برکندن امید) مؤلّف عرض کند کہ این
ہم مجاز معنی اوّل است وسند این بر
(برکندن امید) می آید (اردو) قطع
کرنا۔ دیکھو (برکندن امید)

(۴) برکندن۔ بقول موارد بمعنی بریدن
چنانکہ (برکندن سر) و (برکندن پای)
مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است
وسند این در ملحقات بر ہر دو مصادر بالا
می آید (اردو) کاٹنا۔

(۵) برکندن۔ بقول موارد بمعنی گزیدن چون
(برکندن پشت دست) صاحب بحر ہمین معنی را
ریش کردن نوشتہ مؤلّف عرض کند کہ
سند این ہمہ را نجامی آید واین ہم مجاز معنی
اول است (اردو) کاٹنا۔ بقول آصفیہ
کترنا۔ دیکھو (برکندن دست) دکن میں کترنا
مستعمل ہے جیسے غصہ سے ہاتھ کترنا۔

(۶) برکندن۔ بقول موارد بمعنی برداشتن
چنانکہ (برکندن دست از چیزی) یعنی ترک
کردن آن و (برکندن دل از چیزی) مؤلّف

عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وسند این بر مصادر مذکور می آید (اردو) اٹھانا جیسے ہاتھ اٹھانا (دل اٹھانا) (دیکھو برکندن دست و دل)

(۷) برکندن۔ بقول موارد جدا کردن چون (برکندن عمل) مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از سلب کردن نباشد و این ہم متعلق بمعنی اوّل برکندن است برسبیل مجاز (اردو) جدا کرنا۔ مٹانا۔ سلب کرنا۔

(۸) برکندن۔ بقول موارد۔ خراب و ہدم کردن چون (برکندن بنیاد) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وسند این بر مصدر اصطلاحی مذکور می آید (اردو)۔ اکھاڑنا۔ اکھیڑنا۔ بقول امیر ڈہانا (ناسخ) قلعۂ ہستی اکھاڑا دم مین خیبر کی طرح پر کیا ہی زور آور ہے پنجہ ضیغم جو خوار کا پر

(۹) برکندن۔ بہ تحقیق ما بمعنی دور کردن و دفع کردن چنانکہ (برکندن تلخی) کہ می آید وسند این ہم ہمدرانجا مذکور مخفی مباد کہ این در نزاکت معنی ورای معنی مفہتم باشد و مجاز معنی اوّل است (اردو) دور کرنا دفع کرنا۔

برکندن از دست مصدر اصطلاحی بمعنی گرفتن و قبضہ کردن چیزی از دست کسی بجبر و زبردستی متعلق بہ معنی دوم برکندن۔ صاحب موارد ذکر این ہمدرانجا کردہ۔ (بوستان سعدی ؒ) چو برکندی از دست دشمن دیار پ رعیت بسامان ترازوے بدار پ (اردو) چھین لینا۔ بقول آصفیہ جھپٹ لینا۔ پس (ہاتھ سے چھین لینا) اس کا ترجمہ ہے۔

برکندن امید مصدر اصطلاحی۔ قطع کردن امید باشد متعلق بمعنی سوم (برکندن) صاحب

موارد اشارۂ این ہمہ را انجا کردہ (شمس تبریز ؎) شہ من گفت بر مسکین کہ عمرش نیست عمر من ؎ درین وعدہ من مسکین امید از عمر برکندم ؎ مؤلف عرض کند کہ مراد از نا امید شدن است بحالت اضافت بسوی خود و نا امید کردن است بصورت اضافت بسوی دیگری (اردو) امید قطع کرنا۔ بقول امیر توقع نہ رکھنا (ظفر ؎) امید زندگانی اپنی آخر قطع کر بیٹھے ؎ ظفر عشق و محبت کی یہی ہم انتہا سمجھے ؎ نا امید ہونا اور اسی کا متعدی نا امید کرنا۔

برکندن بنیاد مصدر اصطلاحی بقول موارد کہ بذیل معنی ہشتم برکندن آوردہ بمعنی خراب و ہدم کردن بنیاد است مؤلف عرض کند کہ خصوصیت با بنیاد ندارد برای ہر مکانی استعمال توان کرد چنانکہ برکندن قلعہ و مکان و کوہ (محمد قلی سلیم ؎) گر بیخودی مجال دہد اضطراب را ؎ بنیاد برکند دل و جان خراب را (ظہوری ؎) کاہ را گویم کہ بر کن کوہ را ؎ ناتوانی لاف نیروی زند (اردو) بنیاد اکھیڑنا۔ (دیکھو برکندن کے آٹھویں معنے جس پر قلعہ اکھاڑنا کی سند ہے)

برکندن پای مصدر اصطلاحی بمعنی بریدن پای۔ صاحب موارد ذکر این بمعنی چہارم برکندن کردہ (کمال اسمعیل ؎) گر بسر آورد چو کدو با تو بدسگال ؎ تیغ قضای برکندش چون چنار پای ؎ مؤلف عرض کند کہ متعلق است باسمعنی چہارم برکندن (اردو) پاؤں کاٹنا۔

برکندن پشت دست مصدر اصطلاحی بمعنی گزیدن پشت دست بحالت تاسف و خشم۔ صاحب موارد ذکر این بذیل معنی پنجم۔ برکندن کردہ (نزاری قہستانی ؎) بلبیل از غصہ پشت دست برکند ؎ گریبان چاک

زد از سر بیفگند ؛ مؤلف عرض کند کہ مجاز است۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) ہاتھہ کاٹنا۔ بقول آصفیہ افسوس کرنا۔ تاسف کرنا۔ نہایت غصہ کی علامت ظاہر کرنا (جرأت۔ رباعی) گر روبرو اسکے تملا جاؤن مین ؛ اور آگ پانی اشک سرخ بھر لاؤن مین ؛ تو سوچ کے دلمین اور کچھہ کاٹ کے ہاتھہ ؛ جھنجلا کے کہے ہے اب تجھے کھاؤن مین ؛ دکن مین (ہاتھہ کترنا) کہتے ہین۔

برکندن تلخی مصدر اصطلاحی۔ بمعنی دور و دفع کردن آنست متعلق بمعنی نہم برکندن (ظہوری ے) زہر فراق خوردہ ام شہد وصال بایدم ؛ کز رگ و ریشہ برکنم تلخی جان گزای را ؛ (اردو) دور کرنا رفع کرنا۔

برکندن جان از چیزی مصدر اصطلاحی۔ از قبیل (برکندن دل) است کہ می آید

متعلق بہ معنی ششم برکندن (ظہوری ے) روزی شود گر کام دل زان لب شکر جان برکنم ؛ در بوسہ آن سیب ذقن از زخم دندان برکنم ؛ (اردو) دیکھو برکندن دل

برکندن چشم مصدر اصطلاحی۔ قسمی است از تعذیر کہ شاہان سلف دیدہ را از حلقہ چشم انسان بیرون می کردند تا کوری شد (انوری ے) آسمان چشم حوادث برکند ؛ گر کند در سایۂ چتر تو نگاہ ؛ (اردو) آنکھہ نکالنا۔ بقول امیر آنکھون کے ڈھیلون کا حدقے سے باہر نکالنا (نسیم ے) قاتل نے بعد ذبح کے آنکھین نکال لین ؛ دیکھین گے شکل راحت خواب مزار کیا ؛ (ذوق ے) بادام دو جو بھیجے ہین بٹوے مین ڈالکر ؛ ایما یہ ہے کہ بھیجدو آنکھین نکالکر ؛

برکندن دامان مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بر کشیدن دامان از کسی متعلق بمعنی

سوم برکندن است (ظہوری ؒ) آوردہ
آہم نکہتی گوسنبل مودستہ کن ہ ور رنگ
دادم گریۂ ازلالہ دامان برکنم ہ (اردو)
دامن جھٹک لینا۔ دیکھو افشاندن دامن۔

برکندن دست ازچیزی مصدر اصطلاحی
۔بمعنی برداشتن دست ازچیزی وکاری۔
صاحب موارد بدیل معنی ششم برکندن ذکر
این کردہ (لسانی ؒ) کم کم ازداغ بتان
برکندہ ام دست نیاز ہ اندک اندک نقد
بسیاری بدست آوردہ ام ہ مؤلف عرض
کند کہ مجاز است (اردو) دست بردار
ہونا۔ بقول آصفیہ۔ ہاتھ اٹھانا۔ باز آنا۔
ترک کرنا۔

برکندن دل ازچیزی مصدر اصطلاحی
۔بقول موارد بدیل معنی ششم برکندن۔ برداشتن
دل باشد ازچیزی۔ صاحب بحر فرماید کہ بزار
ونفور شدن ازان (میرخسرو ؒ) من ہمان

روز دل ازہستی خود برکندم ہ کورخ
خویش درآئینہ تماشا می کردہ ہ مؤلف
عرض کند کہ مجاز است (اردو) دل اٹھانا
دیکھو برداشتن دل۔

برکندن دہان ازبوسہ مصدر اصطلاحی
گزیدن دہان باشد ازبوسہ متعلق بہ معنی
پنجم برکندن وحاصل این بوسہ گرفتن و
مکیدن (ظہوری ؒ) خالی شدہ لبہای من
ازلابہ کہ شاید ہ درکنج لبی برکنم ازبوسہ
دہانی ہ (اردو) منہ چومنا۔ بوسہ لینا۔

برکندن سر مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
بریدن سر۔ صاحب موارد ذکر این بر
معنی چہارم برکندن کردہ (نظامی ؒ)
بزخم دگر ہم سر افگندہ شد ہ چنین تا سر چند
برکندہ شد ہ مؤلف گوید کہ مجاز است
(اردو) سر کاٹنا۔

برکندن سیب مصدر اصطلاحی۔

جدا کردن پارۂ از سیب برای خوردن متعلق بہ معنی ہفتم برکندن سند این از ظہوری بر (برکندن جان) گذشت (اردو) سیب کو کترنا۔

برکندن عمل مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد کہ بذیل معنی ہفتم برکندن نوشتہ۔ جدا کردن عمل است **مؤلف** عرض کند کہ این مجاز باشد بمعنی سلب کردن اختیار (سعدی ؒ) وراو نیز در ساخت با خاطرش پژ زمشرف عمل برکن و ناظرش پژ (اردو) حکومت مٹانا۔ اختیار سلب کرنا

برکندن نہال استعمال۔ برآوردن نہال از زمین متعلق بمعنی اول برکندن کہ حقیقی است و برای درخت و مرادفات آن مستعمل (انوری ؒ) فقر غم تو زباغ دلہا پژ برکندہ نہال کامگاری پژ (اردو) درخت اکھیڑنا۔

برکندہ شدن استعمال۔ بقول فدائی قلع و قمع شدن است **مؤلف** عرض کند کہ بقاعدۂ فارسی مصدر مجہول برکندن باشد و ہرچہ بالا گذشت مجاز آنست۔ ضرورت سند ندارد کہ فدائی از معاصرین عجم بود (اردو) اکھیڑا جانا۔ قلع و قمع ہونا

برکندہ قدر اصطلاح۔ بقول بحر و مؤید و ہفت وانند (۱) پست مرتبہ و (۲) خجل و خوار گردیدہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی۔ مشتاق سند استعمال می باشیم کہ ہرچہار محققین بالا از اہل زبان نمیدند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) کم رتبہ (۲) خجل۔ خوار۔

برکنہ بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اول و ثالث و نون و سکون ثانی (ا) درہم کوفتہ شدہ ہر چیز و بہ تخصیص عطریت و فرمایند کہ بکسر ہم آمدہ صاحب مؤید

ذکر این کردہ گوید کہ قیل باکاف فارسی و ایضاً با بای فارسی نیز و این اصح است
کذا فی الشرفنامہ و بحوالۂ لسان الشعرا گوید کہ بروزن سلسلہ (۲) بمعنی دائرہ۔ صاحب
ہفت ہمزبان برہان بہر دو کاف ہم آوردہ مؤلف عرض کند کہ صاحب برہان
ہمین لغت را با با و کاف فارسی آوردہ گوید کہ از عطریات و بوی خوش کہ در ہندوستان
آرگجہ و در عربی وزیرہ خوانند (الخ) پس عجبی نیست کہ اصل ہمین باشد و بموحدہ
و کاف عربی مبدل آن چنانکہ آسپ و اسب و گندو و کندو پس پرگنہ با و کاف
فارسی مخفف پراگندہ و مصدر پراگندیدن از ہمین پراگندہ می آید با حذف یاء
الف و دال مہملہ را حذف کردند و اسم جامدی ساختند برای عطریات کہ بویش
پراگندہ و منتشر می شود آنانکہ بالکسر می خوانند حقیقت ماخذ نمی دانند کہ متقاضی
فتح اول است و آنچہ بعض محققین تعمیمی در معنی اول بیان کردہ اند مجاز باشد
کہ عطریات ہم باہم کوفتہ درست می کنند مشتاق سند استعمال می باشیم و معنی دوم
بیان کردہ (مؤید بحوالۂ لسان الشعرا) دلالت کند برین کہ با بای نسبت است بمعنی
حقیقی منسوب بہ ستارۂ سہیل کہ برگ نام ستارۂ سہیل است چنانکہ بمعنی دوم
گذشت پس اختلاف حرکت اول غیر از تصرف محاورہ نباشد و از برای این معنی
ہم طالب سند باشیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان
ندارند (اردو) (ا) ہر کوٹی ہوئی چیز۔ مؤنث اور عطر۔ مذکر۔ امیر نے (ارگجا) پر
فرمایا ہے۔ مذکر۔ ایک مرکب عطر کا نام (میر حسن ۵) اور اس پر ارگجے کا عطر مل کر

سلیقے سے لگا ماتھے پہ صندل ۔ (۲) دائرہ ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مذکر ۔ حلقہ ۔ کنڈل ۔ چکر ۔ دور ۔ محیط ۔ اقلیدس مین وہ گول مستوی سطح جو ایک گول خط سے جس کے بیچون بیچ ایک مرکز ہو محدود ہو اس مرکز سے جو خط محیط تک کھینچے جائین وہ سب آپس مین برابر ہون ۔

برکوہ اصطلاح ۔ بقول سروری بر + کاف تازی بوزن انبوہ نام شہریست کہ معرب آن (ابرقوہ) است و بقول جہانگیری در عراق عجم واقع کہ (ابرکوہ ۔ اورکوہ ۔ ورکوہ) ہم خواندہ و فرماید کہ بالفعل بتعریب اشتہار دارد ۔ صاحبان ناصری و رشیدی و برہان و سراج ہم ذکر این کردہ اند و این ہمان است کہ ما بہ (ابرکوہ) صراحتش کردہ ایم و (اورکوہ) ہم بجایش گذشت (اردو) دیکھو ابرکوہ ۔

برکہ بقول برہان (در ملحقات بعد لفظ (برگ و نوا) بلا صراحت کاف بکسر اول بروزن سرکہ (۱) آب گیر کوچک ۔ صاحب مؤید ہم بذکر این صراحت کاف نکرد صاحب شمس گوید کہ بالکسر حوض آب و صاحب ہفت ہم بدون صراحت کاف متفق بالحقات برہان صاحب غیاث این را بکاف عربی نوشتہ فرماید کہ بالکسر حوض آب و لغت عرب است و صاحب انند ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ آنانکہ بصراحت کاف فارسی نوشتہ اند ذکرش بجای خودش می آید و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ صاحب منتخب بکاف عربی و تاے مدورہ بالکسر بمعنی مطلق حوض آب نوشتہ پس متحقق شد کہ لغت عرب است اگر برای معنی بیان کردہ محققین اول الذکر کہ دران تخصیص آبگیر کوچک است سند استعمال

بدست آید توانیم گفت کہ تبصرف فارسیان مفرس باشد کہ تای مدورہ راہم بقاعدۂ خود بہا ہوز بدل کردند و در معنی ہم مخصوص کردند بآبگیر گوچک (اردو) دیکھو آبگیر کے پہلے معنے۔ مخصوص بصفت کوچکی یعنی چھوٹا آبگیر۔

(۲) برکہ۔ بقول ضمیمۂ برہان و ہفت بلا صراحت کاف بضم اول مرغابی۔ صاحب مؤید ہم بذکر این صراحت کاف نکرد و صاحب شمس بدون صراحت کاف فرماید کہ بالضم مرغان آب سپید و بزرگ کہ در ترکی آن را (فو) گویند بہ فای اول۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب منتخب این را ہم بتای مدورہ لغت عرب گفتہ و بمعنی مرغان آبی سپید و بزرگ آوردہ گوید کہ ترجمۂ این در ترکی (تو) بہ فوقانی اول است و محققین ترکی از تو و فو ہر دو ساکت و صاحب خزانۃ اللغات مرغابی را در ترکی قاز نوشتہ پس تحقق شد کہ محققین بالاسکندری خوردہ اند کہ این را لغت فارسی دانستہ اند و اگر سند استعمال بہ تعمیم بیان کردۂ شان بدست آید توانیم گفت کہ مفرس است۔

(اردو) مرغابی۔ اسم مؤنث۔ دیکھو اروک۔

(۳) برکہ۔ بقول شمس بالکسر سینہ یا بیرون سینہ۔ مؤلف عرض کند کہ صراحت نکرد کہ لغت عربی است و از لفظ برد دانستہ باشد کہ مرکب فارسی است و برکسر اول غور نکرد و بقول منتخب متحقق شد کہ لغت عربی است بہ ہمین معنی (اردو) سینہ یا سینہ کا باہر کا حصہ۔ دیکھو اسیا۔

(۴) برکہ۔ بقول شمس بالکسر۔ برک۔ مؤلف عرض کند کہ بدین وجہ کہ لغت برک

در فارسی زبان گذشت و در شمس اللغات هم نوبت آن رسید. طرز بیانش تقاضای آن است که برکه مرادف برک است و در حقیقت نه چنان باشد بلکه صاحب منتخب بذیل (برکته) که بمعنی سینه و برون سینه باشد ذکر برک کرده گوید که بالفتح بمعنی درون سینه آمده و صاحب شمس نقل این عبارت کرده. ازین جاست که حقیقت طلبان را در غلط انداخته است (اردو) دیکھو برک۔

(۵) برکه. بقول شمس بالفتح درون سینه **مؤلف** عرض کند که این معنی لغت برک در عربی زبان است و واو عطف صاحب شمس حقیقت جویان را در غلط انداخته است (اردو) سینہ کا داخلی حصہ۔ مذکر۔

(۶) برکه. بقول شمس بفتحتین نالیدن و افزون شدن **مؤلف** عرض کند که صاحب منتخب بذیل برکته نوشت که بمعنی بالیدن و افزون شدن آمده و صاحب شمس سکندری خورد و بصدمهٔ آن بالیدن را مبدل به نالیدن کرد و معنی برک عربی را به برکه فارسی گاشت وای برین تحقیق که ستم است بر حقیقت طلبان (اردو) رونا۔ زیادہ ہونا۔

(۷) برکه. بقول شمس بفتحتین بمعنی سرپوش **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم و محققین فرس هر دو ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که کاف تصغیر و های نسبت را بر کلمهٔ برز زیاده کرده اند که بمعنی بالا و بلندی گذشت (اردو) سرپوش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ڈھکنا۔ ڈھکن۔ چپنی۔

(۸) برکہ۔ بقول شمس بفتحتین کلاہ بدان مؤلف عرض کند کہ نمی دانیم کہ کلاہ نیکان چرا خارج شد ازین۔ جزین نیست کہ لفظ تاج را برای نیکان گذاشت معاصرین عجم و محققین فرس ازین ساکت و اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ بلا تخصیص نیک و بد باشد و ماخذ این ہم ہمان کہ بر معنی ہشتم مذکور شد (اردو) ٹوپی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ کلاہ۔ تاج۔

(۹) برکہ۔ بقول شمس بفتحتین بمعنی کبک۔ مؤلف عرض کند کہ بالفتح بقول صاحب لغات ترکی۔ لغت ترک است بہمین معنی (اردو) کبک۔ بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر۔ چکور۔ ایک قسم کا تیتر جسکی چونچ اور پنجے سرخ ہوتی ہے اور آگ کہا جاتی ہے۔ مرغ آتش خوار۔ عربی مین حجانہ یا حجل کہتے ہین اور آپ ہی نے بٹیر پر فرمایا ہے ایک کوے سے چھوٹا پرند (آتش ے) چل نہین سکنے کا ہرگز تیری اٹکھیلی کی چال پکا پاؤن مین موچ آئیگی کبک ایسی ٹھوکر کھائیگا۔ مؤلف عرض کرتا ہی کہ سند مین جس کبک کا ذکر ہے وہ تو چکور معلوم ہوتا ہے۔ اور صاحب برہان نے ردیف کاف عربی مین کبک پر فرمایا ہے کہ بکاف فارسی۔ ایک مشہور پرندہ ہے جس کا معرب عربی مین قبج ہے۔ ہم اسکی کامل تحقیق ردیف کاف مین کبک پر کرینگے لیکن یہان اسقدر بیان کر دینا ضروری خیال کرتے ہین کہ چکور ایک خاص پرندہ ہے کبک کے سوا جس کا ذکر صاحب آصفیہ نے ردیف جیم فارسی مین کیا ہے اور فرمایا ہے کہ مرغ آتشخوار۔ کبک (بہ تحتانی دوم) اور کبک (دری) پر آپ نے پہاڑی چکور لکھا ہے بہرحال

اس موقع پر برکہ کا ترجمہ چکور ہے جسکو اردو مین کبک بھی کہتے ہین ۔

برکہ اردشیر اصطلاح ۔ بقول سروری نام شہری و بقول برہان و ناصری و مؤید وانند و ہفت شہری از فارس **مؤلف** عرض کند کہ قول معاصرین موافق ترکیب است کہ بانی این اردشیر باشد و برکہ بمعنی اوش ۔ جا دارد کہ اندرین شہر برکہ باشد کہ اردشیر آن را درست کرد و این شہر را بنام برکہ موسوم کردہ باشند (اردو) کہ اردشیر ۔ فارس مین ایک شہر کا نام ہے جسکو اردشیر نے آباد کیا تھا ۔ مذکر ۔

برکۂ لاجورد اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و رشیدی و سراج کنایہ از آسمان **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و می تواند توصیفی ہم کہ معاصرین عجم لاجورد را بمعنی رنگ لاجوردی ہر رندہ استعمال کنند از قبیل (پارچۂ سبز) بمعنی حوضی کہ رنگ لاجوردی دارد و کنایہ ایست از فلک کہ فارسیان فلک لاجوردی ہم گویند (اردو) دیکھیو آسمان ۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین خم لاجورد ۔ خیمۂ لاجورد ۔ طاق لاجوردی قدح لاجوردی ۔ چہرۂ لاجوردی ۔ ورق لاجورد کا ذکر فرمایا ہے ۔

برکہی بقول انند و غیاث بالفتح و ضم کاف و کسر ہا در فارسی زبان قسم کبوتر را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (برکوہی) یعنی پرندی کہ بر کوہ باشد و تحتانی آخرہ مصدریست و او حذف شدہ برکہی باقی ماند کہ گہ بالضم مخفف کوہ آمدہ معاصرین عجم و محققین فرس ازین ساکت ۔ طالب سند استعمال می باشیم و بخیال ما تخصیص کبوتر کوہی بہتر است (اردو) کبوتر کی ایک قسم ۔ جنگلی کبوتر ۔ مذکر ۔

برکی بقول برہان و ناصری بفتح اول و ثانی و کاف تازی بتحتانی رسیدہ (۱) کلاہ درازی کہ زاہدان بر سر گذارند و بعربی (برنس) خوانند و فرماید کہ باین معنی با کاف فارسی ہم آمدہ و (۲) بکسر ثانی۔ طائفہ باشد (سعدی ع) حاجت بکلاہ برکی داشتنست نیست **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این بمعنی اول بر معنی سوم برک گذشت و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ جادارد کہ بزیادتی تحتانی نسبت در آخر برک کہ بمعنی پنجم گذشت نام قومی شد کہ سکونت در ملک برک دارند۔ مخفی مبادکہ صاحب ساطع این را بکاف فارسی آوردہ گوید کہ در سنسکرت نام قوم مرہتہ (اردو) (۱) ایک لانبی ٹوپی کو فارسیون نے برکی کہا ہے۔ جس کو پرہیزگار لوگ استعمال کرتے ہین مؤنث (۲) ایک قوم کا نام فارسی مین برکی ہے۔ مؤنث۔

برگ بقول سروری (۱) معروف و بقول برہان بدیل (برک۔ بکاف عربی) بفتح اول و سکون ثانی و کاف فارسی برگ درخت کہ بعربی ورق گویند۔ صاحب فدائی فرماید کہ آنچہ بجز میوہ و گل از شاخہای درختان برمی آید و پہن و سبز است کہ با میوہ آن را (برگ و بار) می نامند (سعدی ع) برگ درختان سبز در نظر موشیار ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار ؛ **مؤلف** عرض کند کہ جادارد کہ فارسیان بر کلمہ بر کاف فارسی را زیادہ کردند چنانکہ (مردہ ری) و (مردہ ریگ) و کلمہ بر را در اینجا بمعنی بالا گرفتند کہ برگ ہم بالای درخت باشد و جادارد کہ اسم جامد دانیم و عجبی نیست کہ فارسیان برگ را کہ بقول ساطع در سنسکرت بکاف عربی بمعنی مجموعہ اشیای متشابہ آمدہ مقرر کردہ

بہ کاف فارسی (برگ) کردند و برای ورق درختان نام نہادند کہ تبدیل کاف عربی بافارسی در فارسی آمدہ چنانکہ کند و کند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) برگ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ پتا۔ ورق۔ پات۔

(۲) برگ۔ بقول سروری ساز جہانی و اسباب و سامان مطلقاً (سعدی ؒ) بہ ہیکل قوی چون تناور درخت ہ ولیکن فرومانده بے برگ سخت ہ (خلاق المعانی ؒ) دست از طلب مدار کہ رت برگ آن رہست ہ کانرا کہ توشہ نہ زفقر است بی نواست ہ صاحب رشیدی گوید کہ بالفتح۔ سامان و سرانجام۔ صاحب برہان بذیل (برک) فرماید کہ بمعنی اسباب و جمعیت و دستگاہ و سرانجام عموماً و سامان و سرانجام مہمانی خصوصاً۔ و بقول فدائی سامان زندگانی و آسایش و توشۂ راہ و ہرچہ اندوختہ باشند و بقول بہار کنایہ از ساز و سامان چنانکہ گویند برگ و نوا و ساز و برگ (میرزا رضی دانش ؒ) چمن شد دلکشا برگ سفر بیرون فرستادم ہ بپای سرو بیش از خود می گلگون فرستادم ہ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی ساز و سرانجام۔ صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ آوردہ کہ با بای فارسی ہم۔ و بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار تمام اسباب اسپ غیر از زین۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ساز و سامان مطلقاً۔ عام است و خصوصیت اکثر سامان اسپ و سامان مہمانی و سامان سفر خاص و این را مجاز معنی اول دانیم کہ ورق درختان ہم سامان درخت است و بس (اردو) برگ۔ بقول آصفیہ فارسی

اسم مذکر۔ توشہ۔ سامان۔ (سامان مہمانی) (سامان سفر) (توشۂ سفر) مذکر۔

(۳) برگ۔ بقول برہان (بذیل برک) بالفتح بمعنی قصد و عزم خان آرزو در سراج گوید کہ بعضی بمعنی غرم و التفات نیز آوردہ اند (حکیم سنائی ؎) برگ بی برگی نداری لاف درویشی مزن ؎ رخ چو عیاران میار اعیان چو نامردان مکن ؎ صاحب انند کلام خلاق المعانی را کہ بر معنی دوم گذشت مال کمال اسمعیل گفتہ برای این معنی سند آورد۔ من وجہ درست باشد ولیکن بخیال ما برای معنی دوم موزون تر است مخفی مباد کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) قصد۔ بقول آصفیہ۔ عربی اسم مذکر۔ ارادہ۔ آہنگ۔ عزم۔ عزیمت۔

(۴) برگ۔ بالفتح بقول برہان (بذیل برک) بمعنی التفات و پروا مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت مجاز معنی سوم است و بس (انوری ؎) ہرچہ ہامن کنی روا باشد ؎ برگ آزار تو کرا باشد ؎ جادارد کہ برگ را درین شعر متعلق بہ معنی سوم دمی تواند کہ بمعنی پروا گیریم و حق آنست کہ بمعنی یارا و مجال است ذوق شعر تصفیۂ این کند (اردو) (التفات) مذکر۔ دیکھو التفات۔ (پروا) بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ خواہش۔ رغبت۔ حاجت۔ ضرورت۔ توجہ (مجال) بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث۔ قدرت۔ طاقت۔ حوصلہ (ظفر ؎) ہر ایک موی بدن پر مرے زبان گویا ؎ مجال ہو جو ترے آگے گفتگو کی مجھے ؎

(۵) برگ۔ بالفتح بقول برہان (بذیل برک) بمعنی کسوت قلندران۔ بہار گوید کہ

ورق و پوششی که قلندران آن را مانند لنگ بر کمر بندند و ازین جهت قلندران را (برگ بند) گویند (شاعر ـ ع) نهالان برگ بند از رشک سروش پاخان آرزو در سراج بحوالهٔ برهان ذکر این معنی کرده گوید که غلط است چراکه بدین معنی بفتحتین و کاف است مؤلف عرض کند که آنچه بکاف عربی گذشت تائید خیال خان آرزو کند و اگر در سند بالا استعمال بکاف فارسی است تائید قول برهان و بهار می شود ـ اکنون تصفیهٔ حرکت یا سکون رای مهمله کنیم و این اتفاق وقت است که سند بالا تائید هر دو می کند یعنی اگر بحر شعر را (فعولن فعولن فعولن فعولن) گیریم رای مهمله را بالفتح خوانیم ـ و اگر از بحر (مفاعیلن مفاعیلن فعولن) کار گیریم رای مهمله ساکن می شود حیف است که مصرع دوم مذکور نه شد تا فیصله بحر می کرد با حال مضمون مصرع و لفظ نهالان (برگ بند) را به کاف فارسی می خواهد که ذوق شعر هم تقاضای آن می کند و آنچه خان آرزو ترديد محققین می کند شاهد ندارد پس ثبوت محققین غالب است بر تردید و بیّنهٔ شان بحق مدعیانِ کسوت است و عادت خان آرزو قولش را وقیع نمی کند (اردو) قلندرون کا تہ بند ـ مذکر ـ

(۶) برگ ـ بقول فدائی هر نیک لامی کاغذ چنانکه در عربی زبان (اوراق الاشجار و ورقة القرطاس) آمده مؤلف عرض کند که مقصودش جزین نباشد که برگ را مطلقاً بمعنی ورق گیریم که ورق مفرس برگ باشد موحده بدل شد به واو و کاف فارسی به قاف ـ نظر بر رتبهٔ فدائی که از علمای اهل زبان فرس است

قولش را معتبر دانیم (اردو) ورق بقول آصفیہ۔عربی۔اسم مذکر۔کاغذ کا ٹکڑا پتر۔جزو کا آٹھوان حصہ۔

(۷) برگ۔بقول انند بمعنی نغمہ و آہنگ (مولوی معنوی ؒ) جملہ مرغان برگ کردہ جیک جیک پ باسلیمان گشتہ افصح من اخیک پ صاحب برہان بدیل برگ گوید کہ بمعنی ساز و نوا۔خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی ساز و نوا دیدہ نشد مؤلف عرض کند کہ مثنوی مولوی معنوی حاضر است تا ملاحظہ فرماید بدین معنی ہم اسم جامد فارسی زبان باشد کہ آواز ہم بلند می شود حقیقت ماخذ ہمان باشد کہ اشارہ آن بر معنی اول گذشت و (برگ و نوا) کہ بجایش می آید شامل است بر دو معنی بلحاظ معنی اول و ہشتم برگ۔صراحت کافیش بجای خودش کنیم (اردو) دیکھو۔آہنگ۔

برگ آش اصطلاح۔بقول وارستہ و بہار مرادف (برگ پلودہ) کہ می آید یعنی لخت آش (طغرا ؒ) طبعش چو لفظ برگ آش افتادہ پ سرسبز بخود برنگ ماش افتادہ پ خوانش کہ بآن ہیچ مطبق نرسد پ باخوان خلیل ہم قماش افتادہ پ مؤلف عرض کند کہ ہمان (آش برگ) است کہ در ممدودہ گذشت و حقیقت آن را بر معنی دوم۔ (آش رشتہ) بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو آش رشتہ کے دوسرے معنے۔

(الف) برگ آرد بقول انند بحوالہ ناصری و غوامض سخن بالفتح مضارع برگاشت بمعنی برگرداند (فردوسی ؒ) پس آنگہ سنوچہر از ان یاد کرد پ کہ برگاردش سلم رومی از نبرد پا و فرماید کہ (برگاشت) بروزن برداشت بمعنی برگردانیدہ باشد

که ماضی برگردانیدن است عموماً و بمعنی روگردانیدن باشد خصوصاً مؤلف عرض کند که شک نیست که محقق حقیقت جو را از کلام فردوسی لغت جدید بدست آمد ولیکن در تعریفش برباد کرد و ندانست که (برگاشتن) مصدر یست که عنقریب می آید و آن مزید علیه (گاشتن) است بزیادت کلمهٔ بر بران و هر دو (سالم التصریف) نه (کامل التصرف) پس مضارعش نمی آید محققین مصادر (گاردن و برگاردن) را گذاشته اند ولیکن وجودش از همین سند فردوسی یافته می شود که ـــــــ

(ب) **برگاردن** مصدر یست متروک (کامل التصریف) بمعنی برگردانیدن و (الف) بسکون رای مهملهٔ پنجم ماضی مطلق آن و بفتح رای مهملهٔ پنجم مضارعش. نمیدانیم که محقق ناواقف از قواعد فرس (الف) را مضارع

(برگاشت) چگونه نوشت که برگاشت اصلا مصدری نیست (اردو) (الف) پھیرا پھیرے (ب) پھیرنا. دیکھو برتابیدن.

(الف) **برگاشت** بقول برہان (الف)

(ب) **برگاشتن** با کاف فارسی بروزن برداشت بمعنی برگردانید که ماضی برگردانیدن است عموماً و بمعنی روی برگردانید باشد خصوصاً و (ب) بقول موارد (۱) متعدی برگردیدن چنانکه (برگاشتن اسپ) و (برگاشتن روی) و سند این بر همین مصادر مرکب می آید. هم او فرماید که مضارع این برگارد. صاحب بحر این را سالم التصریف گفته که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و فرماید که روگردانیدن را خصوص است و بمعنی گردانیدن عموماً. صاحب نوادر گوید که متعدی برگشتن باشد و راست فرماید که در جمیع کتب بمعنی اعراض کردن

وروگردانیدن بنظر آمده واز والهٔ هروی سندی آورده که بر (برگاشتن روی) می آید وبهار در نقل عبارتش عوض روگردانیدن مجرد گردانیدن نوشته مؤلف عرض کند که وارسته غور نمی کند که در سند پیش کرده اش (برگاشتن روی) باشد نه مجرد برگاشتن پس معنی روی را درین مصدر چطور داخل کرد واعراض را از مجرد برگاشتن چگونه برآورد فتامل۔ مخفی مباد که شک نیست که زیادت الف بر (برگشتن) متعدی آنست ومعنی برگردانیدن حقیقی است ومضارع این برگارد اصلا نیست چنانکه صاحب موارد نوشت بلکه برگارد را بامصدر (برگاردن) تعلق است چنانکه بجایش گذشت وبقول صاحب بحر چون این را سالم التصریف خوانیم۔ ضرورت مضارع ندانیم (اردو) (الف) پھیرا (ب) پھیرنا۔

(۲) برگاشتن۔ بقول موارد۔ برگشته کردن چون (برگاشتن دم شمشیر) مؤلف عرض کند که بدون سند استعمال این معنی را تسلیم نه کنیم واگر پیش شود یا بنظر آید توانیم قیاس کرد که مجاز معنی اول است (اردو) برگشتہ کرنا۔ موڑنا۔

(۳) برگاشتن۔ بقول موارد منحرف نمودن چنانکه (برگاشتن کسی از کاری) مؤلف عرض کند که مجاز معنی اول است حیف است که سند استعمال پیش نه شد مشتاق آن می باشیم (اردو) منحرف کرنا۔

(۴) برگاشتن۔ بقول موارد دور کردن چنانکه (برگاشتن زنگار از آئینه) مؤلف عرض کند که بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که دیگر محققین مصادر ازین ساکت اگر پیش شود یا بنظر آید۔ مجاز معنی اول خیال کنیم که خلاف قیاس نیست (اردو) دور کرنا

(۵) برگاشتن - بقول موارد بمعنی استفراغ کردن فرمودن مؤلف عرض کند که سند استعمال باید و بدون سند اعتبار را نشاید و اگر پیش شود کنایه گیریم که قی کنانیدن هم برگردانیدن غذاست و این معنی از (از برگاشتن غذا) پیدا شود نه از مجرد برگاشتن - فتاتل محقق هندنژاد غور نکرد (اردو) قے کرنا -

(۶) برگاشتن - بقول موارد - خراب وضائع کردن مؤلف عرض کند که خلاف قیاس و بدون سند استعمال اصلا در خور اعتبار نباشد که محقق هندنژاد از اهل زبان نیست (اردو) خراب اور ضائع کرنا

(۷) برگاشتن - بقول موارد بمعنی واپس گردانیدن مؤلف عرض کند که همان معنی اول است یعنی برگردانیدن نمیدانم که محقق هندنژاد چرا این را جداگانه قائم کرد (اردو) واپس کرنا -

برگاشتن اسپ استعمال بمعنی برگردانیدن اسپ متعلق بمعنی اول برگاشتن - صاحب موارد - اشاره این همه را نجا کرده (فردوسی ؎) عنان را بپیچید و برگاشت اسپ بیامد بکردار آذرگشسپ ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) گھوڑا پھیر دینا - لوٹانا -

برگاشتن روی استعمال بمعنی برگردانیدن روی متعلق بمعنی اول برگاشتن - صاحب موارد اشاره این همه را نجا کرده (فردوسی ؎) چو زردشت از انجای برگاشت روی ؛ همان گاه خرداد شد پیش اوی (والہ هروی ؎) اشک بر آتش دنباله روزه آبی ؛ یار از ناز اگر روی زواله برگاشت ؛ مؤلف عرض کند که مقصود از اعراض گردون است وارسته بسند همین شعر این معنی

را بر مجرد (برگاشتن) نگاشت که بر معنی اول گذشت و ما همه را بنجا اعتراض کرده ایم۔

(اردو) منہ پھیرنا۔ بقول آصفیہ اعراض کرنا۔ کنارہ کرنا۔ روگردان ہونا۔

برگان بقول برہان وجامع وہفت وانند باکاف فارسی بروزن مرجان نام دہی است در شیراز کہ معدن سنگ مغنی در انجاست صاحب مؤید این را نام درختی نوشتہ خیال ما ہمین قدر است کہ غلطی کتابت باشد کہ دہی را درختی کرد واللہ اعلم حیف است کہ وجہ تسمیہ این از معاصرین عجم متحقق نشد ومحققین از ان ساکت مخفی مباد کہ سنگ مغنی بقول برہان سنگی است الوان وبغایت سست میباشد وآنچہ سیاہ بود بسرخی زند ونقطہ ہای سپید بران باشد۔ شیشہ گران بکار برند وآن را سنگ برکان ہم گویند

(اردو) برگان شیراز مین ایک موضع کا نام ہے۔ مذکر جس مین سنگ مغنی کی کان ہے

برگاو نشاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبحر وبہار مرادف برخر نشاندن کہ گذشت (مرزا صادق دست غیب فقرہ) تا شحنۂ عدلش آفتاب عالم تاب را بحرم خانۂ نزول حمل برگاو نشانیدہ ثور چون یوز از سایۂ خود ہراسان است ۔ مؤلف عرض کند کہ از قبیل باشد نہ مرادف وموافق قیاس است وحقیقت

این تعزیر بر (برخر نشاندن) گذشت

(اردو) بیل پر بٹھانا۔ تشہیر کرنا۔

برگاہ اصطلاح۔ بقول شمس باول مفتوح وبثانی زدہ وکاف عجمی (۱) معروف و(۲) ہم آشیانہ را گویند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد ومعاصرین عجم بر زبان ندارند وسند استعمال پیش نشد ولیکن خلاف قیاس نیست

اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مقصود صاحب شمس از معروف جای بلند است که بر معنی بلند بجایش گذشت وگاه بمعنی جای ومقام می آید پس معنی دوم کنایه باشد که فارسیان آشیانه را هم نام کردند (اردو) (۱) بلند جگه بمؤنث (۲) دیکھو آشیانه۔

برگاه کردن کسی را مصدر اصطلاحی نشاندن کسی را بر تخت (انوری ؎) او برون برد بدر مفرش وآورد ستور یکی محلی بست ومراکرد چو شاهی برگاه (اردو) کسی کو تخت پر بٹھانا۔

برگ بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار وبحر وانند بیڑہ پان بستن (ملا طغرا در مروت الفتوح) تنبولی بہ بستن برگ سبز بسبز خروی دست برآورد، مؤلف عرض کند که مجرد (برگ بستن) غیر از معنی حقیقی چیزی نیست بدون اضافت اگر برگ را بترکیب توصیفی با لفظ سبز استعمال کنیم (۱) معنی اوّل پیدا می شود واگر مضاف کنیم بسوی سفر (۲) کنایه باشد از سامان سفر کردن معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (۱) بیڑا بنانا (۲) سامان سفر کرنا۔ تہیۂ سفر کرنا۔

برگ بغرا اصطلاح۔ بقول وارسته مرادف (برگ گل) عبارت است از تنکهای بغرا که زوائد دقیق پہن کردہ بشکل برگ سازند۔ بہار بند کر معنی بالا گوید که بغرا طعامی است که آن را بورک ہم گویند۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند که بغرا نام آشی است که ایجاد بغرا خان پادشاہ خوارزم وبقول غیاث مثل لیموی کاغذی بلکه خوردتر از ان از آرد نخود گلوله ساخته آش از ان درست می سازند

وبحوالهٔ آئین اکبری گوید که بغرا قسمی است از پلاو که از گوشت وسیده ونخود ورغن وقند وسرکه وزردک وغیره راست کنند **مؤلف** عرض کند که از قبیل (آش برگ) باشد وقسمی ازان (سلیمه) برگ بغرا لطیف چون نسرین پ همه تن گوش از پی تحسین پ نازک ونرم ودلکش اندامش پ بی سبب برگ گل نشد نامش پ (اردو) بغرا کی چکولیان ۔ چکولیون کی ایک خاص قسم ۔ چکولیون کی حقیقت (برگ رشته) پر بیان ہوچکی ہے ۔

(الف) برگ بند
(ب) برگ بندی

اصطلاح ۔ (الف) بقول خان آرزو در چراغ ۔ اصطلاح قلندران ایران است چنانچه طاهر نصیرابادی در حال لطیفا نوشته که "از اوائل حال در لباس قلندران برگ بند بود و بعد ازان شال پوشی اختیار کرده" وفرماید که (۱) لباس قلندران است از چرم وپوست وصراحت کاف نکرد که فارسی است یا عربی وصاحب بحر نسبت (الف وب) همزبانش وصاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که (الف) (۲) قلندر ۔ چه برگ پوستی است که قلندران مانند لنگی برمیان بندند چنانچه صاحب فرهنگ رشیدی در تفسیر لفظ تنوره گفته وصاحب رشیدی بر تنوره فرماید که پوستی است که قلندران مانند لنگی برمیان بندند مؤلف عرض کند که (۱) اسم مفعول ترکیبی از قبیل (ته بند) باشد و (۲) اسم فاعل ترکیبی وبدین وجه که استعمال این مخصوص است با پارچه برگ ۔ بکاف عربی گفته باشند وجا دارد که با کاف فارسی گیریم چنانکه ذکرش بر معنی پنجم برگ کرده ایم صاحب برهان همانجا اشارهٔ کسوت قلندران بکاف فارسی کرده وخان آرزو در سراج

برگ پران اصطلاح۔ بقول شمس برگ خزان را گویند **مؤلف** عرض کند کہ بفتح بای فارسی وتشدید رای مہملہ کنایہ موافق قیاس است کہ در خزان برگ درختان می پرد (اردو) اڑتے ہوے پتے۔ موسم خزان کے پتے۔ مذکر۔

(الف) برگ پیوند اصطلاح۔ بقول واسطی و بحر بفتح اضافت پیوندی کہ نہال را کنند بہار گوید کہ از عالم شاخ پیوند و نخل پیوند است (میرزا عبدالغنی قبول ؎) بوسہ ام پان خوردہ داد از لعل خویش ۔ پ برگ پیوند است شفتالوی ما ۔ پ (رفیع واعظ ؎) ز برگ سیلی استاد برگ پیوند است ۔ پ کہ می دہد ثمر اعتبار نخل ادب ۔ پ **مؤلف** عرض کند کہ (شاخ پیوند) اصل است کہ پیوند درخت بشاخ کنند و این مجاز است کہ برگ را بابرگ یا برگ را باشاخ پیوند نمی کنند فارسیان بمجاز ہمان شاخ پیوند را برگ پیوند نام کردند کہ در شاخ پیوند زدہ۔ برگ ہم باشد و اسم فاعل و مفعول ترکیبی یعنی پیوند دارندہ و کردہ شدہ یعنی پیوندی و ازہمین اصطلاح است

(ب) برگ پیوند شدن بمعنی پیوند بستہ شدن شاخ بشاخ لازم و ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ج) برگ پیوند کردن متعدی آن۔ (میر صیدی الف ؎) برگ پیوند ارشود ارشعلہ اینجا نخل شمع ۔ پ می شود در دم بر و مند از ہوایش لالہ زار ۔ پ (صائب ب ؎) در حریم حسن ہر شمعی کہ برخیزد ز خاک ۔ پ از پر پروانہ ما برگ پیوندش کنند ۔ پ **(اردو)** (الف) پیوندی۔ بقول آصفیہ۔ قلم لگایا ہوا۔ پیوند لگایا ہوا۔ وہ درخت جس مین پیوند لگایا گیا ہو جیسے (پیوندی درخت) اور (قلمی) جیسے (قلمی درخت) ۔ قلمی آم۔ صاحب آصفیہ نے

(قلمی آم) پر فرمایا ہے پیوندی آم (ب) پیوند لگایا جانا (ج) پیوند لگانا۔ بقول آصفیہ ایک درخت کی شاخ کو دوسرے درخت کی شاخ میں پیوست کرنا۔

برگ جہودان اصطلاح۔ بقول شمس نام درختی کہ کافران بوی بخور کنند و در اوراق نیز اندازند۔ ہندش اگر گویند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و صاحب محیط ہم ازین ساکت و بحث اگر بجایش گذشت (اردو) دیکھو اگر

برگ چشم اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ثرۂ چشم کہ بعربی جفن خوانند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ کنایہ باشد ولیکن خلاف قیاس۔ کہ برگ چشم غلاف چشم را توان گفت نہ مژگان را ہیچ لطافت تشبیہی نیست کہ خار چشم را برگ چشم نام نہند باقی حال طالب سند باشیم (اردو) مژگان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ پلکین۔ مژہ کی جمع۔

برگ چنار اصطلاح۔ بقول بہار و انند بجیم فارسی و نون و آخر رای مہملہ (۱) نوعی از رنگہا۔ فرماید کہ از اہل زبان بہ تحقیق رسیدہ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی بمعنی حقیقی یعنی (۲) ورق درخت چنار و معنی اول را طالب سند باشیم کہ معاصرین عجم ساکت اند و استعمال این از نظر ما ہم نگذشت و موافق قیاس ہم نیست حیف است از بہار کہ صراحت مزید نکرد و کہ چہ قسم رنگ است (اردو) (۱) ایک قسم کا رنگ جسکی صراحت مزید سے ہم قاصر ہیں۔ (۲) چنار کا پتا۔ مذکر۔

برگ چیزی داشتن مصدر اصطلاحی بمعنی مجال و قصد چیزی داشتن متعلق یعنی

سوم وچهارم برگ (انوری ؒ) گوئی که سخن نگوی ودم درکش ؛ انصاف بده که برگ این دارد ؛ و سند دیگر بر معنی سوم گذشت (اردو) قصد وارادہ کرنا۔ طاقت رکھنا۔ مجال ہونا۔

برگذار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وضم ثالث وذال معجمہ بالف کشیدہ ورای مہملہ در آخر بمعنی عطیہ وبخشش مؤلف عرض کند کہ ہمۂ محققین ومعاصرین عجم ازین ساکت و استعمال این از نظر ما ہم نگذشت۔ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم اگرچہ من وجہ موافق قیاس است (اردو) عطیہ۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ بخشش۔ عنایت۔ انعام دیا ہوئی چیز۔

برگذر بودن استعمال۔ کنایہ از روان بودن (ظہوری ؒ) بوذاختر برگذر بخوشتن

کردم ستم ؛ از برای مصلحت گفتم کہ با من دشمنست ؛ (اردو) روان ہونا۔

برگذشتن استعمال۔ مزید علیہ گذشتن با بزیادت کلمۂ بر بران شامل بر ہمۂ معانیش (انوری ؒ) گاہی کہ روی مست پیش برگذری ؛ وزگورستان درون من درنگری ؛ نیکو نبود کہ از سر بیخبری ؛ بر روی تبان چشم زشاہان نبری ؛ (اردو) دیکھو گذشتن

برگرد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وکاف فارسی بمعنی گرداگرد و پیرامن (سعدی ؒ) سوال کردم وگفتم جمال روی ترا کہ چہ شد کہ مورچہ برگرد ماہ جو شید است ؛ مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ گرد بالکسر۔ باشد وکلمۂ بر بران زائد (اردو) اطراف۔

برگردانیدن (الف) برگرداندن (الف) مخفف (ب)

(ب) برگردانیدن بحذف تحتانی۔ صاحب

موارد بر (ب) گوید کہ مرادف (برگاشتن) باشد۔ شامل بر ہمہ معانیش صاحب نوادر فرماید کہ متعدی برگردیدن چنانکہ (برگاشتن) متعدی برگشتن مؤلف عرض کند کہ (برگردیدن) می آید و این شامل بر ہمۂ معانی اوست بر سبیل متعدی مخفی مباد کہ معنی حقیقی این (۱) واپس کردن است چنانکہ (برگردانیدن کسی) کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎)

ظہوری شاد ازین شادابی امید خودمی زی
بگو کہ ساقی خشک لب ما را ز کوثر برنگرداند۔

(اردو) واپس کرنا۔ لوٹانا۔ پھیر دینا۔

(۲) برگردانیدن۔ بمعنی معکوس کردن و تہ را بالا کردن چنانکہ (برگردانیدن افسر) و این ہم معنی حقیقی است مثل معنی اوّل و من وجہٍ مجاز معنی اوّل ہم توان گرفت کہ در (گردانیدن) واپسی و تہ و بالائی ہم داخل است (اردو) الٹنا۔ بقول امیر پلٹنا۔ اوندھا کرنا جیسے "بوتل الٹ دو تو کاک منہ پر آجاے"

(۳) برگردانیدن۔ بمعنی نوردیدن کہ مجاز معنی اوّل است کہ از کشادن فرش آمدہ است و از تہ کردن و انداختن چنانکہ (برگردانیدن بیابان) کہ در ملحقات می آید (اردو) پٹینا۔ بقول آصفیہ نوردیدن کا ترجمہ۔ طے کرنا۔ (صحرا نوردی اردو میں مستعمل ہے دیکھو (برگردانیدن بیابان)

(۴) برگردانیدن بمعنی ضائع کردن۔ متعدی (برگردیدن) کہ بقول بحر بمعنی خراب و ضائع شدن می آید چنانکہ (آہ برگردانیدن) در حمد و دہ گذشت۔

(اردو) ضائع کرنا۔

(۵) برگردانیدن بمعنی دور کردن مجاز معنی اوّل است چنانکہ (برگردانیدن

و (برگردانیدن چاک از گریبان) (اردو) دور کرنا۔

(۶) برگردانیدن۔ بمعنی شکستن۔ چنانکہ (برگردانیدن عہد و قرار) کہ بجایش می آید (ظہوری ؎) شکستن عہد ہم رو گردانیدن از پیمان است۔ مجاز معنی اول برگردانیدن (اردو) توڑنا جیسے عہد توڑنا۔

برگردانیدن آہ مصدر اصطلاحی واپس کردن آہ در سینہ متعلق بمعنی اول برگردانیدن و کنایہ از ضبط آہ و ضائع کردن آہ و این ہمان (آہ برگردانیدن) است کہ در محمودہ گذشت و سند این ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو آہ برگردانیدن۔

برگردانیدن از راہ استعمال واپس کردن از رلہ متعلق بمعنی تحقیق است کہ بجانشان اول برگردانیدن گذشت و نیز متعلق بہ مصدر عام (برگردانیدن کسی) کہ بجایش می آید (ظہوری ؎) نگاہ آید و از ناز صد ہوس سوزد ؎ اگر بخیرتش از راہ برنگردانم ؎ (اردو) راستہ سے واپس کرنا۔ لوٹا دینا۔

برگردانیدن افسر از سر استعمال۔ معکوس گردنش برای کجکول گدائی و کنایہ از گدائی کردن متعلق بمعنی دوم برگردانیدن و این ہمان (افسر برگردانیدن از سر) است کہ در مقصورہ گذشت و سند این از ظہوری ہمدرانجا مذکور (اردو) ٹوپی یا تاج سر سے اُلٹ دینا۔ پلٹ دینا۔

برگردانیدن برات استعمال۔ واپس کردن برات و انکار کردن از ادای زر برات متعلق است بمعنی اول برگردانیدن متعدی (برات برگردیدن) کہ بجایش گذشت (ظہوری ؎) زر در مایہ داری

دستگاہی حاصلم گردد ؛ کہ از لب ہا برات آہ و افغان برنگردانم ؛ (اردو) برات واپس کرنا۔ پھیر دینا۔ ادای رقم سے انکار کرنا

برگردانیدن بیابان مصدر اصطلاحی (۳۱۲ ۳۱۳) کنایہ از دشت نوردی و سیر بیابان کردن متعلق بمعنی سوم برگردانیدن (ظہوری ؎) شب من می زند راہ حرم کز دست بیخوابی ؛ کہ در ہر نیم گامش صد بیابان برنگردانم ؛ (اردو) دشت نوردی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (دشت نوردی) پر فرمایا ہے۔ اسم مؤنث۔ صحرانوردی۔ جنگل اور بیابان میں پھرنا۔

برگردانیدن تف بسینہ مصدر اصطلاحی (۳۱۲ ۳۱۳) بمعنی واپس کردن حرارت در سینہ باشد متعلق بمعنی اول برگردانیدن و کنایہ از باز پیدا کردن تف در سینہ ست این از ظہوری در ممدوحہ بر (آہ برگردانیدن)

گذشت (اردو) حرارت کو سینے میں واپس کرنا۔ دوبارہ سینہ میں حرارت پیدا کرنا

برگردانیدن چاک از گریبان مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از دور رو واپس کردن چاک از گریبان یعنی محفوظ کردن گریبان را از چاک متعلق بامعنی اوّل و پنجم برگردانیدن (ظہوری ؎) شود داغ اندرون سینہ وحسرت برون آید ؛ کنم دستی روان چاک از گریبان برنگردانم ؛ (اردو) گریبان کو چاک سے بچانا۔

برگردانیدن چیزی استعمال۔ مصدر عام است بمعنی واپس کردن و تہ و بالا کردنش و مصادر خاص کہ ہمدرین باب گذشت و می آید داخل ہمین تقسیم (اردو) کسی چیز کو پھیر دینا۔ واپس کرنا۔ الٹانا۔

برگردانیدن حکایت از لب مصدر اصطلاحی۔ واپس کردن حکایت از لب

وکنایہ از بند کردن زبان و دور کردن زبان زد خلق متعلق بمعنی اوّل برگردانیدن (ظہوری ؎) فتادہ در دہن عام قصۂ خاصان ؎ حکایت از لب افواہ برنگردانم ؎ (اردو) زبان بند کرنا۔ دیکھو (از زبان افگندن)

برگردانیدن خاطر مصدر اصطلاحی مرادف (برگردانیدن دل) است کہ می آید یعنی دل را از خیالی باز داشتن کہ دور کردن خیال باشد از دل یا دور کردن و واپس کردن دل از خیال متعلق بمعنی اوّل و پنجم برگردانیدن (ظہوری ؎) گدای در بدرم لیک دارم این اقبال ؎ کہ خاطر از ہوس شاہ برنگردانم ؎ (اردو) دل اٹھانا۔ دیکھو برداشتن دل) دل سے دور کرنا۔ خاطر سے دور کرنا۔ دل پھیرنا۔

برگردانیدن خطاب مصدر اصطلاحی بمعنی واپس کردن خطاب و روگردانیدن از مخاطب متعلق بہ معنی اوّل برگردانیدن (ظہوری ؎) کنم نصیحت ناصح ز کور بینائی ؎ خطاب کور گر از جاہ برنگردانم ؎ (اردو) مخاطب سے منہ پھیرنا۔

برگردانیدن در مصدر اصطلاحی۔ واپس کردن در بجای خودش و کنایہ از بند کردنش کہ در کشادنش در از جای خود می آید و در رسد و دی آن واپس می رود متعلق بمعنی اوّل برگردانیدن (ظہوری ؎) چنان کشادہ بہ کنج تنم درِ خلوت ؎ گر آفتاب و گر ماہ برنگردانم ؎ (اردو) دروازہ بند کرنا۔

برگردانیدن درمان مصدر اصطلاحی۔ واپس کردن درمان و کنایہ از تنفر درمان است یعنی پسند نکردن معالجہ و دارو۔

متعلق بمعنی اول برگردانیدن (ظہوری ؎) بگشتم زخمی شمعی کہ از مرہم پرہیزم ہ نذارم نالۂ دردی کہ درمان بزنگردانم ہ (اردو) علاج سے منہ پھیرنا۔ علاج سے نفرت کرنا۔

برگردانیدن دل مصدر اصطلاحی۔ مرادف (برگردانیدن خاطر) کہ بجایش گذشت (ظہوری ؎) خوش است آن پردلیہا دل زپیکان برنگردانم ہ بیجنگ خود روم چاک از گریبان برنگردانم ہ (اردو) دیکھو برگردانیدن خاطر۔

برگردانیدن رگ از نشتر مصدر اصطلاحی۔ واپس کردن رگ از نشتر کنایہ باشد از احتراز کردن از نشتر۔ سند این از ظہوری بر برگردانیدن روی آید (اردو) نشتر سے رگ کو بچانا۔ نشتر سے احتراز کرنا۔

برگردانیدن رو مصدر اصطلاحی۔ واپس کردن رو کنایہ از اعراض کردن و روگردان شدن متعلق بہ معنی اول برگردانیدن (ظہوری ؎) دلی دارم کہ رو از تیغ دلبر برنگرداند ہ چو برگ گل ز افتد رگ ز نشتر برنگرداند ہ (انوری ؎) از دوستی تو برنگردانم روی ہ گر روی زمین حملۂ دشمن گیرد ہ (اردو) منہ پھیر لینا۔

برگردانیدن زخم مصدر اصطلاحی۔ واپس کردن زخم۔ کنایہ از دور کردن زخم و زخم را راہ ندادن (ظہوری ؎) کہ دیدہ است ایچنین صیاد قدرت آن مروت را ہین ہ کہ زخم فربہ از نخچیر لاغر برنگرداند ہ (اردو) زخم آنے نہ دینا۔

برگردانیدن سیل مصدر اصطلاحی۔ واپس کردن سیل کنایہ از راہ ندادن سیل را متعلق بمعنی اول برگردانیدن

مشام نگرفتن واحتراز کردن ازان متعلق
بمعنی اوّل برگردانیدن بسبیل مجاز (ظہوری
ے) مبادا از سر گلزار چیند مغز من نسرین
ہ اگر بی سنبلی نگہت ز ریحان بر نگردانم
ہ (اردو) خوشبوئی اور رنگہت کو لوٹانا
۔آنے نہ دینا۔

برگردانیدن ورق (استعمال) بمعنی
حقیقی است کہ بر معنی اوّل برگردانیدن
گذشت یعنی اوراق کتاب را برگردانیدن
تا از ورق مابعد کار گرفتہ شود (ظہوری
ے) ز گل زیباست درس بازی بلبل
ز برکردن ہ بتحریک صبا آخر ورق گر
برنگردانند ہ (اردو) ورق اُلٹانا۔

برگردد اصطلاح۔ بقول وارستہ و بہار
نفرین است یعنی از وضع حالت خود برگردد
(ظہوری ے) بچاہ حسرتم افگندہ بخت برگردد
ہ ہنوز در ریم افتادہ کاش برگردد ہ
(طاہر غنی ے) ز شرم چشم تو بادام خشک
تر گردد ہ می رسیدہ چو بیند لب تو برگردد
ہ صاحب بحر بذیل مصدر برگردیدن ذکر
این بحوالۂ کلام طاہر غنی کردہ کہ بالا گذشت
مؤلف عرض کند کہ مضارع (برگردیدن) است
کہ می آید ومی دانیم کہ ہر سہ محققین بالا بطور
این را برای نفرین اصطلاح قرار دادہ اند
۔سکوت محققین اہل زبان ومعاصرین عجم
شاہد خیال ماست کہ در ہر دو شعر بالا (برگردد
بمعنی خود است وخصوصیت نفرین نیست
ظہوری گوید کہ بخت ما را بچاہ حسرت افگندہ
است خدا کند کہ بخت ما برگردد واز ین
معنی مصدر اصطلاحی (برگردیدن بخت)
پیدا است ونیز در مصرع ثانی فرماید کہ بخت
ہنوز در ریم ماست کاش کہ واپس رود یا
صورت دیگر اختیار کند واین معنی ہم متعلق
بمصدر مرکب بالاست وطاہر غنی گوید کہ

چون می رسیدہ لب یار راہی بیند حالت او دگرگون می شود یعنی خراب می شود و این متعلق است بامعنی ہفتم (برگردیدن) کہ بجای خودش می آید پس خصوصیت (برگردد) چہ بود کہ محققین ہند نژاد خامہ فرسائی کردہ اند و اصطلاحی فہمیدہ اند۔ قاتل

برگردگردیدن (اردو) دیکھو برگردیدن۔ یہ اسکا مضارع ہے بقول بہار و بحر و انند صدقہ شدن از عالم برگرد سر کسی گردیدن (ملک قمی ؒ) برگرد فسون سازی و نیرنگ تو گردم ؒ قربان سرآشتی و جنگ تو گردم ؒ مؤلف عرض کند کہ (برگرد چیزی گردیدن (۱) بمعنی اطراف آن گردیدن است کہ مجازاً (۲) طواف کردن و (۳) قربان شدن باشد و ازہمین است (برگرد سر گردیدن) مصدر خاص دیگر ہیچ (اردو) (۱) کسی کے یا کسی چیز کے اطراف پھرنا (۲) طواف کرنا۔ بقول آصفیہ گرد پھرنا (۳) واری جانا۔ بقول آصفیہ۔ قربان ہونا۔ صدقہ جانا۔ بلاگردان ہونا۔

برگردن افتادن مصدر اصطلاحی بہ بذکر این بامصادر برگردن افگندن۔ و بر گردن بستن و برگردن گرفتن و برگردن نہادن گوید کہ بزور حوالہ کردن چیزی را و برخود گرفتن است (صائب ؒ) نیست امروز کسی قابل زنجیر جنون ؒ آخر ز من این سلسلہ برگردن ما می افتد ؒ (مفید بلخی ؒ) بی قراری کردہ در بر خلعت رسوائیم ؒ پیرہن چاکی چو گل برگردنم افتادہ است ؒ مؤلف عرض کند کہ این لازم ہر چہار مصدر مذکورۃ الصدر است و معنی این آمدن برگردن و بار گردن شدن چنانکہ ؒ خون او برگردن ما افتاد ؒ (ظہوری ؒ) وقت پیری عشق بت برگردنم افتادہ

حیف پاخرقہ فرسودہ است و تارش لائق زنار نیست پاپس نمی دانیم کہ بہار و انند شان نقل نگار چگونہ این را بمعنی متعدی آوردہ۔ (اردو) گردن پر سوار ہونا بقول آصفیہ سر رہنا۔ سر ہونا۔ دکن مین کہتے ہین۔ گردن پر آنا۔ جیسے "انکا خون ہماری گردن پر آیا"

برگردن افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) بزور حوالہ کردن چیزی را (۲) بر خود گرفتن صاحب بحر گوید کہ چیزی یا کاری بزور بر ذمۂ شخصی مقرر نمودن مؤلف عرض کند کہ معنی دوم غلط است و پیدا نمی شود تا آنکہ اضافت بسوی خود نہ شود و معنی بیان کردۂ صاحب بحر درست باشد بہار از ظہوری سندی آوردہ (ع) عمداً مرا اگرچہ فراموش کردۂ پاصد معذرت بگردن نسیان در افگنم پامخفی مباد کہ از کلام ظہوری مصدر (بگردن در افگندن) پیداست (اردو) (۱) گردن پر رکھنا جیسے (گردن پر جوا رکھنا) دکن مین (گردن پر ڈالنا) کہتے ہین (جیسے انکی بلا ہماری گردن پر ڈالدی) اور بقول آصفیہ (سر پر رکھنا) ذمہ ڈالنا۔ تھوپنا (۲) اپنے ذمہ لینا۔

برگردن بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار (۱) مرادف (برگردن افگندن) (حکیم صدر الدین کاشانی ؎) عشق بی صبری نیاموزد بکس شاگرد خام پا از خجالت جرم خود برگردن استاد بست پا و (۲) بہ تحقیق ما بہ عقد کسی دادن (محمد قلی سلیم ؎) ساقیا دختر پیری کہ بجا ماندہ ز تاک پا خوب کردند کہ برگردن مینا بستند پا خان آرزو در چراغ ہدایت با معنی بیان کردۂ صاحب بحر متفق کہ بر (برگردن افگندن) نقل کردہ ایم (اردو) دیکھو (برگردن افگندن) صاحب آصفیہ نے (گلے باندھنا) پر فرمایا ہے (۱)

(۱۵۹)

۱۵/۱۱/۴۹ آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس ایگزیکٹو مجلس انتظامی
مجلس تعلیمات فضلا پروفیسران
۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ
اور اراکین دارالترجمہ کی کتابیں
۳۔ طلبا جو رجسٹرڈ ہوں گے
طلبا جو رجسٹرڈ ہوں گے
طلبا جو رجسٹرڈ ہوں گے
۴۔ مدت عاریہ
ایک ساتھ پچیس سے زیادہ کتابیں
۵۔ شرط داخلہ
۶۔ کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔
۷۔ کتابوں کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے
۸۔ قلمی نسخے اور جو کتابیں